ماہنامہ
رُشد
طالبانِ علم کا علمی وفکری مجلہ
لاہور

مدیر
حافظ انس نضر مدنی
0321-8420106 0321-4150689

نائب مدیر
کامران طاہر
0302-4424736

جلد ۱۹ | شمارہ ۳ | جمادی الاول، جمادی الآخر | ۱۴۲۹ھ | مئی، جون | ۲۰۰۸ء

- تحفظ ناموسِ رسالت اور امت کی ذمہ داریاں — ادارہ — ۲
- حضورؐ کے توہین آمیز خاکوں کی نوعیت — نعیم الرحمن ناصف — ۲۳
- توہین رسالت بارے استفسارات ...... — عبدالرشید صادق — ۲۷
- مغرب توہین آمیز خاکے کیوں بناتا ہے؟ — طارق جاوید عارفی — ۴۸
- تحفظ ناموسِ رسالت ﷺ — ڈاکٹر خالد علوی — ۵۷
- اِحترام رسول ﷺ — مولانا رمضان سلفی — ۸۵
- وکیل شاتم رسولؐ ..... تعاقب — عطاء اللہ صدیقی — ۹۲
- انٹرویو مولانا امیر حمزہ — کامران طاہر — ۱۲۲
- نبی ﷺ کے خلاف شوخ چشمانہ جسارت — صلاح الدین یوسف — ۱۳۱
- حرمت رسول کے تقاضے — مولانا رفیق اثری — ۱۳۲
- خاکوں کی اشاعت بارے عالمی رپورٹ — قاری فہد اللہ — ۱۳۵
- توہین رسالت ﷺ؟ — ابو جابر دامانوی — ۱۴۹
- رسالتمآب ﷺ غیر مسلم مفکرین کی نظر میں — شفیق کوکب — ۱۵۲
- آل گستاخ رسول اور ہمارا کردار — مفتی عبدالرحمن رحمانی — ۱۶۲
- رسول اللہ ﷺ کی نصرت وتوقیر ...... — جاسم ادریس سلفی — ۱۶۴
- اہل پاکستان کا خاکوں کے خلاف احتجاج — سمیع الرحمن — ۱۶۸
- مسلمانوں میں اہانت رسول کے مختلف پہلو — عمران ایوب لاہوری — ۱۸۹
- اخبار الجامعہ — عبدالمنان، محمود، انوار — ۱۹۸
- حرمت رسول ﷺ کے متعلق مضامین کا اشاریہ — زاہد حنیف — ۲۰۵

معاون مدیر
آصف جاوید
0346-4608024

انتظامیہ
سمیع اللہ، عبدالباسط رسولنگری
عبدالخالق توقیر، احسان الٰہی ظہیر
عبداللہ عزام، ابوعبداللہ محمد زبیر

زرِتعاون
فی شمارہ ——— ۱۰
سالانہ ——— ۱۰۰

دفتر رابطہ
99 جے ماڈل ٹاؤن لاہور، پاکستان
5866476 / 5866396
Email:
anasnazar99@hotmail.com

Publisher
Hafiz Abdul Rehman Madani

Printer
Shirkat Printing Press, La[illegible]

...ب وسنت میں، فہم سلف کے مطابق، آزادانہ بحث وتحقیق کا حامی ہے، ادارہ کا مضمون نگار حضرات سے کلی اِتفاق ضروری نہیں

Lahore Islamic University

تحفظِ ناموس رسالت ﷺ اور اُمت کی ذمہ داریاں

ہزاروں سال دشت بے آب میں بھٹکنے والی انسانیت نے اسلام کی صورت میں بالآخر گوہرِ منزل کو پالیا۔ اسلام کی آمد اس وقت ہوئی جب کائنات میں قدیم آسمانی تعلیمات سے انحراف کی وجہ سے تمام تہذیبوں کے حلیے بگڑ چکے تھے۔ انسانیت بغیر ملاح اور چپوؤں کے ہچکولے کھاتی کشتی کی صورت اختیار کر چکی تھی جس کا کنارے لگنا ناممکن ہو چکا تھا اور یہ اسلام ہی تھا کہ جس نے اس ڈوبتی کشتی کو سہارا دیا اور اسے ساحل مراد سے ہم کنار کیا، بدتہذیبوں کو تہذیب بخشی۔ اندھیروں کو روشنی میں بدل دیا اور انسانیت کو اس کی معراج تک پہنچایا۔

جی ہاں! اسی آخری آسمانی مذہب کی حامل و پیغامبر، محمد ﷺ کی ذاتِ گرامی ہے، جنہوں نے کائنات میں بسنے والوں کو مالک دو جہاں کی طرف سے دی گئی تعلیمات پہنچائیں۔ اللہ کے اس فرستادہ پیغامبر نے سسکتی انسانیت کو عزت و آبرو کا راستہ دکھایا اور بد تہذیبی کے بھنور میں ڈگمگاتی ناؤ کو بادبان میسر کر کے ساحل کی سمت رواں دواں ڈالا اور یہی وجہ ہے کہ آج انسانیت کو تہذیب یافتہ بنانے میں فرامین محمد ﷺ کا کردار سب سے نمایاں ہے۔

غبارِ راہ کو فروغِ سینا بخشنے والی اس ہستی 'سرکارِ دوعالم ﷺ' کو خالق کائنات نے اس کے پیروکاروں کے دلوں میں کچھ اس طرح سے جاگزیں کر دیا کہ اس کی محبت و تکریم کو ان کے ایمان کا اساسی جز بنا دیا: ﴿ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ ﴾ [الأحزاب:٦] ''بلاشبہ نبی ایمان والوں کے لئے ان کی ذات سے بھی عزیز ہیں۔''

اور خود زبانِ رسالت ؐ سے یہ ارشاد ہوا:

«لايؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من والده وولده والناس أجمعين» [صحيح البخاري:١٥]
'' تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک مجھے وہ اپنے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے محبوب نہ بنالے۔''

اسی فرمان کا تقاضا ہے کہ ختمی مرتبت ﷺ پر ایمان لانے والا ہر فرد اس وقت تک اپنے ایمان کو مکمل نہیں سمجھتا، جب تک وہ تاجدارِ مدینہ ﷺ کو دنیا بھر سے زیادہ محبوب نہ جان لے۔

محمد رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کے لیے مرکزِ ملت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اَوائل اسلام سے ہی ہر دور کی باطل قوتوں نے آپ ﷺ کی بڑھتی ہوئی دعوت کو روکنے کے لیے ہزار جتن کیے، لیکن ہر محاذ پر شکست کا سامنا کرنے کے بعد وہی گھسا پٹا حربہ استعمال کرنے کی کوشش کی کہ اس تحریک کی رہبری کرنے والے کی شخصیت کو مجروح کر دیا جائے اور اس کے لیے اُنہوں نے ہر اَخلاقی حد کو پھلانگتے ہوئے رحمۃ للعالمین ﷺ کو تضحیک و تحقیر کا نشانہ بنانے کی کوشش کی اور یہ قبیح حرکت ہر دور میں کی جاتی رہی:

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرارِ بو لہبی

زمانہ قریب میں سلمان رشدی، تسلیمہ نسرین جیسے بد باطنوں کی نبی رحمت ﷺ کی شان میں ہرزہ سرائی اسی مکروہ سلسلہ کی کڑیاں ہے۔ ابھی ان دریدہ دہنوں کی بکواسات کی بازگشت ختم نہ ہوئی تھی کہ ۳۰ستمبر ۲۰۰۵ء ڈنمارک کے اخبار جیلانڈ پوسٹن میں نبی ﷺ کے توہین آمیز خاکے شائع کر دیئے گئے جس پر عالم اسلام سراپا احتجاج بن گیا اور مسلمان ممالک میں اس اقدام کے خلاف جلسے جلوس کا ایک طویل سلسلہ چل نکلا۔ اس احتجاج کا خاطر خواہ اثر ہونے سے قبل ۱۰جنوری ۲۰۰۶ء میں دوبارہ ان خاکوں کو شائع کردیا گیا اور مسلمانوں کے دنیا بھر میں پھیلے احتجاج کے بالمقابل فرانس، جرمنی، اٹلی، ہنگری، سوئٹزرلینڈ اور اسپین کے اخبارات نے الکفر ملة واحدة کی عملی شکل اختیار کرتے ہوئے ڈنمارک کے اس ظالمانہ اقدام کی حوصلہ افزائی کی۔ محبوب الٰہی کی شان میں گستاخیوں کا یہ سلسلہ وقفے وقفے سے جاری رہا۔ حال ہی میں ۱۳فروری کو تین مسلمانوں پر خاکے شائع کرنے والے افراد کے قتل کی منصوبہ بندی کا بہانہ بناتے ہوئے سکنڈے نیوین ممالک کے سترہ اخبارات نے یہ خاکے پھر شائع کر دیئے بلکہ انہیں 'یوٹیوب' اور ایسی ہی دیگر ویب سائٹوں پر بھی نشر کر دیا گیا اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔

مسلمانوں کے احتجاج اور غم وغصہ کے باوجود اِن اہانت آمیز خاکوں کی لگاتار اشاعت اور اس پر اہل مغرب کی ڈھٹائی اس امر کا عندیہ دے رہی ہے کہ اس کے پس پردہ اسلام مخالف ایک منظم سازش کارفرما ہے۔ ایسے ہی سلمان رشدی، تسلیمہ نسرین کی ہفوات، پوپ بنی ڈکٹ کی اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی، مسجد اقصیٰ کو جلانا، یورپ میں ڈاڑھی وحجاب جیسے اسلامی شعارات کی تضحیک اور ان جیسے دوسرے شرم انگیز اقدامات کی سرپرستی سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مغرب اسلام کے خلاف نہ صرف بدترین تعصب کا شکار ہے بلکہ اپنے متعصبانہ غیض وغضب کا اظہار کرتے ہوئے مسلمانوں کو ہر مرحلے پر زِک پہنچانے اور دین کی اَساس اور مرکز ومحور سے ان کے تعلق کو کمزور کرنے کے لئے نیچ سے نیچ ہتھکنڈہ اپنانے سے بھی دریغ نہیں کرے گا۔

ڈنمارک کے روسیاہوں کے حالیہ اقدام کے پیچھے یہودی ذہن کی منصوبہ بندی ہے جو حسب ِسابق مسلمانوں کے خلاف عیسائی قوتوں کو آلہ کار بناتے رہتے ہیں۔ یاد رہے کہ حالیہ توہین آمیز خاکوں کی منصوبہ بندی کرنے والا ڈینئل پائپس امریکی یہودی ہے کہ جس نے ڈنمارک کے ۴۰ کارٹونسٹوں کو ان خاکوں کی تیاری میں حصہ لینے کی پیش کش کی جن میں کچھ نے تو مسلمانوں کے ردعمل کے ڈر سے حصہ نہ لیا، جبکہ شرکت کرنے والوں میں سے ۱۲ لوگوں کے توہین آمیز کارٹونز کا انتخاب کیا گیا۔ اسی پر بس نہیں بلکہ کارٹونوں کی دوبارہ اشاعت کے بعد ہالینڈ پارلیمنٹ کے رکن گیرٹ وائلڈرس Geert wilders نے قرآن اور اسلام کی توہین پر مبنی ۱۵منٹ کی فلم 'فتنہ' کے نام سے بھی انٹرنیٹ پر جاری کردی۔

پوری دنیا کے مسلمانوں کا احتجاج ڈنمارک اور اس کے ہم نوا ممالک کو ذرا ہلا نہ سکا اور وہ اس اقدام کو آزادیٔ رائے کی سند جواز بخش کر مسلمانوں اور اسلام کے خلاف یہ طوفانِ بدتمیزی اور بڑھاتے رہے۔ حالانکہ کسی شخصیت یا مذہب پر کیچڑ اچھالنا یا اس کی تحقیر کرنا ایک ایسا جرم ہے جو توہین آمیز خاکوں کو شائع کرنے والے ممالک میں بھی موجود ہے اور اس کے مرتکب شخص کی برطانیہ میں رائج Blasphemy Law کی طرز پر کسی نہ کسی شکل میں سنگین سزا تجویز کی گئی ہے۔ خود ڈنمارک کے دستور کے آرٹیکل ۷۷ کے تحت کسی بھی شخص کو نامناسب مواد شائع کرنے پر عدالت کا

سامنا کرنا پڑتا ہے۔اسی ملک کے پینل کوڈ کے سیکشن ۱۴۰ میں توہین آمیز مواد کی اشاعت پر پابندی موجود ہے۔اسی طرح تعزیرات کے سیکشن ۲۶۶ ر اے میں رنگ و نسل یا مذہبی جذبات کے خلاف اقدامات سے باز رہنے کی ہدایت بھی موجود ہے،لیکن کیا کیا جائے کہ مغرب کا صحافتی گھوڑا یہودی کوچوان کی سرکردگی میں تعصب وعناد کی شاہراہ پر سرپٹ دوڑا جا رہا ہے اور اس منہ زور گھوڑے کو گرم لگام دینا ازبس ضروری ہوگیا ہے۔

مغرب کے تمام تر اقدامات اسلام کی تیزی سے بڑھتی ہوئی دعوت اور ان کی اپنی مٹتی ہوئی تہذیب کی وجہ سے ہیں۔مغرب کے مادر پدر آزاد کلچر نے اسے اَخلاقی طور پر کھوکھلا کر دیا ہے اور یہ بے سمت معاشرہ تباہی و بربادی کے منطقی انجام کو پہنچ چکا ہے۔یہی وجہ ہے کہ اس ننگی تہذیب کے ستائے ہوئے لوگ اب اسلام کی جستجو میں کشاں کشاں چلے آرہے ہیں جس کا مغرب کو گہرا رنج ہے اور وہ اپنی ڈوبتی ہوئی تہذیب کو بچانے کے لیے اسلام کے خلاف اُوچھے ہتھکنڈوں پر اُتر آیا ہے اور اپنے علاقوں سے اسلام کو دھکیل دینا چاہتا ہے۔اَخلاقی گراوٹ کی آخری حدوں کو چھوتے ہوئے اس نے مسلمانوں کی عالی مرتبت شخصیت ﷺ کو مجروح کرنے کے لئے توہین آمیز خاکے شائع کئے ہیں تاکہ اپنا خبثِ باطن ظاہر کیا جاسکے اور مسلمانوں میں مذہبی حمیت وغیرت کی جانچ بھی ہوسکے۔

ہماری حالتِ زار

نبی ٔرحمت سے محبت ایک مسلمان کے ایمان کا جز ہے اور ان کے تحقیر وتضحیک پر ایک ادنیٰ سا مسلمان بھی خاموش نہیں رہ سکتا۔اس وقت ۵۶ سے زائد اسلامی ممالک کی تقریباً ڈیڑھ ارب مسلم آبادی دنیا کے سینے پر موجود ہے،لیکن صد افسوس حالیہ کارٹونوں کی اشاعت پر مسلمان ممالک کی طرف سے کوئی ایک قابل ذکر اقدام روبہ نہیں لایا گیا،محض رسمی احتجاجی بیانات پر ہی اکتفا کیا گیا۔

استعماری طاقتوں کی شہ پر سلمان رشدی اور تسلیمہ نسرین کی بکی گئی ہفوات کے خلاف اگر مسلمان ممالک کی طرف سے ٹھوس اقدامات ہوتے تو یقیناً آج ختمی مرتبت ﷺ کے توہین آمیز خاکے شائع کرنے کی کسی کو ہمت نہ ہوتی،لیکن افسوس اسلامی ممالک میں مغربی کلچر اور درآمد شدہ تہذیبیں اس قدر گھر کر چکی ہے کہ ان سے پیچھا چھڑانا بہت مشکل ہے۔اس بے حمیتی کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ حالیہ توہین آمیز خاکوں کے ردعمل میں اسلامی ممالک میں سے سوڈان اور محض چند دوسرے اسلامی ممالک نے ڈنمارک کا ہر سطح سے بائیکاٹ کرتے ہوئے اس کے سفیروں کو اپنے ملکوں میں چلے جانے کا حکم دیا جب کہ باقی اسلامی ممالک کے سربراہان مصلحت آمیز بیان سے آگے نہ بڑھ سکے۔افسوس مسلمان نہیں،راکھ کا ڈھیر ہے!

او آئی سی کا قیام ۱۹۶۹ء میں سانحۂ مسجدِ اقصیٰ کے موقع پر عمل میں آیا جس میں اسلامی ممالک نے اسلامی شعارات کے دفاع کے لیے ایک پلیٹ فارم بنایا اور اس وقت او آئی سی کے اقدامات سے اسرائیل کو باور کر دیا گیا کہ مسلمانوں کا خرمن راکھ کا ڈھیر نہیں بن سکا اور عشق کی آگ ابھی فروزاں ہے،لیکن آج گنبدِ خضرا کے مکین ﷺ کی توہین کے ردّ عمل میں اسی او آئی سی کا کردار مایوس کن رہا۔مسلمان ممالک کی ترجمان اور نمائندگی کرنے والی یہ تحریک اغیار کے بوئے گئے کانٹوں اور مصلحتوں کا شکار ہوکر رہ گئی ہے۔اس کی حیثیت اب بے جان گھوڑے کے سوا کچھ نہیں۔چاہیے تو یہ تھا کہ او آئی سی عالمی برادری کو پوری قوت سے مسلمانوں کے جذبات سے آگاہ کرتی اور توہین رسالت کے مرتکب

عناصر سے مؤاخذہ کی بات کرتی مگر او آئی سی کی قیادت کی طرف سے آج تک جتنے بھی بیانات آئے، وہ مصلحت کیش اور مرعوبانہ تھے۔

ایک سوال

۵۶ سے زائد اسلامی ممالک آج تک توہین رسالت کے مرتکبین سے حکومتی سطح پر بدلہ نہ لے سکے، آخر کیوں؟

اس سوال کا سادہ سا جواب ہے کہ اس کی سب سے بڑی وجہ یورپی تہذیب کا اسلامی ممالک میں در آنا اور اسلامی تعلیمات کو دیس نکالا دے دیا جانا ہے۔ اسی طرح مسلمانوں کو خلافت کا خاتمہ کر کے جمہوریت کی افیون کا دل دادہ بنا کر مسلمانوں کو ان کی سیاسی شان وشوکت کے ضامن نظام سے تہی دامن کر دیا گیا۔ اب اسلامی ممالک میں سے چند ایک، جن میں بادشاہت نما حکومتیں چل رہی ہیں، کے علاوہ تمام اسلامی ممالک لیلائے مغرب (جمہوریت) کو گلے لگائے ہوئے اور اسی کی زلف گرہ گیر کے اسیر بن کے رہ گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یورپ جن ممالک میں جمہوریت نہیں، وہاں اس کے قیام کی کوششوں میں دلچسپی لیتا ہے۔ تاکہ جن ممالک کے سربراہان اسلامی مزاج نہیں رکھتے، ان کو آگے لایا جائے اور اگر اسلامی مزاج رکھنے والے لوگ آگے آ جائیں تو اپوزیشن میں ایسے لوگ کھڑے کیے جائیں جو اس کی مخالفت کریں۔ اس طرح عملاً حکومتی فیصلوں کی کمان یورپ کے ہاتھوں میں رہے اور سال ہا سال کے تجربات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اسلامی ممالک میں نظام جمہوریت سے سراسر یورپ فائدہ اُٹھا رہا ہے۔

اسی طرح دوسرا محاذ عوامی رجحانات کا ہے کہ ان کے اندر فحاشی وعریانی اور تعلیم کے نام پر مغربی تہذیب کو پروان چڑھایا جائے جس سے یہ لوگ ذہنی طور پر اسلامی تہذیب سے برگشتہ ہو جائیں۔ علاوہ ازیں مسلمان ممالک کے توہین رسالت پر عملی اقدام نہ کرنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ اقوام متحدہ کی جکڑ بندیوں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ اگرچہ اقوام متحدہ اس لیے وجود میں آئی تھی کہ تمام ممالک کے مسائل کو مل بیٹھ کر حل کیا جائے لیکن اس سے مسلمان ممالک کو سخت نقصان پہنچا اور یہ امریکہ کی لونڈی اور دم چھلا بن کے رہ گئی۔

اب اسلامی خطوں کا منظر یہ بن چکا ہے کہ ان ممالک کے مسلمانوں کے توہین آمیز خاکوں جیسے سانحوں پر احتجاجی جلسے جلوس ان کے مغرب پرست حکمرانوں پر کوئی اثر نہیں رکھتے، کیونکہ یہ حکمران بھی خواہی نخواہی اقوام متحدہ کی ہتھکڑیوں میں جکڑے ہوئے اور یورپی ومغربی قوتوں سے مرعوب اپنی آواز کو دبانے اور ان کی ہاں میں ہاں ملانے پر مجبور ہیں، اسی بنا پر اسلامی ممالک میں اسلام پسند تحریکوں کو بھی انہی حکمرانوں کے ذریعے کچلا جا رہا ہے جس کی مثالیں افغانستان، پاکستان، انڈونیشیا وغیرہ اسلامی ممالک میں جابجا بکھری پڑی ہیں، جہاں اسلامی تحریک یا آواز کو بزور قوت دبایا جا رہا ہے۔

مذکورہ بالا حالات میں جب کہ اسلامی حکمران یورپ کی غلامی کا شکار، عوام مذہبی وتہذیبی بدحالی میں مبتلا اور اسلام کے مجاہد، جو دنیا میں کفر کے خلاف کسی نہ کسی محاذ پر ڈٹے ہوئے تھے، گوانتاناموبے کی جیلوں میں بند ہیں اور بچ رہنے والے اپنوں کے الجھاؤ کا شکار ہیں۔ یہی وہ ناگفتہ بہ حالات ہیں جن میں کفر کو اسلام کی تذلیل کرنے کی ہمت ہوئی اور اس نے مسلمانوں کے قلب یعنی دین اسلام کے حامل ختمی مرتبت ﷺ کی ناموس پر ہاتھ ڈال دیا ہے۔ ان حالات میں جبکہ احساسِ کہتری کا شکار حکمران دانستہ اور غیر دانستہ طور پر اپنا سب کچھ مغرب کی جھولی میں ڈال چکے ہیں، لیکن کوئی گیا گزرا مسلمان بھی یہ برداشت نہیں کرتا کہ اس کے نبی ﷺ کی تحقیر وتوہین کی جائے اور وہ چپ سادھے

رہے۔ یقیناً وہ آپ ﷺ کی ناموس کے تحفظ کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لیے تیار ہے۔ آپ ﷺ کی ناموس پر کوئی حرف آنا کسی مسلمان کو لمحہ بھر کو ہرگز گوارا نہیں ہوسکتا لیکن یاس کے عالم میں دنیاے اسلام کی نظریں بدستور اپنے مسلمان حکمرانوں کی طرف لگی ہوئی ہیں کہ وہ ایمان کی آخری دیوار ناموسِ رسالت ﷺ کا پاس کرتے ہوئے سگانِ مغرب کو منہ توڑ جواب دیں گے اور شاید سب کچھ لٹ جانے کے بعد بھی اس راکھ کے ڈھیر میں چھپی چنگاری پھر سے سلگ اُٹھے۔

نہ ہے باقی، نہ ہے خانہ، نہ ہے خانے کا ساقی ہے
تماشا ختم ہے پھر بھی اِک اُمید باقی ہے

مسئلہ توہین رسالت اور پاکستان

عالم اسلام میں پاکستان کو اسلام کا قلعہ تصور کیا جاتا ہے اور فی الحقیقت ہے بھی یہی کہ اسلامی تحریکات کا مرکز یہ خطہ، روزِ اوّل سے مغربی استعمار کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح چبھ رہا ہے۔ عالمی سطح پر اسلام کے خلاف اُٹھائے جانے والے ہر اقدام پر کفر کی نظریں، نظریاتی مملکت پاکستان کی دینی تحریکوں اور تنظیموں پر جم جاتی ہیں۔ توہین آمیز کارٹونوں کی اشاعت پر پاکستان کی مذہبی اور سیاسی تحاریک نے بھر پور احتجاج کیا اور اپنی حکومت سے ڈنمارک سے اقتصادی وسفارتی مقاطعہ اور اس توہین کے مرتکب افراد کو قرار واقعی سزا دلوانے کا مطالبہ کیا، لیکن جیسا کہ ہم مذکورہ سطور میں ذکر کر آئے ہیں کہ اسلامی ممالک یورپی طاقتوں کے آگے بری طرح بے بس ہوئے ہیں۔

پاکستان میں مذہبی تنظیموں نے سالہا سال کی تگ ودو سے عوام الناس میں اسلامی جذبہ کی شمع جلائے رکھی، لیکن بدقسمتی سے انہیں ان حکمرانوں سے واسطہ پڑا جو ہمیشہ سے امریکہ کے کاسہ لیس اور اپنے اندرونی معاملات میں ان کے دست نگر رہے۔ پاکستان کے حکومتی اَدوار میں سب سے بدتر دور مشرف حکومت کا ہے کہ جس میں مسلمانانِ پاکستان کو کڑی آزمائشوں سے گزرنا پڑا۔ پاکستان میں سامراجی اِشاروں پر جس طرح اسلام کی 'درگت' اس دور میں بنی، شاید پاکستان کی پوری تاریخ میں اس کی مثال ملے۔ آمرکی امریکہ ومغرب نوازی کا سلسلہ اسی وقت سے شروع ہو چکا تھا جب افغانستان کے مسلمانوں کو تہ تیغ کرنے کے لیے پاکستان کے ہوائی اڈے امریکی فوجیوں کے سپرد کیے گئے اور اس کے بعد Do More کی رٹ نے اس حکومت کے ہاتھوں 'وانا' کے اسلام پسند عوام پر لشکر کشی، افغانستان کے جہاد میں حصہ لینے والے پاکستانی وعرب مجاہدین کی گوانتاناموحوالگی، مذہبی تحریکوں پر پابندی، روشن خیالی کے نام پر ملک میں فحاشی وعریانی کے سیلاب بلاخیز اور آخر میں جامعہ حفصہ اور لال مسجد پر چڑھائی کر کے سینکڑوں بے گناہ افراد کی ہلاکت جیسے 'سیاہ کارنامے' سرانجام دیئے۔

اس لیے اس حکومت سے ناموسِ رسالت پر سخت ایکشن کی توقع عبث تھی۔ یہی وجہ ہے کہ توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے وقت مشرف ناردے میں موجود تھے جو سکینڈے نیویا کا ہی ایک ملک ہے، لیکن ان کی زبان سے اس سانحہ کے خلاف ایک حرف نکالنے کی توفیق نہ ہوسکی۔ اب جب کہ جمہوری حکومت کا قیام عمل میں آچکا، لیکن موجودہ حکومت نے بھی 'گونگلوؤں سے مٹی جھاڑنے' کے مصداق ایک آدھی قرارداد منظور کی اور بس!!

مسلمان نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

مسلم اُمہ کی ذمہ داریاں

توہین ناموسِ رسالت کا مسئلہ کوئی معمولی مسئلہ نہیں۔ جان لینا چاہیے کہ توہین رسالت کی سزا خود احمد مجتبیٰ ﷺ نے قتل سے کم نہیں رکھی اور اپنی محبت کو تمام جہان والوں سے برتر قرار دیا ہے۔ لہٰذا ناموسِ رسالت کی حفاظت پر ہر مسلمان اور خاص طور پر تمام مسلمان ممالک پر یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ توہین آمیز کارٹونوں اور اسلام مخالف فلم 'فتنۃ' کے مرتکبین کے خلاف سخت اقدامات کی کوشش کریں اور اس راہ میں رکاوٹ بننے والی تمام دیواروں کو گرا دیں۔

ہماری رائے میں مسلمانوں کو سانحہ توہین رسالت پر احتجاج کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے درج ذیل اقدامات کی طرف بھرپور توجہ دینی چاہیے۔

① اس وقت عالم اسلام کے پاس صرف او آئی سی کی صورت میں ایسی قوت موجود ہے جو عالمی برادری کو توہین رسالت کے مسئلہ میں جھنجوڑ سکتی ہے۔ لہٰذا او آئی سی میں شامل تمام اسلامی ممالک او آئی سی کی قیادت کو اپنے بھرپور اعتماد کا یقین دلا کر توہین آمیز کارٹونوں کی اشاعت کے ذمہ دار افراد کو سزا دلانے کے متعلق سخت اور جرأت مندانہ موقف اختیار کریں۔

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مردِ ناداں پر کلامِ نرم و نازک بے اثر

② موجودہ دور میں اقتصاد ایک مؤثر ہتھیار اختیار کر گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سعودی عرب نے جب ڈنمارک کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا تو ان کی کمپنیوں کو روزانہ ملین ڈالر کا خسارہ اٹھانا پڑا اور وہ اس نقصان پر چیخ اٹھے۔ اسی طرح سوڈان نے ڈنمارک اور ہالینڈ کا اقتصادی وسفارتی بائیکاٹ کیا، لہٰذا دیگر مسلم ممالک کو ان کی پیروی کرتے ہوئے توہین رسالت کے مرتکب اخبارات کی سرپرستی کرنے والے ممالک کا اقتصادی وسفارتی مقاطعہ کر دینا چاہیے۔

③ عالمی منڈیوں پر اس وقت یہود ونصاریٰ کا مکمل قبضہ ہے جس کی وجہ سے وہ اسلامی ممالک کو معاشی طور پر ہراساں کرتے رہتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ تمام اسلامی ممالک ان کے دستِ نگر بن چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسلامی ممالک خاص طور پر خطہ عرب کو تیل جیسی بیش بہا دولت سے نوازا ہے، لہٰذا کل اسلامی ممالک اپنی تجارتی منڈیاں قائم کریں تاکہ کفر کی برسوں کی باج گزاری سے چھٹکارا حاصل ہو۔

④ مسلمان ممالک کو مل بیٹھ کر اپنی کرنسی جاری کرنی چاہیے جو یقیناً ان کی دریوزہ گری اور ناگفتہ بہ حالت بدلنے کا سبب بنے گی۔

⑤ اسلامی ممالک کی تباہی وبربادی میں اقوامِ متحدہ کا بڑا ہاتھ ہے جس کی مثالیں افغانستان کے مسلمانوں کی نسل کشی اور عراق کی تباہی ہے، لہٰذا اب یہ ادارہ امریکہ کا بغل بچہ بن چکا ہے۔ چنانچہ اسلامی ممالک کو اس کمبل سے جان چھڑا لینی چاہئے اور مسلم ممالک پر مشتمل او آئی سی کی طرز پر بلاک بنانا چاہیے تاکہ مسلمان اپنے دفاع کے معاملات اور دیگر اُمور خود طے کر سکیں، کیونکہ اپنے معاملات یہود ونصاریٰ کی عدالتوں میں لے جانا سراسر خسارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو ان کا خبثِ باطن روزِ اول سے ہی یوں ننگا کر دیا ہے ﴿وَلَن تَرْضَىٰ عَنكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ﴾ [البقرۃ:۱۲۰]

''یہودی اور عیسائی تم سے ہرگز راضی نہ ہوں گے جب تک تم ان کے طریقے پر نہ چلنے لگو۔''

⑥ مسلمانوں کی وحدت کے لئے اتحاد کا ہونا ازبس ضروری ہے۔ اسلام میں اتحاد کا تصور خلافت کے قیام کی شکل میں موجود ہے، لہٰذا تاریخ شاہد ہے کہ جب تک مسلمانوں میں خلافت قائم رہی، اسلام مخالف قوتیں مسلمانوں سے لرزہ براندام رہیں اور توہین رسالت جیسے حساس اقدام پر ہزار بار غور کرتی تھیں، لیکن جب مسلمانوں سے خلافت چھن گئی تو مسلمان تتر بتر ہوگئے اور ان کی وحدت کا شیرازہ بکھر گیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کفار کے غلیظ ہاتھ دامن رسالت تک پہنچ گئے لہٰذا قیامِ خلافت کی طرف سفر جاری رہنا چاہیے اور ہر اسلامی ملک کو اس کے لئے راہ ہموار کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔

⑦ تمام اسلامی ممالک اپنے اپنے ملکوں میں اسلام مخالف نظام اور قوتوں مثلاً سیکولرزم، لادینیت اور اس طرح کے دیگر باطل عناصر کی بیخ کنی کریں اور اسلام پسند تحریکوں کو پروان چڑھائیں تاکہ اسلام پر آنے والے کڑے وقت میں ان تحریکوں سے تعاون حاصل کیا جاسکے۔

⑧ مدتوں کے تجربات سے کفر کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ اسلام کی چوٹی یعنی جہاد سے سرشار مجاہدین سے مڈبھیڑ نہ کی جائے بلکہ وہ مسلمانوں کو عسکری محاذوں کی بجائے تہذیبی و تعلیمی راستوں سے شکست دینے کی کوشش میں رہتا ہے تاکہ اسلامی تعلیمات کو مشکوک اور مسلمانوں کے ہر فرد کو اس قدر بدعمل بنادیا جائے کہ وہ لڑنے کے قابل نہ رہے لہٰذا اسلامی ممالک کو ﴿وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ﴾ کے قرآنی حکم کے مطابق ہر وقت اپنے گھوڑے تیار رکھنے چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ آج مسلمان عسکری محاذوں پر تیاری نہ ہونے کی وجہ سے بری طرح پٹ رہے ہیں اور اللہ کا دشمن اپنی تمام تر خباثتوں کے ساتھ شعائر اسلام پر حملہ آور ہے۔

ہے طواف وحج کا ہنگامہ اگر باقی تو کیا
کند ہو کر رہ گئی مؤمن کی تیغ بے نیام

⑨ اس وقت علمائے اسلام کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ قرآن وسنت کی روشنی میں حکمران طبقہ اور عوام الناس کو ناموسِ رسالت ﷺ کے مسئلہ پر آگاہ کریں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اُمتِ مسلمہ کی فکری قیادت انہی لوگوں کے پاس ہے لہٰذا اُنہیں عزیمت کا راستہ اختیار کرتے ہوئے مسلمان حکمرانوں کو اپنے فتویٰ سے مجبور کردینا چاہیے کہ وہ ناموسِ رسالت ﷺ کیلئے جرات مندانہ موقف اختیار کریں۔ اسی طرح اسلامی ممالک میں رائج نظام جمہوریت جو سراسر اسلام کے مخالف ہے اور جس کی تباہ کاریوں کا سامنا آج تک مسلمان ممالک کرتے آرہے ہیں، اس نظام کے ذریعے تبدیلی لانا ناممکن ہے اور یہ سمجھنا کہ اس سے کوئی تبدیلی آسکتی ہے۔

ایں خیال است ومحال است وجنوں است

لہٰذا اسلام مخالف اس پودے کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے علماء اپنا مرکزی کردار ادا کرسکتے ہیں۔

اور آخر میں

اُمتِ محمدیہ میں پیدا ہونے والے بگاڑ کی اصلاح کے لئے ضروری ہے کہ اُمت آج اسی ڈگر کو اپنائے جو محمد عربی ﷺ اُنہیں دے کر گئے تھے۔ امام مالکؒ کا زریں فرمان ہے:

"لا يصلح آخر هذه الأمة إلا بما صلح به أولها "[الأجوبة النافعة للألبانی:۳۳/۱]
''اس امت کے بعد والوں کی اصلاح اسی طریقہ پر ہو سکتی ہے جس کے ذریعے اس سے پہلوں کی اصلاح ہوئی۔''
چنانچہ اُمتِ مسلمہ کو اپنی اصلاح کے لئے اسلاف کو نمونہ بنانا ہوگا اور یہی ایک راہ ہے جس کے ذریعے اُمت مسلمہ ذلت ومسکنت سے چھٹکارا حاصل کرسکتی ہے۔ مذکورہ بالا درج شدہ اقدامات پر عمل کرنے سے ہی ہم اس پوزیشن میں آسکتے ہیں کہ اسلامی شعائر کی حفاظت کما حقہ کرسکیں۔

[کامران طاہر]
فاضل المعهد العالی للدعوة والإعلام
تابع جامعہ لاہور الاسلامیہ

'خاکوں' کی خاک

چمگادڑوں کی ٹوک سے سورج کو کیا ضرر
کتوں کے بھونکنے سے بجھا ہے کبھی قمر؟
اندھا ہزار کہتا رہے دن کو ''رات ہے''
کیا مان لے گا اس کی جو ہے صاحب نظر
خوشبوئے مشک خود ہے سند اپنے مشک کی
خورشید خود دلیل ہے اپنی اے بے خبر!
حوضوں کے مینڈکوں کا ہے دریا سے ربط کیا
کرگس کے علم میں کہاں شاہیں کے راہگذر
تنقید بادشاہ پہ بھنگی کرے تو کیا
خود اپنے منہ پہ آتا ہے تھوکے جو چاند پر
ناپاک سوچ کو کہاں پاکیزگی سے شغل
گل قند کے مزے کی گدھے کو ہے کیا خبر
نیچا دکھا سکیں گے نہ رب کے حبیب ﷺ کو
دنیا کے سب خبیث بھی یک جان ہوں اگر
ان ﷺ کا وقار بڑھتا رہے گا یونہی فہیم
''خاکوں'' کی خاک اڑتی رہے گی نگر نگر

[فہیم ترمذی]
بشکریہ ماہنامہ 'شمس الاسلام' بھیرہ

حافظ انس نضر مدنی ☆

سورة الأحزاب

إِنَّ	اللّٰه	وَمَلٰٓئِكَتَهٗ	يُصَلُّوْنَ	عَلَى النَّبِيِّ	يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	ءَامَنُوْا
حرف مشبہ بالفعل	اسم إنَّ، معطوف علیہ	عاطفہ، معطوف	خبر إنَّ، فعل مضارع وفاعل	جار مجرور، متعلق يُصَلُّوْنَ	حرف ندا	منادیٰ، اسم موصول	صلہ، فعل ماضی وفاعل (افعال)
یقیناً	اللہ تعالیٰ	اور اسکے فرشتے	درود بھیجتے ہیں	نبی کریم ﷺ پر	اے	وہ لوگو	جو ایمان لائے!
صَلُّوْا	عَلَيْهِ	وَسَلِّمُوْا	تَسْلِيْمًا ﴿56﴾	إِنَّ	الَّذِيْنَ	يُؤْذُوْنَ	اللّٰه
فعل أمر وفاعل (باب تفعیل)	جار مجرور، متعلق صَلُّوْا	عاطفہ، فعل أمر وفاعل (تفعیل)	مفعول مطلق	حرف مشبہ بالفعل	اسم إنَّ، اسم موصول	صلہ، فعل مضارع وفاعل (افعال)	مفعول بہ
درود پڑھو	اُن (ﷺ) پر	اور سلامتی بھیجو	خوب سلامتی	یقیناً	وہ لوگ	جو ایذا دیتے ہیں	اللہ
وَرَسُوْلَهٗ	لَعَنَهُمُ	اللّٰهُ	فِي الدُّنْيَا	وَالْاٰخِرَةِ	وَاَعَدَّ	لَهُمْ	عَذَابًا
عاطفہ، مضاف ومضاف الیہ	خبر إنَّ، فعل ماضی، مفعول	فاعل لَعَنَ	جار مجرور، معطوف علیہ	عاطفہ، معطوف	عاطفہ، معطوف علیٰ لَعَنَ، فعل وفاعل	جار مجرور متعلق أَعَدَّ	مفعول بہ، موصوف
اور اس کے رسول کو	لعنت کردی اُن پر	اللہ تعالیٰ نے	دُنیا میں	اور آخرت میں	اور تیار کر رکھا ہے (اللہ نے)	اُن کے لئے	عذاب
مُهِيْنًا ﴿57﴾	وَالَّذِيْنَ	يُؤْذُوْنَ	الْمُؤْمِنِيْنَ	وَالْمُؤْمِنٰتِ	بِغَيْرِ	مَا	اكْتَسَبُوْا
صفت	عاطفہ، اسم موصول	صلہ، فعل مضارع وفاعل	مفعول، معطوف علیہ	عاطفہ، معطوف	جار مجرور متعلق يُؤْذُوْنَ، مضاف	مضاف إلیہ، ما مصدریہ	فعل ماضی وفاعل بتاویل مصدر
رسوا کرنے والا	اور وہ لوگ	جو تکلیف دیتے ہیں	مؤمن مردوں	اور مومن عورتوں کو	بغیر اُس کے	جو	اُنہوں نے کمایا
فَقَدِ	احْتَمَلُوْا	بُهْتَانًا	وَّاِثْمًا	مُّبِيْنًا ﴿58﴾	يٰٓاَيُّهَا	النَّبِيُّ	قُلْ
جزائیہ، حرف تحقیق	فعل ماضی وفاعل	مفعول، معطوف علیہ	عاطفہ، معطوف، موصوف	صفت	حرف ندا	منادیٰ	فعل أمر وفاعل
پس تحقیق	انہوں نے اُٹھایا	بہتان	اور گناہ	واضح	اے	نبی (ﷺ)	کہہ دیجئے

☆ فاضل مدینہ یونیورسٹی، كلية الشريعة، وفاضل كلية القرآن الكريم، جامعہ لاہور الاسلامیہ، لاہور

لِأَزْوَاجِكَ	وَبَنَاتِكَ	وَنِسَآءِ	الْمُؤْمِنِينَ	يُدْنِينَ	عَلَيْهِنَّ	مِنْ	جَلَابِيبِهِنَّ
جار، مجرور متعلق قُلْ	عاطفہ/مضاف، مضاف الیہ	عاطفہ/مضاف	مضاف الیہ	فعل مضارع وفاعل (مقولہ)	جار مجرور متعلق يُدْنِينَ	جار متعلق يُدْنِينَ	مجرور (مضاف، مضاف الیہ)
اپنی بیویوں	اور بیٹیوں سے	اور عورتوں سے	مؤمنوں کی	کہ وہ لٹکائیں	اپنے اوپر	سے	اپنی چادروں
ذٰلِكَ	أَدْنَىٰ	أَنْ	يُعْرَفْنَ	فَلَا	يُؤْذَيْنَ	وَكَانَ	اللّٰهُ
اسم اشارہ بعید (مبتدا)	اسم تفضیل (خبر)	مصدریہ (ناصب المضارع)	مضارع مجہول ونائب فاعل	تعلیلیہ/نافیہ	مضارع مجہول ونائب فاعل	مستانفہ/فعل ناقص	اسم کَانَ
یہ	زیادہ قریب ہے	یہ کہ	وہ پہچان لی جائیں	تو نہ	وہ تکلیف دی جائیں	اور ہیں	اللہ تعالیٰ
غَفُورًا	رَحِيمًا ﴿٥٩﴾	لَئِنْ	لَمْ يَنْتَهِ	الْمُنٰفِقُونَ	وَالَّذِينَ	فِي قُلُوبِهِمْ	مَرَضٌ
خبر کَانَ	خبر ثانی	لام تاکید/إن شرطیہ	فعل مضارع (نفی جحد بہ 'لم')	فاعل	عاطفہ/اسم موصول	جار، مجرور (متعلق خبر)	مبتدا مؤخر (صلہ)
بہت بخشنے والے	بہت رحمت کرنے والے	البتہ اگر	نہ باز آئے	منافق	اور وہ لوگ	جن کے دلوں میں	بیماری ہے
وَالْمُرْجِفُونَ	فِي الْمَدِينَةِ	لَنُغْرِيَنَّكَ	بِهِمْ	ثُمَّ لَا	يُجَاوِرُونَكَ	فِيهَآ	إِلَّا قَلِيلًا ﴿٦٠﴾
عاطفہ/معطوف علی الْمُنٰفِقُونَ	جار مجرور متعلق الْمُرْجِفُونَ	جواب شرط، فعل وفاعل ومفعول	جار مجرور متعلق لَنُغْرِيَنَّكَ	عاطفہ/نافیہ	فعل مضارع وفاعل ومفعول	جار مجرور متعلق يُجَاوِرُونَكَ	حرف استثناء/مستثنیٰ
اور غلط افواہیں اُڑانے والے	مدینہ میں	ضرور ہم آپ کو مسلط کریں گے	ان پر	پھر نہ	وہ آپکے پاس رہ سکیں گے	اس (مدینہ) میں	مگر تھوڑی مدت
مَلْعُونِينَ	أَيْنَمَا	ثُقِفُوا	أُخِذُوا	وَقُتِّلُوا	تَقْتِيلًا ﴿٦١﴾	سُنَّةَ	اللّٰهِ
اسم مفعول، حال	شرطیہ	شرط، ماضی مجہول ونائب فاعل	جواب شرط، ماضی مجہول ونائب فاعل	عاطفہ/ماضی مجہول ونائب فاعل	مفعول مطلق	مضاف	مضاف الیہ
پھٹکارے ہوئے ہیں	جہاں بھی	وہ پائے جائیں	وہ پکڑ لیے جائیں	اور قتل کر دیے جائیں	بری طرح سے قتل کیا جانا	طریقے کے مطابق	اللہ تعالیٰ کے
فِي الَّذِينَ	خَلَوْا	مِنْ قَبْلُ	وَلَنْ تَجِدَ	لِسُنَّةِ	اللّٰهِ	تَبْدِيلًا ﴿٦٢﴾	
جار، مجرور (اسم موصول)	صلہ (فعل ماضی وفاعل)	جار مجرور متعلق خَلَوْا	مستانفہ/مضارع (نفی تاکید بلَنْ)	جار، مجرور مضاف متعلق لَنْ تَجِدَ	مضاف الیہ	مفعول بہ	
ان لوگوں میں	جو گزر گئے	اس سے پہلے	اور ہر گز نہیں آپ پائیں گے	طریقے میں	اللہ کے	کوئی تبدیلی	

ایک گستاخ کا قتل

حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن جابر بن عبد الله أن النبي ﷺ قال: «مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللهَ وَرَسُولَهُ» قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: أَنَا [أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قال: فَائْذَنْ لِي أَنْ أَقُولَ شَيْئًا قَالَ: «قُلْ»] فَأَتَاهُ فَقَالَ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ ارْهَنُونِي نِسَاءَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ: فَارْهَنُونِي أَبْنَاءَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُ أَبْنَاءَنَا يُسَبُّ أَحَدُهُمْ فَيُقَالُ رُهِنَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ هَذَا عَارٌ عَلَيْنَا وَلَكِنَّا نَرْهَنُكَ الأَمَةَ قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي السِّلَاحَ فَوَعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ فَقَتَلُوهُ ثُمَّ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرُوهُ. [صحيح البخاري: ۲۵۱۰، ۴۰۳۷]

''جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کون ہے جو کعب بن اشرف سے نبٹے؟ اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ایذا دی ہے۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں یہ کام کروں گا اور کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں اس کو قتل کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ پھر آپ ﷺ مجھے اجازت دیں کہ میں خلاف واقعہ (بہانے کے طور پر) کچھ کہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہہ دینا۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کعب بن اشرف کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہمیں ایک وسق یا دو وسق غلہ قرض دے دو۔ کعب نے کہا اپنی عورتیں میرے پاس گروی رکھ دو۔ کہنے لگے تم عرب کے حسین ترین آدمی ہو ہم اپنی عورتیں تمہارے پاس گروی نہیں رکھ سکتے کہ وہ ایک دو وسق کے لیے گروی بنیں یہ ہمارے لیے رسوائی کی بات ہے، لیکن ہم اپنا اسلحہ گروی رکھ سکتے ہیں۔ یہ وعدہ لے کر اس کے پاس سے چلے گئے، دوبارہ اس کے پاس آئے اور اسے قتل کر دیا، پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انہیں بھی اس کے قتل کی خبر دی۔''

تخریج الحدیث

مذکورہ بالا حدیث اختصار وطوالت کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

صحيح البخاري: ۲۵۱۰، ۳۰۳۱، ۳۰۳۲، صحيح مسلم: ۱۸۰۱، ۲۷۶۸، سنن أبي داؤد: ۲۷۶۸، مسند أبي عوانه: ۶۹۱۹، سنن الكبرى للبيهقي: ۸۱/۹، ۴۰/۷، السنن الكبرى للنسائي: ۸۶۴۱، مسند حميدي: ۱۲۵۰، المعجم الكبير: ۱۵۵۰۴

توضیح الحدیث

صحیح بخاری حدیث نمبر ۴۰۳۷ میں اس کی وضاحت اس طرح ہے۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کعب بن اشرف کے رضاعی بھائی تھے وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ کعب بن اشرف کے پاس پہنچے اور اسے کہنے لگے کہ محمد ﷺ ہم سے زکوۃ کا تقاضا کرتے ہیں اور ہمیں تکلیف میں ڈالا ہوا ہے۔ اس نے کہا کہ ابھی دیکھتے جاؤ کیا ہوتا ہے اور پھر ان لوگوں نے

اسے دھوکے سے باہر لے جا کر قتل کر دیا۔

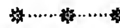
مذکورہ بالا روایات میں کعب بن اشرف کے قتل کی وجہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ایذا دینا بتلائی گئی ہے اور کعب بن اشرف کے متعلق آتا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی شعروں میں بدگوئی کرتا تھا۔[فتح الباري:۷/۳۳۷]اور ابن حجر رحمہ اللہ اسی روایت نمبر ۲۵۱۰ کے تحت کعب کے قتل کی وجہ بیان کرتے ہوئے السهيلي رحمہ اللہ کا قول لائے ہیں کہ جو رسول اللہ ﷺ کو گالی دے اس کا قتل جائز ہے۔ [فتح الباري:۵/۱۴۳]

اسی طرح حضرت مسلمہ رضی اللہ عنہ کا خلاف واقعہ کہنے کی اجازت طلب کرنا اور نبی ﷺ کے متعلق خلاف واقعہ باتیں کرنے سے یہ نہیں سمجھ لینا چاہیے کہ وہ بھی سبّ رسول کے حکم میں ہے بلکہ ایسے الفاظ جو خلاف واقعہ ہوں ایسی ضرورت کے لیے نبی ﷺ ان کی اجازت دی ہے۔

فقہ الحدیث

ابتدائی سطور میں ذکر کردہ حدیث اور اس کے ضمن میں بیان کردہ وضاحت سے مندرجہ ذیل نکات سامنے آتے ہیں:

① نبی کریم ﷺ کو ایذا دینے سے مراد اس روایت میں سبّ (گالی) کرنا ہے۔
② نبی کریم ﷺ کی اہانت و گستاخی کرنے والے کی سزا قتل ہے۔
③ نبی کریم ﷺ نے اپنے گستاخ کے قتل کو پسند فرمایا ہے۔
④ شاتم رسول کو قتل کرنے کے لیے حیلہ کے طور پر جھوٹ یا خلاف واقعہ بات کہی جا سکتی ہے۔
⑤ اسی طرح گستاخ رسول کے قتل کے لیے نبی ﷺ کی طرف خلاف واقع بات کہنا آپ ﷺ کی گستاخی کے زمرے میں نہیں آتا۔
⑥ غیر مسلم سے رھن (گروی) کا معاملہ کیا جا سکتا ہے۔
⑦ مسلمان نبی کریم ﷺ کے گستاخ کو چاہے وہ رضاعی بھائی کیوں نہ ہو قتل کر سکتا ہے۔



اے اہل خرد! مغرب کی حرکت تو دیکھیے
تعصب میں مرا جا رہا ہے سوچتا نہیں
آسمان پہ تھوکا ہوا واپس ہی آئے گا
تھوکنے والا دیکھو ذرا سوچتا نہیں
[کامران طاہر]

حسن و جمال کا چاند ﷺ

اہانت رسول ﷺ کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے ڈنمارک کی طرف سے نبی ﷺ کے توہین آمیز خاکے پھر سے شائع کر دیئے گئے ہیں جن میں تاجدارِ مدینہ کی صورت کو انتہائی مضحکہ خیز شکل میں پیش کیا گیا ہے۔توہین انبیاء ایک ناقابل معافی جرم ہے جس کی سزا موت سے کم نہیں۔مغرب اسلامی تعلیمات کی روز بروز بڑھتی ہوئی اشاعت سے زِچ ہو چکا ہے اور اس کے سامنے بند باندھنے میں ناکام بھی۔لہٰذا اب اس نے اخلاقیات کی تمام حدود پھلانگتے ہوئے مسلمانوں کے مرکز یعنی محمد ﷺ کے توہین آمیز خاکے شائع کر دیئے ہیں۔آپ ﷺ کی سیرت و صورت کے اَحوال جن ذرائع سے مسلمانوں تک پہنچے ہیں وہ انتہائی محتاط اور ثقہ ہیں۔اب تک سیرت و صورت رسول کے مطالعہ سے یہی معلوم ہوتا ہے ختمی مرتبت ﷺ کی صورت اللہ تعالیٰ نے سب مخلوق میں اَکمل ترین بنائی ہے۔مالک کائنات نے آپ ﷺ کو تمام مخلوق سے اَفضل بنایا اور قیامت تک کے لیے آپ ﷺ کو کائنات کے تمام لوگوں کا مقتدا و اِمام بنایا اور یہ کیسے ہوسکتا تھا کہ تمام بنی نوع انسان کے لیے ہدایت و رشد کا مرکز و محور مقرر کیے جانے والے کی صورت ناقص رہ جاتی؟

حضور نبی کریم ﷺ خاتم النبیّین ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ہر لحاظ سے کامل و اَکمل بنایا۔جس طرح آپ کی سیرت سب سے اعلیٰ ہے۔(نبوت سے قبل ہی لوگ آپ ﷺ کو صادق اور امین کہتے تھے) اسی طرح آپ ﷺ کی شکل و صورت بھی سب سے زیادہ افضل ہے۔آپ ﷺ کی تخلیق ہر لحاظ سے مکمل تھی۔

آپ ﷺ صورت و سیرت کے لحاظ سے عالمگیر جہاں میں ایک مقتدر و ممتاز حیثیت کے حامل قدرتِ الٰہی کی عدیم النظیر شاہکار شخصیت تھے۔سید الملائکۃ حضرت جبریل امین علیہ السلام کی اس گواہی سے بڑھ کر اور کون سی گواہی ہوسکتی ہے جو انہوں نے ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے: قال رسول اللہ ﷺ «قال لی جبریل علیہ السلام قلبت الأرض مشارقها و مغاربها فلم أجد رجلا أفضل من محمد»

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جبرئیل نے خبر دی کہ ''میں نے مشرق و مغرب کے کونے کونے چھان مارے ہیں مگر میں نے کسی انسان کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر فضیلت و بزرگی والا نہیں پایا۔'' [السیرة النبویة لابن کثیر ۱/۱۹۴]

الغرض آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کے سب سے عظیم منتخب اور برگزیدہ پیغمبروں کی تمام خوبیوں کا اعلیٰ ترین مرقع بنایا۔اور آپ ﷺ ہی پر یہ بات صادق آتی ہے۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

نین و نقوش میں دیکھیں تو سراپا حسن و جمال، خدو خال میں بے مثال کسی نے دیکھا تو مبہوت ہو کر دیکھتا ہی رہ گیا اور بعض نے آپ ﷺ کا دیدار کیا تو یہ کہنے پر مجبور ہو گیا کہ اس چہرے سے تو صدق ٹپکتا ہے۔یہ صاحب صدق و وفا

☆ فاضل کلیۃ الشریعۃ، جامعہ لاہور الاسلامیہ، لاہور

کا چہرہ ہے جس پر کذب و اِفترا ایک بہتان ہے۔ شب و روز آپ ﷺ کے حسن و جمال کا نظارہ کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کا ذخیرہ آپ ﷺ کے جمال وجلال کی روشن شہادت ہیں۔

آپ کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ شعر پڑھا:

متیٰ یبد فی الدجی البهیم جبینه
یلح مثل مصباح الدجی المتوقد

''اندھیری شب میں ان کی پیشانی یوں نظر آتی ہے اور اس طرح چمکتی ہے جیسے روشن چراغ۔'' [اسد الغابة ۱/۲۵۵]

اور شاعر نے آپ ﷺ کی تعریف کو ناممکن سمجھتے ہوئے اس بات پر اختتام کیا کہ

یا صاحب الجمال ویا سید البشر
من وجهك المنیر لقد نور القمر
لایمکن الثناء کما کان حقه
بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

آپ ﷺ کی ان عظیم الشان صفات کے باوجود آج مغرب جو اپنے آپ کو ترقی یافتہ قوم سمجھتا ہے وہ رسول کریم ﷺ کے خاکے شائع کر رہا ہے، لیکن ان بدباطنوں کو اس بات کا علم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ہستی اللہ تعالیٰ کی ذات کے بعد سب سے عظیم الشان مقام رکھتی ہے یہ کفار ﴿صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ﴾ کے مصداق بنے ہوئے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى أَبْصَارِهِمْ﴾ [البقرة:۷]

''اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے ان کے کان اور آنکھیں صحیح ہونے کے باوجود ان کو دین سمجھ ہی نہیں آتا کہ کون سا راستہ درست ہے۔''

اب ہم تفصیلاً نبی کریم ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہیں۔

چہرہ مبارک

- عن جابر بن سمرة قال رأیت النبیﷺ فی لیلة أضحیان وعلیه حلة حمراء فجعلت انظر إلیه وإلی القمر قال: فلهو کان أحسن في عیني من القمر۔ [سنن الدارمي: ۱/۳۲]

''جابر بن سمرۃ کا بیان ہے کہ میں نے ایک بار چاندنی رات میں آپ کو دیکھا۔ آپ ﷺ پر سرخ جوڑا تھا میں ایک بار رسول اللہ ﷺ کو دیکھتا اور ایک بار چاند کو دیکھتا آخر (اس نتیجہ پر پہنچا کہ) آپ ﷺ چاند سے زیادہ خوبصورت ہیں''۔

- عن أبی عبیدة بن عمار بن یاسر قال قلت للربیع بنت معوذ بن عفراء صفی لنا رسول اللهﷺ فقالت یا بنی لو رأیته رأیتُ الشَّمْسَ طالعة۔ [سنن الدارمي ۱/۳۲]

''ابوعبیدہ بن عمار بن یاسر کہتے ہیں کہ میں نے ربیع بنت معوذ سے کہا کہ ہمارے لئے نبی ﷺ کی صفت بیان کریں انہوں نے کہا اے میرے بیٹے! اگر تم نبی کو دیکھتے تو ایسے محسوس کرتے جیسے سورج کو دیکھ رہے ہو۔''

- وقال البراء: کان أحسن الناس وجها وأحسنه خلقا۔ [صحیح البخاري: ۳۵۴۹]

''براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ ﷺ کا چہرہ سب سے زیادہ خوبصورت اور آپ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ اچھے اخلاق والے تھے۔''

- وسئل أکان وجه النبیﷺ مثل السیف؟ قال لا بل مثل القمر وفی روایة کان وجهه

مستديرا . [صحيح البخاري:٣٥٥٢،صحيح مسلم:٢٣٤٤]

''انہی (یعنی براء ہی سے) سوال کیا گیا کیا نبی ﷺ کا چہرہ تلوار جیسا تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں، بلکہ وہ چاند جیسا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کا چہرہ گول تھا۔

◉ قال أبوهريرة! ما رأيت شيئًا أحسن من رسول اللهﷺ كأن الشمس تجري في وجهه وما رايت أحدا أسرع في مشيه من رسول اللهﷺ كأنما الأرض تطوى له وإنا لنجهد أنفسنا وإنه لغير مكثرت . [مسند أحمد:٣٥٠/٢]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز نہیں دیکھی، لگتا تھا کہ سورج آپ ﷺ کے چہرے پر رواں دواں ہے اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کسی کو تیز رفتار نہیں دیکھا، لگتا تھا کہ زمین آپ ﷺ کے لئے لپیٹی جارہی ہے۔ ہم تو اپنے آپ کو تھکا مارتے تھے اور آپ ﷺ بالکل بے فکر ہوتے۔''

◉ قال كعب بن مالك كان إذا سر استنار وجهه، حتى كأنه قطعة قمر . [صحيح البخاري:٣٥٥٦]

''حضرت کعب بن مالک کا بیان ہے کہ جب آپ خوش ہوتے تو چہرہ دمک اٹھتا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے۔''

ایک بار آپ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف فرما تھے پسینہ آیا تو چہرے کی دھاریاں چمک اٹھیں یہ کیفیت دیکھ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے أبو كبير هذلي کا یہ شعر پڑھا۔

وإذا نظرت إلى أسرة وجهه
برقت كبرق العارض المتهلل

''جب ان کے چہرے کی دھاریاں دیکھو تو یوں چمکتی ہیں جیسے روشن بادل چمک رہا ہو۔

[السلسلة الضعيفة تحت رقم:٣١٤٤]

ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو دیکھ کر یہ شعر پڑھتے:

أمين مصطفى للخير يدعو
كضوء البدر رايله الظلام

آپ ﷺ امین ہیں چنیدہ اور برگزیدہ ہیں خیر کی دعوت دیتے ہیں گویا چودھویں کے چاند کی روشنی ہیں جس سے تاریکی آنکھ مچولی کھیل رہی ہے۔'' [دلائل النبوة:٢٧٠/١]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ زہیر کا یہ شعر پڑھتے جو ھرم بن سنان کے بارے میں کہا گیا تھا کہ:

لو كنت من شيء سوى البشر
كنت المضي ليلة البدر

''اگر آپ ﷺ بشر کے سوا کسی اور چیز سے ہوتے تو آپ ﷺ ہی چودھویں کی رات کو روشن کرتے۔'' [دلائل النبوة:٢٧٠/١]

◉ عن الجريري عن ابى الطفيل قال قلت له ارايت رسول الله ! قال نعم كان ابيض مليح الوجه . [صحيح مسلم:٢٣٤٠]

''جریری کہتے ہیں کہ میں نے ابوطفیل سے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے، فرمایا: جی ہاں وہ خوبصورت سفید چہرے والے تھے۔''

◉ عن أبى الطفيل قال رأيت رسول اللهﷺ وما على وجه الارض رجل رآه غيرى قال

فقلت له فكيف رأيته قال كان أبيض مليحا مقصدا [صحيح مسلم:۲۳۴۰]

''ابوطفیل نے کہا میرے علاوہ روئے زمین پر کوئی شخص باقی نہیں رہا جس نے نبی ﷺ کو دیکھا ہوانہوں نے پوچھا آپ نے ان کو کیسا پایا؟ کہنے لگے سفید خوبصورت اور میانہ قد تھے۔''

- عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے جونہی رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو فوراً سمجھ لیا کہ آپ ﷺ کا چہرہ ایک چھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں ہوسکتا۔[أسد الغابة:۲/۲۶۸]
- حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کو دیکھنے والا پہلی ہی نظر میں مرعوب ہوجاتا۔[ابن هشام:۱/۴۰۲]
- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ ﷺ کے چہرے پر چاند کی سی چمک تھی۔ [دلائل النبوة:۱/۱۵۹]
- حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ چہرہ بالکل گول نہیں تھا ہلکی سی گولائی لئے ہوئے تھا۔[ابن هشام:۱/۴۰۲]
- حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے حسن کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

اور شاعر نے آپ ﷺ کی تعریف کو ناممکن سمجھتے ہوئے اس بات پر اختتام کیا کہ

أحسن منك لم تر قط عيني أجمل منك لم تَلِدِ النساءُ

أنت مبرأ من كل عيبٍ كأنك قد خُلقتَ كما تشاءُ

''آپ ﷺ سے زیادہ حسین وجمیل شخص میری آنکھ نے کبھی نہیں دیکھا آپ ﷺ سے زیادہ خوبصورت بچہ کسی عورت نے پیدا نہیں کیا آپ ﷺ ہر عیب سے پاک ہیں گویا آپ ﷺ اپنی مرضی کے مطابق پیدا کئے گئے ہیں۔''

[المستطرف للاشيهى ۱/۲۳۱]

رنگت مبارک

- ابوالطفیل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ سفید فام، خوبصورت اور میانہ قد تھے۔ [صحیح مسلم:۲۳۴۰]
- ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کا رنگ سفید تھا۔[صحیح البخاری:۳۵۴۴]
- حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا رنگ چمکدار تھا۔[دلائل النبوة:۱/۱۵۸]
- دوسری روایت میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا رخ زیبا سرخی مائل تھا۔(أيضا)
- حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرخی مائل وہ جسم تھا کہ جو دھوپ اور ہوا کے سامنے کھلا رہتا تھا جو لباس کے اندر پوشیدہ رہتا تھا وہ سفید اور چمکدار تھا۔[دلائل النبوة:۱/۲۲۳]
- حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ ﷺ کا رنگ خالص سفید تھا اور نہ ہی گندم گوں، بلکہ آپ ﷺ کا رنگ چمکدار تھا۔

آنکھیں مبارک

- وقال جابر بن سمرة كان في ساقي رسول الله حموشة وكان لا يضحك إلا تبسمًا وكنت إذا نظرت إليه قلت أكحل العينين وليس باكحل . [سنن الترمذي:۳۶۴۵]

''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی پنڈلیاں قدرے پتلی تھیں۔آپ ہنستے تو صرف تبسم فرماتے، آنکھیں سرگیں تھیں تم دیکھتے تو کہتے کہ آپ ﷺ نے آنکھوں میں سرمہ لگایا ہوا ہے حالانکہ سرمہ نہ لگایا ہوتا۔''

- حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ ﷺ کی آنکھیں سیاہ تھیں اور پلکیں دراز تھیں۔[دلائل النبوة:۱/۲۰۰]

◉ ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تلیاں سیاہ نظریں نیچی گوشہ چشم سے دیکھنے کا حیادارانہ انداز تھا۔[دلائل النبوة:۲۰۱/۱]
◉ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سفید حصے میں سرخ ڈورے تھے اور آنکھوں کا خانہ لمبا تھا۔[صحيح مسلم:۲۳۳۹]

ناک مبارک

◉ ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ ﷺ کی ناک بلندی مائل اس پر نورانی چمک جس کی وجہ سے ابتدائی نظر میں بڑی معلوم ہوتی تھی۔[دلائل النبوة:۱۶۳/۱]

رخسار مبارک

◉ ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے رخسار ہموار اور ہلکے تھے نیچے کو ذرا سا گوشت ڈھلکا ہوا تھا۔
[دلائل النبوة:۲۱۴/۱]

دہن مبارک

◉ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہیکہ آپ ﷺ کا دہن مبارک کشادہ آنکھوں کے کنارے لمبے اور ایڑیاں باریک تھیں۔
[سنن الترمذي:۳۶۴۶]
◉ ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں دہن مبارک بہ اعتدال فراخ تھا۔ [دلائل النبوة:۲۱۴/۱]

دندان مبارک

◉ قال ابن عباس كان أفلج الثنيتين إذا تكلم رؤي كالنور يخرج من بين ثناياه.
[سنن الدارمي:۵۹]
''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے آگے کے دونوں دانت الگ الگ تھے آپ ﷺ جب گفتگو فرماتے تو ان دانتوں کے درمیان سے نور سا نکلتا دکھائی دیتا۔''
◉ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا دوسرا قول کہ آپ ﷺ کے دانت باریک آبدار سامنے کے دانتوں میں خوش نما ریخیں تھیں۔
[الرحيق المختوم:ص۷۷۷بحوالہ مشکوة:۵۱۸/۲]

ریش مبارک

◉ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کی ریش مبارک بھرپور اور بال گنجان تھے۔[دلائل النبوة:۱۶۴/۱،۱۶۸]
◉ وقال أبو جحيفة رأيت بياضا شفته السفلى العنفقة [صحيح البخاري:۳۵۴۵]
''حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کے ہونٹ کے نیچے عنفقه (ڈاڑھی بچہ) میں سفیدی دیکھی۔''
◉ قال أنس قبض وليس في رأسه ولحيته عشرون شعره بيضاء [صحيح البخاري:۳۵۴۷]
''حضرت انس کہتے ہیں وفات کے وقت تک سر اور چہرے کے بیس بال سفید ہوئے تھے۔''

گردن مبارک

ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کی گردن پتلی لمبی جیسے مورتی کی طرح خوب صورتی سے تراشی گئی ہو۔

گردن کی رنگت چاندی جیسی اجلی اور خوشنما تھی۔[دلائل النبوۃ:۱/۱۶۳]

سر مبارک

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سر بڑا مگر اعتدال اور مناسبت کے ساتھ۔

[سنن الترمذي مع شرح تحفة الأحوذي:۴/۳۰۳]

بال مبارک

- عن البراء قال ما رأیت من ذی لمة أحسن فی حلة حمراء من رسول اللهﷺ شعره یقرب منکبیه بعید ما بین المنکبین [صحیح مسلم:۲۳۳۷]
  ''براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کوئی بالوں والا شخص سرخ جوڑا پہنے ہوئے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ کے بال مونڈھوں تک پہنچتے تھے اور دونوں مونڈھوں میں فاصلہ تھا آپ ﷺ نہ زیادہ لمبے تھے اور نہ ہی پست قد۔''
- عن قتادہ قلت لأنس بن مالك کیف شعر رسول اللهﷺ قال کان شعراً رجلا لیس بالجعد ولا السبط بین أذنیه وعاتقه [صحیح مسلم:۲۳۳۸]
  ''قتادہ سے روایت ہے میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ ﷺ کے بال کیسے تھے انہوں نے کہا درمیانے تھے نہ بہت گھونگھریالے، نہ بالکل سیدھے کانوں اور مونڈھوں کے درمیان تک تھے۔''
- عن أنس أن رسول اللهﷺ کان یضرب شعره منکبیه [صحیح مسلم:۲۳۳۸]
  ''انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے بال مونڈھوں کے قریب تک تھے۔''
- عن أنس قال کان شعرا رسول الله ﷺ إلی انصاف أذنیه [أیضاً]
  ''حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے بال آدھے کانوں تک تھے۔''
- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے بال قدرے خم دار تھے۔ [دلائل النبوۃ:۱/۲۰۰]
- حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے بال نہ بالکل سیدھے تنے ہوئے اور نہ زیادہ پیچ دار تھے۔
  [ابن هشام:۱/۴۰۱]
- ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ درمیان سے مانگ نکلی ہوئی ہوتی۔ [دلائل النبوۃ:۱/۲۱۲]
- حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ ﷺ کے جسم پر زیادہ بال نہ تھے۔[سنن الترمذي مع شرح تحفة الأحوذي:۴/۳۰۳]
- حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سینہ سے ناف تک بالوں کی باریک لکیر تھی۔ [أیضاً]
- ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کندھوں، بازوؤں اور سینہ کے بالائی حصہ پر تھوڑے سے بال تھے۔
  [خلاصة السیر:۱۹،۲۰]

کندھے اور سینہ مبارک

- ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کا سینہ چوڑا، سینہ اور پیٹ ہموار تھے۔[دلائل النبوۃ:۱/۲۱۲]
- براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کا سینہ چوڑا تھا۔ [صحیح البخاري:۳۵۵۱]

◉ ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے کندھوں کا درمیانی فاصلہ عام پیمانے سے زیادہ تھا۔ [دلائل النبوة:۲۱۲/۱]

◉ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کندھوں کا درمیانی حصہ پر گوشت تھا۔ [دلائل النبوة:۲۰۱/۱]

بازو اور ہاتھ مبارک

ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ آپ ﷺ کی کلائیاں دراز، ہتھیلیاں فراخ، انگلیاں موزوں حد تک لمبی تھیں۔

[دلائل النبوة:۲۱۳/۱]

◉ عن أنس قال ما مست حريراً ولا ديباجا ألين من كف النبيﷺ [صحيح البخاري:۳۵۶۱]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ریشم کا دبیز یا باریک کوئی کپڑا یا کوئی اور چیز ایسی نہیں جسے میں نے چھوا ہو اور وہ نبی ﷺ کی ہتھیلیوں سے زیادہ نرم و گداز ہو۔

قدم مبارک

◉ ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہتھیلیاں اور پاؤں پر گوشت تھے۔ تلوے قدرے گہرے۔ قدم اتنے چکنے کہ پانی نہ ٹھہرے۔ [دلائل النبوة:۲۱۳/۱]

◉ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ ﷺ کی ایڑیوں پر گوشت بہت کم تھا۔ [صحیح مسلم:۲۳۳۹]

پسینہ مبارک

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

◉ لا شممت مسكا قط ولا عطراكان أطيب من عرق رسول الله [سنن الترمذي:۲۰۱۵]

''میں نے کبھی کستوری یا عطر کی خوشبو نہیں سونگھی جو رسول اللہ کے پسینے سے زیادہ خوشبودار ہو۔''

◉ وقال أبوجحيفة أخذت بيده فوضعتها على وجهي فاذا هي أبرد من الثلج وأطيب رائحة من المسك [صحيح البخاري:۳۵۵۳]

''ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کا ہاتھ اپنے چہرے پر رکھا تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔''

◉ وقال جابر بن سمرة وكان صبياً مسح خدي فوجدت ليده برداً أو ريحا كأنما أخرجها من جؤنة عطار. [صحيح مسلم:۲۳۲۹]

''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ جو بچے تھے۔ کہتے ہیں آپ ﷺ نے میرے رخسار پر ہاتھ پھیرا تو میں نے آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایسی ٹھنڈک اور ایسی خوشبو محسوس کی گویا آپ ﷺ نے اسے عطار کے عطردان سے نکالا ہے۔''

◉ وقال أنس كأن عرقه اللؤلؤ وقالت أم سليم هو من أطيب الطيب[صحيح مسلم:۲۲۳۰،۲۲۳۱]

''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ کا پسینہ گویا موتی ہوتا تھا اور حضرت اُم سلیم کہتی ہیں کہ یہ پسینہ ہی سب سے عمدہ خوشبو ہوا کرتی تھی۔''

◉ وقال جابر لم يسلك طريقا فيتبعه أحد إلا عرف أنه قد سلكه من طيب عرقه أو قال من

ریح عرقه [المسند الجامع:۲۹۰۰]

''حضرت جابر کہتے ہیں۔ آپ ﷺ کسی راستے سے تشریف لے جاتے اور آپ ﷺ کے بعد کوئی اور گزرتا تو آپ ﷺ کے جسم یا پسینہ کی خوشبو کی وجہ سے جان جاتا کہ آپ ﷺ یہاں سے تشریف لے گئے ہیں۔''

- عرق ابطه مثل ریح المسك [سنن الدارمي:۱/۴۷]

''آپ کی بغلوں کا پسینہ مشک کی خوشبو کی مثل تھا۔''

- كان رسول ﷺ يعرف بالليل ريح الطيب [سنن الدارمي:۱/۳۴]

''رسول اللہ ﷺ رات کو اچھی خوشبو کی وجہ سے پہچانے جاتے تھے۔''

مجموعی جسامت

- حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کا بدن گٹھا ہوا تھا۔ اعضاء کے جوڑوں کی ہڈیاں مضبوط تھیں۔

[سنن الترمذي مع شرح تحفة الأحوذي:۴/۳۰۲]

- حضرت ہند بن ہالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بدن موٹا نہیں تھا۔ [دلائل النبوة:۱/۲۱۲]
- حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کا قد نہ زیادہ لمبا اور نہ ہی پست تھا) [صحیح البخاري:۳۵۴۹]
- حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں قامت مائل بہ درازی۔ مجمع میں ہوں تو دوسروں سے قد نکلتا ہوا معلوم ہوتا تھا۔

[دلائل النبوة:۱/۱۹۸]

- اُم معبد رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آپ ﷺ کا پیٹ باہر کو نکلا ہوا نہ تھا۔ [رحمة للعلمين:۱/۸۸]
- دنیوی نعمتوں سے بہرہ افروز ہونے والوں سے نبی کریم ﷺ کا جسم (باوجود فقر و فاقہ کے) زیادہ تر و تازہ اور توانا تھا۔

[المواهب:۱/۳۱۰]

- ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کوئی بہادر اور زور آور شخص نہیں دیکھا۔

[سنن الدارمي:۱/۳۳]

ایک جامع لفظی تصویر

پاکیزہ اور کشادہ چہرہ، پسندیدہ خو، نہ پیٹ باہر نکلا ہوا، نہ سر کے بال گرے ہوئے زیبا، صاحب جمال آنکھیں سیاہ وفراخ بال لمبے اور آواز میں بھاری پن، بلند گردن، روشن مردمک، سرگیں چشم، باریک و پیوستہ ابرو، سیاہ گھنگھریالے بال، خاموش وقار کے ساتھ، گویا دلبستگی لئے ہوئے دور سے دیکھنے میں رمیندہ و دلفریب قریب سے نہایت شیریں و کمال حسین، شیریں کلام، واضح الفاظ کلام کمی و بیشی سے معراء تمام گفتگو موتیوں کی طرح لڑی پروئی ہوئی، میانہ قد کہ کوتاہی نظر سے حقیر نظر نہیں آتے نہ طویل کہ آنکھ اس سے نفرت کرے۔ رمیندہ نہال کی تازہ شاخ رمیندہ منظر والا قد، رفیق ایسے کہ ہر وقت اس کے گرد و پیش رہتے ہیں جب وہ کچھ کہتا ہے تو چپ چاپ سنتے ہیں جیسا حکم دیتا ہے تو تعمیل کے لئے جھپٹتے ہیں۔ مخدوم، مطاع، نہ کوتاہ سخن نہ فضول گو۔ [زاد المعاد:ج۱ص۳۰۷]

مہر نبوت

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کے دونوں کاندھوں کے درمیان مہر نبوت کو دیکھا تو

وہ چھپر کھٹ کے درمیان گھنڈی کی طرح تھی۔ [صحيح البخاري:١٩٠]

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کبوتری کے انڈے کی طرح سرخ ابھرا ہوا گوشت تھا۔

[سنن الترمذي:٣٦٤٤]

یہ ہے حسن وجمال کا چاند جو عرب کی زمین پر وارد ہوا اور جس کے طلوع ہوتے ہی تمام روشنیاں ماند پڑ گئیں۔

کہاں یہ حسن وجمال کا پیکر اور کہاں ڈنمارک کے بدباطنوں کی ہفوات۔ العياذ بالله من ذلك.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.



گستاخیٔ رسول ﷺ گوارا نہیں ہمیں

کس پر یہ در کھلا نہیں قرآں کے باب کا
دینِ ہدیٰ ہے دین، رسالت مآبؐ کا

جو مانتا نہیں ہے، اسے کب شعور ہے
روشن ہے کائنات میں چہرہ کتاب کا

"آنکھیں اگر بند ہیں تو پھر دن بھی رات ہے
اس میں بھلا قصور ہے کیا آفتاب کا"

آیات حق کی روز اڑاتا ہے وہ ہنسی
داڑھی پہ خندہ زن ہے تو منکر حجاب کا

گستاخیِ رسولؐ گوارا نہیں ہمیں
پیغام ہے یہ اسوۂ عالی جنابؐ کا

رکھ دیں گے اس لعین کی گردن اتار کر
کچھ چڑھ گیا ہے اس کو نشہ شراب کا

اس گندگی کے ڈھیر کو نذرِ زمیں کریں
پھیلے نہ چار سو میں تعفن عذاب کا

اس کی حرام کاریاں، اللہ کی پناہ!
کیا انتظار ہم کریں یومِ حساب کا؟

ہر اِک کو چاہیے کہ بنے غازی علم دین
یہ وقت اب نہیں ہے سوال وجواب کا

[کامران طاہر]

22

حضور ﷺ کے توہین آمیز خاکوں کی نوعیت

وَإِذَا نَظَرْتَ إِلَىٰ أَسِرَّةِ وَجْهِهِ
بَرَقَتْ كَبَرْقِ الْعَارِضِ الْمُتَهَلِّلِ

''جب ان کے چہروں کی دھاریاں دیکھو، تو وہ یوں چمک رہی ہوتی ہیں جیسے بادل کی بجلی۔''

رسالت مآب ﷺ سیرت وصورت ہر دو پہلو سے ایک نمایاں اور ممتاز حیثیت کے حامل ہیں۔ آپ ﷺ نے جملہ پہلوؤں سے لوگوں پر متاثر کن حد تک اَثرات چھوڑے ہیں۔ مسلمانوں کی آپ کے ساتھ محبت وعقیدت وارفتگی اور لگاؤ، اس طرح غیر مسلموں کا روز افزوں اسلام کی طرف بڑھتا ہوا میلان انہی اثرات کا لازمہ ہے۔ گویا آپکا وجود تمام صفات عالیہ کا مخزن ہے۔ آپ جمالِ خَلق اور کمالِ خُلق کی کن بلندیوں کو چھو رہے ہیں ملاحظہ فرمائیے:

مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ہجرت کے وقت رسول اللہ اُمِ معبد خزاعیہ کے خیمہ سے گزرے تو اس نے آپ کی روانگی کے بعد اپنے شوہر سے آپ ﷺ کے حلیہ مبارک کا جو نقشہ کھینچا وہ یہ تھا:

''رنگ، تابناک چہرہ خوبصورت ساخت نہ توندے پن کا عیب نہ گنجے پن کی خامی، جمالِ جہاں تاب کے ساتھ ڈھلا ہوا پیکر، سرگیں آنکھیں، لمبی پلکیں، بھاری آواز، لمبی گردن، سفید وسیاہ آنکھیں، سیاہ سرگیں پلکیں، باریک اور باہم ملے ہوئے اَبرو چمکدار کالے بال، خاموش ہوں تو باوقار گفتگو کریں تو پرکشش۔ دور سے دیکھنے میں سب سے زیادہ تابناک وپر جمال، قریب سے سب سے خوبصورت اور شیریں، گفتگو میں چاشنی، بات واضح اور دوٹوک، نہ مختصر نہ فضول، انداز ایسا کہ گویا لڑی سے موتی جھڑ رہے ہیں، درمیانہ قد نہ ناٹا کہ نگاہ میں نہ جچے نہ لمبا کہ ناگوار لگے۔ دو شاخوں کے درمیان ایسی شاخ کی طرح ہیں جو سب سے زیادہ تازہ وخوش منظر ہے، رفقا آپ کے گرد حلقہ بنائے ہوئے کچھ فرمائیں تو توجہ سے سنتے ہیں، کوئی حکم دیں تو لپک کر بجا لاتے ہیں، مطاع ومکرم، نہ ترش رو نہ لغو گو'' [زاد المعاد:۲/۵۴]

حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کا وصف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''آپ نہ لمبے تڑنگے تھے نہ ناٹے کھوٹے، لوگوں کے حساب سے درمیانہ قد کے تھے۔ بال نہ زیادہ گھنگریالے تھے نہ بالکل کھڑے کھڑے بلکہ دونوں کے بیچ بیچ کی کیفیت تھی۔ رخسار نہ زیادہ پُرگوشت تھا نہ ٹھوڑی چھوٹی اور پیشانی پست، چہرہ کسی قدر گولائی لیے ہوئے تھا۔ رنگ گورا گلابی، آنکھیں سرخی مائل، پلکیں لمبی، جوڑوں اور مونڈوں کی ہڈیاں بڑی بڑی، سینہ پر ناف تک بالوں کی ہلکی سی لکیر، بقیہ جسم بال سے خالی، ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں پُرگوشت، چلتے تو قدرے جھٹکے سے پاؤں اٹھاتے اور یوں چلتے گویا کسی ڈھلوان پر چل رہے ہیں۔ جب کسی طرف ملتفت ہوتے تو پورے وجود

☆ فاضل کلیۃ الشریعۃ، جامعہ لاہور الاسلامیہ، لاہور

کے ساتھ ملتفت ہوتے۔ دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ آپ ﷺ سارے انبیاء کے خاتم تھے سب سے زیادہ سخی دست اور سب سے بڑھ کر جرأت مند، سب سے زیادہ صادق اللہجہ اور سب سے بڑھ کر عہد و پیمان کے پابند وفا، سب سے زیادہ نرم طبیعت اور سب سے شریف ساتھی۔ جو آپ کو اچانک دیکھتا ہیبت زدہ ہو جاتا جو جان پہچان کے ساتھ ملتا محبوب رکھتا۔ آپ کا وصف بیان کرنے والا یہی کہہ سکتا ہے کہ میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد ایسا نہیں دیکھا۔" [ابن هشام: ۱/۴۰۱، الرحیق المختوم: ص ۴۷۷]

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَوْ كُنْتَ مِنْ شَيْءٍ سِوَى الْبَشَرْ
كُنْتَ الْمَضِيءَ لَيْلَةِ الْبَدَرْ

"اگر آپ ﷺ بشر کے علاوہ کوئی اور چیز ہوتے تو آپ ﷺ چودھویں کی رات کو روشن کرتے۔"

بہر صورت ابتدائے مضمون میں رسالت مآب ﷺ کی مدح سرائی اور حسن و جمال کے بیان سے مقصود توہین آمیز خاکوں سے پیدا ہونے والے مذموم اثرات کو لوح ذہنی سے ختم کرنا اور اس کی جگہ خلاصۂ کائنات علیہ السلام والتحیات کے چہرہ آفتاب کے حقیقی أنوار کو ثبت کرنا ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ فکری پسماندگی اور اندھے تعصب کی وجہ سے مغربی کارٹونسٹ نے آسمان پر تھوکنے کی کس طرح سعی کی۔ ہم جملہ خاکوں میں سے صرف ان کے احوال ذکر کریں گے جو انتہائی توہین آمیز ہیں۔

خاکہ ①

☜ حضور نبی کریم ﷺ علیہ التحیة والتسلیم کے توہین آمیز خاکوں میں سے سب سے زیادہ ہتک آمیز خاکہ اس طرح ہے کہ آپ ﷺ کی چھوٹی چھوٹی داڑھی ہے دائیں گال پہ گھنی ہے اور بائیں پہ کم، اسی طرح مونچھ بھی دائیں طرف کی موٹی اور بائیں کی باریک ہے، من جملہ چہرہ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے لقوہ کی بیماری سے اس میں ٹیڑھ آ گیا ہو۔ سر پہ بم نما پگڑی بنائی گئی ہے جس کے بالائی کونے میں دھاگے کو شعلہ نما دکھایا گیا ہے جو بم بلاسٹ ہونے کا سبب بنتا ہے اسی طرح پگڑی کے بالکل سامنے کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے، جس سے نبی کریم ﷺ یا اسلام کا دہشت گردی سے اتصال مقصود ہے۔

خاکہ ②

☜ دوسرے خاکے میں آپ ﷺ کو تقریباً ۶۰، ۶۵ کی عمر میں دکھایا گیا ہے گھنی داڑھی ہے جو پورے چہرے کو گھیرے ہوئے ہے اور اسی تناسب سے مونچھیں بنائی گئی ہیں، داڑھی اور مونچھیں بکھری ہوئی ہیں جس کی وجہ سے چہرہ اپنی خوبصورتی کھو رہا ہے۔ بھنویں اتنی لمبی ہیں کہ پیشانی کو چھوتے ہوئے عمامے تک پہنچ رہی ہیں۔ آنکھوں پر کالی پٹی چسپاں ہے اور ہاتھ میں تیز دھار خنجر ہے جو نعوذ باللہ آپ ﷺ کے دہشت گرد ہونے کی علامت ہے۔ اسی طرح نقاب کو نشانۂ تضحیک بناتے ہوئے آپ کے اطراف میں دو لڑکیوں کو کھڑا کیا ہوا جو نقاب کیے ہوئے ہیں ان کے دیکھنے کا انداز ایسا ہے کہ جیسے وہ کسی ناگہانی آفت سے ڈری ہوئی ہیں۔

خاکہ ③

☜اس خاکے میں صرف آپ ﷺ کا چہرہ دکھایا گیا ہے جو تکونی صورت میں ہے۔ سر پہ عمامہ ہے۔ پیشانی سے ٹھوڑی تک کے چہرے کے اردگرد سبز رنگ میں چاند بنایا ہوا ہے اور دائیں آنکھ کی جگہ ستارہ ہے، داڑھی عربیوں کی سی ہے یعنی صرف ٹھوڑی پر، پورے چہرے پر نظر ڈالنے سے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ایک آنکھ سے معذور شخص کا چہرہ ہے۔

خاکہ ④

☜اس خاکے میں آپ ﷺ کا چھوٹا سا قد ہے، سر پہ عمامہ ہے، کوٹ پہنا ہوا ہے جو پاؤں کو چھو رہا ہے، جسمانی اعتبار سے وسیع الجثہ دکھائے گئے ہیں۔ آپ دونوں بازوں کھولے اپنے ساتھیوں کی جانب کھڑے ان سے کہہ رہے ہیں: Stop Stop we ran out of virgins! ''ٹھہریئے ٹھہریئے! ہمارے پاس حوریں کم پڑ گئی ہیں۔''

خاکہ ⑤

☜اس خاکے میں آپ کو دیگر ساتھیوں سمیت سفر کی حالت میں دکھایا گیا ہے، بڑے بڑے بال ہیں جو کندھوں کو چھو رہے ہیں، سر پہ احرام باندھا ہوا ہے، کمر کے ساتھ خنجر لٹکایا ہوا ہے، آپ کے پیچھے پانچ افراد ہیں جن میں سے ایک بچہ، ایک عورت اور باقی تین مرد ہیں ذیل میں یہ عبارت درج ہے:

"Muhammad never knew when Inspiration would Come upon him"

''محمد ﷺ نہیں جانتے کہ ان پر کب وحی نازل ہو جائے۔''

خاکہ ⑥

☜مندرجہ بالا خاکے سے متصل یہ خاکہ ہے کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی ہے جس کی شدت سے آپ نے اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھے ہوئے، منہ کھلا ہوا ہے اور سامنے کے چار دانت نمایاں ہیں، دونوں کانوں کے ساتھ یہ الفاظ درج ہیں:

''ڈنگ ڈونگ ڈنگ، ڈنگ ڈنگ ڈونگ'' Ding Dong Ding , Ding Ding Dong

گویا اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جس میں ذکر ہے کہ آپ پر وحی (جرس) گھنٹی کی صورت میں بھی نازل ہوتی تھی اور نزول وحی کے وقت آپ شدید تکلیف سے دوچار ہوتے تھے اور تعصب کا ثبوت دیتے ہوئے اس حالت میں بھی خنجر آپ کی کمر کے ساتھ دکھایا گیا، آپ ﷺ کے پیچھے لوگ کھڑے آپ کی طرف دیکھتے ہوئے یوں دکھائی دیتے ہیں جیسے وہ بھی اس تکلیف کو محسوس کر رہے ہیں۔ نیچے یہ عبارت درج ہے:

"Inspiration being with ringing in his Ears"

''آپ پر وحی گھنٹی کی صورت میں نازل ہوتی ہے۔''

خاکہ نمبر ⑦

☜پہلے خاکے کی طرح یہ خاکہ بھی انتہائی توہین آمیز ہے اس میں دونوں طرف کھڑے لوگ دیکھ رہے ہیں اور

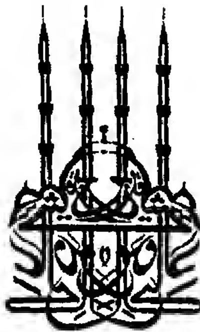
آپ ﷺ پر نزول وحی کی کیفیت ہے جس کی شدت سے آپ ﷺ زمین پر گر رہے ہیں، گرتے ہوئے ایک بازو زمین کے قریب ہے جبکہ دوسرا بالائی طرف اٹھا ہوا ہے، منہ کھلا ہوا ہے اور چہرہ پر تکلیف کے آثار ہیں، آپ کے جوتے پاؤں کا ساتھ چھوڑ کر زمین پر گر رہے ہیں، اس طرح آپ کا عمامہ بھی سر سے کافی اوپر کی جانب اٹھا ہوا ہے، یہاں بھی خنجر آپ کی کمر کے ساتھ دکھایا گیا ہے اور ساتھ یہ عبارت درج ہے:

"His heart would race, his face turn red, and he would fall on the ground"

''آپ کے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی، آپ کا چہرہ سرخ ہو جاتا اور آپ زمین پر گر جاتے۔''

'نقل کفر کفر نباشد' کے تحت ہم نے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے توہین آمیز خاکوں کی نوعیت قارئین کے سامنے رکھ دی ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ مغرب کی اسلام دشمنی دلائل و براہین اور عقل و منطق کے بجائے تعصب اور انتہاپسندی پر مبنی ہے اور تہذیب و شائستگی کا سبق دینے والا مغرب کس قدر بدتہذیبی، ناشائستگی اور غیر اخلاقی حرکات پر اتر آیا ہے۔

ہمارا یقین محکم ہے کہ اسلام اپنے فطری نظام ہائے کی بدولت پوری دنیا کو بہت جلد اپنے دامن عافیت میں لے لے گا جسے کسی دشمن کی عداوت، کسی متعصب کا تعصب اور کسی شرانگیز کا خبث باطن روک نہیں سکے گا۔ [ان شاء اللہ]



توہین رسالت بارے استفسارات

اوران کے جوابات

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ آج کل ڈنمارک، ناروے اور بعض دیگر یورپین ممالک کے کفار رسول اللہ ﷺ کی شان میں مختلف انداز سے گستاخیاں کررہے ہیں۔ اس سلسلہ میں بعض نام نہاد مفکرین کا یہ خیال ہے کہ مسلمانوں کو اس سلسلہ میں سخت موقف نہیں اختیار کرنا چاہئے بلکہ نرمی کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ شرعاً اس جرم کی کیا سزا ہے؟ اور مسلمانوں کو کیسا رویہ اختیار کرنا چاہئے۔؟

الجواب: خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو جو دین الٰہی دے کر اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا۔ اس کے متعلق اللہ رب العزت نے یہ خبر بھی دی ہے:

﴿هُوَ الَّذِيْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدَى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾[الصف:۹]

''وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تا کہ اسے تمام مذاہب پر غالب کردے۔''

جس دین کو اللہ تعالیٰ نے تمام اَدیان باطلہ پر غالب کرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کو بھیجا ہے۔ ظاہر بات ہے کہ اس رسول ﷺ کی عزت، توقیر اور عظمت کا سکہ بھی پوری دنیا میں بٹھانا مقصود ہے۔ تبھی وہ دین تمام اَدیان پر غالب آئے گا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

« نصرت بالرعب مسيرة شهرا » [صحيح البخاري:۳۳۵]

''کہ مجھے ایک مہینہ کی مسافت سے دشمن پر رعب دیا گیا ہے۔''

ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم مسلمان اِنتشار کا شکار ہیں۔ ایک پلیٹ فارم پر جمع نہیں ہیں کہ ہمارے تشتت اور انتشار نے غیر مسلم ممالک کو یہ موقع فراہم کیا کہ آج وہ مختلف اَنداز میں اہل اسلام کو ایذاء رسانی کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ جمیع اہل اسلام اور تمام مسلمان ممالک کو ایک پلیٹ فارم پر جمع فرما دے۔ اور اگر مسلم دنیا چھوٹے چھوٹے اختلافات کو اہمیت نہ دیں تو بہت جلد اسلام کی عزت، عظمت، توقیر کا پوری دنیا میں سکہ بیٹھ جائے گا اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شریعت کا بول بالا ہوجائے گا۔

بہرحال قرآن مجید کی متعدد آیات میں رسول اللہ ﷺ کی توہین کے مرتکبین اور آپ ﷺ کی گستاخی کرنے والوں کا سختی سے نوٹس لیا گیا ہے اور دنیا وآخرت میں انہیں عذاب کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ﴾ [التوبة:٦١]

''رسول اللہ ﷺ کو جو لوگ ایذا دیتے ہیں ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔''

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

☆ فاضل كلية الشريعة، جامعہ لاہور الاسلامیہ، لاہور

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللهُ فِي الدُّنْيَا والآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا﴾
''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی پھٹکار ہے اور ان کے لئے نہایت رسوا کن عذاب ہے۔'' [الأحزاب:۵۷]

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ ... الخ﴾ (الممتحنة:۱)
''اے ایمان والو! میرے اور (خود) اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ۔''

نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ [المجادلة:۲۲]
''اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ پائیں گے۔ گو وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبہ۔ (قبیلے) کے (عزیز) ہی کیوں نہ ہوں۔ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو لکھ دیا ہے۔''

الغرض متعدد آیات قرآنیہ میں مرتکبین توہین رسول اللہ ﷺ اور حرمت رسول ﷺ کو پامال کرنے والوں کے بارے میں کہیں بھی نرم رویہ اختیار نہیں کیا گیا بلکہ دنیا وآخرت میں ان کے لئے سخت سزا کا حکم سنایا گیا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«من سب نبیا قتل ومن سب أصحابی جلد» [الصارم المسلول:۹۲]

اور ایک دوسری حدیث میں

«من سبّ نبیا فاقتلوه ومن سبّ أصحابی فاجلدوه» [المعجم الصغیر للطبرانی:۱/۲۳۶]
''جس شخص نے کسی نبی کو گالی دی وہ قتل کیا جائے اور جو شخص اس نبی کے صحابہ کو گالی دے اسے کوڑے لگائے جائیں۔''

ایک دوسری روایت میں:

''جو شخص کسی نبی کو گالی دے اس کو قتل کردو اور جو شخص میرے صحابہ کو گالی دے اس کو کوڑے لگاؤ۔''

یہ جرم اس لحاظ سے بھی گھناؤنا بن جاتا ہے کہ ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے خاکے نجی طور پر نہیں بنائے بلکہ پوری دنیا میں اس کی نشر واشاعت کی گئی ہے اور ان کی حکومتوں نے ان کا بھرپور ساتھ دیا۔ اب صورت حال کچھ اس قسم کی ہے کہ ایسا شخص اگر مسلمان ملک کا رہائشی ہے اور اس کا یہ انفرادی جرم ہے تو انفرادی جرم کی وجہ سے وہ واجب القتل ہے اور حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اس کو یہ سزا دے، کیونکہ اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی نافرمانی کی ہے، جس میں ہے۔

﴿لِتُؤْمِنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ... الخ﴾ [الفتح:۹]
''تاکہ تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کا ادب کرو'' کے حکم کی نافرمانی کا ارتکاب کیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنے متعدد فرامین وتقریرات میں ایسے شخص کے قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔ مثلاً

«كان رجل من المسلمين يأوي إلى امرأة يهودية فكانت تطعمه و تحسن إليه فكانت لا تزال في النبي وتسبه و تؤذيه فخنقها فأبطل النبي ﷺ»

ایک نابینا صحابی تھے۔ ایک یہودیہ عورت ان کی لونڈی تھی۔ انہیں کھانا کھلایا کرتی اور اچھا سلوک کیا کرتی تھی، لیکن اس کی بدعادت تھی کہ وہ نبی ﷺ کی شان میں نازیبا کلمات کہا کرتی اور آپ ﷺ کی گستاخی کیا کرتی تھی اس صحابی نے ایک رات اس کا گلا گھونٹ کر اسے قتل کر ڈالا۔ صبح کے وقت لوگوں نے نبی ﷺ سے اس کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے اس معاملہ کی تحقیق کی۔ جب اس صحابی نے قتل کی وجہ بیان فرمائی تو آپ ﷺ نے اس کا خون رائیگاں قرار دے دیا۔ اس پر اپنی رضا مندی وتصدیق کی مہر ثبت فرما دی۔

[سنن أبي داؤد:٤٣٦١،مصنف ابن أبي شيبة:٣٩٩/٨،البيهقي:٦٠/٧)

یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کے گستاخ کو قتل کر ڈالنے کی واضح نص ہے۔ خواہ وہ کوئی بھی ہو۔ چونکہ یہ عورت یہودیہ تھی اور یہ تو معلوم ومعروف بات ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے تمام کے تمام یہود کے ساتھ معاہدہ فرما لیا تھا اور اہل علم کے ہاں یہ بات بمنزلہ متواتر کے ہے۔

اس کی تفصیل میں جانا باعث طوالت ہوگا۔

اس حدیث سے واضح ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کیس کی تفتیش کی، لیکن جب اس کا جرم بیان کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس کا خون رُئل رائیگاں قرار دے دیا۔

پھر لوگوں کا شکایت کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ حربیہ نہ تھی، اگر ایسا ہوتا تو لوگ اس کیس کی شکایت ہی نہ کرتے، کیونکہ اس کا قتل قابل مواخذہ جرم نہیں ہے۔

اس طرح کعب بن اشرف یہودی کا معاملہ ہے۔ یہ شخص اپنے شعروں میں نبی کریم ﷺ کی ہجو کیا کرتا تھا۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من لكعب بن الاشرف، فانه قد آذى الله و رسوله؟»

''کون ہے جو اس کعب کا کام تمام کردے اس نے یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت پہنچائی ہے۔''

تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں اُسے قتل کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں...... پھر اسے قتل کر دیا گیا۔ (صحيح البخاري:٣٠٣١،صحيح مسلم:١٨٠١)

یہ کعب مدینہ کا باشندہ تھا اور یہ ہم پہلے ہی بیان کر چکے ہیں کہ آپ ﷺ نے مدینہ کے تمام یہود کے ساتھ صلح اور معاہدہ کر رکھا تھا۔ لیکن آپ ﷺ کی ہجو جیسے ناقابل معافی جرم کی بنا پر اس کا ذمہ ٹوٹ گیا اور اسے قتل کر دیا گیا۔

ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی گستاخی کی، تو میں نے عرض کیا کیا اُسے قتل کردوں؟ تو سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا: ''ليس هذا لأحد بعد رسول الله ﷺ''

''رسول اللہ ﷺ کے بعد یہ مقام کسی کا بھی نہیں۔'' [رواه النسائي:٤٠٧١، سنن أبي داؤد:٤٣٦٣] کہ اس کی گستاخی پر کسی کو قتل کر دیا جائے۔ یہ حدیث بھی اس بات کی دلیل ہے کہ جس کسی نے آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کی اس کی سزا قتل ہے۔

ابن خطل کی دوگانا گانے والی لونڈیاں تھیں جو اپنے گانوں میں نبی کریم ﷺ کی ہجو کیا کرتی تھیں۔ آپ ﷺ نے ان کے قتل کا حکم دیا...... اہل سیر کے ہاں یہ روایت مشہور ومعروف ہے۔

یہ معلوم بات ہے کہ مجرد کفر قتل کا سبب نہیں اور جہاں تک معاملہ عورتوں کا ہے تو نبی کریم ﷺ نے انہیں تو جنگ میں قتل کرنے سے منع فرمایا، لیکن رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کی وجہ سے انہیں بھی قتل کردینے کا حکم دیا گیا۔ گویا یہ ایک ناقابل معافی جرم ہے۔

اسی طرح سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن خطل لعنہ اللہ کے قتل کا حکم دیا۔ اگرچہ وہ کعبہ میں پناہ لئے غلاف کعبہ ہی سے کیوں نہ لپٹا ہوا ہو۔ چنانچہ اسے ایسی ہی حالت میں قتل کردیا گیا۔

[صحيح البخاري:١٨٤٦، صحيح مسلم:١٣٥٧]

اس کا بھی یہ ناقابل معافی جرم تھا یہ خود بھی نبی علیہ السلام کی ہجو کرتا اور بدبختی کا یہ عالم تھا کہ لونڈیوں سے بھی ہجو کروایا کرتا تھا۔ اس طرح عصماء بنت مروان جو خطمہ قبیلے کی ملعونہ تھی۔ یہ عورت نبی کریم ﷺ کی ہجو کیا کرتی تھی۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کا کام تمام کرنے والا کون ہوگا؟ چنانچہ اس کی قوم میں سے ایک شخص نے اسے قتل کردیا اور آپ ﷺ کو خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس قتل میں دو کلہاڑیاں نہیں ٹکرائیں گی (مطلب اس کے قتل کا کوئی قصاص نہیں۔ مختلف اہل سیر نے اسے بیان کیا ہے)

[مجمع الزوائد:٦/٢٦٠]

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو رافع ملعون کے قتل کے لیے چند انصاریوں کو بھیجا۔ پھر ان میں سے ایک شخص (عبداللہ بن عتیک) نے ایک تدبیر سے ابو رافع کا پیٹ پھاڑ کر اسے قتل کر ڈالا۔ [صحيح البخاري:٤٠٣٩] اس شخص کا بھی یہی جرم تھا کہ یہ نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کا ارتکاب کیا کرتا۔ لعنه الله وعامله بما يستحق اب مسئلہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی توہین کے مرتکب غیر مسلم ممالک میں رہائش پذیر ہیں۔ کوئی بھی اسلامی حکومت براہ راست انہیں توہین اور گستاخی کی سزا دینے پر قادر نہیں۔ البتہ مسلم ملکوں کے حکمرانوں پر یہ از حد لازم ہے کہ وہ ان شاتمین کے ملکوں کے حکمرانوں کو کہ جن حکومت میں یہ دل ہلا دینے والی انتہائی ناپاک وغلیظ حرکات کی گئیں ان کے ساتھ دوٹوک انداز اپناتے ہوئے، ان کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ کریں اور ان مجرمین کو مسلمانوں کے حوالے کرنے کا مطالبہ کریں تاکہ وہ انہیں ان کے اس ناپاک جرم کی قرار واقعی سزا دیں اور آئندہ کسی کو اس جرم کے ارتکاب کی جرأت نہ ہو۔ اور ان سے یہ مطالبہ کیا جائے کہ وہ ایسے اقدامات کریں اس سلسلے میں بین الاقوامی قانون سازی کی جائے کہ نبی مکرم ﷺ سمیت کسی نبی کے خلاف کوئی بدباطن اپنی بدباطنی وبیہودگی کا مظاہرہ نہ کرسکے۔

اگر غیر مسلم حکمران مسلمانوں کے ان مطالبات کو تسلیم نہیں کرتے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فرمان:

﴿فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴾ [الأنعام:٦٨]

''یاد آنے کے بعد ایسے ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھیں۔''

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ

حَتّٰى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذًا مِّثْلُهُمْ﴾ [النساء: ۱۴۰]

''اور اللہ تعالیٰ تمہارے پاس اپنی کتاب میں یہ حکم اتار چکا ہے کہ تم جب کسی مجلس والوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے اور مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ بیٹھو۔ جب تک کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں (ورنہ) تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو۔''

ان آیات کریمہ اور اسلامی غیرت کا لازمی تقاضہ ہے کہ مسلم ممالک کے حکمران ان مطالبات کو تسلیم نہ کرنے والے غیر مسلم حکمرانوں اور ان ممالک کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ ان کے ساتھ ہر قسم کے سفارتی، تجارتی و سیاسی تعلقات ختم کر ڈالیں۔ جب تک کہ وہ مرتکبین توہین رسالت کو قرار واقعی سزا دینے پر تیار نہیں ہو جاتے نیز آئندہ اپنے ملکوں میں اس طرح کے واقعات پیش نہ آنے کی یقین دہانی نہیں کرا دیتے۔ اگر مسلم ممالک کے حکمران خواب غفلت کا شکار ہیں تو وہ اللہ کے ہاں اپنا انجام سوچ لیں۔ اس صورت میں عام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے حکمرانوں اور اس طرح ان کافر ممالک کے خلاف عالمی سطح پر اپنا احتجاج ریکارڈ کروائیں، اس کے لئے جدید دور میں جو ذرائع اختیار کئے جاتے ہیں۔ مثلاً جلسہ، جلوس، پُرامن ریلیاں اور مظاہرے وغیرہ کا طریقہ اختیار کریں اور عملاً ایسے ممالک کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں یہ اسلامی غیرت کا عین تقاضہ ہی نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کی محبت اور آپ کے عظمت و وقار کے تحفظ کے اعتبار سے اہم فریضہ بھی ہے۔ اس سلسلے میں کسی قسم کی مداہنت و نرمی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ نرمی کا مشورہ دینے والے نام نہاد مفکرین کو چاہئے کہ وہ اس بات پر غور کریں کہ خود ان کفار نے اپنے عقائد و نظریات کے تحفظ کے لئے کس قدر سخت قانون سازیاں کر رکھی ہیں۔ انہیں کیوں نرمی کا مشورہ نہیں دیتے۔

کاش کہ کفار سے مرعوب ایسے لوگ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ کھڑی کرنے کی بجائے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور دین اسلام کی خیر خواہی کی خاطر تمام مسلمانوں کے ساتھ کھڑے ہو کر غیرت اسلامی کا ثبوت دیں۔ اور اپنی روشن خیالی پر نظر ثانی کے لئے تیار ہو جائیں۔

المختصر کہ اس سلسلہ میں ہر مسلم کو مقدور بھر کوشش کرنی چاہئے ۔ یہ ہمارا اہم ترین فریضہ اور ایمان کا لازمی تقاضا ہے۔ هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

محمد عبداللہ امجد چھتوی

مرکز الدعوۃ السلفیہ، ستیانہ بنگلہ، فیصل آباد



سوال: مغرب کی طرف سے توہین آمیز کارٹونوں کی اشاعت کرنے والے اداروں کے متعلق شرعی حکم واضح کریں؟

الجواب: مغرب نے ایک مدت سے رسول اعظم ﷺ کے توہین آمیز خاکے شائع کر کے مسلمانوں کی غیرت کو للکارا ہے اور ہمارے دین پر حملہ آور ہوا ہے۔ اس کا جواب عملاً ہونا چاہئے تھا جو اُمت مسلمہ کے ذمہ قرض ہے۔

حافظ کبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وقد نقل ابن المنذر الاتفاق على من سبّ النبي ﷺ صريحا وجب قتله [فتح الباري: ۱۲/ ۳۵۱]

''ابن المنذر نے اس بات پر اتفاق نقل کیا ہے کہ جو بالصراحت نبی ﷺ کو گالی دیتا ہے اس کو قتل کرنا واجب ہے۔''

اور سنن ابوداؤد میں حدیث ہے ایک نابینے نے اپنی لونڈی کو نبی ﷺ کو گالی دینے کی بناء پر قتل کر دیا تو آپ ﷺ

نے فرمایا: «ألا اشهدوا إن دمها هدر» خبردار گواہ رہو کہ اس کا خون بیکار ہے۔ [رقم الحديث:۴۳۶۱]

علامہ صنعانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"الحديث دليل على أنه يقتل من سب النبى ﷺ ويهدر دمه" [سبل السلام :۹۴/۷]

یہ حدیث اس امر کی دلیل ہے کہ جس نے نبی ﷺ کو گالی دی وہ مباح الدم ہے۔

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ایسے بدکردار لوگوں کا کم از کم سوشل بائیکاٹ کردیں تاکہ غیرت مندی کا اظہار ہو شاید رب العزت ہم سے عفو ودرگزر فرمائے۔ والله ولي التوفيق

حافظ ثناء اللہ بن عیسیٰ خاں

شیخ الحدیث جامعہ لاہور الاسلامیہ، لاہور



سوال: شاتم رسول کے بارے میں قرآن وسنت کی روشنی میں بتلایئے کہ اس کی کیا سزا ہے؟

الجواب: سابقہ اَدوار کی طرح عصرِ حاضر میں بھی بعض اشقیاء اور ملعونین نے ہمارے آخری نبی و رسول سیدنا محمد ﷺ کی شان عالی المرتبت میں نازیبا کلمات کہے اور گستاخانہ خاکے طبع کرکے مسلمانان عالم کے قلوب وجگر کو مجروح کیا ہے۔

اس حادثہ فاجعہ اور سانحہ فادحہ کے بعد اہل علم پر خصوصاً اور مسلمانان عالم پر عموماً واجب ولازم ہے کہ وہ نبی مکرم ﷺ کا جو حق ہے اس کا تقاضا پورا کریں۔ اس لئے کہ رسول مکرم ﷺ کی توقیر وتعزیر اور حمایت ونصرت اور دفاع اُمت کے ہر فرد پر واجب وفرض ہے۔ آپ ﷺ کو اپنی اولاد، والدین، عزیز واَقارب، خاندان، کنبہ قبیلہ، برادری، مال ومتاع مساکن ومحلات اور دنیا کی ہر چیز پر ترجیح دینا اور ہر گستاخ، شاتم اور موذی سے آپ کی رعایت ونگہداشت اور تحفظ کرنا اللہ نے ہم پر لازم ٹھہرایا ہے۔ رسول کریم ﷺ کی ذات عالیہ کو دشنام دینے والے شخص کو صفحۂ ہستی سے مٹانا از حد ضروری ہے۔

امام ابن المنذر (ت ۳۱۸ھ) راقم ہیں:

"وأجمعوا على أن من سبّ النبي ﷺ أن له القتل" [الإجماع: ص۷۶ رقم ۷۲۰]

"اس بات پر اُمت مسلمہ کا اجماع ہے کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کو گالیاں دے یقیناً اس کی سزا قتل ہے۔"

گستاخ رسول کے واجب القتل ہونے پر کتاب وسنت میں بے شمار دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ موجود ہیں اور کبار آئمہ حدیث وفقہ نے اس پر مستقل کتب مرتب کی ہیں جیسا کہ شيخ الإسلام والمسلمين علم العلماء، قامع المبتدعة، فارس الأحكام علامہ ابن تيمية تغمده الله برحمته وأسكنه بحبوح جنته نے "الصارم المسلول على شاتم الرسول" مرتب کرکے اس موضوع کا حق ادا کردیا ہے اور کتاب وسنت کے دلائل کا انبار لگا دیا ہے۔ راقم الحروف محبانِ رسول ﷺ کی صف میں اندراج کے لیے چند کلمات تحریر کررہا ہے۔

اللہ مالک الملک نے اپنے مقدس کلام میں ارشاد فرمایا ہے:

﴿وَإِن نَّكَثُوٓا أَيۡمَٰنَهُم مِّنۢ بَعۡدِ عَهۡدِهِمۡ وَطَعَنُواْ فِي دِينِكُمۡ فَقَٰتِلُوٓاْ أَئِمَّةَ ٱلۡكُفۡرِ إِنَّهُمۡ لَآ

أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُونَ﴾ [التوبة:١٢]

''اگر یہ لوگ اپنے عہد کے بعد اپنی قسمیں توڑ دیں اور تمہارے دین میں طعن کریں تو کفر کے لیڈروں سے قتال کرو اس لئے کہ ان کی قسمیں (قابلِ اعتبار) نہیں ہیں تا کہ یہ (اپنی شرارتوں اور توہین آمیز خاکے بنانے سے) باز آ جائیں۔''

امام ابن کثیر رحمہ اللہ ﴿وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ﴾ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"أي عابوه وانتقصوه ومن هاهنا أخذ قتل من سب الرسول صلوات الله وسلامه عليه أو من طعن في دين الاسلام او ذكره بتنقص" (ابن كثير:٣/٣٥٩، بتحقیق عبدالرزاق مہدی)

''یعنی تمہارے دین میں عیب لگائیں اور تنقیص کریں۔ یہاں سے ہی یہ بات اخذ کی گئی ہے کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کو گالی دے یا دین اسلام میں طعن کرے یا اس کا ذکر تنقیص کے ساتھ کرے تو اسے قتل کر دیا جائے۔''

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"أكثر العلماء على أن من سبّ النبیﷺ من أهل الذمة أو عرض أو استخف بقدره أو وصفه بغير الوجه الذي كفر به فإنه يقتل" [تفسير قرطبي:٨/٥٢]

''اکثر علماء اس بات کی طرف گئے ہیں کہ اہل ذمہ میں سے جو شخص بھی نبی ﷺ کو گالی دے۔ آپ کی عزت کے در پے ہو یا آپ کی قدر و منزلت کا استخفاف کرے یا نازیبا وصف ذکر کرے تو اسے قتل کر دیا جائے گا۔''

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ دین اسلام پر طعن و تشنیع کرنے والا پیغمبر اسلام سیدنا محمد ﷺ کی ادنیٰ سی بھی توہین کرنے والا خواہ وہ نام نہاد مسلمان ہو یا صریح کافر واجب القتل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دین اسلام پر طعنہ زنی کرنے والے آئمہ کفر کے ساتھ قتال کا حکم دیا ہے اور کفار و مشرکین ملحدین و معاندین کا علاج بھی یہی ہے۔ اگر مسلمان جہاد و قتال کے لئے تیار ہو جائیں تو پھر ان معاندین کفار و مشرکین کو ایسی حرکات کرنے کی جرات نہیں ہوگی اس آیت کریمہ میں ﴿لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُونَ﴾ کے الفاظ سے معلوم ہو رہا ہے کہ اگر قتال فی سبیل اللہ کے لئے مسلمان اٹھ کھڑے ہوں تو اس گستاخانہ رویے کا سدباب ہو سکتا ہے ورنہ ذلت و رسوائی سے نکلنا مشکل امر ہے۔ اللہ مالک الملک ہمیں صحیح معنوں میں دین حنیف کا سچا خادم اور مخلص محب رسول بنائے۔ آمین

ابوالحسن مبشر احمد ربانی، لاہور

مفتی و رئیس مرکز أم القری اہل حدیث، لاہور



سوال: توہین آمیز خاکوں کے ذریعے نبی ﷺ کی توہین کے مرتکب کے شرعی حکم پر رہنمائی فرمائیں اور ان حالات میں مسلمانوں کی کیا ذمہ داری بنتی ہے؟

الجواب: دین و عقیدہ کا تقاضا یہ ہے کہ انسان جن باتوں کو دین سمجھتا ہے اور ان پر عقیدہ رکھتا ہے وہ تمام کی تمام اس معتقد اور دین دار کے لئے مقدس ترین ہوتی ہیں اور ان میں بالخصوص شعائر کا تقدس و احترام اس کے ایمان کا ایک بدیہی تقاضا ہوتا ہے۔ تعلیمات اسلامیہ بھی اسی حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے: ﴿وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ﴾ [الحج:٣٢] کا سبق دیتی ہے۔ ان مذہبی مقدسات میں ذات باری تعالیٰ اور اس کی صفات عالیہ، اس کی کلام وحی اور وہ ذات مقدس جس کا وحی کے لئے انتخاب ہوتا ہے سرفہرست ہیں۔ کسی شخص کے مذہبی اور دین دار ہونے کا اس تقدس و احترام کے بغیر تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے مسلمانوں کے

نزدیک ان مقدسات کا تحفظ اور ان کا دفاع اپنی جان اور مال سے بھی مقدم ہے۔

لیکن کفر و اسلام کی جنگ اور حق و باطل کے معرکہ میں جہاں کفر و باطل اسلام اور دین کے خلاف جو بھی ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے ان میں اہل حق اور ان کے مقدسات کا استہزاء بھی ہے۔ جس سے اہل حق کو اذیت دینا اور دوسروں کو دین سے دور کرنے کی سعی نامشکور ہوتی ہے اور یہ کشمکش روزِ اوّل سے ہی جاری وساری ہے۔ چنانچہ قرآن مجید نے انبیاء کرام کی تاریخ بیان کرتے ہوئے فرمایا: ﴿يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ﴾ [یٰسین:۳۰]

لیکن ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ کی سنت اور قانون بھی اتنا اٹل ہی ہے کہ جب قومیں اس جرم میں انتہا کو پہنچ جاتی ہیں تو عذاب الٰہی کا کوڑا بھی ان پر ضرور برستا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ﴾ [الرعد:۳۲]

اسی اصول و قانون کے پیش نظر جب مشرکین مکہ نے آپ ﷺ کے خلاف یہ محاذ کھولا تو اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر پیغمبر علیہ السلام کا دفاع فرماتے ہوئے اعلان فرمایا: ﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ﴾ [الحجر:۹۵]

انبیاء کرام علیہم السلام سے یہ رویہ اختیار کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں ذلیل و خوار کیا اور وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہ بچ سکے۔ تاریخ عالم میں اس کی کئی مثالیں موجود ہیں۔

[تفصیل کے لئے دیکھیں: الصارم المسلول علی شاتم الرسول لابن تیمیة]

جہاں ایسے بدطینت و بدبخت عذاب الٰہی سے دوچار ہوتے ہیں وہاں ایسے افراد کی زبان کو لگام دینے کے لئے شرائع سماویہ میں ان کے خلاف سخت سے سخت سزا بھی مقرر کی گئی ہے کہ کسی بھی نبی برحق کی گستاخی کرنے والے کی سزا موت ہی ہے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مشہور حدیث جس میں آپ نے فرمایا: «لا والله ما كانت لبشر بعد محمد ﷺ» [سنن أبي داؤد:۴۳۶۳، سنن النسائي:۴۰۷۲] کہ پیغمبر خدا کا ہی یہ رتبہ ہے کہ ان کی توہین کرنے والے کو قتل کیا جائے۔ ان کے علاوہ یہ تقدس کسی دوسرے شخص کو حاصل نہیں ہے۔ جناب عمر رضی اللہ عنہ اور جناب علی رضی اللہ عنہ و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زبان سے دوٹوک الفاظ میں یہ اعلان ہوتا ہے۔ «من سبّ نبيا قتل»

''کہ پیغمبر برحق کی گستاخی کرنے والا واجب القتل ہے۔'' [الصارم المسلول:ص۹۲]

اس بارہ میں جہاں مسلمانوں کے ہاں قانوناً وہ شخص واجب القتل ہے۔ وہاں مسلمانوں کی حساسیت اور فدائیت بھی مثالی ہے۔ جنگ بدر میں اگرچہ تمام کفار، کفار ہی تھے اللہ اور اس کے رسول کے دشمن تھے۔ ان سب کے خلاف جنگ تھی۔ مگر معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ اور معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ کا ہدف خاص ابوجہل ہی تھا۔ جب انہوں نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے پوچھا: "يا عم هل تعرف أباجهل؟" تو انہوں نے کہا: "ما حاجتك إليه يا ابن أخي؟" بھتیجے تم اس کا کیوں پوچھتے ہو، کیا کام ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا:

"أخبرت أنه يسبّ رسول الله ﷺ والذی نفسی بیده لئن رأیته لا یفارق سوادی سواده حتی یموت الأعجل منا" [صحیح البخاری:۳۱۴۱]

تو انہوں نے جواب دیا کہ سنا ہے کہ وہ رسول پاک ﷺ کی توہین کرتا ہے۔ رب کی قسم اگر میں رسول اللہ ﷺ

کی گستاخی وتوہین کرنے والے کو دیکھ لوں تو زندہ نہ چھوڑوں گا۔ چنانچہ جب انہوں نے دیکھا تو ایسے دیوانہ وار جھپٹے کہ لمحوں میں اس گستاخ کا کام تمام کردیا۔ حکم ربانی: ﴿فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ [الأعراف:۱۵۷] ﴿إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا لِّتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا﴾[الفتح:۹] کی عملی تصویر پیش کردی۔ ایسی مثالیں ایک نہیں بلکہ بیسیوں ہیں اور ہر دور و زمانہ میں مسلمانوں نے اپنے مقدسات کا دفاع کیا ہے پیغمبر باری تعالیٰ کی توہین پر خاموش رہنا مسلمان کے لئے ہرگز ہرگز ناجائز ہے۔ آج کل اگر کفار نے اسلام کے خلاف یہ روش اختیار کی ہے تو ایسے کفار سے مسلمانوں کو ہرصورت نمٹنا لازم وواجب ہوگا۔ گستاخانِ رسول کی جانب سے یہ عمل بار بار دہرا کر مسلمانوں کے زخموں پر نمک پاشی کرنے کے مترادف ہے۔

تو ایسے حالات میں تمام اَفرادِ اُمت پر بالعموم اور حکمرانوں پر بالخصوص لازم آتا ہے کہ ایسے مجرموں کے خلاف ہر طرح کی ممکن کارروائی کریں اور اقتصادی وسفارتی تعلقات بالکل منقطع کریں۔ ان سے اپنی عداوت و جنگ کا کھلے عام اعلان کریں، تمام اُمت مسلمہ کو متحد ہوکر اس محاذ پر لڑنا لازم ہے اور غیرت ایمانی کا ثبوت فراہم کرنا ضروری ہے۔

نماز اچھی، روزہ اچھا، حج اچھا، زکوٰۃ اچھی — مگر میں باوجود اس کے مسلمان ہو نہیں سکتا
نہ کٹ مروں جب تک خواجہ یثرب کی عزت پر — خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا

(مولانا) حافظ عبدالعزیز علوی [رئیس دارالافتاء]
(مولانا) حافظ مسعود عالم [رکن دارالافتاء]
(مولانا) مفتی عبدالحنان زاہد [مدیر دارالافتاء]
(مولانا) محمد یونس [رکن دارالافتاء]
[جامعہ سلفیہ، فیصل آباد]

●—●—●

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ کوئی شخص توہین رسالت کا ارتکاب کرتا ہے اس کی کیا سزا ہے؟ قرآن وسنت کی روشنی میں جواب دیں۔

الجواب: شریعت اِسلامیہ کی رو سے جو شخص کافر ہو یا مسلمان، نبی محتشم، سید الاولین والآخرین، شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو سب وشتم کرتا ہے یا آپ ﷺ کی سیرت وکردار یا زندگی کے کسی پہلو کے بارے میں استہزائیہ انداز اختیار کرتا ہے، مثلاً خاکے شائع کرتا ہے یا کارٹون بناتا ہے یا کتابیں، رسالے اور ناول چھاپتا ہے یا آپؐ کی زندگی پر فلمیں بناتا ہے یا آپ کی طرف بُری باتیں منسوب کرتا ہے تو وہ آدمی سراسر کافر، مرتد، زندیق اور ملحد ہے۔ اگر ایسا آدمی کسی مسلمان ملک میں یہ حرکت کرتا ہے تو مسلمان حکومت پر اس کا قتل کرنا واجب وضروری ہے۔ اگر کوئی غیر مسلم ہے اور غیر مسلم حکومتوں کی سرپرستی میں ایسی حرکت کررہا ہے تو تمام مسلم ممالک کو ان کے خلاف اعلان جہاد کرنا چاہئے اور جب تک توہین کے مرتکب افراد اپنے کیفر کردار کو نہیں پہنچ جاتے ان کا پیچھا نہیں چھوڑنا چاہئے۔ تمام صحابہؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ، محدثین عظامؒ، فقہاء کرامؒ اور محققین علماء کا یہی مذہب ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا﴾[الأحزاب:۵۷]

''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ نے لعنت فرمائی ہے اور ان کے لئے رسوا کن عذاب تیار کیا ہے۔''

یہ آیت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت دینے والا واجب القتل ہے اور معاہدہ بھی اس کو نہ بچا سکے گا۔ اس لئے کہ ہم نے معاہدہ اس بات پر نہیں کیا تھا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ایذاء دے گا۔

نیز اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾ [الأنفال:١٢،١٣]

''پس تم ان کی گردنوں پر ضرب اور جوڑ جوڑ پر چوٹ لگاؤ یہ اس لئے کہ ان لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا مقابلہ کیا اور جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا مقابلہ کرے اللہ اس کے لئے نہایت سخت گیر ہے۔''

یہ آیات اس وقت نازل ہوئیں جب اسلامی ریاست معرض وجود میں آ رہی تھی اور دشمنان اسلام اللہ کے رسول ﷺ کی مخالفت اور ایذا رسانی پر کمر بستہ ہو گئے تھے اس پاداش جرم میں ان کے لئے یہ سزا تجویز ہوئی۔

سورۂ احزاب میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَلْعُوْنِيْنَ اَيْنَمَا ثُقِفُوْا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا﴾ [آیت:٦١،٦٢]

''یہ ملعون جہاں کہیں پائے جائیں پکڑے جائیں اور خوب قتل کیے جائیں جیسا کہ گذشتہ مفسدین کے بارے میں اللہ کی سنت ہے اور اللہ کے آئین اور عادت میں کوئی تغیر و تبدل نہ پاؤ گے۔''

فتح مکہ کے دن آپ ﷺ نے عفو عام کا اعلان کرا دیا جنہوں نے آپ کے راستہ میں کانٹے بچھائے تھے اور جنہوں نے آپ پر پتھر برسائے تھے اور جو ہمیشہ آپ سے برسر پیکار رہے اور جنہوں نے آپ کی ایڑیوں کو لہولہان کیا تھا سب کو معافی دے دی گئی مگر چند اشخاص جو بارگاہ نبوی میں غایت درجہ گستاخ اور دریدہ دہن تھے ان کے متعلق یہ حکم ہوا کہ جہاں کہیں ملیں قتل کر دیئے جائیں۔ ایسے لوگوں کے متعلق اللہ ذوالجلال کا یہی حکم ہے۔

اَحادیث نبوی ﷺ

قرآنی آیات کے بعد چند ایک احادیث ملاحظہ فرمائیں جن میں توہین رسالت کے مرتکب اور شاتم رسول ﷺ کی سزا کا بیان ہے۔

① حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''ایک یہودی عورت رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی ایک شخص نے اس کا گلا گھونٹ کر اسے ہلاک کر دیا تو آپ ﷺ نے اس عورت کے خون کو رائیگاں قرار دے دیا۔'' [سنن أبي داؤد:٤٣٦٢]

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هذا الحديث نص في جواز قتلها لاجل شتم النبي ﷺ ودليل على قتل الرجل الذمي وقتل المسلم والمسلمة إذا سبا بطريق الاولى. [الصارم المسلول،ص٦٢]

''یہ حدیث اس مسئلہ میں نص کا حکم رکھتی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو گالیاں دینے والے کو قتل کرنا جائز ہے نیز یہ کہ ایسے ذمی

کو قتل کیا جا سکتا ہے جو شاتم ہے مسلمان مرد یا عورت اگر آپ کو گالیاں دیں تو ان کو بطریق اولیٰ قتل کرنا جائز ہے۔"

④ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

"ایک اندھے شخص کی اُم ولد لونڈی تھی جو رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی وہ اسے روکتا مگر وہ باز نہ آتی وہ ڈانٹتا مگر وہ رکتی نہ تھی ایک رات اس نے رسول کریم ﷺ کو گالیاں دینے کا آغاز کیا۔ اس نے بھالا لے کر اس کے شکم میں پیوست کر دیا اور اسے زور سے دبایا جس سے وہ ہلاک ہوگئی صبح کو اس کا تذکرہ رسول کریم ﷺ سے کیا گیا تو لوگوں کو جمع کر کے آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس آدمی کو قسم دیتا ہوں جس نے کیا جو کچھ کیا اور میرا اس پر حق ہے کہ وہ کھڑا ہو جائے۔ یہ سن کر ایک نابینا آدمی کھڑا ہوا اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آپ ﷺ کے پاس آیا اور بیٹھ گیا اس نے کہا یارسول اللہ ﷺ! اسے میں نے قتل کیا ہے۔ وہ آپ ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی، میں اسے روکتا مگر وہ باز نہ آتی تھی میں اسے ڈانٹ ڈپٹ کرتا مگر وہ پرواہ نہ کرتی۔ اس کے بطن سے میرے دو ہیروں جیسے بیٹے ہیں وہ میری رفیقہ حیات تھی۔ گذشتہ شب جب وہ آپ ﷺ کو گالیاں بکنے لگی تو میں نے بھالا لے کر اس کے پیٹ میں گاڑ دیا اور اسے زور سے دبایا حتیٰ کہ وہ مرگئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گواہ رہو کہ اس کا خون ہدر ہے۔"

[سنن أبي داؤد:٤٣٦١، سنن نسائی:٤٧٩٤]

اجماع اُمت

توہین رسالت کے مرتکب افراد کے قتل پر تمام اُمت کا اجماع ہے چنانچہ امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

"میرے علم کی حد تک کسی مسلمان نے بھی اس کے واجب القتل ہونے میں اختلاف نہیں کیا۔"

[الصارم المسلول، ص٥]

شیخ الاسلام ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ

"عام اہل علم کا مذہب ہے کہ جو آدمی چاہے مسلمان ہو یا کافر، نبی ﷺ کو گالی دیتا ہے اس کو قتل کرنا واجب ہے ابن منذر نے فرمایا کہ عام اہل علم کا اجماع ہے کہ جو آدمی نبی ﷺ کو گالی دیتا ہے اس کی حد قتل ہے اور اسی بات کو امام مالکؒ، امام لیثؒ، امام احمدؒ، امام اسحاقؒ رحمہم اللہ نے بھی اختیار کیا ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی یہی مذہب ہے اور ابوبکر فارسی نے اصحاب امام شافعی سے مسلمانوں کا اجماع نقل کیا ہے کہ شاتم رسول ﷺ کی حد قتل ہے۔"

[الصارم المسلول:ص٣]

الغرض مندرجہ بالا قرآنی آیات، اَحادیث رسول ﷺ اور اجماع اُمت سے یہ بات آفتاب نیم روز کی مانند واضح ہوگئی کہ نبی اکرم ﷺ کو گالی دینے والا یا ان کی توہین و تنقیص کرنے والا کھلا کافر ہے اس کو قتل کرنا واجب ہے اور آخرت میں اس کے لئے دردناک عذاب ہے اور جو آدمی اس کے کافر ہونے اور عذاب دینے میں شک کرے گا وہ بھی کافر ہو جائے گا، کیونکہ اس نے ایک کافر کے کفر میں شبہ کیا ہے۔ ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب والیه المرجع والمآب.

محمد علی جانباز
جامعہ رحمانیہ ناصر روڈ، سیالکوٹ

الجواب: موجودہ حالات میں غیر مسلم لوگوں کی طرف سے جو توہین آمیز خاکے رسول اللہ ﷺ کے بارہ میں چھپ رہے ہیں، تو ان حالات میں ایسا کرنے والے لوگوں کو اگر ممکن ہو تو قتل کرنا ضروری ہے، کیونکہ نبی ﷺ کی توہین سے شریعت الٰہی کی توہین اور استخفاف لازم آتا ہے جو کہ اسلام کی تبلیغ میں بہت بڑی رکاوٹ کا باعث ہے اور یہ بھی موجودہ دور میں اسلام اور مسلمان کے خلاف جنگ کی ایک شکل ہے لہٰذا نبی ﷺ کے تقدس اور نبوت کی وجاہت واہمیت کے دفاع میں ایسے لوگوں کو ممکن ہو تو قتل کرنا بہت ضروری ہے۔ الا یہ کہ وہ توبہ کریں اور اسلام میں داخل ہو جائیں۔

(حافظ) ثناء اللہ الزاہدی

الجامعة الإسلامية اہلحدیث، صادق آباد



سوال: ڈنمارک وغیرہ میں رسول اللہ ﷺ کے گستاخانہ خاکے شائع ہوئے ہیں۔ ردِعمل کے طور پر دنیا بھر میں مسلمان اِن توہین آمیز کارٹونوں کی اِشاعت کے خلاف سراپا احتجاج بنے ہوئے ہیں اور عملاً یہ احتجاج روز بروز بڑھتا جا رہا ہے، کتاب وسنت کی روشنی میں ہمارے لئے کیا ہدایات ہیں، ہمیں اس سلسلہ میں کیا کرنا چاہئے۔

الجواب: ہمارے نزدیک رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنا جزوِایمان ہے، علمائے اسلام دورِ صحابہ سے لے کر آج تک اس بات پر متفق ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے جس شخص کو پیار اور تعلق خاطر نہیں وہ سرے سے مومن ہی نہیں ہے اور آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والا آخرت میں سخت عذاب کا سامنا کرنے کے علاوہ اس دنیا میں بھی قابل گردن زدنی ہے، رسول اللہ ﷺ کا ارشادگرامی ہے:

''تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا، جب میری ذات اسے اس کے والدین، اولاد حتیٰ کہ تمام لوگوں سے محبوب نہ ہوجائے۔'' [صحيح البخاري:١٥]

امام بخاری ؒ نے اس حدیث پر بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے: "حب الرسول من الإيمان"

''رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنا ایمان کا حصہ ہے۔''

اس کے برعکس ہر وہ قول وعمل اور عقیدہ نواقض ایمان سے ہے جو رسالت اور صاحب رسالت سے بغض اور ان کے متعلق طعن وتشنیع پر مشتمل ہو، کیونکہ اس سے کلمہ شہادت کے دوسرے جزو کا انکار لازم آتا ہے اور ایسا کرنے سے وہ گواہی کالعدم ہوجاتی ہے جس کے ذریعے انسان اسلام میں داخل ہوا تھا، ہمارے نزدیک اس انکار وتنقیص کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

◉ رسول اللہ ﷺ کی ذات ستودہ صفات کو ہدف تنقید بنانا۔

◉ رسول اللہ ﷺ کی تربیت کے کسی حصہ کا انکار یا اس پر طعن کرنا۔

رسول اللہ ﷺ کی ذات کو ہدف تنقید بنانے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی صداقت وامانت اور عفت وعصمت کے متعلق حرف گری کرنا یا آپ کی ذات عالی صفات کے ساتھ کسی بھی پہلو سے استہزاء وتمسخر کرنا یا آپ کو گالی دینا اور آپ کو برا بھلا کہنا، الغرض آپ کی شخصیت پر کسی بھی پہلو سے اعتراض کرنا اس میں شامل ہے، لیکن اہل مغرب نے یہودی لابی اور امریکی استعمار کے اشارہ پر اسلام اور اہل اسلام کے خلاف مذموم تہذیبی جنگ شروع کررکھی ہے، اس

سلسلہ میں انہوں نے تہذیب وشائستگی کی تمام حدود کو پامال کردیا ہے، پہلے قرآن کریم کی بے حرمتی کرکے پوری اُمت مسلمہ کے جذبات کو مجروح کیا، اب رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے مذموم خاکے اور کارٹون شائع کرکے شرمناک حرکت کرڈالی ہے، ان توہین آمیز خاکوں میں کئی چیزیں ایسی ہیں جن سے مسلمانوں کا اشتعال میں آنا لابدی امر ہے، دنیا بھر کے مسلمانوں میں اس بارے میں جو اتفاق رائے سامنے آیا ہے۔ اس کی مثال ماضی قریب میں نہیں ملتی۔ پھر ان خاکوں کی مذمت کرنے والے صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ ہر مذہب سے تعلق رکھنے والے بھی ان کے ہم آواز ہیں، حتیٰ کہ دین ومذہب سے بالا آزاد خیال لیکن سنجیدہ فکر لوگ بھی ان خاکوں کی مذمت کررہے ہیں۔

کتاب وسنت کی رو سے حضرات انبیاء ؑ کی تصویر کشی کرنا یا کے مجسمے بنانا بذات خود خلاف شرع ہے۔ خواہ اس تصویر یا مجسمے میں اہانت یا رسوائی کا کوئی پہلو بھی نہ پایا جاتا ہو، انبیاء کرام کی مبارک صورتوں کو اللہ تعالیٰ نے ایک خاص وقار عطا فرمایا ہے اور شیطان کو بھی اس امر پر قدرت نہیں دی کہ وہ ان شخصیات کی صورت اختیار کرسکے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''جو شخص خواب میں میری زیارت سے مشرف ہوا، اس نے مجھے ہی دیکھا، کیونکہ شیطان میری صورت اختیار کرنے پر قادر نہیں۔'' [صحیح مسلم:۲۲۶۶]

قرآن وسنت کی روشنی میں توہین رسالت کا جرم معمولی نوعیت کا نہیں ہے کہ اس سے چشم پوشی کی جائے۔

اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

''بلاشبہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں، ان پر دنیا وآخرت میں اللہ کی طرف سے لعنت ہے اور قیامت کے دن ان کے لئے رسواکن عذاب مہیا کیا جائے گا۔'' [الأحزاب:۵۹]

غزوۂ تبوک کے سفر میں منافقین نے آپس میں اسلام اور اہل اسلام کے خلاف زہر اگلنا شروع کردیا، کبھی رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے، رسول اللہ ﷺ کو بذریعہ وحی اس کی اطلاع مل جاتی، جب آپ ﷺ ان سے جواب طلبی فرماتے تو کہتے کہ ہم تو صرف سفر کی تھکاوٹ دور کرنے کے لئے ہنسی مذاق کررہے ہیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دل بہلانے کے لئے صرف ایسی باتیں ہی رہ گئی ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ کی ذات ستودہ صفات کو ملوث کیا جائے، کسی دوسری چیز سے تمہاری دل لگی نہیں ہوتی، قرآن کے الفاظ یہ ہیں:

''اور اگر آپ ان سے دریافت کریں (کہ کیا تم ایسی باتیں کرتے ہو) تو کہیں گے ہم تو صرف مذاق اور دل لگی کررہے تھے، آپ کہہ دیں، کیا تمہاری ہنسی اور دل لگی اللہ، اس کی آیات اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ ہی ہوتی ہے؟ بہانے نہ بناؤ تم واقعی ایمان لانے کے بعد کافر ہوچکے ہو۔'' [التوبۃ:۶۵،۶۶]

اس نص صریح سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ذات اور دیگر شعائر اسلام کو اپنے مذاق کا موضوع بنانا بہت خطرناک عمل ہے، اس راستہ پر چل کر انسان براہ راست کفر تک پہنچ سکتا ہے، چنانچہ کتب حدیث میں متعدد ایسے واقعات مروی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے متعلق گستاخی کے مرتکب کو فوراً جہنم واصل کردیا گیا اور اسے کیفر کردار تک پہنچانے والے سے کسی قسم کی باز پرس نہیں کی گئی، اس سلسلہ میں چند واقعات حسب ذیل ہیں:

حضرت علی ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی توہین کیا کرتی تھی، اسے ایک شخص نے موقع پاکر قتل کردیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسکے خون کا بدلہ، قصاص یا دیت کسی بھی صورت میں نہیں دلوایا۔ [سنن أبي داؤد:۴۳۶۲]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس واقعہ کی تفصیل بایں الفاظ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک نابینا شخص تھا، اس کی لونڈی رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتی تھی اور آپ کی ذات کے متعلق حرف گری کرتی تھی، اس کا مالک نابینا شخص اسے منع کرتا اور سختی سے روکتا تھا، لیکن وہ اپنی ضد اور ہٹ دھری پر قائم رہتی، ایک رات ایسا ہوا کہ وہ حسب عادت رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دینے لگی اور آپ کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا تو اس غیرت مند نابینا شخص نے گھر میں پڑی ہوئی کدال اٹھائی اور اسے اس گستاخ لونڈی کے پیٹ پر رکھ کر اوپر سے دباؤ ڈالا، جس سے اس کا پیٹ پھٹ گیا اور مرگئی، صبح کے وقت جب رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے لوگوں کو جمع کر کے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ رات جو واقعہ ہوا ہے، اس کا مرتکب سامنے آ جائے، وہ نابینا شخص کھڑا ہوا اور ہانپتا کانپتا، گرتا پڑتا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا۔ یارسول اللہ ﷺ میں نے اسے قتل کیا ہے۔ اس قتل کی وجہ یہ تھی کہ یہ لونڈی آپ کو گالیاں دیتی تھی اور آپ کو بُرا بھلا کہتی تھی، میرے بار بار کہنے اور سمجھانے پر باز نہیں آتی تھی، اس کے بطن سے میری موتیوں جیسے دو خوبصورت بیٹے بھی پیدا ہوئے ہیں، آج رات اس نے پھر وہی نازیبا حرکت کر ڈالی، مجھے غیرت آئی اور میں نے اسے قتل کر ڈالا۔ واقعہ سننے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سب گواہ رہو، اس گستاخ لونڈی کا قتل ضائع اور خون رائیگاں ہے، اس کا کوئی بدلہ نہیں دیا جائے گا۔ [سنن أبي داؤد:٤٣٦١]

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہی موقف تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کرنے والی کی سزا قتل ہے اور اس کا خون ضائع ہے، چنانچہ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم ایک دفعہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تھے، کسی بات پر آپ کو ایک شخص کے متعلق غصہ آیا، پھر آپ کا غصہ زیادہ ہونے لگا، میں نے عرض کیا اگر آپ مجھے اجازت دیں تو اسے قتل کر دوں؟ جب میں نے اسے قتل کرنے کا عندیہ دیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجلس کو برخاست کر دیا۔ جب لوگ منتشر ہوگئے تو آپ نے مجھے بلایا کہ اس وقت تو نے کیا کہا تھا۔ جبکہ میرے ذہن سے یہ واقعہ محو ہو چکا تھا۔ ان کے یاد دلانے پر مجھے یاد آیا آپ نے فرمایا کہ واقعی تو نے اسے قتل کر دینا تھا؟ میں نے عرض کیا اگر آپ مجھے اجازت دیتے تو میں اسے ضرور قتل کر دیتا تھا آپ اگر اب بھی مجھے حکم دیں تو اسے کیفر کردار تک پہنچا سکتا ہوں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ منصب صرف رسول اللہ ﷺ کو حاصل ہے کہ آپ کے حق میں گستاخی کرنے والے کو قتل کر دیا جائے، آپ کے بعد کسی اور کے لئے نہیں ہے۔ [سنن النسائي :٤٠٨٢]

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام کے ہاں یہ متفقہ فیصلہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کرنا ایک ایسا جرم ہے کہ اس کے مرتکب کو قرار واقعی سزا دی جائے اور اسے فوراً کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ چنانچہ کعب بن اشرف رسول اللہ ﷺ کے خلاف توہین آمیز اشعار کہتا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کعب یہودی کو کون قتل کرے گا، حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ اس کام کو میں خود سرانجام دوں گا، چنانچہ اسے قتل کر دیا گیا جس کی تفصیل صحیح بخاری میں ہے۔ (دیکھئے: رقم الحدیث:٤٠٣٧)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی روایات میں ہے کہ انہوں نے اپنے ایک غلام کو قتل کرا دیا تھا، کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے خلاف گستاخی کا ارتکاب کرتا تھا۔ [مصنف عبدالرزاق:٣٠٧/٥]

اسلام نے یہ اعزاز صرف رسول اللہ ﷺ کی ذات کے ساتھ مخصوص نہیں کیا بلکہ ناموس رسالت کے اس تحفظ

میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی شامل کیا ہے۔ ایک طرف مسلمانوں کو ہر قوم کی مقدس شخصیات اور شعائر کے احترام کا درس دیا اور دوسری طرف تمام انبیاء کرام کا یہ حق بنا دیا کہ ان کی شان میں توہین کرنے والوں کو زندگی کے حق سے محروم کردیا جائے، اس سلسلہ میں امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب الصارم المسلول میں تفصیلی بحث کی ہے انہوں نے ثابت کیا ہے کہ ناموس رسالت کی حفاظت کا یہ حق دیگر انبیاء علیہم السلام کو بھی ہے جو شخص بھی ان کی شان میں گستاخی کا ارتکاب کرے گا، اس کو بھی شدید سزا کا سامنا کرنا ہوگا۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے ایک حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے کسی نبی کو گالی دی اسے قتل کیا جائے اور جس نے صحابہ کو گالی دی تو اسے کوڑے مارے جائیں۔''

[الصارم المسلول:ص۹۲]

پاکستان میں نافذ العمل توہین رسالت کی سزا تمام انبیاء علیہم السلام کی توہین کرنے والوں کے لئے عام ہے جس کے لفاظ یہ ہیں:

''جو کوئی عملاً زبانی یا تحریری طور پر یا بطور طعنہ زنی یا بہتان تراشی بالواسطہ یا بلا واسطہ، اشارۃً یا کنایۃً رسول اللہ ﷺ کی توہین یا تنقیص یا بے حرمتی کرے وہ سزائے موت کا مستوجب ہوگا اور اسے سزائے جرمانہ بھی دی جائے گی اگر وہی اعمال اور چیزیں دوسرے پیغمبروں کے متعلق کہے جائیں تو وہ بھی اس سزا کا مستوجب جرم ہوگا۔''

لیکن اس سلسلہ میں کسی عام انسان کو قتل کرنے کا اختیار نہیں دیا جاسکتا بلکہ اسے حکومت کے نوٹس میں لانا ہوگا اگر واقعی کسی نے بددیانتی کی بنا پر کسی نبی کی توہین کی ہے تو اسے کیفر کردار تک پہنچانا حکومت کا کام ہے، ہر آدمی کو یہ حق نہیں دیا جاسکتا کہ وہ گستاخ رسول کو قتل کردے کیونکہ اس سے انارکی اور فساد پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ ھذا ماعندی واللہ أعلم بالصواب.

ابو محمد عبدالستار الحماد، میاں چنوں

---

① ڈنمارک، ناروے اور جرمنی وغیرہ کے حکمرانوں نے کہا ہے کہ قرآن قتل انسانی سے منع کرتا ہے۔ لہٰذا گستاخانہ خاکوں کے کارٹونسٹوں کے قتل کا مطالبہ قرآن کے حکام سے مطابقت نہیں رکھتا کیا ان حکمرانوں کا یہ موقف صحیح ہے؟

② کیا رسول اللہ ﷺ اور خلفاء راشدین نے کسی گستاخ رسول کو قتل کیا تھا؟

③ مسلمانان عالم تحریک تحفظ ناموس رسالت مآب کے سلسلہ میں جو مختلف انداز میں سراپا احتجاج ہے۔ کیا یہ مظاہرے، دھرنے، جلوس شرعاً جائز ہیں؟

④ آپ کے نزدیک اس نازک اور شرعی مسئلہ کا کامیاب حل کیا ہے؟

الجواب: ڈنمارک، ناروے اور جرمنی وغیرہ کے ان حکمرانوں کا یہ موقف از سر تا پا غلط ہے اس میں صداقت نام کی کوئی چیز موجود نہیں۔ قرآن بلا شبہ ناحق قتل انسانی سے نہ صرف منع کرتا ہے بلکہ اس کی روک تھام کے لئے قصاص کا قانون بھی پیش کرتا ہے۔ ﴿وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَوٰةٌ يَٰٓأُولِي الْأَلْبَابِ﴾ [البقرۃ:۱۷۹] حتیٰ کہ زخموں میں قصاص پیش کرتا ﴿وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ﴾ [المائدۃ:۴۵] مگر یہ قتل انسانی کی ممانعت کا حکم اور قانون علی الاطلاق نہیں بلکہ مشروط ہے یعنی جب کوئی شخص قرآن کی توہین کرتا ہے یا حامل قرآن کی گستاخی کا مرتکب ہوتا

ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو ایذا پہنچاتا ہے، یا دین اسلام پر طعنہ زنی کرتا ہے تو وہ قرآن کے احکام اور نصوص کے مطابق واجب القتل ہے۔

جیسا کہ ائمہ کفر، سرکش، معاندین اسلام، اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے گستاخ انسانوں کو قرآن واجب القتل اور مباح الدم قرار دیتا ہے۔ تفصیل کا موقعہ ہے اور نہ فرصت، سرِ دست صرف دو آیات بطور نمونہ مشتے از خروارے پیش خدمت ہیں۔

❶ ﴿وَإِنْ نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ﴾ [التوبة:١٢]

''اور اگر عہد کر کے یہ لوگ اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور تمہارے دین (اسلام) پر طعنہ زنی کریں (اسلام کی توہین یا قرآن یا رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کریں) تو کفر کے ان پیشواؤں سے جنگ لڑو۔''

امام المفسرین ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں اِرقام فرماتے ہیں:

"أي عابوه انتقصوه ومن ههنا أخذ قتل من سبّ الرسول أو من طعن فى دين الاسلام أو ذكره بنقص" [تفسير ابن كثير:١٢/٣٤٦] کہ جب کفر کے لیڈر اسلام میں عیب چینی کریں اور تنقیص کے مرتکب ہوں تو ان سے جنگ کرو۔ یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ جو بھی باطن رسول اللہ ﷺ کو گالی دے یا اسلام پر طعن کرے یا اس میں نقص نکالے تو وہ نام نہاد مسلمان ہو یا کافر، مرد ہو یا عورت، مغربی ہو یا مشرقی، جنوبی ہو یا شمالی، لیڈر ہو یا حکمران، بش ہو یا اس کے چیلے چانٹے واجب القتل مباح الدم اور اس کا قتل ہدر اور رائیگاں ہے۔

❷ ﴿فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ﴾ [التوبة:٥]

''پھر جب امان کے مہینے گزر جائیں تو مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو اور پکڑو ان کو ان کا گھراؤ کرو اور ان کی تاک میں ہر گھات کی جگہ بیٹھو۔ بالفاظ دیگر ان کا جینا دوبھر کر دو۔''

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"أي من الأرض وهذا عام المشهور تخصيصه، بتحريم القتال فى الحرم"

''کہ امان کے مہینوں کے بعد مشرکوں کو جہاں بھی پاؤ قتل کرنے میں دریغ نہ کرو۔ مگر مسجد حرام کے پاس جب تک وہ مسجد حرام کے پاس تم سے جنگ نہ کریں، ورنہ بصورت دیگر وہاں بھی ان کو تہہ تیغ کر دو۔'' [تفسير ابن كثير:٢/٣٤٣]

امام رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس آیت شریفہ کا مطلب یہ ہے کہ ان مشرکوں سے صرف میدان جنگ میں لڑنا ہی کافی نہیں بلکہ جس طریقہ سے تم ان پر قابو پا کر انہیں کر سکتے ہو، قتل کرو۔ [تفسیر کبیر] قرآن مجید کی پہلی آیت سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ اگر کوئی ذمی شخص دین اسلام میں طعنہ زنی کا مرتکب ہوگا تو اس کا عہد ذمہ کالعدم ہو جاتا ہے اور اس سے جنگ لڑنے کا ہمیں حکم ہے اور یہ امر ہر قسم کے شک و شبہ سے کہیں بالاتر ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو گالی دینے سے بڑھ کر دین اسلام میں کوئی طعن نہیں۔ کیونکہ اس سے شریعت کی توہین اور اسلام کی ہتک ہوتی ہے۔

صاحب سیف و قلم امام ابن تیمیہ حرانی رحمہ اللہ رقم طراز ہیں:

إن الذمي إذا سبّ الرسول أو سب الله أو عاب الاسلام علانية فقد نكث يمينه وطعن فى ديننا لا خلاف بين المسلمين أنه يعاتب على ذلك ويؤدب عليه [الصارم المسلول:ص١٦]

''اگر کوئی ذمی شخص اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ ﷺ کو گالی دے یا علانیہ اسلام میں عیب نکالے تو اس نے اپنی قسم کو توڑ دیا اور ہمارے دین میں طعنہ زنی کا مرتکب ٹھہرا تو اس کو بلا کسی اختلاف اور نزاع کے سزا دی جائے گی اور اس کی تادیب کی

جائے گی۔"

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ مزید رقم طراز ہیں:

"وأما الشافعي فالمنصوص عنه نفسه ان عهده ينتقص بسب النبي وأنه يقتل"(الصارم المسلول)

"امام شافعی کے نزدیک نبی کو گالی دینے سے معاہدہ ٹوٹ جاتا ہے لہٰذا اگر ذمی رسول اللہ ﷺ کو گالی دے تو اس کو قتل کیا جائے گا۔"

امام ابن قیم رحمہ اللہ ایک مقام پر بحث کرتے ہوئے تصریح فرماتے ہیں:

"فيها تعيين قتل الساب لرسول الله وإن قتله حد لا بد من استيفائه فإن النبى لم يؤمن مقيس بن ضبابة وابن خطل وهاتين الجاريتين وأهدر دم أم ولد الاعمى لها قتلها سيدها لاجل سبها النبى ."[أخرجه أبوداؤد فى الحدود والنسائى فى تحريم الدم من حديث ابن عباس سنده قوى ، زاد المعاد: ج ۴۳۹/۳، ۴۴۰، وقال ابن حجر فى بلوغ المرام رجاله ثقات]

"یہ طے اور معین ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو گالی دینے والے کی سزا قتل ہی ہے اور یہ تعزیر نہیں بلکہ حد ہے جس پر عمل کرنا فرض اور ضروری ہے، کیونکہ نبیؐ نے مقیس بن ضبابہ ابن خطل اور ان دو لونڈیوں کو جو رسول اللہ ﷺ کی ہجو کرتی تھیں کو قتل کرادیا حالانکہ شریک جنگ کافروں کی عورتیں قتل کرنے کی شرعاً اجازت نہیں۔ جیسے کہ بچوں کو قتل نہیں کیا جاتا۔"

آخر میں دو احادیث بھی پڑھتے چلیے: عن ابن عمر أن رسول الله قال «أمرت أن أقاتل الناس حتى يشهدوا أن لا اله إلا الله وأن محمدا رسول الله ويقيموا الصلوٰة ويؤتوا الزكوٰة»[صحيح البخاري:۲۵] کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک برسرپیکار اور معرکہ آراء رہوں جب تک وہ لا إله إلا الله اور محمد رسول الله کی صدق دل سے گواہی نہ دیں اور نہ نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے لگ جائیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:قال رسول الله ﷺ: «من سب نبيا قتل ومن سبّ أصحابه جُلِد»

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی ایک نبی کو گالی دے اسے قتل کردیا جائے اور جس نے رسول کے صحابہ کو گالی دی اسے دُرے لگائے جائیں۔" [معجم الصغير للطبراني:۲۳۶/۱]

خلفائے راشدین اور صحابہ کا اجماع

اس بات پر خلفائے راشدین اور تمام صحابہ کا اجماع ہے کہ گستاخ رسول واجب القتل اور مباح الدم اور اس کا قتل ہدر اور رائیگاں ہے یعنی اس کے قصاص میں قاتل کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ امام ابن قیم رقمطراز ہیں:

"هذا اجماع من الخلفاء الراشدين ولا يعلم لهم فى الصحابة مخالف"[زاد المعاد:۴۴۰/۳]

ائمہ اربعہ کا فتویٰ

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اپنی کتاب الصارم المسلول میں ارقام فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی ذات وصفات کا گستاخ اور آپ کے لئے لینے والا اور گالی بکنے والا اگرچہ مسلمان ہو یا کافر بالاتفاق علماء اسلام کے نزدیک قتل کیا جائے گا اس میں کوئی بھی مخالف نہیں۔ ائمہ اربعہ مالک، ابوحنیفہ، شافعی، احمد بن حنبل اور دوسرے ائمہ کا یہی مذہب اور فتویٰ ہے۔

قرآن مجید کی مذکورہ بالا دونوں آیات، حدیث رسول، خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم، تمام صحابہ رضی اللہ عنہم ائمہ اربعہ سلف و خلف کی تفسیر اور توضیح سے واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کو گالی دینے والا دین اسلام میں عیب نکالنے والا اور قرآن کی توہین کرنے والا رسول اللہ ﷺ کے توہین آمیز خاکے چھاپنے والا کسے باشد مسلمان ہو یا کافر۔ مرد ہو یا عورت، واجب القتل اور مباح الدم ہے۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ وغیرہ محققین اور اسلامی قوانین کے غواص ایسے بدنصیب کو توبہ کی مہلت دینے کے بھی قائل نہیں۔ لہٰذا ڈنمارک، ناروے، ہالینڈ وغیرہ ملکوں کے حکمرانوں کے اس ادعاء میں قطعاً کوئی صداقت نہیں کہ قرآن مطلق انسانی قتل کے خلاف ہے۔ اگر انہوں نے اسلامی قوانین اور حدود کا مطالعہ کیا ہوتا تو اس مغالطے کا شکار نہ ہوتے۔ هذا ما عندي والله تعالىٰ أعلم بالصواب.

جواب سوال نمبر۲

جی ہاں عبداللہ بن خطل اور اس کی دو لونڈیوں کو قتل کرا دیا تھا کہ وہ اپنے گیتوں میں رسول اللہ ﷺ کی ہجو کرتی تھیں۔ اسی طرح حویرث بن نقیذ کو بھی آپ ﷺ نے قتل کروا دیا تھا کہ وہ آپ ﷺ کی ہجو کا مرتکب ہوا تھا۔ [صحیح البخاری حاشیہ نمبر۸ ص۶۱۴] اسی طرح کعب بن اشرف یہودی کو قتل کرا دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کو ایذا دیتا تھا اور ہجو کرتا تھا۔ [صحيح البخاري:۴۰۳۷] اور ابو رافع عبداللہ بن ابی الحقیق کو قتل کروا دیا تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں بکتا اور آپ کے دشمنوں کا تعاون کرتا تھا۔ اسی طرح مقیس بن ضبابہ کو بھی آپ ﷺ کے حکم سے قتل کیا گیا اور نابینا صحابی نے اپنی لونڈی کو قتل کر دیا تھا۔ غرضیکہ ایسے اور بھی بہت سے بدنصیب ہیں کہ جنہیں رسول اللہ ﷺ کو گالی دینے کی پاداش میں قتل کر دیا گیا اور یہ عمل آج تک پیہم چلا آ رہا ہے اسی طرح عصماء بنت مروان اور انس بن زنیم دیلمی۔

جواب سوال نمبر۳

تحفظ ناموس رسالت کے لئے موجودہ جلوس۔ دھرنے، ہڑتالیں اور مظاہرے موجودہ جمہوری و معروضی حالت میں شرعاً جائز لگتے ہیں۔ مشہور عام صحیح حدیث ہے جواز کسی حد تک ممکن لگتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: «من رأى منكم منكرا فليغيره بيده فان لم يستطع فبلسانه فان لم يستطع فبقلبه وذلك أضعف الايمان» [صحیح مسلم:۴۹]

> ”کہ تم میں سے جو شخص برائی کو دیکھے تو اس کو زور بازو کے ساتھ ختم کرے، اگر اس کے بازو میں اتنی طاقت نہ ہو تو زبان کے ساتھ اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرے اور اگر صدائے احتجاج کی طاقت اور اجازت نہ ہو تو دل سے اس بُرائی کے ساتھ سمجھوتہ نہ کرے اور یہ کمزور ترین ایمان کی علامت ہے۔“

اور یہ بات ’عیاں راچہ بیاں‘ کی مکمل مصداق ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات برکات کے انکار کے بعد رسول اللہ ﷺ کی ذات والا صفات کی گستاخی، اسلام اور قرآن کی توہین، اکبر المنکرات اور تمام برائیوں سے بڑی بُرائی ہے۔

لہٰذا اس بُرائی کے خلاف مسلمانوں کا یہ احتجاج اور اشتعال و ہیجان ان کی حب رسول ﷺ اور قومی غیرت کا اظہار نہ صرف فطری اور طبعی امر ہے بلکہ روشن ضمیر مسلمانوں کے ایمان کی شناخت اور پہچان بھی ہے اور ہمارا یہ طرز احتجاج اسلام کے تعارف کا ایک اچھا ذریعہ بھی ہے اگر یہ پوری طرح اسلامی احکام کے تابع ہو تو غیر جانبدار لوگوں کے دل جیتنے کا باعث بھی بن سکتا ہے۔

یہ توہین آمیز خاکوں اور قرآن کی بے ادبی کے واقعات کوئی اتفاقی حادثہ نہیں، بلکہ یہ اس طے شدہ پلان کا حصہ ہیں جن کے ذریعے اہل توحید کی اسلامی غیرت، ملی جذبات اور حب رسولؐ، سیاسی صلاحیت اور حربی قوت کا جائزہ لینے کے لئے اسلام اور رسول اللہ ﷺ (فداہ أبی وأمی وروحی وأولادی) کے توہین آمیز خاکے بار بار شائع کئے جارہے ہیں اور فلمیں نشر کی جارہی ہیں تاکہ یہ پتہ چلے کہ مسلمانان عالم کتنے پانی میں ہیں اور مناسب وقت پر اسلام اور عالم اسلام پر ہمہ جہتی شب خون مار کران کی افرادی قوت کمزور کردی جائے، ان کے ملکوں کو اپنی کالونیاں بنالیں اور حرمین شریفین پر قبضہ جمالیں یعنی یہ فری میسن اور صیہونی تحریک کی ابتدائی کارروائی بطور ٹیسٹ کیس لگتی ہے، لہٰذا ان توہین آمیز خاکوں کے خلاف اہل توحید، غیور مسلمانوں اور رسالت کے پروانوں کے یہ جلوس، دھرنے، ہڑتالیں اور مظاہرے چونکہ جمہوری دور میں صدائے احتجاج کے مختلف انداز اور مظاہر ہیں اس لئے الضرورات تبیح المحظورات کے تحت یہ نہ صرف شرعاً جائز ہیں بلکہ مسلمانوں کا ملی، شرعی، آئینی، قانونی اور اخلاقی فریضہ ہے اور بقائے باہمی کے اصولوں کے عین مطابق ہے۔ مگر توڑ پھوڑ کے ہم حامی نہیں۔ یہ ملکی املاک کا اتلاف ہے جس کی تائید نہیں کی جاسکتی۔

جواب ۴ سوال ۳ کے جواب میں ہم لکھ چکے ہیں امریکہ میں قرآن کی بے ادبی کے دلدوز واقعات اور ڈنمارک، اٹلی، جرمنی، ہالینڈ، فلپائن، فرانس اور دوسرے مغربی ممالک کی طرف سے بے لگام صحافت اور آزادی اظہار رائے کے بہانہ رسول اللہ ﷺ کی توہین پر مبنی روح فرسا خاکے کوئی اتفاقی حادثہ نہیں بلکہ امت مسلمہ کی اسلامی حمیت، دینی عصبیت، قومی غیرت اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت، عقیدت، شیفتگی، وابستگی اور قرآن مجید کی صداقت، اس کی تلاوت اور اس کے جہادی احکام کے ساتھ گرویدگی اور وارفتگی کی بنیادوں کی مضبوطی اور گہرائی کا ٹیسٹ کیس ہے۔ اگر یہ بنیادیں کھوکھلی اور ناپائیدار ثابت ہوں تو مناسب وقت پر اپنی حربی قوتوں کو یکجا کر کے عالم اسلام پر ہمہ جہتی کاری ضرب لگا کر مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے اوجھل کردیں یا علی الاقل ان کو سیاسی لحاظ سے مفلوج اقلیت بنادیں۔ اسلام کے دونوں مرکزوں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ حرسھما اللہ عز شر المعاندین پر قبضہ عالم اسلام اور دوسرے مسلمان ملکوں کو اپنی نوآبادیات بنالیا جائے۔ فری میسن اور صیہونی تحریکیں مسلمانوں کی بیخ کنی جیسے غیر انسانی اور ناپاک مقاصد کے حصول کے لئے انڈر گراؤنڈ سازشوں کا تانا بانا تیار کرنے میں شبانہ روز مصروف چلی آرہی ہیں اور ہماری شکست و ریخت کی قرارداد پاس ہوچکی ہے جس کی دلیل یہ ہے کہ امریکہ اقوام متحدہ میں ستر سے زائد ویٹو کرچکا ہے اور ان میں پچپن ویٹو اسرائیل کے حق میں فلسطین کے خلاف کی گئی ہیں جب کہ چیچنیا کے مظلوم مسلمانوں کی نہ اقوام متحدہ نے کوئی مدد کی اور نہ پوپ نے ان کی درخواست کی طرف کوئی توجہ دی۔ لہٰذا مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں مجلس اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل دونوں اسلام اور مسلمانوں کے مقتل ہیں اور سامراجی سفاکوں، استعماری قزاقوں، صیہونی غارتگروں، ماسونی شاطروں اور امریکی غنڈوں کے دستی رومال ہیں۔ اس تناظر میں یہ ہڑتالیں، دھرنے اور مظاہرے اپنی تمام تر افادیت باوجود اس دینی، شرعی اور حساس ترین ملی اور قومی مسئلہ کا مستقل اور پائیدار حل نہیں ہے ان کو مسئلہ کا حل سمجھ لینا شتر مرغ کی سوچ تو ہوسکتی ہے مگر عاقبت اندیش اور علیم وبصیر مسلمان کی یہ سوچ ہرگز نہیں، کیونکہ

چھپا کر آستیں میں بجلیاں رکھی گردوں نے
عنادل باغ کے غافل نہ بیٹھیں آشیانوں میں

ہمارے نزدیک اس مسئلہ کے مستقل اور پائیدار حل کے لئے یکے بعد دیگرے حسب ذیل اقدامات باسرع مایمکن اٹھانے لازمی اور ناگزیر ہیں۔

① اگرچہ اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل امریکہ سمیت پانچ ملکوں کی لونڈیاں ہیں۔ ان میں شنوائی کی اگرچہ کوئی امید نہیں تاہم اقوام متحدہ کے یونیورسل ڈیکلریشن آف ہیومن رائٹس اور انٹرنیشنل لاء کے حوالہ سے اقوام متحدہ کو اچھی طرح جھنجوڑا جائے یعنی سب سے پہلے اقوام متحدہ کے تمام مسلمان ارکان اس قدر منظم اور بھرپور مطالبہ کریں کہ وہ اپنے چارٹروں کے مطابق اسلام سمیت تمام رائج مذاہب۔ ان کی کتابوں اور ان کے انبیاء کے ناموس کے تحفظ کے لئے تعزیری قانون سازی پر مجبور ہوجائے۔

① اگر اقوام متحدہ اس پر تیار نہ ہوتو پھر سلامتی کونسل اور دوسرے بین الاقوامی اداروں پر دستک دی جائے۔ اگر وہاں بھی کامیابی نہ ہوتو پھر نہ صرف ان نام نہاد امن اداروں کا مکمل بائیکاٹ کرکے امریکہ، اٹلی، ڈنمارک، جرمنی، فلپائن، ناروے اور حامی ملکوں کے سفارت خانے بند کردیئے جائیں اور اپنے سفیروں کو واپس بلا کر ان سے کئے گئے تمام سیاسی، اقتصادی معاہدات کالعدم قرار دے کر اپنا الگ اسلامی بلاک اور تجارتی منڈی قائم کی جائے۔

③ ان ملکوں کو تیل کی سپلائی بند کردی جائے۔ عالم عرب کے تمام سرمایہ دار شیوخ اور دوسرے تمام مسلمان ملکوں سرمایہ دار امریکہ، سوئٹزرلینڈ اور دوسرے مغربی ملکوں کے بینکوں سے اپنا سرمایہ نکال کر اپنا بین الاقوامی اسلامی بینک قائم کرکے اپنے پاؤں پہ کھڑا ہونے کی کوشش کریں۔ اللہ کا دیا ہمارے پاس سب کچھ وافر موجود ہے۔ یہ کوئی انہونا کام نہیں۔ ضرورت صرف اسلامی عصبیت، دینی حمیت، ملی غیرت، اسلام اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غیر مشروط مگر مخلصانہ محبت اور توکل علی اللہ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل عمیم سے دولت ہمارے پاس موجود ہے۔ ڈاکٹر عبدالقدیر جیسے کہنہ مشق ایٹمی سائنسدان موجود۔ بین الاقوامی شہرت کے مالک وکلاء، جج، سفراء، دانشور، صحافی اور حربی پالیسی ساز تجربہ کار اور گھاگ جنرل اور لاکھوں کی تعداد میں مسلم مسلح افواج، ایٹم بم اور میزائل موجود اور مزید تیار کرنے کی صلاحیت موجود۔ لہٰذا اقوام متحدہ کے مقابلہ میں مسلم اُمہ کے روشن مستقبل کے لئے مالی، اخلاقی اور جانی قربانی سے دریغ نہیں ہونا چاہئے۔ اگر اُمت مسلمہ ایسا نہیں کرتی تو پھر مسلمان حکمران، فرمانروا، لیڈر، جنرل اور سرمایہ دار یاد رکھیں کہ اگر وہ اپنے اقتدار اور سرمایہ کی خاطر ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے مندرجہ بالا اقدامات کرنے کے لئے تیار نہیں تو ان کے اقتدار کو بھی دوام نہیں۔ کہاں ہے مسلمان سلطان کی شان وشوکت؟ کہاں ہیں قیصر وکسریٰ کی حکومتیں؟ کہاں ہیں سارے ہندوستان حکومت کرنے والے مغل حکمران؟ جب وہ خود مختار حکمران نہیں رہے تو آپ جو امریکہ وغیرہ مغربی ملکوں کی مہیا کردہ بیساکھیوں کے سہارے اقتدار میں رہنے کے ہرگز نہیں اور ان کی یہ ہوس اقتدار ان کی عیش وعشرت ان کو دنیا میں ذلت وخواری سے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی گرفت سے ہرگز بچا نہ سکے گی۔

حاصل کلام

یہ کہ اسلام کا فروغ واستحکام اور ناموس رسول ﷺ کے تحفظ کا پائیدار اور کامیاب حل صرف جہاد فی سبیل اللہ مضمر ہے اور جہاد کے لئے مسلمانوں کا باہمی اتحاد، اسلامی بلاک، اسلامی بینک کا قیام بعجلت تام ازبس ضروری اور ناگزیر

ہے۔لہٰذا اسلامی بلاک بنا کر اپنے تمام مالی سیاسی اور ایٹمی وسائل یکجا کرے جہاد فی سبیل اللہ کا اعلان کر دینا چاہئے۔ پھر دیکھئے اللہ تعالیٰ کی نصرتیں اور غیبی امداد کس طرح غازیان اسلام کا استقبال اور قدم بوسی کرتی ہے۔﴿إِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ، وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا﴾

ڈاکٹر اقبال بھی مسلمانان عالم سے یہی مطالبہ کرتے وفات پا گئے۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے ۔۔۔ نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر

ہردرد مند دل کو رونا یہ میرا رولا دے ۔۔۔ بیہوش جو پڑے ہیں شاید انہیں جگا دے

اللهم أعز الإسلام والمسلمين حيثما كانوا مشارق الأرض و مغاربها

ایں دعا از من جملہ جہاد آیان

داریم نشاں ز گنج مقصود ترا

ماگر نہ رسیدیم تو شائد برسی

محمد عبیداللہ خان عفیف

دار الإفتاء مسجد أمة العزیز اہل حدیث، فیصل آباد



مت کرو مجبور ہم کو......

تف ہے اہل دہر اس آزادئ اظہار پر ۔۔۔ جو عمل کیچڑ اچھالے سید ابرار پر

اب خدائی فیصلے کے منتظر ہیں اہل حق ۔۔۔ حملہ آور پیروئے ابلیس ہے سرکار پر

فرض ہے فی الفور امراض اہانت کا علاج ۔۔۔ قرض ہے یہ اک، غلامان شہِ ابرار پر

دشمنانِ شاہ دیں کا ہو مسلسل بائی کاٹ ۔۔۔ ہے گراں وار معیشت مجمع کفار پر

ہستی پرنور کی توہین پر خوں روئے گا ۔۔۔ پیش ہوگا شاتم ختم الرسل جب نار پر

کر رہے ہیں ہم زباں پر اور قلم پر اکتفا ۔۔۔ مت کرو مجبور ہم کو زور پر تلوار پر

پھر مقابل اہل حق کے، ملت واحد ہے کفر ۔۔۔ ہے جبھی چشم عنایت موت کے حق دار پر

احتجاجِ عالم اسلام ہے فطری عمل ۔۔۔ شیر نر بپھرے نہ کیوں، روباہ کی اہلکار پر

حال ہمدردانِ ملت ماورائے فہم ہے ۔۔۔ تند خو اپنوں کے حق میں، رحم دل اغیار پر

میرے بازو، میرا سر، جب تک سلامت ہے اثر ۔۔۔ کوئی کیوں انگلی اٹھائے گا مرے سرکار پر

[اثر جون پوری]

بشکریہ ماہنامہ 'عرفات'

مغرب توہین آمیز خاکے کیوں بناتا ہے؟

آج کل مسلمان دنیا بھر میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف پرزور احتجاج کر رہے ہیں اور اس سلسلے میں میڈیا پر ہر طرح کی خبریں، مظاہرے ومباحثے، مضامین اور مقالات شائع ہو رہے ہیں اور عملاً یہ احتجاج روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ توہین آمیز خاکوں کی وجہ سے مسلمانوں کا اشتعال میں آنا لابدی امر ہے۔ دنیا بھر کے مسلمانوں میں اس بارے میں جو اتفاق رائے سامنے آیا ہے اس کی مثال ماضی قریب میں نہیں ملتی۔ خوش آئند امر یہ ہے کہ ان خاکوں کی مذمت کرنے والوں میں جہاں مسلمان پیش پیش ہیں وہاں ہر مذہب سے تعلق رکھنے والے بھی ان کے ہم نوا ہیں، یہاں تک کہ دین و مذہب سے بالاتر ہو کر آزاد خیال لیکن سنجیدہ فکر لوگ بھی ان خاکوں کی مذمت کر رہے ہیں۔ اہل مغرب توہین آمیز خاکے کیوں شائع کرتے ہیں؟ اس تفصیل میں جانے سے قبل ان خاکوں کی مختصر تاریخ اور پس منظر بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

توہین آمیز خاکوں کی اوّلین اشاعت ستمبر ۲۰۰۵ء میں ہوئی۔ یہ خاکے ڈینیل پائپس نامی متعصب امریکی یہودی کے شرپسند، غلیظ ذہن کی اختراع کے نتیجے میں منصۂ شہود پر آئے۔ اس کے بعد اب تک دو سالوں میں گاہے بگاہے یہ خاکے شائع ہوتے رہے۔ دوسری بار فروری ۲۰۰۶ء میں اور تیسری بار اگست ۲۰۰۷ء میں ہوئے۔ رواں سال میں ۱۳ فروری کو ایک بار نئی منصوبہ بندی اور اشتراک کے ساتھ بیک وقت سکنڈے نیویا کے ۱۷ اخبارات نے انہی خاکوں کو ایک بار پھر شائع کر دیا۔

منظم سازش یا اتفاقی حادثہ

توہین آمیز خاکوں کے جائزہ سے اس امر میں کوئی شبہ نہیں رہتا کہ یہ سارا عمل ایک منظم منصوبہ بندی اور گہری سازش کا نتیجہ ہے۔ یہ کوئی اتفاقی حادثہ نہیں بلکہ باقاعدہ مذموم مقاصد واَہداف کے پیش نظر کارٹونوں کے مقابلے منعقد کروا کر ڈنمارک کے اخبارات کو اس بنا پر ان کی اشاعت کے لئے منتخب کیا گیا، کیونکہ وہاں جدید تہذیب کے چند کھوکھلے نعرے زیادہ شدت اور شور وغلغلے کے ساتھ زیر عمل ہیں اور اس کے بعد سے اب تک ان خاکوں کی اشاعت کا سلسلہ بڑے پیمانے پر جاری ہے اور مختلف ویب سائٹس پر بھی یہ ہر وقت ملاحظہ کیے جاسکتے ہیں۔ اس گھناؤنی سازش میں صرف ڈنمارک کے چند اَخبارات شریک نہیں بلکہ فرانس، جرمنی، ناروے، ہالینڈ اور اٹلی سمیت تمام امریکی ریاستوں کے ذرائع ابلاغ بھی برابر کے شریک ہیں۔ ان خاکوں کی بڑے پیمانے پر اشاعت اور مذکورہ ممالک کے عوام الناس کا ان کو گوارا کرنا اور اپنے میڈیا کے خلاف احتجاج نہ کرنا اس امر کا بین ثبوت ہے کہ یہ سب کچھ منظم طریقے سے طے پا چکا ہے۔ یہی نہیں بلکہ دنیا کی دو بڑی ویب سائٹس 'فری فار آل' اور 'یوٹیوب' شروع دن سے ہی ان خاکوں کی بڑے پیمانے پر اشاعت کر رہی ہیں۔ ان دونوں ویب سائٹس کے مرکزی کمپیوٹر سسٹم (Servers)

☆ سابق متعلم المعهد العالي للدعوة والإعلام، تابع جامعہ لاہور الاسلامیہ

امریکی ریاست فلوریڈا میں ہیں۔ اسلام اور پیغمبرِ اسلام کے خلاف اس بھیانک سازش میں گستاخانہ خاکوں کے علاوہ خانہ کعبہ اور دیگر اسلامی اَحکام و شعائر کی توہین کے بہت سے کردار بھی اس وقت مغرب میں سرگرم عمل ہیں۔ لحہ بہ لحہ اس سازش کو جس طرح پروان چڑھایا گیا اور جن جن مراحل سے اسے گزارا گیا اس کا تفصیلی تذکرہ ہفت روزہ 'ندائے ملت' کے یکم مارچ ۲۰۰۶ء کے شمارے میں ایک مستقل مضمون میں کیا گیا ہے۔ یوں بھی ڈنمارک سکنڈے نیوین ممالک میں سب سے زیادہ یہودیت نواز ملک ہے۔ اس لئے اسی ملک میں اس سازش کا بیج ڈالا گیا ہے۔ اس سازش کا مختصر تذکرہ حسب ذیل ہے:

ان خاکوں کی اشاعت کے دو بنیادی کردار ہیں: پہلا ڈینیل پائیس نامی امریکی عیسائی جو صدر بش کے ساتھ گہرے سیاسی و تجارتی مراسم رکھنے کے علاوہ بعض کمیٹیوں کا رکن بھی ہے۔ امریکی اخبارات اسے 'اسلام فوبیا کا مریض' اور مغربی دانشور 'اسلام دشمن' قرار دیتے ہیں۔ اسلام کے نام پر دنیا بھر میں جہاں کہیں کوئی بھی سرگرمی ہو، وہ اس کے لئے ہر قسم کی مدد دینے کیلئے تیار رہتا ہے۔ دوسرا اہم کردار جیلانڈ پوسٹن نامی اخبار (یہودی کلچر) کا ایڈیٹر فلیمنگ روز ہے۔ مسلمانوں کے خلاف یہ منظم سازش عیسائیوں اور یہودیوں کی ملی بھگت کا نتیجہ ہے۔ یہ ایڈیٹر کافی عرصے سے توہین رسالت کے موقع کی تلاش میں تھا کہ کرے بلوٹکن نامی ایک ڈینش مصنف نے نبی ﷺ پر ایک مختصر کتاب میں شائع کرنے کے لئے اس سے آپ کا کوئی خاکہ طلب کیا۔ اس تقاضے پر فلیمنگ نے ڈینیل کی حمایت اور تعاون کے بل بوتے پر آپ ﷺ کے خاکے بنانے کے لئے اپنے اخبار میں اشتہار شائع کرا دیا۔ ۴۰ میں سے ۱۲ بدبخت کارٹونسٹ اس مذموم حرکت کے لئے آمادہ ہوئے اور ان میں سے ویسٹرگارڈ نامی ملعون کارٹونسٹ نے توہین آمیز خاکے تیار کئے۔ اپنے قتل کا فتویٰ ملنے کے بعد سے یہ شخص روپوش یا ڈینش پولیس کی حفاظت میں ہے جبکہ فلیمنگ صیامی (امریکہ) میں اپنے دوست ڈینیل کی میزبانی اور تحفظ سے محفوظ ہے۔

روزنامہ ڈان ۱۹ر فروری ۲۰۰۶ء میں ان خاکوں کا کچا چٹھا واضح کرنے کے بعد لکھا ہے کہ یہ واقعہ کوئی حادثہ نہیں بلکہ ایک سوچی سمجھی ذہنیت ہے، جیسا کہ واشنگٹن پوسٹ نے بھی یہی قرار دیا ہے۔ خود فلیمنگ روز سے جب اپنے طرزِ عمل پر افسوس کے بارے میں پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا کہ ایسی کوئی بات نہیں۔ بہرکیف ان خاکوں کی اشاعت کے پس پردہ ایک جذبہ کارفرما رہا ہے اور وہ دہشت گردی ہے جسے اسلام سے روحانی اسلحہ فراہم ہوتا ہے۔

[تفصیل کے لئے دیکھئے: محدث، مارچ ۲۰۰۶ء]

محترم جاوید چودھری نے بھی اسی خیال کا اظہار کیا ہے کہ یہ ایک سوچی سمجھی سازش ہے، چنانچہ لکھتے ہیں:

''جہاں تک توہین آمیز خاکے شائع کرنے والے اخبار کا تعلق ہے...... جس کی پیشانی پر یہودیوں کا عالمی نشان 'سٹار آف ڈیوڈ' اس کے متعصب یہودی ہونے کا برملا اظہار ہے...... اسی اخبار نے دو برس قبل حضرت علیہ السلام کے بارے میں بعض متنازعہ خاکے شائع کرنے سے انکار کیا تھا، کیونکہ انکی نظر میں اس سے ان کے بعض قارئین کے جذبات متاثر ہونے کا خدشہ تھا۔ وہ خاکے کرسٹوفر زیلر نامی کارٹونسٹ نے بنائے تھے۔ مذکورہ خاکوں کی اشاعت کے عمل کا بھی اگر جائزہ لیا جائے تو حادثہ کی بجائے ایک منظم سازش کا پتہ چلتا ہے۔'' [روزنامہ جنگ ۱۶ر فروری ۰۸ء، کالم: 'زیرو پوائنٹ']

کچھ عرصہ قبل ہالینڈ میں اسلام مخالف ایک فلم تیار کی گئی جس میں اسلامی تعلیمات واحکام کا تمسخر اڑایا گیا اور بہت سے اسلامی شعائر کو ہدف تنقید بنایا گیا۔ یہ فلم بھی باقاعدہ سازش کے تحت تیار کی گئی۔ اس بارے میں ہفت روزہ 'ندائے

ملت' کے تجزیہ نگار محمد انیس الرحمٰن لکھتے ہیں:

''اگر ہالینڈ میں اسلام کے خلاف 'فلم' بنائی گئی ہے تو کیا ڈچ قوم کو اسلام کا کوئی اِدراک نہیں؟ شاید ایسا نہیں، میں اس بات کو اس لئے بھی کہہ سکتا ہوں کہ راقم (انیس الرحمٰن) خود ہالینڈ کی مشہور زمانہ قدیم 'لائڈن یونیورسٹی' میں اِستشراقیت (Orientialism) کے موضوع پر کام کرتا رہا ہے۔ اِستشراقیت یا اورینٹلزم کا مطلب ہے کہ مغرب کے مشرق خصوصاً اسلام کے حوالے سے کام کی نوعیت کو جاننا اور مستشرقین کے فکری، مذہبی اور سیاسی پس منظر کا جائزہ لینا، لائڈن یونیورسٹی کا شمار یورپ کی چند بڑی اور قدیم یونیورسٹیوں میں ہوتا ہے۔ اس کی سب سے بڑی خصوصیت اس کا 'اسلامک ڈیپارٹمنٹ' ہے جس کی عمر آٹھ سو سال بتائی جاتی ہے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ اس اسلامی شعبے میں کوئی مسلمان استاد تلاش کرنے سے بھی نہیں ملتا جبکہ چیئرمین بھی عیسائی یا یہودی ہوتا ہے۔ اس شعبے سے متصل 'ہیبرو ڈیپارٹمنٹ' یعنی عبرانی شعبہ جو یہودیت کے حوالے سے 'خدمات' انجام دیتا ہے۔ اس شعبے کا بھی اسلامی شعبے میں خاص عمل دخل ہے...... اس شعبے کے چیئرمین کے دفتر جانے سے پہلے جو ہال آتا ہے اس کی دیواروں پر قد آدم سائز میں لکڑی کی مینا کاری کے ساتھ سورہ رحمٰن لکھی ہوئی دیکھی جاسکتی ہے۔ پہلی مرتبہ داخل ہونے والا شاید اسے اسلام کی فکری خدمت کا کوئی بڑا مرکز سمجھے، لیکن درحقیقت یہاں اسلام سے متعلق قیمتی لٹریچر تو موجود ہے مگر یہاں کام کسی اور نوعیت کا کیا جاتا ہے اب جبکہ ہالینڈ نے (اسلام مخالف) متنازعہ 'فلم' بنائی ہے تو کیا اس کے پروڈیوسر نے لائڈن یونیورسٹی کے شعبہ اسلامی علوم سے رجوع نہ کیا ہوگا؟ حقیقت یہ ہے کہ جو کام بڑے مغربی ممالک کسی وجہ سے علانیہ نہیں کرتے، اس کے لئے چھوٹے یورپی ملک کو تیار کیا جاتا ہے اور اسے آزادئ رائے کا نام دیا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کہنے کو تو یہ ملک عیسائی ملک کہلاتے ہیں مگر حقیقت میں ان کا شمار لادینی ریاستوں میں ہوتا ہے۔'' [نداے ملت، ۱۳ تا ۱۹ مارچ ۲۰۰۸ء]

اس گھناؤنی سازش کی قیادت مغرب کا وہ طبقہ کررہا ہے جو مذہب سے خدا واسطے کا بیر رکھتا ہے اور انسانیت کو مذہب سے بیزار کرنا اس نے اپنا مشن بنا رکھا ہے۔ یہ وہی طبقہ ہے جس نے چند سال قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بھی ایسی ہی ایک متنازعہ فلم 'ڈاونسی کوڈ' کی بڑے پیمانے پر نمائش کی، جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو [نعوذ باللہ] ولد الزنا ثابت کرتے ہوئے ان کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام کے کردار پر بھی کیچڑ اچھالا۔ اس فلم کی اشاعت سے عیسائیوں میں بھی شدید ردّعمل پیدا ہوا، لیکن آزادئ اظہار کے نام پر آج تک اس بدنام زمانہ فلم کی نمائش جاری ہے۔

مندرجہ بالا دلائل سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہوجاتی ہے کہ نبی ٔرحمت ﷺ کے بارے میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت اور اسلام مخالف فلموں کی نمائش سوچی سمجھی سازش اور منظم منصوبہ کا حصہ ہیں۔

خاکے کیوں بنائے جاتے ہیں؟

اب ہم ان وجوہ کا جائزہ لیتے ہیں جو توہین آمیز خاکوں کی تیاری اور اِشاعت کا محرک بنتی ہیں:

پہلی وجہ اہل مغرب کی نبی کریم ﷺ سے عداوت و دشمنی ہے، جس کا اظہار وہ مختلف قسم کی نازیبا حرکات کرکے کرتے رہتے ہیں۔ یہ لوگ روزِ اوّل سے مسلمانوں کا نبی ﷺ سے تعلق کو کمزور کرنے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ اِن کی ناپاک کوشش ہے کہ مسلمانوں کی محبوب ترین شخصیت کو متنازعہ بنادیا جائے تاکہ اس عظمت اور توقیر و تعظیم کو زد پہنچائی جاسکے جو آپ ﷺ کے پیروکاروں کے دلوں میں پائی جاتی ہے۔ اس کے لئے وقتاً فوقتاً وہ تاجدار انبیاء ﷺ کی شان میں ہذیان بکتے رہتے ہیں، جس کی چند مثالیں ملاحظہ کیجئے۔

گولڈزیہر یہودی مستشرق ہے۔ دیگر مستشرقین کی طرح اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے خلاف اس کا تعصب اور

عناد کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں، مسلم دنیا میں وہ اسلام دشمن اور علمی خیانت کی وجہ سے بدنام ہے۔ وہ نبیؐ رحمت ﷺ کی مدنی زندگی کے متعلق یوں رقم طراز ہے:

''محمد (ﷺ) نے ایک دم اپنا رخ ان اطراف کی طرف کیا جن کا تعلق دنیا سے تھا، چنانچہ وہ دنیا میں تلوار لے کر وارد ہوئے انہوں نے جنگ کا بگل بجایا اور اپنی حکومت قائم کرنے کے لئے ان کی تلوار سے خون ٹپکنے لگا۔ اپنے مشن کی نمایاں کامیابی جس نے سرزمین عرب کی سیاسی فضا کو یکدم بدل ڈالا اور جس سلسلے میں انہوں نے لیڈر اور رہنما کا کردار ادا کیا، انہوں نے جنگ کا جو بگل بجایا، وہ حقیقی تھا۔ ان کی تلوار سے خون ٹپکتا تھا اور اس طرح انہوں نے اسلامی جنگوں کا ایک نیا نقشہ اپنی مملکت میں پیش کیا اور یہی ان کے کردار کا ماحصل ہے۔''

("*Interoduction to Islamic Theology and Law*" by Goldziher lg` P:23)

اسی طرح مستشرق ولیم منٹگمری واٹ واقعات وحقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے کا عادی ہے جس سے حقیقت مستور ہوکر رہ جاتی ہے۔ یہ بدبخت نبی کریم ﷺ کی زندگی کو غارت گری اور جہاد کو ڈاکہ زنی اور لوٹ مار کا نام دے کر بڑے مکروفریب کے ساتھ نبی کریم ﷺ اور قرآن مجید کے بارے میں یوں یاوہ گوئی کرتا ہے۔

''محمد (ﷺ) جب ۶۲۲ء میں مدینہ گئے تو مہاجرین میں سے چند ایک قبائلی ان ڈاکوں میں مصروف ہوگئے۔ غالباً اس کا مقصد اوروں کو ترغیب دینا تھا تاکہ وہ بھی ان ڈاکوں میں شرکت کریں جسے قرآن نے اللہ کے راستے میں جہاد قرار دیا ہے۔''

("*Islamic Surveys*" by W. Montgomery Watt, P.56)

تقسیم ہند سے پہلے یوپی کے گورنر ولیم میور نے سیرت النبی ﷺ پر ایک کتاب لکھی جس میں اس نے رسول اکرم ﷺ کے بارے میں اپنے خبث باطن کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے:

''دو چیزیں انسانیت کی سب سے بڑی دشمن ہیں ایک محمد (ﷺ) کا قرآن اور دوسری محمد (ﷺ) کی تلوار۔''

[موج کوثر از شیخ محمد اکرم: ص ۱۶۳]

اِن حوالہ جات سے جہاں مغرب کی مسیحی دنیا کی علمی و تاریخی خیانت کا ثبوت ملتا ہے وہاں اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے خلاف اِن کے معاندانہ رویے اور 'خدا واسطے کا بیر' بھی واضح ہوجاتا ہے۔ جب اس طرح لغویات وہفوات بکنے کے باوجود ان کے تعصب اور حسد کی آتشِ انتقام ٹھنڈی نہیں ہوئی تو پھر یہ بدبخت توہین آمیز خاکے بنا کر اپنے 'درد' کا مداوا کرنے کی کوشش کرنے لگے۔

جہاد کو دہشت گردی ثابت کرنا

دینِ اسلام میں جہاد کو جو مقام ومرتبہ حاصل ہے، وہ کسی اہل علم پر مخفی نہیں، یہی وجہ ہے کہ جہاد کو اسلام کے کوہان کی چوٹی قرار دیا گیا ہے۔ مسلمانوں میں جذبہ جہاد بیدار ہوتو دنیا کی کوئی طاقت ان کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ اس لئے قرآن وحدیث میں اہل ایمان کو جہاد سے پیوستہ رہنے کی تاکید وترغیب دی گئی ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب تک مسلمان علمِ جہاد تھامے رہے، فتح وکامرانی اور عروج واقبال ان کے ماتھے کا جھومر بنا اور جب سے انہوں نے جہاد سے روگردانی کی ذلت و رسوائی ان کا مقدر بن گئی۔ اسلام دشمن اس اَمر سے بخوبی واقف ہیں کہ وہ میدان کارزار میں فدائیانِ اسلام کی کاری ضربوں کا مقابلہ نہیں کرسکتے، اس لئے وہ مسلمان کو جہاد سے برگشتہ کرنے کے لئے مختلف قسم کے حیلے بہانے تراشتے رہتے ہیں۔ ان کی کوشش ہے کہ مسلمانوں کو جہاد سے دور کردیا جائے، کیونکہ جب مسلمان

آلات ضرب وحرب سے بیگانے ہوجائیں تو انہیں تر نوالہ سمجھتے ہوئے آسانی سے نگل لیا جائے گا۔اس لئے تمام عالم کفر بالخصوص جہاد کو دہشت گردی اور پیغمبر اسلام کو دہشت گرو قرار دینے کے لئے دن رات پروپیگنڈہ کررہے ہیں۔ مغربی ذرائع ابلاغ، جہاد اسلامی کو بنیاد بنا کر حقائق کو مسخ کرکے دنیا کے سامنے اسلام پر تشدد مذہب ثابت کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں اور دنیا کو یہ باور کرانے کی کوشش کررہے ہیں کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے، نیز جہاد کو دہشت گردی قرار دینے کے ساتھ واشگاف الفاظ نبیؐ رحمت پر دشنام طرازی کرتے ہیں۔ اَقوام مغرب جہاد سے کس قدر خائف ہیں، اس کا اندازہ ان کے چند مشہور سکالرز مؤرخین کے درج ذیل اَقوال سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

جیسا کہ پچھلے صفحات میں گزرا ہے کہ ولیم میور ایک متعصب عیسائی مستشرق ہے۔ایک جگہ وہ اسلام کی اَخلاقیات کا جائزہ پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''ہجرت سے قبل محمد ﷺ ببانگ دہل کہتے تھے کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں، لیکن جونہی انہوں نے قوت حاصل کی تو تلوار نکال لی جسے پھر واپس نیام میں نہیں رکھا گیا اور ان کے پیروکار بھی انہی کے نقش قدم پر چلتے رہے۔''

(*"Mohamed and Islam"* by Sir William Mur. P:228)

برطانوی مستشرق سٹینلے لین پول جس کی اسلام دشمنی سے ہرکہ ومہ بخوبی واقف ہے، اس خانہ ساز مفروضے کو اس طرح بیان کرتا ہے:''اسلام نے اس وقت مستقل اور عالمگیر دین کی حیثیت اختیار کی جب اس نے زرہ پہنی اور جنگجو دین بنا۔'' ("The Moors in Spain Stanley Lan Poole,P:51)

اسی طرح ڈی ایس مارگولیتھ اپنی کتاب میں رقم طراز ہے:''اسلام ہجرت کے آٹھویں سال میں تلوار کے زور سے پھیلایا گیا۔'' (*"Mohammadanism and the Islamic World"* by D.S Margoliauth, P:9)

لبنانی مستشرق فلپ کے ہٹی دین اسلام کو جنگجویانہ دین قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے:

''اسلام نے ثابت کردکھایا کہ جسے دنیا تسلیم کرتی آئی ہے کہ یہ ایک جنگجویانہ سیاست پرمبنی دین ہے۔''

(*"History of the Arabs"* by Philip khuri Hitti, P:117)

تعجب تو اس بات پر ہے کہ رواداری اور امن عالم کی پرچارک نام نہاد 'مہذب' دنیا کی پیشوا ریاست U.S.A کی اعلیٰ ترین عدالت سپریم کورٹ میں تاریخ عالم کی عظیم ترین قانون دہندہ ہستیوں کو ایک حجری تصویر میں دکھایا گیا ہے جس میں ختمی مرتبت ﷺ کو ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے ہاتھ میں تلوار تھامے دکھایا گیا ہے۔ مذکورہ سپریم کورٹ کی داخلی دیوار پر سیدنا موسیٰ وسلیمان علیہما السلام کنفیوشس اور شارلیمان جیسی دیگر قانون دہندہ شخصیات کے ساتھ نبیؐ رحمت ﷺ کی یہ خود اختراعی قیاسی تصویر ۱۹۳۳ء سے تاحال آویزاں ہے۔[رسول اکرم ﷺ اور رواداری از حافظ محمد ثانی: ص ۲۱۰]

جہاد اور پیغمبر جہاد سے بغض وعناد ہی ہے کہ حال میں جو توہین آمیز خاکے شائع کئے گئے، ان میں سب سے زیادہ شدید ردّعمل جس خاکے پر سامنے آیا، وہ خاکہ ہے جس میں نبیؐ کریم ﷺ کے چہرہ انور کو نعوذ باللہ کراہت آمیز مشابہت دے کر عمامہ مبارک میں ایک بم کو چھپا ہوا دکھایا گیا ہے جس کا ایک سرا ایک طرف سے ابھرا نظر آتا ہے، یہ خاکہ گویا اس امر کا یک رمزی اظہار ہے کہ اسلام دین امن نہیں بلکہ عصبیت و جارحیت کا علمبردار مذہب ہے۔اسی طرح دیگر خاکوں میں بھی اسلام کے تصور جہاد کو ہدف ملامت قرار دیتے ہوئے گہرے طنز کے تیر چلائے گئے ہیں۔ ابھی حال ہی میں ہالینڈ میں اسلام کے خلاف جو بدنام زمانہ فلم 'فتنۃ' تیار ہوئی ہے جس کی تفصیل 'رشد' کے سابقہ شمارے

میں گزر چکی ہے، اس فلم میں بھی جہاد کو بالخصوص ٹارگٹ کیا گیا ہے۔ چنانچہ فلم کی ابتداء میں نبی ﷺ کے انتہائی توہین آمیز خاکے دکھانے کے بعد سورۃ الانفال، سورۃ النساء اور سورہ محمد کی آیات جہاد تلاوت کی گئی ہے۔ اس کے بعد جلی کٹی لاشیں، برطانیہ میں رونما ہونے والا ۷ رجولائی کا حادثہ اور دیگر خلاف حقیقت واقعات ذکر کر کے یہ باور کرانے کی کوشش کی گئی ہے کہ اسلام معاشرے میں تشدد کو فروغ دیتا ہے، دنیا کے امن کو تباہ کرنا چاہتا ہے۔ تلوار کے زور پر دنیا کو حلقہ بگوش اسلام کرنا چاہتا ہے اور اسلام کا نظریہ جہاد صرف اور صرف دہشت گردی کو فروغ دینے کے لئے ہے۔

یورپ وامریکہ میں تیزی سے پھیلتے ہوئے اسلام کو روکنا

اسلام اپنی انسانیت نواز خوبیوں کے باعث روز اوّل سے مسلسل پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ آج دنیا بھر میں ایک ارب پچاس کروڑ کے لگ بھگ انسان حلقہ بگوش اسلام ہیں اور اس زمانے میں دیارِ مغرب میں اسلام کے فروغ کی رفتار تیز تر ہوگئی ہے، بالخصوص سانحہ نائن الیون کے بعد امریکہ اور یورپ میں قبول اسلام کی شرح فزوں تر ہے، بلکہ اسلام یورپی ممالک کا دوسرا سب سے زیادہ وسعت پذیر دین بن چکا ہے۔ نصف صدی کے عرصے میں عیسائیت کے تمام فرقوں اور مسلکوں میں ۱۳۸ فیصد اضافہ ہوا جب کہ اہل اسلام میں اضافہ نا قابل یقین حد تک ۲۳۵ فیصد ہوا جس سے یہ بات واضح ہوجاتی کہ امریکہ اور برطانیہ میں اسلام سب سے تیزی سے پھیلنے والا دین ہے۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ برطانیہ میں مسلمانوں کی تعداد (Methodists) عیسائیوں کی تعداد سے زیادہ ہے۔ لندن سے (IINA) کی رپورٹ کے مطابق ندوۃ الشباب العالمي الإسلامي یا ''ورلڈ اسمبلی آف مسلم یوتھ (WAMY) کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر مانع سعید جہنی نے بتایا کہ تقریباً ۴۰۰ ملین مسلمان (۴۰ کروڑ، یعنی دنیا کی کل مسلمان آبادی کا ایک تہائی) دنیا کے مختلف غیر مسلم ممالک میں اقلیتوں کی حیثیت سے رہتے ہیں۔ امریکہ میں اسلام قبول کرنے والوں کی شرح کے بارے میں مسٹر سیج باغل کا کہنا ہے:

''ایک اندازے کے مطابق ہر سال تقریباً ۵۰۰۰۰ امریکی اسلام قبول کرتے ہیں۔''

۱۹۹۴ء میں سعودی گزٹ کو ارسال کردہ ایک خصوصی رپورٹ میں مسٹر سیج باغ لکھتے ہیں:

''اگلی صدی کی ابتداء ہی میں مسلمانوں کی تعداد امریکہ کے ۶۰ لاکھ یہودیوں سے بڑھ جائے گی اور اس طرح اسلام امریکی قوم کا دوسرا سب سے بڑا مذہب ہوجائے گا۔''

مسٹر باغل کی یہ پیش گوئی پوری ہوچکی ہے اور الحمدللہ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق امریکہ میں مسلمانوں کی تعداد یہودیوں سے بڑھ کر ۷۰ لاکھ سے تجاوز کرچکی ہے، جہاں تک برطانیہ کا تعلق ہے تو اخبار 'ریاض ڈیلی' میں دیئے گئے اعداد وشمار کے مطابق برطانیہ اور آئرلینڈ میں تقریباً ۲۰ لاکھ مسلمان ہیں جن میں ایک تہائی بچے اور نوجوان ہیں۔ برطانیہ میں ۱۰۰۰ سے زائد مساجد اور سینکڑوں اسلامی ادارے ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق برطانیہ میں تقریباً ۱۵ لاکھ مسلمان ہیں جن میں سے ایک اندازے کے مطابق ۲۰۰۰۰ نومسلم ہیں اور برطانیہ میں اسلام کو سب سے زیادہ تیزی سے پھیلتا ہوا دین سمجھا جاتا ہے۔

فرانس میں مسلمانوں کی آبادی اور قبولِ اسلام کی شرح کو ایک رپورٹ میں یوں بیان کیا گیا ہے:

''فرانس میں مسلمان کل آبادی کا تقریباً ۷ فیصد ہیں جب کہ غیر سرکاری اعداد وشمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان میں سے ۳۸

فیصد مسلمان پیرس اور اس کی نواحی بستیوں میں رہتے ہیں۔"

اٹلی میں مسلمانوں کی تعداد اور حیثیت حیرت انگیز ہے مسٹر فلپ پلیلہ (Mr. Philip Pullella) روم سے لکھتے ہیں:

"اگر چہ یہ بات اٹلی کے کیتھولک مذہب سے وابستہ لوگوں کے لئے اب بھی حیرت انگیز ہے، مگر اسلام بہرحال یہاں دوسرا سب سے بڑا مذہب بن چکا ہے۔ تقریباً ۶ لاکھ ۵۰ ہزار مسلمان اٹلی میں آباد ہیں جن میں سے کم از کم ۸۵۰۰۰ روم میں رہتے ہیں۔ مسلمانوں کے اپنے ذرائع کا کہنا ہے کہ اگر اس تعداد میں دوسرے ممالک سے آئے ہوئے غیر رجسٹرڈ شدہ مسلمانوں کو بھی شامل کرلیا جائے تو یہ تعداد دس لاکھ تک پہنچ سکتی ہے۔ اس کے مقابلے میں اٹلی میں یہودیوں کی تعداد صرف ۳۵۰۰۰ ہے جس میں سے ۱۵۰۰۰ روم میں رہتے ہیں۔ جرمنی میں مسلمانوں کے بارے میں کچھ عرصہ قبل کے اعداد و شمار کے مطابق مسلمانوں کی آبادی ۱۶ لاکھ سے تجاوز کر گئی ہے۔ اس تعداد میں تقریباً ۵۰ ہزار جرمن بھی شامل ہیں جو دائرہ اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ مشرقی جرمنی میں بھی ۷۰۰۰ مسلمان رہتے ہیں۔

[تفصیل کے لئے دیکھئے: 'اسلام ہی ہمارا انتخاب کیوں؟'، ص ۳۲ تا ۳۸]

قارئین کرام! مندرجہ بالا اعداد و شمار سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ امریکہ و یورپ میں کس قدر تیزی سے اسلام پھیل رہا ہے۔ تیزی سے بڑھتے ہوئے اسلام کے اس سیل رواں کے آگے بند باندھنے کے لئے غیر مسلم متحرک ہو چکے ہیں اور مختلف حیلے بہانے تراش کر اور سازشیں کر کے نورِ اسلام کو بجھانے کی ناکام کوششیں کرتے رہتے ہیں۔ سابق اسرائیلی وزیر اعظم اضحاک رابن (Yitzhak Rabin) نے اسرائیلی پارلیمنٹ کنیسٹ (Knesset) کی کمیٹی برائے اُمور خارجہ اور دفاع کو بتایا کہ اسلامی دنیا میں انتہا پسند انقلابیت ہماری قوم (یہودیوں) کی سالمیت کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہے۔ اگر اصل خطرے کی تعریف کی جائے تو وہ خطرہ اسلامی انتہا پسندی کی لہر ہے۔

[واشنگٹن رپورٹ آن مڈل ایسٹ افیئرز، جون ۱۹۹۵ء، ص: ۲۲]

حالیہ توہین آمیز خاکے اسی یہودی بغض و عناد اور تعصب کی ایک کڑی ہے جس کا مقصد نبی ﷺ اور اسلام کی حقانیت کو مجروح کر کے دنیا کو تیزی سے پھیلتے ہوئے اسلام سے متنفر کرنا ہے۔

توہینِ رسالت ﷺ کے بارے میں مسلمانوں میں بے حسی پیدا کرنا

مغرب میں اِہانت انبیاء کے حوالے سے جس قدر بے حسی پائی جاتی ہے، وہ کسی ذی شعور پر مخفی نہیں چنانچہ برطانیہ میں مسیحیت کے خلاف کفریہ کلمات (Blasphemy) کو قابل سزا جرم قرار دیا گیا ہے، مگر اس تعزیری قانون کے ہوتے ہوئے برطانیہ میں ایک فلم بنائی گئی جو سراسر قانون کے خلاف ہے اس فلم کا نام (The Last Temptation of Chorist) ہے۔ اس فلم میں نعوذ باللہ مسیح علیہ السلام کی جنسی زندگی کے مناظر دکھلائے گئے ہیں۔ یہ فلم برطانیہ میں سرعام دکھائی جا رہی تھی مگر مذکورہ قانون کے ہونے کے باوجود اس فلم پر کوئی پابندی نہیں لگائی گئی نہ اسکے بنانے والوں کو کوئی سزا دی گئی۔

[ناموس رسالت ﷺ اور قانون توہین رسالت از اسماعیل قریشی: ص ۱۹۵]

ایسے ہی بیسویں صدی کے آغاز ہی میں لندن میں ایک ڈرامے میں نبی کریم ﷺ سمیت بعض دیگر انبیاء کے کردار کو بھی پیش کئے جانے کی خبر ملی۔ اس موقع پر خلیفہ سلطان عبدالحمید نے پہلے سفارتکاری اور بعدازاں یہ دھمکی دے کر اس مذموم فعل کو روبہ عمل آنے سے روک دیا کہ وہ بحیثیت خلیفہ پوری اُمت مسلمہ کو برطانیہ کے خلاف جنگ کا حکم جاری کریں گے۔ [ماہنامہ 'محدث' لاہور، مارچ ۲۰۰۶ء: ص ۷]

اہل یورپ توہین آمیز خاکے اور اسلام مخالف فلمیں تیار کر کے توہین نبوت کے بارے میں یہی بے حسی مسلمانوں، مسلمان رہنماؤں اور مسلمان ریاستوں کے اندر پیدا کرنا چاہتے ہیں کہ وہ توہین نبوت جس پر ان کے ایمان اور اعتقاد کا دارومدار ہے، اسے قطعی اہمیت نہ دیں۔

دنیا کو پیغام رسالت ﷺ سے برگشتہ کرنا

اسلام امن واَمان، رواداری، حسنِ اَخلاق اور مہر و وفا کا دین ہے۔اس کے عقائد سچے، اس کی عبادات سادہ اور انسانی فطرت کے عین مطابق ہیں اور اس کے پیغمبر خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ ہیں جن کی سیرت مطہرہ بنی نوع انسان کے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔اپنی انہی بے مثال روایات وتعلیمات کی وجہ سے اسلام روز بروز پھیلتا جارہا ہے اور معتدل مغربی مفکرین بھی نبیٔ رحمت ﷺ کے پیغام امن وسلامتی کے مداح ہیں اور ببانگ دہل نبی ﷺ کے رفیع الشان ہونے کی گواہی دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مائیکل ہارٹ انگریز مصنف تاریخ انسانی کے سو بڑے آدمیوں کی فہرست مرتب کرنے بیٹھا تو اس کو سرفہرست رکھنے کے لئے پیغمبر اسلام ﷺ کی ذات باکمال صفات کے سوا کوئی اور ہستی نظر نہ آئی۔ یہودیت وعیسائیت کی انسانیت سوز تعلیمات واَحکام کے بالمقابل جب لوگ اسلام کی انسانیت نواز تعلیمات وروایات اور پیغمبر اسلام کے لاثانی حسن اخلاق وحسن کردار کا مطالعہ کرتے ہیں تو وہ حلقہ بگوش اسلام ہوئے بغیر نہیں رہتے جس سے اہل مغرب بری طرح تاؤ پیچ کھاتے ہیں اور وہ تہیہ کر چکے ہیں کہ لوگوں کے سامنے اسلامی احکام وتعلیم کو مسخ کر کے پیش کیا جائے تاکہ لوگ اسلام کی طرف التفات نہ کریں۔اس مقصد کے لئے وہ کبھی توہین آمیز خاکے شائع کرتے ہیں اور کبھی قرآن اور پیغمبر اسلام کے خلاف توہین آمیز فلمیں ریلیز کرتے ہیں، لیکن اس طرح کے اُدچھے ہتھکنڈوں سے نہ اسلام کی اشاعت پہلے رُکی ہے نہ اَب رکے گی۔ ان شاء اللہ

ان نازک حالات میں اُمت مسلمہ کی ذمہ داری

یہ بات ذہن نشین رہنی چاہئے کہ مغرب اس قسم کی حرکتوں سے جلد باز آنے والا نہیں۔اس کے اسلام سے متعلق منفی کاموں کے شعبوں کی جڑیں کئی صدیوں کی کاوشوں میں پنہاں ہیں، جبکہ دوسری جانب مسلم ممالک کا حال عجیب ہے انہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ مغرب کے اس شیطانی طرزِ عمل کا کس طرح جواب دیا جائے۔اگر مغرب علم کے راستے حملہ آور ہوا ہے تو اس کا جواب بھی علم کے راستے ہی سے دینا ہوگا نہ کہ سڑکوں پر توڑ پھوڑ سے۔مغرب کی تو منشا ہی یہ ہے کہ مسلمانوں کی توجہ کو بنیادی مسائل سے ہٹا کر انہیں اس قسم کے ردِعمل میں مبتلا کر دیا جائے۔دورِ استعماریت میں مغرب نے سب سے زیادہ وسائل یونیورسٹیوں اور لائبریریوں پر صرف کئے۔چرچل نے خوب کہا تھا:

''ہم نے اپنی جدید فوج کے ذریعے سے نہیں بلکہ اپنی لائبریریوں کے ذریعے سے دنیا پر حکومت کی ہے۔''

افسوس کہ ہم آج تک قیام پاکستان کے اصل مقاصد اپنی نسلوں تک نہ پہنچا سکے۔پاکستان بنانے والوں نے اسے ایک فکری اور نظریاتی ریاست کے طور پر بڑی تجربہ گاہ سمجھ کر حاصل کیا تھا، ایک نظریاتی ملک کی اَساس کیا ہوتی ہے؟ یہاں پر لائبریریاں ہوتیں، انگریز سے آزادی حاصل کی تھی اس کے سیاسی اور فکری حربوں کو جاننے کے لئے یہاں یونیورسٹیوں میں شعبے قائم کئے جاتے۔ اسلام اور پیغمبر اسلام کی ذات گرامی پر حملہ کرنے والے مستشرقین کا جواب دینے کے لئے یہاں استشراقی شعبے تشکیل دیئے جاتے۔افسوس کہ ان میں سے کچھ بھی یہاں نہیں۔اگر ہم ناموس رسالت کے تحفظ میں مخلص ہیں تو ہمیں اپنے عمل سے فرامین نبویہ کے تقدس پر اس طرح مہر تصدیق ثبت کرنا ہوگی کہ

آپ کے مقدس فرامین ہمارے لئے عمل کی سب سے قوی بنیاد قرار پاجائیں اور بذاتِ خود ہماری کسی بد عملی اور کوتاہی سے اہانت رسول ﷺ کا کوئی عملی شائبہ بھی پیدا نہ ہوسکے۔ اہانت رسول کا مقصد دنیا کو پیغام رسالت سے برگشتہ کرنا اور اسلام کو کمزور کرنا ہے، جبکہ اسلام پر والہانہ عمل گستاخی کا ارتکاب کرنے والوں کے مقاصد کو خاک میں ملا دے گا۔

مسلم حکمرانوں کی بے بسی

توہین رسالت کا مسئلہ جس قدر سنگین اور لائق مذمت تھا، اسی قدر مسلم حکمرانوں نے بے بسی اور بے توجہی کا مظاہرہ کیا جیسے یہ ان کا ایشو ہی نہیں۔ ۵۸ اسلامی ممالک کے حکمرانوں نے ماسوائے سوڈان اور سعودی عرب کے پرلے درجے کی بے حسی کا مظاہرہ کیا۔ سوڈان کے صدر عمر البشیر نے ڈنمارک کے خلاف مظاہرے کی قیادت کی، ڈنمارک کے وفود کو ملک میں داخل نہ ہونے دینے کا اعلان کیا اور پورے عالم اسلام سے ڈینش مصنوعات کے بائیکاٹ کی اپیل کی۔ سعودی عرب نے ۲۰۰۶ء میں ڈنمارک سے اپنا سفیر واپس بلالیا تھا جبکہ سعودی عرب اس کوشش میں ہے کہ اقوام متحدہ سے ایسا قانون بنوایا جائے کہ دنیا کے کسی ملک میں رسول کریم ﷺ کی گستاخی نہ ہوسکے۔

پاکستان کو دنیا میں اسلام کا قلعہ سمجھا جاتا ہے۔ پاکستانی حب رسول ﷺ میں دیگر مسلمانوں سے کافی ممتاز ہیں۔ اس کے باوجود ہمارے ملک سے شدید احتجاج کا نہ ہونا اور سرد مہری کا مظاہرہ کرنا ہمارے ماضی کے کردار کے عین برعکس اور قومی بے غیرتی کا غماز ہے۔ پاکستان میں عام انتخابات کے بعد بننے والے وزیر اعظم جو اپنے نام کے ساتھ بڑے فخر سے 'سید' کا سابقہ بھی لگاتے ہیں، ان سے سارے عوام یہ اُمید رکھتے تھے کہ وہ حرمت رسول ﷺ کو اپنی حکومت کا سب سے بنیادی مرکز اور محور بنائیں گے اور اس پر خصوصی توجہ دیں گے، کیونکہ سید کا مطلب خود کو آلِ رسول ﷺ سے منسوب کرنا سمجھا جاتا ہے۔ اگر آل اپنے بڑے کا دفاع نہیں کرے گی تو کون کرے گا؟ لیکن انتہائی افسوس سے لکھنا پڑ رہا ہے کہ وزیر اعظم نے حلف اٹھانے سے پہلے اور بعد میں کہیں بھی اس مسئلے پر کوئی بات نہیں کی اور نہ اپنے ۱۰۰ روزہ پروگرام ہی میں اس کا تذکرہ کرنا گوارا کیا۔

حکمران کسی قوم کے مرکزی رجحانات کے عکاس ہوتے ہیں جس کے نتائج ہم بری طرح بھگت رہے ہیں۔ مسلم حکمرانوں کی یہی ایسی پالیسیاں ہیں جو ان میں اور مسلم اقوام میں خلیج پیدا کرتی ہیں اور معاشروں کا امن تہہ و بالا ہوجاتا ہے۔ عوام اسلام کے ساتھ کھڑے نظر آتے ہیں تو حکمران مغرب کے ساتھ، یہ منظر نامہ اس سوچ کو تقویت دیتا ہے کہ امریکا اور مغرب نے مسلم ممالک میں اپنے من پسند حکمران مسلط کر رکھے ہیں جو ان کے مفادات کا تحفظ کرتے ہیں۔ اسی سے مبینہ شدت پسندی جڑ پکڑتی ہے اور کچھ لوگ ان حکمرانوں کی اصلاح کی بجائے ان سے نجات کے لئے پرتشدد راستہ اختیار کرلیتے ہیں جس سے حکمران سکون میں رہتے ہیں نہ عوام امن چین سے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلم حکمران اپنے عوام کے جذبات کی ترجمانی کریں۔ اگر ۵۸ مسلم ممالک ڈنمارک کے سفیروں کو ملک بدر کردیں تو شاید کسی دوسرے مغربی ملک کو جرأت نہ ہو کہ وہ اسلام یا پیغمبر اسلام کی توہین یا تضحیک پر مبنی کوئی قدم اٹھائیں۔

توہین آمیز خاکوں پر احتجاج کرنے والے مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اپنے حکمرانوں پر دباؤ ڈالیں کہ وہ ڈنمارک کے سفیروں کو جلاوطن کریں اور خود بھی اپنے عمل میں تبدیلی پیدا کریں اپنے آپ پر اسلام کا نفاذ کریں، کیونکہ جب تک قوم کے افراد خود اپنے آپ کو نہیں بدلیں گے، اپنی زندگی میں اسلام کو نافذ نہیں کریں گے محض غلبۂ اسلام کی خواہش ہمارے حکمرانوں کو تبدیل نہیں کرے گی۔ اللہ ہمارے جذبے کے مصداق ہمیں قوتِ عمل عطا فرمائے۔ آمین!

ڈاکٹر خالد علوی☆

تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ

حضور اکرم ﷺ کی ذاتِ گرامی اہل ایمان کے لئے ان کے جان و مال اور عزت و آبرو سے زیادہ عزیز ہے، کیونکہ ہماری روحانی زندگی اور ہمارے ایمان کا دارومدار آپ کی ذات سے تعلق پر ہے۔ قرآن مجید نے اس حقیقت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

﴿اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ﴾ [الأحزاب:٦]

''نبی مومنوں پر ان کی جان سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں اور نبی اکرم ﷺ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔''

رسالت پناہ ﷺ کی ذاتِ گرامی ایک مسلمان کے روحانی تشخص کا وسیلہ ہے۔ ان کی نسبت کے بغیر انسان مومن نہیں ہوسکتا بلکہ انسان کی انسانیت کا صحیح مرتبہ ایمان کے بغیر نہیں حاصل ہوتا۔ معاشرتی علوم کے ماہرین کہتے ہیں کہ انسان ایک معاشرتی حیوان (Social Animal) ہے اور انسان روحانیت سے محروم ہو تو واقعتاً وہ ایک حیوان ہی ہے۔ قرآن مجید نے ایمانی شعور سے محروم لوگوں کے لئے کہا ہے:

﴿لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا وَ لَهُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِهَا وَ لَهُمْ اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِهَا اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ﴾ [الأعراف:١٧٩]

''ان کے دل ہیں، لیکن ان سے سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں ہیں مگر ان سے دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں پر ان سے سنتے نہیں۔ یہ لوگ بالکل چارپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بھٹکے ہوئے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔''

ایمان روحانی زندگی کی اَساس ہے اور ایمان کی اَساس حضور اکرم ﷺ کی ذات سے وابستہ ہے۔ اس وابستگی کے کئی مظاہر ہیں مثلاً آپ ﷺ سے محبت، آپ ﷺ کی اطاعت واتباع آپ ﷺ کی تعظیم وتوقیر اور آپ ﷺ کی نصرت۔

محبت

حضور اکرم ﷺ کی محبت ایک مسلمان کے ایمان کی دلیل ہے۔ اس محبت کے ذریعے سے وہ اپنے ایمان میں پختہ ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اولاد، والد اور تمام انسانوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔'' [صحيح البخاري:١٥]

قرآن مجید نے جہاں اللہ کے ساتھ محبت کا ذکر کیا وہیں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ محبت کو بھی شامل کیا ہے۔ مثلاً

﴿قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِیْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ اِۨقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ

☆ ڈین فیکلٹی آف سوشل سائنسز، WISH یونیورسٹی، اسلام آباد

فَتَرَبَّصُوا حَتّٰى يَأْتِيَ اللّٰهُ بِأَمْرِهٖ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴾ [التوبة:۲۴]

''آپ ﷺ کہہ دیں کہ اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور عورتیں اور خاندان کے آدمی اور مال جو تم کماتے ہو اور تجارت جس کے بند ہونے سے ڈرتے ہو اور مکانات جن کو پسند کرتے ہو، اللہ اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے تمہیں زیادہ عزیز ہوں تو پھر ٹھہرے رہو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم بھیجے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔''

اسی طرح حضور اکرم ﷺ نے بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کو اکٹھے بیان فرمایا:

تین چیزیں ہیں جس شخص میں پائی جائیں وہ ایمان کا ذائقہ پائے گا، وہ شخص جو کسی دوسرے شخص سے محض اللہ کی خاطر محبت کرے اور وہ شخص جسے اللہ اور اس کا رسول ان کے سوا ہر شے سے پیارا ہو۔[صحيح البخاري:۲۱] یہ غالب محبت اگر موجود نہ ہو تو انسان حقیقی ایمان سے محروم رہتا ہے۔ یہ ایک منافقانہ طرزِ عمل ہوتا ہے جس میں زبانی محبت کا اظہار ہوتا ہے لیکن دوسری چیزوں کو ترجیح بھی حاصل ہوتی ہے۔

اِطاعت و اتباع

ایمان کا دوسرا تقاضا اطاعت و اتباع کا ہے۔ حضور ﷺ کی ذات کو ایک اسوہ کامل بنا کر بھیجا گیا اور مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ آپ کی اطاعت و اتباع کریں بلکہ واضح طور پر کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ سے محبت کا تقاضا ہے کہ رسول کریم ﷺ کی اتباع کی جائے۔

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾

''اے پیغمبر ﷺ لوگوں سے کہہ دیں کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔'' [آل عمران:۳۱]

پھر فرمایا: آپ کہہ دیں کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں۔ اگر نہ مانیں تو اللہ بھی کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔ اس اطاعت میں ان تمام حکام کو ماننا شامل ہے۔ جسے حضور اکرم ﷺ نے اُمت تک پہنچایا ہے۔

ارشادِ خداوندی ہے:

﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ [النساء:٦٥]

''آپ کے رب کی قسم یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں آپ کو منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ آپ کریں اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں، تب تک مومن نہیں ہوں گے۔''

آنحضرت ﷺ سے منقول ہے:

''تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کی خواہش نفس اس کے تابع نہ ہوجائے جو میں لایا ہوں۔''

[السنة لابن ابی عاصم:الرقم:۳]

تعظیم

تعظیم کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کے مقام و مرتبے کا لحاظ رکھا جائے۔ کوئی ایسی بات اور کوئی ایسا کام نہ کیا

جائے جس سے آپ ﷺ کے وقار میں فرق آئے۔ مثلاً حضور اکرم ﷺ کی حیاتِ دینوی میں مسلمانوں کو یہ اَدب سکھایا گیا کہ آپ ﷺ کی آواز سے اونچی آواز نہ کریں مبادا ان کے اعمال ضائع ہو جائیں۔ ارشاد خداوندی ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ﴾ [الحجرات:۲]

''اے اہل ایمان اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے اونچی نہ کرو اور جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے زور سے بولتے ہو اس طرح ان کے روبرو زور سے نہ بولا کرو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔''

حضور اکرم ﷺ کے صحابہ کی تعریف کرتے ہوئے قرآن نے کہا:

﴿فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾

''تو جو لوگ ان پر ایمان لائے اور ان کی توقیر وتکریم کی اور حمایت ونصرت کی اور اس نور کی پیروی کی جو ان کے ساتھ نازل کیا گیا، وہی فلاح پانے والے ہیں۔'' [الأعراف:۱۵۷]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تعظیم وتوقیر کا جو معیار قائم کیا وہ اُمت مسلمہ کے لئے نمونہ تقلید ہے۔ عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ جو حدیبیہ کے موقع پر قریش کے ایلچی کی حیثیت سے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ بات کرنے آیا تھا، اس نے ابوبکر رضی اللہ عنہ، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کا حضور اکرم ﷺ سے تعلق خاطر اور تعظیم وتوقیر کا رویہ دیکھا تو واپس جاکر قریش کو جو بیان دیا وہ بہترین مثال ہے۔ اس نے کہا:

''خدا کی قسم میں نے کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھی اس کی ایسی تعظیم کرتے ہوں جتنی محمد ﷺ کے ساتھی ان کی تعظیم کرتے ہیں۔ خدا کی قسم وہ کھنکار بھی تھوکتے تو کسی نہ کسی آدمی کے ہاتھ پر پڑتا تھا اور وہ کوئی حکم دیتے تھے تو اس کی بجاآوری کے لئے سب دوڑ پڑتے تھے اور جب وضو کرتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ اس کے وضو کے پانی کے لیے لوگ لڑ پڑیں گے۔ اور جب کوئی بات بولتے تھے تو سب اپنی آوازیں پست کرلیتے ہیں اور فرطِ تعظیم کے سبب انہیں بھرپور نظر سے نہ دیکھتے تھے۔ انہوں نے ایک اچھی تجویز پیش کی ہے، اسے قبول کرلو۔'' [صحيح البخاري:۲۷۳۴]

بیعت عقبہ میں جب اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ اور عباس بن عبادہ بن نضلہ رضی اللہ عنہ نے انصار کے وفد سے کہا، عباس رضی اللہ عنہ کے الفاظ ہیں:

''اگر تمہارا ارادہ یہ ہے کہ جو بلاوا تم اس شخص کو دے رہے ہو اس کو اپنے اَموال کی تباہی اور اپنے اشراف کی ہلاکت کے باوجود نباہو گے تو بے شک ان کا ہاتھ تھام لو، خدا کی قسم یہ دنیا وآخرت کی بھلائی ہے۔''

اس پر تمام وفد نے بالاتفاق کہا:

''ہم انہیں لیکر اپنے اَموال کو تباہی اور اپنے اشراف کو ہلاکت کے خطرے میں ڈالنے کیلئے تیار ہیں۔[ابن ہشام:۲/۱۰]

نصرت ایمان کا تقاضا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی مدد کی جائے۔ یہ مدد آپ ﷺ کے پیغام کو غالب کرنے کے لئے بھی ہے اور آپ ﷺ کی ذات اور عزت کی حفاظت کے لئے بھی ہے۔ ابھی سورۃ الاعراف کی آیت مذکور ہوئی ہے اس میں نصرت کا ذکر بھی ہے۔ بنیادی طور پر تو یہ حفاظت ونصرت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی۔ جب آپ نے دعوت کا آغاز کیا تو آپ ﷺ تنہا تھے اور پھر چند ساتھی میسر آئے، لیکن مخالفین طاقتور بھی اور شریر بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے تکوینی طور پر آپ ﷺ کی حفاظت کا انتظام فرمایا۔ قرآن نے مشرکین مکہ کی منصوبہ بندی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَ اِذْ يَمْكُرُبِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ وَ يَمْكُرُوْنَ وَ يَمْكُرُ اللّٰهُ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ﴾ [الانفال:۳۰]

''اور جب کافرلوگ آپ کے بارے میں چال چل رہے تھے کہ آپ کو قید کردیں یا جان سے ماردیں یا وطن سے نکال دیں تو ادھر وہ چال چل رہے تھے اور ادھر اللہ تدبیر کر رہا تھا اور اللہ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔''

مشرکین مکہ اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود آپ ﷺ کو نقصان نہ پہنچا سکے۔ قرآن مجید نے تبلیغ رسالت کے سلسلے میں اس حفاظت کا خصوصی طور پر ذکر کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ﴾ [المائدة:٦٧]

''اے پیغمبر ﷺ جو ارشادات اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر نازل ہوئے ہیں سب لوگوں کو پہنچا دو اور اگر ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ کے پیغام کو نہیں پہنچایا اور اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں سے بچائے رکھے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ منکروں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

ایسا نہیں ہے کہ مشرکین کے بڑے مجرموں نے آپ کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کی ہو۔ اصل میں ان کی ہر کوشش ناکام ہوجاتی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حفاظت کا انتظام کیا ہوا تھا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ابوجہل نے قریش کے لوگوں سے پوچھا: کیا محمد ﷺ تمہارے سامنے زمین پر اپنا منہ ٹکاتے ہیں؟ لوگوں نے کہا، ہاں! اس نے کہا: ''لات وعزیٰ کی قسم اگر میں نے ان کو اس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھ لیا تو ان کی گردن پر پاؤں رکھ دوں گا اور ان کا منہ زمین میں رگڑ دوں گا۔'' پھر ایسا ہوا کہ حضور اکرم ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھ کر آگے بڑھا تا کہ آپ کی گردن پر پاؤں رکھے مگر یکا یک لوگوں نے دیکھا کہ وہ پیچھے ہٹ رہا ہے اور اپنا منہ کسی چیز سے بچانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس سے پوچھا گیا کہ یہ تجھے کیا ہوگیا؟ اس نے کہا میرے اور ان کے درمیان آگ کی ایک خندق اور ایک ہولناک چیز تھی اور کچھ پر تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ میرے قریب پہنچتا تو ملائکہ اس کے چیتھڑے اڑا دیتے۔

[تفسیر طبری:۳۰/۲۵٦،صحیح البخاري:۴۹۸۴]

زبان وعمل سے حضور ﷺ کو اذیت دینا، پیغمبرانہ دعوت کے آغاز سے لے کر اب تک کفار ومشرکین حضورِ اکرم ﷺ کی عزت اور آپ ﷺ کے وقار وناموس کے درپے ہیں۔ تحفظ کی ایک ذمہ داری تو آپ ﷺ کے رب نے لے رکھی ہے۔ وہ ان اَذیتوں کو بے اثر کرنے اور ایذا رسانی کا ارتکاب کرنے والوں کو سزا دینے کا انتظام کئے ہوئے ہے۔ قرآن مجید نے وضاحت کے ساتھ اسے بیان کیا ہے اور جو لوگ اللہ کے رسول کو دکھ دیتے ہیں ان کے لئے دردناک سزا ہے۔ [التوبة:٦١]

یہ آیت منافقین کے ردیہ پر تنبیہ ہے۔ منافقین حضور اکرم ﷺ کی عیب جوئی کرتے تھے اس پر یہ تنبیہ نازل ہوئی۔ اس مضمون کو دوسری جگہ پر یوں بیان فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا﴾

''جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبر کو رنج پہنچاتے ہیں ان پر اللہ دنیا وآخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لئے اس نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔'' [الأحزاب:۵۷]

مکہ مکرمہ میں مسلمان کمزور تھے اس لئے حضورِ اکرم ﷺ کی حفاظت مکمل طور پر تکوینی تھی اور مسلمانوں کو اَذیتوں

کے مقابلے میں صبر و استقامت کی ہدایت تھی۔ مدینہ طیبہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو قوت و اقتدار عطا کیا اور وہ دفاعی طور پر مستحکم ہوئے۔ اب بھی حضور اکرم ﷺ کی حفاظت کے لئے تکوینی دائرہ قائم تھا اور قیامت تک کے لئے قائم رہے گا، لیکن تشریعی طور پر اب اُمت تحفظ ناموسِ رسالت میں ذمہ دار ٹھہرائی گئی۔ مدینہ طیبہ میں منافقین اور یہود کی ریشہ دوانیاں جاری تھیں۔ ان کی ایذا رسانی، توہین، استہزاء و استخفاف کا رویہ مسلمانوں کے لئے ایک مسئلہ بن گیا تھا۔ قرآن مجید نے سورہ احزاب ہی میں ان کے بارے میں پالیسی طے کر دی۔ ارشاد خداوندی ہے:

﴿لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا مَّلْعُوْنِيْنَ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَ قُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا، سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا﴾ [الأحزاب:٦٠ تا٦٢]

"اگر منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے اور مدینہ میں پروپیگنڈہ کرنے والے باز نہ آئے تو ہم ان کے خلاف آپ کو شہہ دیں گے پھر وہ اس میں تھوڑے وقت کے سوا نہیں رہ سکیں گے۔ وہ ملعون ہیں۔ وہ جہاں بھی پائے گئے پکڑے جائیں گے اور خوب خوب قتل ہوں گے۔ پہلے لوگوں میں بھی یہی اللہ تعالیٰ کا طرز عمل تھا اور آپ سنت الٰہی میں ہرگز تبدیلی نہیں پائیں گے۔"

مدینہ طیبہ میں حضور اکرم ﷺ کی عزت و ناموس کے خلاف یہودیوں اور منافقوں کی سرگرمیوں پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقدامات تحفظ ناموسِ رسالت کے سلسلے میں نمونہ تقلید فراہم کرتے ہیں۔ ان اقدامات کی حیثیت ریاست کی پالیسی کی ہے، کیونکہ اسلامی ریاست تشریعی طور پر ناموس رسالت کے تحفظ کی ذمہ دار ہے۔ اسلامی ریاست کا اقدام تکوینی امر کا تشریعی مظہر ہے اس لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقدامات کو رسالت پناہ کی تائید و حمایت حاصل رہی۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے یہودی کعب بن اشرف کی بدزبانی پر آپ ﷺ کے رویہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرزِ عمل کا تذکرہ کیا ہے۔ یہ واقعہ آنے والے اَدوار میں ایک مثال کی حیثیت رکھتا ہے۔ اُمت مسلمہ نے ہمیشہ اس سے استدلال بھی کیا اور رہنمائی بھی حاصل کی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے تفصیل سے نقل کیا ہے۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی مختصر روایت بھی ہے، اس کو ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔

جابر بن عبداللہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کعب بن اشرف کا ذمہ کون لیتا ہے؟ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں اسے قتل کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! انہوں نے عرض کیا پھر آپ ﷺ مجھے اجازت دیں کہ میں کچھ باتیں کہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایسا کرنے کی اجازت ہے۔

[صحيح البخاري:٣٠٣٢]

اسی طرح ایک اور یہودی جو رسول اللہ ﷺ کو اَذیت دینے کا مشن اپنائے ہوئے تھا، آپ ﷺ نے عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کے ذمہ لگایا کہ اس سے نجات حاصل کی جائے۔ بخاری ہی کی مختصر روایت درج کی جاتی ہے۔

براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے چند آدمیوں کو ابو رافع کی طرف بھیجا۔ عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ جو اِن میں شامل تھے رات کے وقت اس کے گھر میں داخل ہوئے اور اسے قتل کر دیا۔

[صحيح البخاري:٣٠٢٢]

مسلمان اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی توہین کرنے والے شخص کی سزا قتل ہے۔ امام مالک،

لیث، امام احمد، اسحاق بن راھویہ رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اِرشاد کا بھی یہی مقتضی ہے۔ ان سب کے نزدیک اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔

[البيهقي: ٦٠/٧]

شعبی رحمہ اللہ امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی عورت نبی کو گالیاں بکتی اور اعتراض کرتی تھی۔ کسی شخص نے اس کا گلا دبا دیا اور اسے مار دیا۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کا خون رائیگاں فرما دیا۔

علامہ شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابن منذر رحمہ اللہ نے اس بات پر اُمت کا اجماع نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کو صریحاً گالی دینے والا واجب القتل ہے۔

حضور اکرم ﷺ کے وصال کے بعد اسلامی ریاست کی تنظیم وتنفیذ کی ذمہ داریاں خلفاء راشدین نے سنبھالیں تو ناموسِ رسالت کا تحفظ اَولین فرائض میں سے تھا۔ خلافت راشدہ کے دوران میں سب سے اہم واقعہ مدعیانِ نبوت کا تھا۔ حضور اکرم ﷺ کی نبوت قیامت اور مابعد تک ہے اس لئے آپ ﷺ کی نبوت کے ہوتے ہوئے کسی نئی نبوت کا اِعلان ناموس رسالت ﷺ کی سب سے بڑی توہین ہے۔ ناموسِ رسالت ﷺ کی حفاظت کا تقاضا تھا کہ جھوٹی نبوتوں سے نبٹا جائے۔ حضور اکرم ﷺ کی زندگی کے آخری اَیام میں بعض طالع آزماؤں نے نبوت کا دعویٰ کر دیا اور عرب قبائل کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی۔ ان میں سے مسیلمہ کذاب نے تو باقاعدہ آپؐ سے سودا بازی کی جسارت کی۔ ۹ اور ۱۰ ہجری میں جو وفود نبی ﷺ کے پاس مدینہ آئے ان میں بنی حنیفہ کا وفد بھی شامل تھا۔ مسیلمہ اس وفد میں شریک تھا۔ سترہ اِفراد پر مشتمل اس وفد کے ۱۶ افراد تو حضور اکرم ﷺ کے پاس آئے اور مشرف بہ اسلام ہوئے، لیکن مسیلمہ تکبر کی وجہ سے نہ آیا۔ آپ ﷺ خود اس کے پاس وار بنت الحارث میں تشریف لے گئے اور اسے اسلام کی دعوت دی۔ آپ ﷺ کے ساتھ آپ کے خطیب ثابت رضی اللہ عنہ بن قیس بن شماس بھی تھے۔ مسیلمہ نے ابھی نبوت کا اعلان نہیں کیا تھا، لیکن اس کے خیالات کا اندازہ اس مکالمہ سے ہوتا ہے جو اس نے آنحضور ﷺ سے کیا۔ وہ کہنے لگا: ''اگر آپ چاہیں تو ہمارے اور اس نبوت کے درمیان حائل نہ ہوں۔ پھر اپنے بعد یہ نبوت ہمارے سپرد کردیں۔'' گویا اس نے سمجھوتہ کرنے کی کوشش کی اس پر حضور اکرم ﷺ نے جو کچھ فرمایا اسے امام بخاری رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے۔

حضور اکرم ﷺ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی اور آپ ﷺ اس کے پاس کھڑے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو مجھ سے یہ ٹکڑا مانگے تو میں تجھے وہ بھی نہ دوں گا اور تیرے بارے میں اللہ تعالیٰ نے جو فیصلہ کیا ہے تو اس سے ہرگز تجاوز نہ کر سکے گا۔ اگر تو نے میری اطاعت سے روگردانی اختیار کی تو اللہ تجھے ہلاک کردے گا۔ تو وہی ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا۔ یہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ ہیں، میری طرف سے تمہیں جواب دیں گے۔ اس کے بعد آپ ﷺ اس سے لوٹ گئے۔ بالآخر اس نے نبوت کا دعویٰ کر دیا اور حضور اکرم ﷺ کو خط لکھا۔

حضور اکرم ﷺ نے خط کا درج ذیل جواب لکھوایا: ''محمد رسول اللہ ﷺ کی جانب سے مسیلمہ کذاب کی طرف۔ امابعد! سلام اس پر جو ہدایت کا اتباع کرے۔ بلاشبہ زمین اللہ کی ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے عطا کر دے اور اچھا انجام پرہیز کرنے والوں کے لئے ہے۔'' [صحيح البخاري: ٤٣٧٤]

اس مکالمے یا سودا بازی میں ناکامی کے بعد مسیلمہ نے جنگ کی تیاری شروع کردی۔ حضور اکرم ﷺ نے مدینہ میں مقیم بنوحنیفہ کے ایک شخص رجال بن عنفوہ کو مسیلمہ کے پاس نصیحت کے لئے بھیجا، لیکن وہ وہاں جا کر اس سے مل گیا۔ مسیلمہ اپنی طاقت بڑھاتا رہا اور اس دوران میں حضور اکرم ﷺ کا وصال ہوگیا۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلافت کی ذمہ داری سنبھالتے ہی سب سے پہلے مسیلمہ کی سرکوبی کا انتظام کیا۔ پہلے عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابی جہل اور پھر شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو ان کی کمک کے لئے روانہ کیا۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ کے جلدی کی وجہ سے مسلمانوں کو پسپائی ہوئی۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید کو مسیلمہ سے نبٹنے کے لئے بھیجا۔ مسیلمہ کی جنگی تیاری کا یہ حال تھا کہ صرف قبیلہ ربیعہ کے ۴۰ ہزار جنگجو اس کے ساتھ تھے۔ دیگر کئی قبائل کے لوگ ان کے علاوہ تھے۔ کئی لوگ جو اسے جھوٹا سمجھتے تھے مگر محض قبائلی عصبیت کی وجہ سے ساتھ ہو گئے تھے۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا لشکر صرف ۱۳ ہزار افراد پر مشتمل تھا۔ مسیلمہ نے اسلامی فوجوں پر زبردست حملہ کیا، لیکن مسلمان اس پامردی سے لڑے کہ بالآخر مسیلمہ کی فوجوں کے پاؤں اُکھڑ گئے۔ مسیلمہ کے خلاف مسلمانوں کی یہ جنگ جو تاریخ میں جنگ یمامہ کے نام سے مشہور ہے۔ ذی الحجہ ۱۱ ہجری میں ہوئی۔ اس کی شدت خونریزی اور جانی نقصان کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس میں مسیلمہ کذاب کی فوج کے ستر ہزار آدمی مارے گئے جب کہ ایک ہزار سے زائد صحابہ و تابعین شہید ہوئے جن میں خطیب رسول ﷺ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔

جنگ یمامہ میں قراء صحابہ و تابعین کی بڑی تعداد شہید ہوئی تھی جس کی تلافی ممکن نہ تھی۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ نقصان برداشت کیا، لیکن توہین رسالت قبول کرنے سے انکار کردیا۔ مسیلمہ کے علاوہ دیگر جھوٹے مدعیان نبوت کو بھی کیفر کردار تک پہنچایا۔ اسی طرح حضور اکرم ﷺ کی نافرمانی کرنے والے منکرین زکوٰۃ اور مرتدین کے خلاف بھی قتال کا حکم دیا۔ خلافت راشدہ کے بقیہ عہد میں مسلمان اس قدر غالب تھے کہ کسی شخص کو توہین رسالت ﷺ کی جرأت نہ ہوئی۔ جہاں کہیں اِکا دُکا ارتداد کی کوششیں ہوئیں، انہیں پوری قوت کے ساتھ ختم کردیا گیا۔

بنواُمیہ کا عہد اسلامی سلطنت کی وسعت اور استحکام کا عہد ہے۔ اس عہد میں تابعین، محدثین و فقہاء کی ایک بڑی تعداد قرآن و سنت کی تعلیمات کو منضبط کرنے اور اجتہاد کے اُصولوں کی بنیاد رکھنے میں مصروف تھی۔ اس عہد میں غیر مسلموں کی بڑی تعداد حلقہ بگوش اسلام ہو رہی تھی اور اس کے ساتھ حسد و عناد کی چنگاریاں بھی اڑتی تھیں۔ لہٰذا جہاں کہیں توہین رسالت کا ارتکاب ہوتا تو اس کی سزا ملتی۔ اسی طرح عہد بنی عباس کے ابتدائی برس استحکام معاشرت و سیاست کے لحاظ سے مثالی تھے۔ مجوسیوں اور بعض لادینوں کی طرف سے کبھی کبھی اسلامی اقدار کے خلاف باتیں ہوتیں، لیکن زندقہ کی پوری کاوش کو ختم کردیا گیا تھا۔

خلافت راشدہ کے بعد اگرچہ اسلامی نظام حکومت میں کمی آ گئی تھی، لیکن ناموس رسالت ﷺ کی حفاظت ایک تہذیبی قدر کے طور پر مسلمان معاشروں میں مستحکم رہی۔ کسی حکمران کو اس مسئلہ پر کمزوری دکھانے کی جرأت نہیں ہوئی۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ علماء و فقہاء اُمت اور محدثین و متکلمین ملت کا مضبوط موقف تھا۔ ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کو قانونی حیثیت حاصل تھی۔ تمام ائمہ، فقہاء و محدثین اس بات پر متفق ہیں کہ شاتم رسول واجب القتل ہے اور اسے یہ سزا بطور حد دی جائے گی۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے امام مالک رحمہ اللہ کا وہ قول نقل کیا ہے جو انہوں

نے ہارون الرشید کے سوال کے جواب میں کہا تھا:

خلیفہ ہارون الرشید نے امام مالک ؒ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے نبی اکرم ﷺ کو سب وشتم کیا اور رشید نے یہ بھی ذکر کیا کہ عراق کے فقہاء نے اسے فتویٰ دیا ہے کہ اسے کوڑے مارے جائیں۔ امام مالک ؒ کو غصہ آیا اور فرمایا اے امیر المؤمنین! نبی کو گالی دینے کے بعد اُمت کی بقا کس کام کی؟ جو نبیوں کو گالی دے اسے قتل کردیا جائے اور جو اصحاب رسول کو گالی دے اسے کوڑے لگائے جائیں۔ ہر دور کے فقہاء اس پر متفق رہے ہیں۔ دورِ حاضر کے بڑے فقیہ شیخ وھبۃ الزحیلی لکھتے ہیں:

اور اکثر حنفی فقہاء نے اسی بناء پر اس ذمی کو جو نبی اکرم ﷺ کو برا بھلا کہے، قتل کرنے کا فتویٰ دیا ہے، اگرچہ وہ گرفتاری کے بعد مسلمان بھی ہوجائے۔ گرفتاری کے بعد مسلمان ہونے کی صورت میں اس کو سیاسۃ قتل کیا جائے۔ قاضی عیاض نے الشفاء میں علماء کا اس بات پر اجماع نقل کیا ہے کہ جب مسلمان نبی اکرم ﷺ کو گالی دے تو اس کا قتل واجب ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا﴾

''یقیناً وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ایذا دیتے ہیں، دنیا و آخرت میں ان پر اللہ کی لعنت ہے اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔'' [الأحزاب:۵۷]

مسلمان فقہاء کے ہاں اس سلسلے میں تفصیلی بحثیں موجود ہیں۔ عام طور پر اسے ارتداد کے زمرے میں شامل کر کے قتل کا فیصلہ دیا گیا ہے۔ قاضی عیاضؒ اور امام ابن تیمیہؒ نے رسول اللہ ﷺ کی توہین تنقیص کرنے والے کے قتل کا فیصلہ دیا ہے۔

اللہ ہمیں اور تجھے توفیق دے تو جان لے کہ وہ سب لوگ جو نبی مکرم ﷺ کی گستاخی کریں، سب وشتم کریں، عیب لگائیں یا آپ کی ذات، آپؐ کے نسب، آپؐ کے دین یا آپ کی کسی عادت میں نقص نکالیں، تعریض کریں یا بطور گالی آپ کو کسی شے سے تشبیہ دیں، آپ کی شان میں کمی کریں یا آپ کی ذات میں کمزوریاں نکالیں یا عیب کی نسبت کریں تو یہ سب باتیں سب وشتم میں شامل ہیں اور ان کا حکم سب وشتم کا ہوگا اور اسے قتل کیا جائے گا۔

ہماری ذمہ داریاں

چونکہ حضور اکرم ﷺ کی ذاتِ گرامی ہمارے ایمان کی اساس، محبت واطاعت کا مرکز اور ہمارے تہذیبی تشخص کی علامت ہے، اس لئے اُمت مسلمہ نے اپنی پوری با اختیار تاریخ میں اس بات کا اہتمام کیا ہے کہ توہین رسالت کرنے والا بچ کر نہ جائے۔ مسلم سپین میں عیسائی پادریوں نے ایک منصوبے کے تحت توہین رسالت کا ارتکاب شروع کیا تھا۔ مسلمان قاضیوں نے اسلامی قانون کے مطابق سزائیں دیں اور مسلمان حکمرانوں نے انہیں نافذ کیا۔

سپین میں شاتمِ رسول ﷺ کی تحریک ۲۳۴ھ/۸۵۰ء میں شروع ہوئی اور ۲۴۶ھ/۸۶۰ء میں ختم ہوئی۔ لین پول نے اس پر مفصل مضمون لکھا ہے۔ ہم یہاں اس کے کچھ حصوں کا ملخص نقل کرتے ہیں:

''اندلس میں عیسائیوں کو اپنے مذہبی مراسم آزادی سے انجام دینے کی جو رعایتیں حاصل تھیں ان کی طبائع کی کج روی سے اس کا نتیجہ برعکس نکلا۔ اندلس کے پادری کلیساؤں کے پچھلے اقتدار کو بحال کرنے کے خواہاں تھے، لیکن اسلامی

حکومت کی اس رواداری رانہ روش سے ان کو عیسائیوں کے جذبات کو برانگیختہ کرنے کا موقع نہیں مل سکتا تھا، اس لئے انہوں نے چند غالی مسیحیوں میں یہ خیالات پیدا کئے کہ مذہب کی اصل روح تکلیفیں اٹھانے سے پیدا ہوتی ہے۔ چاہئے کہ حکمرانوں کو مشتعل کر کے انسانی جسم اور گوشت پوست کو تکلیفیں پہنچائی جائیں تا کہ روح کا تزکیہ و تقدیس ہو سکے۔ اس تحریک کا بانی قرطبہ کا ایک راہب یولوجیس تھا۔ وہ مجاہدے کی راہبانہ زندگی کی وجہ سے عیسائیوں میں عقیدت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ اس نے چند نوجوانوں میں فدائیت کا جذبہ پیدا کیا کہ اپنی روح کو پاک کرنے کے لئے اس نئے دین اسلام اور اس کے داعی علیہ السلام پر سب وشتم کریں اور قتل ہوں، گویا یہ نوجوان مسیح علیہ السلام کی پیروی میں اپنی جانوں کو قربان کرنے کے لئے صلیب پر چڑھ جائیں۔''

امیر عبدالرحمٰن الاوسط کے عہد میں شروع ہونے والی یہ تحریک اس کے بیٹے امیر محمد عبدالرحمٰن کے عہد میں ختم ہوئی۔ مسلم سپین پر لکھنے والے تمام مصنفین نے اس تحریک کا ذکر کیا ہے۔ سٹینلے لین پول، ہیرلڈ لیور مور، انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا وغیرہ نے خصوصیت سے ان مقتولین کا تذکرہ کیا ہے۔

توہین رسالت پر سزا دینے کے سلسلے میں علماء وفقہاء میں اتفاق تھا اس لئے کسی مجرم کے لئے بچ نکلنے کی کوئی صورت نہ تھی۔ اس معاشرتی، اخلاقی اور قانونی دباؤ کی وجہ سے کوئی حکمران سزا کو نہیں ٹال سکتا تھا۔ اس کی مثال اکبر کا عہد ہے۔ اکبر ایک لادین حکمران تھا۔ وہ نہ صرف ہندوؤں کے لئے نرم گوشہ رکھتا تھا بلکہ اسلام کی بہت سی چیزوں سے باغی تھا۔ اس کے عہد میں ایک برہمن نے رسول اکرم ﷺ کی توہین کی اور اکبر اپنے تمام تر جلال بادشاہی کے باوجود اس شاتم رسول کو سزا سے نہ بچا سکا۔ اس عہد کا تاریخ نگار عبدالقادر بدایونی رقم طراز ہے:

عبدالرحیم قاضی متھرا نے شیخ عبدالنبی قاضی القضاۃ کے پاس ایک استغاثہ بھیجا، جس میں بیان کیا گیا تھا کہ وہاں مسلمان ایک مسجد کی تعمیر کا ارادہ کئے ہوئے تھے، لیکن ایک سرکش مالدار برہمن نے سارا عماراتی ساز وسامان اٹھوا لیا اور اس سے صنم کدے کی تعمیر شروع کرا دی۔ میں نے جب اس کے خلاف تادیبی کارروائی کا ارادہ کیا تو اس نے گواہوں کی موجودگی میں حضور اکرم ﷺ کو بُرا بھلا کہنا شروع کیا اور مسلمانوں کی سخت توہین کی۔ شیخ موصوف نے اس کو طلب کیا، لیکن اس نے پیش ہونے سے انکار کر دیا جس پر بادشاہ نے بیربل اور شیخ ابوالفضل کو بھجوا دیا اور وہ اسے لے آئے۔ شیخ ابوالفضل نے جو کچھ گواہوں سے سنا تھا بیان کیا اور کہا کہ اس بات کی تحقیق ہوگئی ہے کہ اس نے گالیاں دی تھیں۔ اس کی سزا کے بارے میں علماء کے دو گروہ ہو گئے تھے۔ ایک نے اسے واجب القتل قرار دے کر سزائے موت کا مطالبہ کیا اور دوسرا اس کے خلاف تعزیر اور جرمانے پر زور دے رہا تھا۔ اس بحث میں معاملہ طول پکڑ گیا اور شیخ نے بادشاہ سے اس کے قتل پر اصرار کیا۔ بادشاہ نے صراحتاً اس کی اجازت نہ دی اور گول مول کہہ دیا کہ شرعی سزا کا تعلق تم سے ہے، ہم سے کیا پوچھتے ہو؟ وہ برہمن اس جھگڑے میں مدتوں قید میں پڑا رہا۔ شاہی محل کی بیگمات اس کی رہائی کے لئے سفارشیں کرتی رہیں، لیکن بادشاہ شیخ کا بہت لحاظ کرتا تھا اس لئے اس نے رہائی کا حکم بھی نہیں دیا۔ شیخ نے جب اس کے قتل کے لئے زیادہ اصرار کیا تو بادشاہ نے وہی جواب دیا کہ ہم تو پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ تم جو مناسب جانو کرو، جس کے بعد شیخ نے فوراً ہی اس برہمن کے قتل کا حکم دے دیا اور اس کی تعمیل میں اس کی گردن ماری دی گئی۔

ہندو رانیوں اور خوشامدی درباریوں کے اکسانے کے باوجود اکبر جیسے مستبد بادشاہ کو بھی یہ جرأت نہ ہوئی کہ وہ شیخ سے اس بارے میں باز پرس کر سکے، کیونکہ علماء کی اکثریت قاضی القضاۃ کی تائید میں تھی۔

مسلمان سلاطین کے عہد میں توہین رسالت جیسے عمل کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔ یہ دور استعمار اور مسلمانوں کی غلامی کے کرشمے ہیں کہ ان کے مقدسات معرض نقد میں ہیں۔ استعماریوں نے جہاں جہاں بھی قدم جمائے وہیں وہیں مسلمانوں کے تہذیبی مظاہر کا مذاق اڑایا۔ سلطنت انگریز کی، عدالتیں انگریز کی، جج ہندو، سکھ اور انگریز، کس سے دادفریاد کریں۔ مسلمانوں کی اجتماعیت نے اس صورت حال میں بھی اپنے مؤقف میں تبدیلی نہ کی اور برصغیر کی ملت اسلامیہ کے افراد اپنی انفرادی جرأت و ہمت سے توہین رسالت ﷺ کے مرتکب کو واصل جہنم کرکے شہادت کا مرتبہ پاتے رہے۔ ان حالات میں معاشرے کے مؤثر دینی و معاشرتی طبقات کو اپنی حکمت عملی طے کرنی چاہئے۔ علماء، دانشور، صحافی، معاشرتی و سیاسی رہنما اور دین دار صاحبان مال وثروت متحد ہوکر توقیر مصطفیٰ کے لئے کام کریں، ناموس رسالت ﷺ کا دفاع کریں اور اسلام دشمن سازشوں کا سدّ باب کریں۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل اقدامات کئے جاسکتے ہیں۔

① انفرادی اور اجتماعی طریقوں سے ارباب اختیار پر دباؤ بڑھایا جائے تاکہ وہ اُمت مسلمہ کے متفقہ مؤقف سے انحراف نہ کریں اور خواہاں نہ خواہاں مسلمانوں کے اجتماعی فیصلے کا ساتھ دیں۔ انفرادی ملاقاتیں اور جلسے وجلوس دونوں طریقے اختیار کئے جائیں۔ مذہبی جماعتیں اگر پریشر گروپ (Pressure Group) کی حکمت عملی سے کام کریں تو حکام کے لئے ملک فروشی کے طرز عمل کو جاری رکھنا مشکل ہوگا۔

② اسلام اور موجودہ کافرانہ کشمکش میں جو بین الاقوامی عنصر ہے اس کا مقابلہ ملی وحدت سے ہی کیا جاسکتا ہے۔ ہمارے ہاں جو فرقہ وارانہ تقسیم ہے اس نے دلوں میں نفرت اور کدورت کے الاؤ بھڑکا رکھے ہیں۔ اس وقت انہیں ٹھنڈا کرنے کی اور متحدہ مؤقف اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ بریلویوں اور دیوبندیوں میں گستاخی رسول کے عنوان سے جو مصنوعی جنگ ہے، اسے ختم ہونا چاہئے اور بریلوی اور دیوبندی واعظین کو اپنی خطابت کے جوہر اہل کفر کے خلاف دکھانے چاہئیں۔ ہمارے اہل دین خود ساختہ اختلافات کو ختم کرکے وحدت کو مستحکم کریں۔

③ چونکہ حضور اکرم ﷺ کی ذات گرامی ہمارے ایمان کی اساس، محبت واطاعت کا مرکز اور ہمارے تہذیبی تشخص کی علامت ہے اس لئے توہین رسالت کے مسئلہ پر کسی طرح کی مفاہمت قابل قبول نہیں۔ اہل علم، اساتذہ، میڈیا کے ذمہ داران اور دینی رہنما ملت کے مختلف طبقات کو توقیر مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں آگہی مہیا کریں اور مستحکم کریں۔ توقیر مصطفیٰ ﷺ اُمت مسلمہ کے اجتماعی ضمیر میں نقش ہے، اسے انفرادی سطح پر بھی شعوری طور پر مستحکم کیا جائے تاکہ اُمت مسلمہ کا ہر فرد توہین رسالت کے مسئلہ پر کسی تردد کا شکار نہ ہو اور اسے مکمل طور پر ردّ کردے۔

④ اَرباب اختیار نے اسلام دشمن قوتوں کے ایجنڈے کے نفاذ کا جو طریقہ کار اختیار کیا ہے اس میں ایک یہ بھی ہے کہ بعض نام نہاد دانشوروں کو آمادہ کیا کہ اس مسئلہ کے علمی پہلوؤں میں الجھاؤ پیدا کریں۔ مسلم اہل علم کی ذمہ داری ہے کہ ان کے اٹھائے ہوئے اعتراضات کا جواب دیں، اس کی غلط تعبیرات کی توضیح کریں اور ان کے پیدا کردہ فکری الجھاؤ کو دور کریں۔

⑤ میڈیا کو اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ مثبت طور پر آگہی مہیا کرنے کے علاوہ توقیر مصطفیٰ ﷺ کا شعور پیدا کرنے کا انتظام کیا جائے اور توہین رسالت کے قانونی اور تہذیبی اَثرات سے بھی باخبر کیا جائے۔

ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ اہل کفر کے عزائم پہچانیں اور اپنے معاشروں کو سیاسی و معاشی طور پر مستحکم کریں۔ قرآن مجید نے مسلمانوں کو اہل کفر کے عزائم کے بارے میں واضح طور پر خبردار کیا ہے۔ مندرجہ ذیل آیت کا مصداق تو حضور اکرم ﷺ کے عہد کے کفار ہیں، لیکن اس سے عمومی رہنمائی بھی حاصل ہوتی ہے، کیونکہ قرآن اَبدی صداقتوں کا امین ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾[التوبة:۹]

''اگر یہ تم پر غلبہ پالیں تو قرابت کا لحاظ کریں نہ عہد کا۔ یہ منہ سے تو تمہیں خوش کر دیتے ہیں، لیکن ان کے دل ان باتوں کو قبول نہیں کرتے اور ان میں سے اکثر نافرمان ہیں۔''

قرآن کفار کی نفسیات اور مسلمانوں کے بارے میں ان کے رویوں کو ان الفاظ میں بیان کرتا ہے:

کفار کے بارے میں جانتے ہوئے بھی ان کی خوشامد کرنا اور ان کو راضی رکھنے کے لئے تگ و دو کرنا مسلمان کے لئے نازیبا ہے۔ مسلمان کے لئے تو ضروری ہے کہ وہ اپنے ایمان کی پختگی اور حضور اکرم ﷺ کے ساتھ وفادارانہ وابستگی کے ساتھ اپنی قوت کو مجتمع کرے۔ بے سبب تصادم کی ضرورت نہیں، لیکن اگر جارحانہ اقدام ہوں تو پھر مناسب حکمت عملی کے ساتھ جواب ضروری ہے۔ قرآن مجید نے اس جانب توجہ دلائی ہے، جب یہ فرمایا:

''اور جہاں تک ہو سکے بذریعہ قوت اور گھوڑوں کے تیار رکھنے سے ان کے خلاف مستعد رہو کہ اس سے اللہ کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں اور ان کے سوا اور لوگوں پر جن کو تم نہیں جانتے اور اللہ جانتا ہے، ہیبت بیٹھی رہے'' اقبالؒ نے اسی کی طرف اشارہ کیا ہے:

رشی کے فاقوں سے ٹوٹا نہ برہمن کا طلسم
عصا نہ ہو تو کلیمی ہے کارِ بے بنیاد

حضور اکرم ﷺ کی عزت و حرمت پر کسی طرح کی مفاہمت اور کمزوری اُمت مسلمہ کو بے وقار کر دے گی اور پر تشدد کفر کو حوصلہ ہوگا کہ وہ مزید اقدام کرے۔



روشن جبیں پہ حرف شہادت کریں گے ہم
یوں مصحف نبی کی تلاوت کریں گے
اپنے لہو کے آخری قطرے تک ریاضؔ
ناموس مصطفیٰ کی حفاظت کریں گے ہم
[ریاض حسین چودھری]

مترجم: حافظ محمد مصطفیٰ راسخ☆

شاتمِ رسول ﷺ

[قرآن وسنت اور اِجماعِ اُمت کے آئینے میں]

انسانیت اپنی قدریں کھو چکی تھی، ہر طرف ظلم وستم کا دور دورہ تھا، طاقتور کمزور کو کھائے چلا جارہا تھا، بیٹیوں کو زندہ درگور کردیا جاتا تھا، اپنی اَنانیت کی تسکین کے لئے ہر جرم جائز تھا، بات بات پر جنگیں چھڑ جاتی تھیں جن میں عزتیں لوٹ لی جاتیں اور عصمتیں پامال کردی جاتی تھیں، اس دورِ جاہلیت میں رحمت ِخداوندی جوش میں آئی اور اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی عظمت کو بحال کرنے اور لوگوں کو سیدھی راہ پر چلانے کے لئے آخرالزماں پیغمبر جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ جنہوں نے بھٹکی ہوئی انسانیت کو اندھیروں سے نکال کر رشد وہدایت کی روشنی عطا کی، تمام نسلی، خاندانی، لسانی اور وطنی امتیازات کے بتوں کو پاش پاش کردیا اور ایک دوسرے کی جانوں کے دشمنوں کو اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان پیغام کے ذریعہ بھائی بھائی بنادیا اور اخوت و بھائی چارے پر مبنی ایک ایسا معاشرہ تشکیل دے دیا کہ رہتی دنیا تک انسانیت اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ نبی کریم ﷺ کو مبعوث فرما کر اللہ تعالیٰ نے انسانیت پر اِحسانِ عظیم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ ﷺ کا مقام بلند اور عظیم الشان ہے جس کو ہماری عقلیں سمجھنے سے قاصر ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک نبی کریم کا مقام ومرتبہ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک نبی کریم ﷺ کا مقام انتہائی بلند اور عظیم الشان ہے آپ ﷺ کی عظمت ِشان پر دلالت کرنے والے متعدد اُمور میں سے چند پیش خدمت ہیں تاکہ ہمیں یہ معلوم ہوسکے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ ﷺ کی کیا قدر ومنزلت اور کیا مقام ومرتبہ ہے۔

- موت کے بعد قبر میں نبی کریم ﷺ کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور اس سوال کے جواب پر آدمی کی سزا وجزا مرتب ہوگی اور نجات وعذاب اس پر منحصر ہوگا۔
- کوئی شخص اس وقت تک اسلام میں داخل نہیں ہوسکتا جب تک وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت 'لا الہ الا اللہ' کے ساتھ ساتھ نبی کریم ﷺ کی رسالت 'محمد رسول اللہ' کی بھی گواہی نہ دے دے۔ اس پر تمام اہل علم کا اجماع ہے اور یہ امر آپ ﷺ کی عظمت وشان اور مقام ومرتبہ پر دلالت کرتا ہے۔
- کوئی بھی عمل اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول نہیں ہے جب تک وہ نبی کریم ﷺ کی سنت کے مطابق نہ ہو۔ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ فاضل کلیۃ القرآن الکریم، جامعہ لاہور الاسلامیہ، لاہور

﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا﴾ [الكهف:۱۱۰]
''پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہو اسے چاہئے کہ نیک عمل کرے اور بندگی میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔''اور عمل صالح وہ ہے جو شریعت کے مطابق ہو۔
فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت ومغفرت آپ ﷺ کی اتباع کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔
[تفسير البغوي:۱۷۵/۱،وتفسير السعدي:ص۴۳۸]

ارشاد باری تعالیٰ ہے:
﴿قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾
''اے نبی ﷺ! لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں سے درگذر فرمائے گا وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحیم ہے۔''[آل عمران:۳۱]

- اس وقت تک نماز ہرگز قبول نہیں کی جاتی جب تک نبی کریم ﷺ پر درود نہ بھیجا جائے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إذا صلى على محمد ولم يصل على آل البيت لن تقبل منه

''جس آدمی نے آپ ﷺ پر درود پڑھا اور آل بیت پر نہ پڑھا تو اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔''
اس کے بعد یہ شعر پڑھا:

أهل بيت رسول الله حبكم فرض من الله في القرآن انزله
يكفيكم من عظيم الفخر أنكم من لم يصل عليكم لا صلاة له

''رسول اللہ ﷺ کے گھر والے تمہارے محبوب ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض ہے جو اس نے قرآن مجید میں نازل کیا ہے، تمہارے لئے یہی فخر عظیم ہے کہ، جو شخص تمہارے اوپر درود نہ پڑھے اس کی کوئی نماز نہیں۔''
[الصواعق المحرقة لابن حجر الهيثمي:۴۳۵/۲]

- آپ ﷺ کے مقام ومرتبہ پر یہ چیز بھی دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفاعت عظمیٰ عطا کی ہے جو آپ ﷺ قیامت کے دن ساری مخلوقات کے لئے کریں گے، جبکہ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام اس سے معذرت کر چکے ہوں گے۔ یہ شفاعت آپ ﷺ کی اپنی اُمت کے ساتھ شفقت اور محبت پر دلالت کرتی ہے، کیونکہ ہر نبی نے اپنی اپنی دعائے مستجاب دنیا میں ہی مانگ لی، جبکہ آپ ﷺ نے اپنی دعائے مستجاب کو روزِ قیامت اپنی اُمت کی شفاعت کے لئے منتخب کر لیا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
«لكل نبي دعوة مستجابة يدعو بها وأريد أن أختبئ دعوتي شفاعة لأمتي يوم القيامة»
''ہر نبی کے لئے ایک دعائے مستجاب ہے، جس کے ساتھ وہ دعا کرتا ہے اور میں نے اپنی دعائے مستجاب کو قیامت کے دن اپنی اُمت کی شفاعت کے لئے چن لیا ہے۔'' [صحيح البخاري:۵۹۴۹،صحيح مسلم:۱۹۸،۱۹۹]
ہم کیسے آپ ﷺ کے حقوق اُدا کر سکتے ہیں؟ اور کیسے آپ ﷺ کا شکریہ ادا کر سکتے ہیں؟

- آپ ﷺ کی عظمت وشان کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ اولاد آدم کے سردار ہیں۔ صحیح مسلم میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أنا سيد ولد آدم يوم القيامة، وأول من ينشق عنه القبر وأول شافع وأول مشفع»
''میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور سب سے پہلے میری قبر پھٹے گی، میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔'' [رقم الحديث:٢٢٧٨]

- آپ ﷺ کی عظمت وشان پر ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام سے یہ عہد لیا تھا کہ اگر وہ اپنی بعثت اور زمانے میں ان (یعنی محمد ﷺ) کو پالیں تو ضرور ان پر ایمان لائیں اور ان کی نصرت وتائید کریں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي، قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ﴾ [آل عمران:٨١]

''یاد کرو، اللہ نے پیغمبروں سے وعدہ لیا تھا کہ آج میں نے تمہیں کتاب اور حکمت ودانش سے نوازا ہے کل اگر کوئی دوسرا رسول تمہارے پاس اسی تعلیم کی تصدیق کرتا ہوا آئے جو پہلے سے تمہارے پاس موجود ہے تو تم کو اس پر ایمان لانا ہوگا اور اس کی مدد کرنا ہوگی۔ یہ ارشاد فرما کر اللہ نے پوچھا! کیا تم اس کا اقرار کرتے ہو اور اس پر میری طرف سے عہد کی بھاری ذمہ داری اٹھاتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں ہم اقرار کرتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا: اچھا تو تم گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔''

- اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہم پر بھی آپ ﷺ کی تعظیم وتوقیر، ادب ومحبت اور نصرت ومدد کو واجب قرار دے دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا لِتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا﴾

''اے نبی ﷺ، ہم نے تم کو شہادت دینے والا، بشارت دینے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کا (یعنی رسول کا) ساتھ دو اس کی تعظیم وتوقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی تسبیح کرتے رہو۔'' [الفتح:٨،٩]

نبی کریم ﷺ کی تعظیم وتوقیر اور نصرت ومدد کرنا ہمارے واجبات دینیہ میں سے نہ ہے یہ ایک عبادت ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ہم پر فرض کیا ہے۔ [السيف المسلول للسبكي:ص١١٢]

شاتم رسول کا حکم

شاتم رسول کا حکم ذکر کرنے سے پہلے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ایک اہم سوال کا جواب دے دوں جو بعض اَذہان میں پیدا ہوتا ہے۔

سوال: جب نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر عظمت وشان اور بلند مقام عطا کیا ہے۔ جس کی طرف ہم اشارہ کرچکے ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ لوگوں میں سے بعض ملعون اور بدبخت آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کے مرتکب ہوتے ہیں اور آپ ﷺ کی ذات مبارک پر جسارت کرتے ہیں؟ کیا ان راجپال کے جانشینوں کے حصے میں یہی گستاخی اور توہین ہی آئی ہے۔؟

جواب: ہاں! گستاخانِ رسالت کی جانب سے یہ سلسلہ زمانہ قدیم سے چلا آرہا ہے اور مستقبل میں بھی ناپاک

جسارتیں کرنے کا عمل جاری رہے گا، کیونکہ دشمنانِ اسلام توہین رسالت کو بطور ہتھیار استعمال کر رہے ہیں تاکہ حق و باطل کو خلط ملط کر دیا جائے، عامۃ الناس مسلمانوں کے اذہان میں اسلام کے متعلق شکوک و شبہات پیدا کر دیئے جائیں، اسلام کی طرف راغب اور اسلام میں دلچسپی لینے والے غیر مسلموں کی راہ میں رکاوٹ ڈالی جاسکے اور اسلام کی عالمگیر و عظیم الشان شہرت کو مجروح کیا جاسکے۔

اس عمل کے سبب اللہ تعالیٰ لوگوں میں سے بعض کو بعض کے ساتھ آزمانا چاہتا ہے تاکہ خبیث طیب سے ممتاز ہوجائے اور اللہ تعالیٰ جان لے کہ کون ہے جو غیب میں اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللهُ مَنْ يَنْصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ إِنَّ اللهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ﴾ [الحدید:۲۵]

''ہم نے اپنے رسولوں کو صاف صاف نشانیوں اور ہدایات کے ساتھ بھیجا، اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کی تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں اور لوہا اتارا جس میں بڑا زور ہے اور لوگوں کے لئے منافع ہیں۔ یہ اس لئے کیا گیا ہے کہ اللہ کو معلوم ہوجائے کہ کون اس کو دیکھے بغیر اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے یقیناً اللہ بڑی قدرت والا اور زبردست ہے۔''

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کے لئے مجرمین میں سے کچھ دشمن پیدا کر دیئے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِينَ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيرًا﴾ [الفرقان:۳۱]

''اے نبی ﷺ! ہم نے تو اسی طرح مجرموں کو ہر نبی کا دشمن بنایا ہے اور تمہارے لئے تمہارا رب ہی راہنمائی اور مدد کو کافی ہے۔''

چونکہ انبیاء کرام علیہم السلام مخلوق میں سے بہترین اور منتخب ہوتے ہیں لہٰذا ان کی آزمائش بھی زیادہ ہوتی ہے تاکہ ان کے درجات بلند ہوں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ﴾ [الأنعام:۱۰]

''اے نبی ﷺ! تم سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کا مذاق اڑایا جاچکا ہے، مگر ان مذاق اڑانے والوں پر آخر کار وہی حقیقت مسلط ہوکر رہی جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔''

دوسری جگہ فرمایا:

﴿يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ﴾ [یٰسین:۳۰]

''افسوس بندوں کے حال پر، جو رسول بھی ان کے پاس آیا وہ اس کا مذاق ہی اڑاتے رہے۔''

شانِ رسالت ﷺ میں یہ گستاخیاں درحقیقت انبیاء کرام کی آزمائش ہے، لیکن یہ ان کے مقام و مرتبہ اور عظمت و شان میں کچھ کمی نہیں کرسکتیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ استہزاء کرنے والوں کو خود ہی کافی ہوجائے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ﴾ [الحجر:۹۵]

''تمہاری طرف سے ہم ان مذاق اڑانے والوں کی خبر لینے کے لئے کافی ہیں۔''

دوسری جگہ فرمایا: ﴿إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾ [الکوثر:۳] ''تمہارا دشمن ہی جڑ کٹا ہے۔''

طبرانی نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ مکہ میں کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے انہوں نے

آپ ﷺ کی گدی میں کچوکے لگانا شروع کر دیئے اور کہنے لگے: "هذا الذي يزعم أنه نبي ومعه جبريل"
"یہ وہی ہے جو اپنے آپ کو نبی گمان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس کے ساتھ جبریل علیہ السلام ہیں۔"
ان لوگوں کی اس گستاخی پر جبرئیل علیہ السلام نے اپنی انگلی کے ساتھ کچوکہ مارا اور ان کے جسموں پر ناخن گاڑ دیا جس سے بدبودار اور متعفن زخم بن گئے، ان زخموں کی بدبو اور تعفن کی وجہ سے کوئی شخص بھی ان کے قریب نہ جاتا تھا۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کردی: ﴿إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ﴾ [الحجر:٩٥] [رقم الحديث:٧٤٣١]
علامہ سعدی فرماتے ہیں کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ ہم آپ اور آپ کی لائی ہوئی شریعت کے ساتھ ان لوگوں کو کافی ہو جائیں گے یا اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ وعدہ ہے کہ تیرا مذاق اڑانے والوں اور استہزاء کرنے والوں کو سزا دینے کے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ آپ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
﴿الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ﴾ [الحجر:٩٦]
"جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو بھی خدا قرار دیتے ہیں، عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا۔"
اللہ تعالیٰ نے ہر طریقے سے نبی کریم ﷺ کی حفاظت فرمائی، اذیت کو دور کیا اور دشمنوں کی طرف سے ہونے والی گستاخیوں کا دفاع کیا حتیٰ کہ لفظی گستاخیوں کا بھی دفاع کیا۔
سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"کیا تمہیں اس امر پر تعجب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کیسے طریقے سے، قریش کے لعن وطعن اور سب وشتم کو مجھ سے دور کر دیا ہے؟ وہ مذمم کو گالیاں دیتے ہیں، مذمم کو لعن وطعن کرتے ہیں اور میں محمد ہوں۔" [صحيح البخاري:٣٥٣٣]
اللہ تعالیٰ نے قریش کی لفظی گستاخیوں کو آپ ﷺ کے اسم مبارک سے مذمم کی طرف پھیر دیا۔

شناعت اہانت رسول

نبی کریم ﷺ کی شانِ اقدس میں سب وشتم اور گستاخی کرنا، ناقض اسلام اور ارتداد کا سبب ہے بلکہ یہ مجرد کفر سے بھی بڑا جرم کفر مزید ہے، اس جرم کے کفر مزید ہونے کے متعدد اسباب ہیں، کیونکہ کفار کی دو قسمیں ہیں:
① معرضون: اسلام سے منہ موڑنے والے۔
② معارضون: اسلام کے خلاف لڑائی کرنے والے۔
معارضون ضلالت وگمراہی اور اپنے کفر میں معرضون کی نسبت زیادہ سخت ہیں۔ اور نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا شخص معارضین میں شامل ہے۔
علامہ عبدالرحمٰن السعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
اللہ تعالیٰ، قرآن مجید یا نبی کریم ﷺ کا مذاق اڑانا ایمان کے منافی اور دین سے خارج کر دینے والا عمل ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ، کتب ساویہ اور انبیاء کرام پر ایمان لانا اور ان کی تعظیم کرنا دین کی اَساس ہے اور یہ معلوم ہونا چاہئے کہ ان کا مذاق اڑانا کفر مجرد سے بڑا کفر ہے، کیونکہ اس میں کفر کے ساتھ ساتھ تحقیر وتنقیص بھی ہے، کیونکہ کفار کی دو قسمیں ہیں۔ ① معرضون ② معارضون۔ معارض کافر، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف جنگ کرنے والا ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ، دین اسلام اور نبی کریم ﷺ پر تنقید کرتا ہے اور کفر مزید کا مرتکب ہوتا ہے۔

[المجموعة الكاملة لمؤلفات الشيخ السعدي:۳/۶۶]

تمام اہل علم کا اتفاق ہے کہ جو شخص اسلام مخالف کفریہ کام کر لینے کے بعد توبہ کر لے تو اس کی توبہ قبول ہو جاتی ہے، لیکن شاتم رسول کی توبہ کی قبولیت کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے، جو اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ شاتم رسول کا جرم مجرد کفر سے بڑا ہے، کیونکہ شان رسالت ﷺ میں سب وشتم کرنے سے اللہ تعالیٰ، نبی کریم ﷺ اور مومنوں کو روحانی اذیت پہنچتی ہے جو مجرد کفر اور لڑائی میں نہیں ہوتا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

انبیاء کرام علیہم السلام کی شانِ اقدس میں سب وشتم درحقیقت کفر کی جمیع انواع کی جڑ اور تمام برائیوں کا سرچشمہ ہے، کفر کی ہر قسم اس سے پھوٹتی ہے۔ [الصارم المسلول:ص۲۵۷]

مزید فرماتے ہیں:

نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے موقعہ پر معافی عام کا اعلان کر دیا، لیکن چند لوگوں کو اس معافی عام سے مستثنیٰ قرار دے کر ان کو قتل کر دینے کا حکم دے دیا۔ اور یہ بات واضح ہے کہ جن لوگوں کو معافی عام سے مستثنیٰ کیا گیا تھا وہ درحقیقت گستاخان رسالت تھے جنہوں نے آپ ﷺ کی ذات اَقدس میں جسارت کی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی شان اَقدس میں گستاخی کرنا مجرد کفر سے بڑا جرم ہے۔[الصارم المسلول:ص۲۹۸]

شاتم رسول کے کفر اور قتل پر قرآن وسنت اور اجماع اُمت سے دلائل

قرآن مجید:

شانِ رسالت ﷺ میں گستاخی کرنے والوں کے عبرتناک انجام کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا﴾

''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اَذیت دیتے ہیں ان پر دنیا وآخرت میں اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے اور ان کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔'' [الأحزاب:۵۷]

دوسری جگہ فرمایا:

﴿وَمِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ قُلْ أُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [التوبة:۶۱]

''ان میں سے کچھ وہ لوگ ہیں جو اپنی باتوں سے نبی کو دکھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شخص کانوں کا کچا ہے، کہو! وہ تمہاری بھلائی کے لئے ایسا ہے اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور اہل ایمان پر اعتماد کرتا ہے اور سراسر رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو تم میں سے ایماندار ہیں اور جو لوگ اللہ کے رسول کو دکھ دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔''

مزید فرمایا: ﴿مَّلْعُونِينَ أَيْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوا وَقُتِّلُوا تَقْتِيلًا﴾ [الأحزاب:۶۱] ''ان پر ہر طرف سے لعنت کی بوچھاڑ ہوگی جہاں ہیں پائے جائیں گے، پکڑے جائیں گے اور بری طرح مارے جائیں گے۔''

امام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مذکورہ آیات کریمہ شاتم رسول کے کفر اور بطور سزا اس کو قتل کرنے پر دلالت کرتی ہیں۔[صحیح مسلم:۲۵۷/۷] نیز ان آیات کریمہ میں نبی کریم ﷺ کی عظمت وشان کا بھی تذکرہ ہے، کیونکہ

آپ کی شانِ اقدس میں معمولی سی گستاخی بھی کفر ہے۔ کیونکہ عذاب أليم اور عذاب مهين کفار کے ساتھ خاص ہے۔ [السيف المسلول للسبكي: ص۱۳۲]

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ. وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ. لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةً بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ﴾

''یہ منافق ڈر رہے ہیں کہ کہیں مسلمانوں پر کوئی ایسی سورت نازل نہ ہوجائے جو ان کے دلوں کے بھید کھول کر رکھ دے۔ اے نبی! ان سے کہو: اور مذاق اڑاؤ۔ اللہ اس چیز کو کھول دینے والا ہے جس کے کھل جانے سے تم ڈرتے ہو۔ اگر ان سے پوچھو کہ تم کیا باتیں کررہے تھے تو جھٹ کہہ دیں گے کہ ہم تو ہنسی مذاق اور دل لگی کررہے تھے۔ ان سے کہو، کیا تمہاری ہنسی اور دل لگی اللہ تعالیٰ، اس کی آیات اور اس کے رسول کے ساتھ ہی تھی؟ اب عذر نہ تراشو۔ تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ہے۔ اگر ہم نے تم میں سے ایک گروہ کو معاف کر بھی دیا تو دوسرے گروہ کو تو ہم ضرور سزا دیں گے کیونکہ وہ مجرم ہے۔'' [التوبة: ۶۴، ۶۶]

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

یہ آیت مبارکہ اس امر پر نص صریح ہے کہ اللہ تعالیٰ، اس کی آیات اور اس کے رسول کا مذاق اڑانا کفر ہے، جب مذاق اڑانا کفر ہے تو سب وشتم بالاولیٰ کفر ہے اور سنجیدہ یا مزاح میں نبی کریم ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر ہے۔ [الصارم المسلول: ص۳۷، ۳۸]

اسی طرح امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور دیگر ائمہ تفسیر اس آیت کا سببِ نزول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

غزوہ تبوک میں منافقین میں سے ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ اور قراء کرام صحابہ کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے کہا: میں نے ان سے زیادہ بڑے پیٹ والے، جھوٹی زبان والے اور جنگ میں بزدلی دکھانے والے لوگ نہیں دیکھے۔ سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو کہا: تو جھوٹا اور منافق آدمی ہے۔ میں ضرور نبی کریم ﷺ کو اس گستاخی کی خبر کردوں گا۔ سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کو خبر دینے کے لئے گئے تو معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کو قرآن مجید کے ذریعے پہلے ہی اس گستاخی کا علم ہوچکا ہے۔ وہ آدمی اپنی اونٹنی پر سوار ہوکر نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور معذرت کرتے ہوئے کہا: یارسول اللہ ﷺ! ہم تو محض کھیل کود میں ہنسی مذاق اور دل لگی کررہے تھے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ گویا کہ میں اس کو آپ ﷺ کی اونٹنی کی مہار کے ساتھ لٹکا ہوا دیکھ رہا ہوں اور پتھر اس کے پاؤں کو زخمی کررہے تھے وہ بار بار یہی کہتا تھا۔ یارسول اللہ ﷺ! ہم تو محض کھیل کود میں ہنسی مذاق اور دل لگی کررہے تھے۔ نبی کریم ﷺ ہر بار اس کو یہی کہتے: «أَبِاللّٰهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُوْلِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ» نہ اس کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور نہ ہی اس سے زائد کچھ کہتے تھے۔

معمر قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم اور منافقین کا ایک قافلہ غزوہ تبوک میں نبی کریم ﷺ کے آگے آگے چل رہے تھے۔ منافقین نے کہا: «أيظن هذا أن يفتح قصور الروم و حصونها؟» ''کیا یہ (محمد ﷺ) گمان رکھتا ہے کہ وہ روم کے محلات اور قلعے فتح کرلے گا؟ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے نبی کریم ﷺ کو اس بات کی خبر

دے دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس ٹولے کو میرے پاس لاؤ! ان کو لایا گیا۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا! کیا تم نے ایسے ایسے کہا ہے؟ انہوں نے قسمیں کھا کر کہا: یارسول اللہ ﷺ ہم تو محض کھیل کود میں ہنسی مذاق اور دل لگی کر رہے تھے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ ؒ فرماتے ہیں:

''ان لوگوں نے جب ہنسی مذاق اور کھیل کود میں نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کی تنقیص کی اور ان پر عیب لگایا تو اللہ نے ان پر واضح کردیا کہ تم نے اس کلام قبیح کا ارتکاب کرکے کفر کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جان بوجھ کر شان رسالت میں گستاخی کرنا کفر سے بھی بڑا جرم ہے۔'' [الصارم المسلول:ص ۳۸،۳۹]

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَيَقُولُونَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلَّى فَرِيقٌ مِّنْهُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم مُّعْرِضُونَ وَإِن يَكُن لَّهُمُ الْحَقُّ يَأْتُوا إِلَيْهِ مُذْعِنِينَ أَفِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَمِ ارْتَابُوا أَمْ يَخَافُونَ أَن يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولُهُ بَلْ أُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَن يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ [النور:۴۷،۵۱]

''یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ اور اس کے رسول پر اور ہم نے اطاعت قبول کی، مگر اس کے بعد ان میں سے ایک گروہ (اطاعت سے) منہ موڑ جاتا ہے ایسے لوگ، ہرگز مومن نہیں ہیں۔ جب ان کو بلایا جاتا ہے اللہ اور رسول کی طرف، تاکہ رسول ان کے آپس کے مقدمات کا فیصلہ کرے تو ان میں سے ایک فریق کترا جاتا ہے۔ البتہ اگر حق ان کی موافقت میں ہو تو رسول کے پاس بڑے اطاعت گزار بن کر آ جاتے ہیں۔ کیا ان کے دلوں کو (منافقت کا) روگ لگا ہوا ہے؟ یا یہ شک میں پڑے ہوئے ہیں؟ یا ان کو یہ خوف ہے کہ اللہ اور رسول ان پر ظلم کرے گا؟ اصل بات یہ ہے کہ ظالم تو یہ لوگ خود ہیں۔ مومنوں کا کام تو یہ ہے کہ جب وہ اللہ اور رسول کی طرف بلائے جائیں تاکہ ان کے مقدمات کا فیصلہ کریں تو وہ کہیں کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔''

امام ابن تیمیہ ؒ ان آیات مبارکہ کے سیاق میں فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے ان آیات مبارک میں واضح کردیا ہے کہ جس شخص نے بھی رسول اللہ ﷺ کی اتباع اور اطاعت سے روگردانی کی اور منہ موڑا، وہ منافقین میں سے ہے۔ مومن نہیں ہے، کیونکہ مومن کا یہ شیوہ ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی ہر بات پر سمعنا و أطعنا کے سوا کچھ نہیں کہتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ خواہش نفس سے مغلوب ہو کر حکم رسول سے مجرد اعراض کرنے اور غیر سے فیصلے کروانے سے اگر آدمی منافق ہو جاتا ہے تو شان رسالت ﷺ میں گستاخی اور جسارت کرنا کتنا بڑا جرم ہوگا۔ [الصارم المسلول:ص ۴۳]

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ﴾ [الحجرات:۲]

''اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ ہی نبی کے ساتھ اونچی آواز میں بات کرو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو کہیں ایسا نہ کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔''

امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نبی کریم ﷺ کی آواز سے اپنی آواز بلند کرنے اور آپس میں گفتگو کرنے کے انداز کو نبی کریم ﷺ کے ساتھ اختیار کرنے سے منع کیا ہے، کیونکہ ایسا کرنے سے بسا اوقات اعمال ضائع بھی ہوسکتے ہیں اور صاحب اعمال کو شعور بھی نہ ہو۔

اور اعمال کا ضیاع ارتکاب کفر کے بغیر نہیں ہوتا کیونکہ جو شخص حالت ایمان میں مرجائے وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔ اگر اپنے گناہوں کے سبب جہنم میں چلا بھی گیا تو بالآخر جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہوگا۔ اگر کسی شخص کے سارے اعمال ضائع ہوجائیں تو وہ کبھی جنت میں داخل نہ ہوگا اور اعمال اپنے منافی امور سے ضائع ہوتے ہیں اور سوائے کفر کے مطلقاً اعمال کے منافی شئ کوئی نہیں ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ ہمیں نبی کریم ﷺ کی انتہائی عزت وتوقیر اور تعظیم وتکریم کا حکم دیا گیا ہے، کیونکہ اگر نہ چاہتے ہوئے بھی آواز بلند ہوجانے سے اعمال ضائع ہوجاتے ہیں تو عمداً شان رسالت ﷺ میں گستاخی کرنا بالاولیٰ کفر بواح ہے۔[الصارم المسلول:ص۵۹،۶۰] نیز یہ آیات مبارکہ شاتم رسول کے کفر اور اس کے قتل پر دلالت کرتی ہیں۔

سنت نبوی ﷺ

صحیحین میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے واقعہ افک کے بارے میں خطبہ دیا اور عبداللہ بن ابی منافق کے بارے میں فرمایا: «من يعذرني من رجل بلغني آذاه في أهلي»

''کون ہے جو مجھے اس آدمی کے بارے میں معذور سمجھے جس نے مجھے میرے اہل میں اذیت دی ہے۔''

قبیلہ اوس کے سردار سیدنا سعد بن معاذؓ بولے: میں آپ کو معذور سمجھتا ہوں اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر وہ آدمی قبیلہ اوس سے تعلق رکھتا تو میں خود اس کی گردن اڑاؤں گا اور اگر ہمارے بھائیوں قبیلہ خزرج میں سے ہے تو ہم وہی کریں گے جس کا آپ ہمیں حکم دیں گے۔ [صحيح البخاري:۴۱۴۱،۴۷۵۰،صحيح مسلم:۲۷۷۰]

امام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا قول اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ ان کے ہاں گستاخ رسول کی سزا قتل معروف تھی، نیز نبی کریم ﷺ نے ان کے اس قول کو باقی رکھا اور اس پر انکار نہیں کیا اور نہ ہی یہ کہا کہ اس کو قتل کرنا جائز نہیں ہے۔ سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن ابی کو منافق ہونے کی وجہ سے قتل کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا بلکہ وہ اس کو شان رسالت ﷺ میں گستاخی کرنے کی وجہ سے قتل کرنا چاہتے تھے، کیونکہ اس نے نبی کریم ﷺ کو اذیت دی تھی۔

[السيف المسلول :ص۱۳۴]

فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے چار مردوں اور دو عورتوں کے علاوہ سب قریش مکہ کو امان دینے کا اعلان کردیا۔ ان چار مردوں میں سے ابن ابی سرح بھی تھے۔ ابن ابی سرح نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہاں پناہ لے لی۔ جب نبی کریم ﷺ نے لوگوں کے لئے بیعت کا اعلان کیا تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اس کو بھی لے آئے اور نبی کریم ﷺ کے سامنے لا کھڑا کیا اور آپ ﷺ سے کہا: یارسول اللہ ﷺ! ابن ابی سرح سے بھی بیعت لے لیجئے۔ آپ ﷺ نے اپنا سر اٹھایا اور تین مرتبہ اس کی طرف دیکھا۔ ہر دفعہ اس سے بیعت لینے سے انکار کردیا۔ تیسری مرتبہ کے بعد بالآخر

آپ ﷺ نے اس سے بھی بیعت لے لی۔ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: ''کیا تم میں کوئی آدمی بھی سمجھدار نہیں ہے کہ وہ بیعت سے میرے رکے ہوئے ہاتھوں کو دیکھ کر اس کو قتل کر دیتا؟ صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ: ہم آپ کے دل کی بات نہیں جانتے، آپ نے اپنی آنکھ سے ہماری طرف اشارہ کیوں نہیں کیا؟ آپؐ نے فرمایا: کسی نبی کی شان کے یہ لائق نہیں کہ اس کی آنکھیں خائنہ ہوں۔''

[سنن ابوداود:۴۳۵۹ وصححہ الالبانی فی تعلیقہ:۲۶۸۳]

صحیحین میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے خود پہن رکھا تھا۔ جب آپ ﷺ نے خود اتارا تو ایک آدمی نے آکر بتایا کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں کے ساتھ لٹکا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو قتل کر دو۔ [صحیح البخاري:۳۰۴۴، صحیح مسلم:۱۳۵۷]

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور امام سبکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ابن خطل مسلمان تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کو صدقہ لینے کے لئے عامل بنا کر بھیجا اور خدمت کے لئے ایک انصاری آدمی کو بھی ساتھ روانہ کر دیا۔ ایک دن اس خادم نے کھانا تیار نہ کیا تو ابن خطل نے غصہ میں آکر اس خادم کو قتل کر دیا۔ پھر قصاصاً قتل ہو جانے کے ڈر سے مرتد ہوگیا اور نبی کریم ﷺ کی ہجو میں شعر پڑھنا شروع کر دیئے۔

اگر اس کا قتل قصاصاً ہوتا تو اس کو مقتول کے ورثاء کے حوالے کر دیا جاتا، اور اگر اس کا قتل ارتداد کی وجہ سے ہوتا تو پہلے اس سے توبہ کراوئی جاتی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس کو فقط شاتم رسول ہونے کے جرم میں قتل کیا گیا تھا۔

اس کے بعد امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کے قتل میں سختی کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کو سب وشتم اور نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں ہجو کرنے کے جرم میں قتل کیا گیا تھا۔ نیز شاتم رسول، مرتد محض سے بڑا مجرم ہے۔ اس کو توبہ کروانے سے پہلے ہی قتل کر دیا جائے گا اور اس کے قتل کو مؤخر نہیں کیا جائے گا۔

ابن خطل کے واقعہ سے فقہاء کی ایک جماعت نے استدلال کیا ہے کہ شاتم رسول خواہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو اس کو حد جاری کرتے ہوئے قتل کر دیا جائے گا۔ [الصارم المسلول:ص۱۴۱، السیف المسلول:ص۱۴۵]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نابینا صحابی کی لونڈی نبی کریم ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی۔ وہ اسے بار بار منع کرتا، لیکن وہ باز نہ آتی، ایک رات حسب معمول اس نے نبی کریم ﷺ کو گالیاں دینا شروع کر دیں تو اس صحابی نے کدال لیا اور اس کے پیٹ پر رکھ کر خوب زور سے دبا دیا اور اس کو قتل کر دیا۔

آپ ﷺ کو اس قتل کی خبر دی گئی۔ آپ ﷺ نے صبح لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا: میں اللہ کی قسم دیتا ہوں جس آدمی نے بھی یہ کام کیا ہے وہ کھڑا ہو جائے۔ وہ اندھا صحابی کھڑا ہوگیا اور نبی کریم ﷺ کے سامنے آکر بیٹھ گیا اور کہا: یارسول اللہ ﷺ! میں اس لونڈی کا مالک ہوں۔ یہ بدبخت آپ کو گالیاں دیتی تھی اور آپ ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرتی تھی۔ میں نے کئی بار اس کو منع کیا، لیکن وہ باز نہ آئی۔ میرے اس سے دو پھولوں جیسے بچے ہیں وہ میری رفیقہ حیات تھی۔ مگر گذشتہ رات جب اس نے آپ کی شان میں جسارت کی اور آپ ﷺ کو گالیاں دیں تو میری غیرت ایمانی جوش میں آئی اور میں اس گستاخی کو برداشت نہ کر سکا۔ چنانچہ میں نے اس کو قتل کر دیا۔ نبی کریم ﷺ نے یہ روداد سن کر فرمایا: «ألا اشهدوا إن دمها هدر» ''خبردار گواہ بن جاؤ، اس کا خون رائیگاں ہے۔''

[سنن أبو داود:۴۳۶۱ وصحح إسناده الألباني في تعليقه على سنن أبي داود]

امام ابوداؤد نے اس حدیث پر باب قائم کیا ہے: «باب الحكم فيمن سب النبي» شاتمِ رسول کے حکم کا بیان۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اس عورت کے مسلمہ یا کافرہ ہونے کا اختلاف نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔ یہ عورت اس آدمی کی بیوی تھی یا لونڈی تھی۔ دونوں حالتوں میں اگر اس کو قتل کرنا ناجائز تھا تو نبی کریم ﷺ ضرور اس کی وضاحت فرماتے کہ اس کو قتل کرنا حرام ہے، اور اس کا خون معصوم ہے اور اس معصوم کے قتل کے بدلے میں کفارہ واجب کرتے۔ چنانچہ آپؐ کے اس قول « اشهدوا إن دمها هدر » سے معلوم ہوگیا کہ اس کا خون مباح تھا اور اس کے خون کو مباح کرنے والا جرم شان رسالت میں سب وشتم تھا۔ لہٰذا نبی کریم ﷺ نے اس کا جرم سن کر اس کا خون رائیگاں قرار دے دیا۔ [الصارم المسلول:ص۷۴]

سنن ابوداؤد میں صحیح سند کے ساتھ سیدنا ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا کہ ایک شخص نے ان کی گستاخی کی اور سختی سے پیش آیا۔ میں نے کہا: یا خلیفۃ رسول اللہ! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس گستاخ کی گردن اُڑا دوں؟ راوی فرماتے ہیں۔ اس کلمہ سے ان کا غصہ ٹھنڈا ہوگیا وہ اٹھے اور میرے پاس آکر کہا: ابھی آپ نے کیا کہا تھا؟ میں نے کہا: آپ اجازت دیں تو میں اس گستاخ کی گردن اڑا دوں۔ انہوں نے فرمایا: نہیں اللہ کی قسم نہیں! محمد ﷺ کے بعد کسی بشر کی یہ شان نہیں ہے (کہ اس کی گستاخی پر کسی کو قتل کردیا جائے) [رقم الحديث:۴۳۶۳ وصححه الالبانی]

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ فقہاء کی ایک جماعت نے اس حدیث سے شاتمِ رسول کے قتل پر استدلال کیا ہے۔ جن میں سے امام ابوداؤد، اسماعیل بن اسحاق القاضی، ابوبکر عبدالعزیز اور قاضی ابویعلی وغیرہ بھی ہیں، کیونکہ ابوبرزہ رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ وہ شخص ابوبکر رضی اللہ عنہ کو گالیاں دے رہا ہے اور ان کی گستاخی کررہا ہے تو ان سے اس شخص کو قتل کرنے کی اجازت طلب کی جس پر امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کسی شخص کی یہ شان نہیں ہے کہ اس کی گستاخی کرنے والے کو قتل کردیا جائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کی یہ شان ہے کہ ان کی گستاخی کرنے والے کو قتل کردیا جائے۔

اس حدیث میں نبی کریم ﷺ کے دو امتیازات کا بیان ہے:

① جس شخص کو قتل کرنے کا آپ ﷺ نے حکم دیا ہو اس حکم کی بجاآوری میں آپ کی اطاعت کی جائے۔

② آپ ﷺ کا یہ حق ہے کہ آپ ﷺ کی گستاخی کرنے والے کو قتل کردیا جائے اور آپ کا یہ حق آپ کی موت کے بعد بھی باقی ہے بلکہ زیادہ اولیٰ ہے۔

اس حدیث کے عموم سے یہ استدلال بھی کیا گیا ہے کہ شاتمِ رسول خواہ مسلمان ہو یا کافر اسے قتل کردیا جائے گا۔

[الصارم المسلول:ص۱۰۰]

نبی کریم ﷺ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ گستاخانِ رسالت کو قتل کردینے کا حکم دیتے بلکہ اس کی ترغیب بھی دیتے تھے باوجودیکہ دیگر کفار کو بلاعذر قتل کرنے سے منع کرتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی یہی عمل تھا۔

توہین رسالت کے جرم میں نبی کریم ﷺ کے حکم پر قتل کئے جانے والے افراد

☜ کعب بن اشرف یہودی: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کون ہے جو کعب بن اشرف کو کافی ہو جائے۔ اس بد بخت نے اللہ اور اس کے رسول کو بہت اذیت دی ہے۔ سیدنا محمد بن مسلمہؓ نے کہا: میں! یا رسول اللہ ﷺ! چنانچہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے چند کلمات کہنے کی اجازت لے لی اور اس کے پاس جا کر صدقہ وغیرہ اور دیگر معاملات پر گفتگو کی۔ بالآخر حیلے سے اس ملعون کو توہین رسالت کے جرم میں قتل کر دیا گیا۔

[صحيح البخاري:۴۰۳۷، صحيح مسلم:۱۸۰۱]

☜ ابورافع یہودی: یہ بد بخت بھی نبی کریم ﷺ کے خلاف شعر وشاعری کیا کرتا تھا اور آپ کی شان میں گستاخیاں کرتا تھا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے چند انصاری لوگوں پر مشتمل جماعت تیار کی اور سیدنا عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر بنا دیا۔ بالآخر اللہ کے دشمن کا کام تمام ہوا اور اس کو قتل کر دیا گیا۔ [صحيح البخاري:۴۰۳۹]

☜ ابوجہل: سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر میں میری دونوں جانب دو چھوٹے بچے تھے انہوں نے مجھ سے پوچھا۔ اے چچا جان! ابوجہل کون ہے؟ میں نے پوچھا: آپ دونوں کو اس سے کیا کام ہے۔ تو بچوں نے کہا: سنا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کو گالیاں دیتا ہے۔ اللہ کی قسم! اگر ہم نے اس کو دیکھ لیا تو سیدھی تلوار ماریں گے۔ چنانچہ اللہ کے ان ننھے منے شیروں نے اپنا وعدہ وفا کر دیا اور اس گستاخ رسول کو جہنم واصل کر دیا۔

[صحيح البخاري:۳۱۴۱، صحيح مسلم:۱۷۵۲]

شاتم رسول کے قتل پر اجماع

- قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی تنقیص کرنے والے اور آپ کی شان میں سب وشتم کرنے والے کو قتل کرنے پر اُمت کا اجماع ہے۔ [السيف المسلول:ص۱۱۹]
- ابوبکر بن منذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عام اہل علم کا اجماع ہے کہ شاتم رسول کی سزا قتل ہے۔ امام مالک، لیث، امام احمد، اسحاق اور امام شافعی رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

[الاجماع لابن المنذر:ص۷٦، الصارم المسلول:ص۹، أيضا المسلول:۱۱۹]

- قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ واصحابہ، امام ثوری، اہل کوفہ اور امام اوزاعی کا بھی یہی قول ہے کہ شاتم رسول کو قتل کر دیا جائے۔ [الشفاء للقاضي عياض:ص۳۹۱،۳۹۲]
- اسحاق بن راھویہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ تمام مسلمانوں کا اس امر پر اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ یا نبی کریم ﷺ کو گالی دینے والا، اللہ کی نازل کردہ شریعت کو ٹھکرانے والا اور انبیاء کرام میں سے کسی نبی کو قتل کرنے والا پکا کافر ہے۔ [الصارم المسلول:ص۹، السيف المسلول.ص۱۲۱]
- ابوسلیمان الخطابی الشافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں شاتم رسول کو قتل کرنے کے بارے میں کسی ایک کو بھی نہیں جانتا جس نے قتل کرنے سے اختلاف کیا ہو۔ [معالم السنن للخطابي:٦/١٩٩]
- محمد بن سحنون القیروانی شیخ المالکیہ فرماتے ہیں: اہل علم کا اجماع ہے کہ نبی کریم ﷺ کو گالیاں دینے والا اور آپ ﷺ کی تنقیص کرنے والا کافر ہے۔ اس کیلئے عذاب الٰہی کی وعید ہے اور اُمت کے نزدیک اس کی سزا قتل

ہے۔[السیف المسلول:ص۱۲۰]

- شوافع میں سے ابوبکر الفارسی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو گالیاں دینے والے کو قتل کرنے پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے۔ جیسا کہ عام مسلمانوں کو گالیاں دینے کی سزا کوڑے مارنا ہے۔[الصارم المسلول:ص۹]
- امام ابن تیمیہ ؒ فرماتے ہیں کہ مذکورہ اجماع عہد صحابہ وتابعین کے اجماع پر محمول ہے۔[الصارم المسلول:ص۹] اس کے بعد انہوں نے اجماع صحابہ سے استدلال کرتے ہوئے شاتم رسول کے خون کو رائیگان قرار دیا ہے کیونکہ صحابہ کرامؓ شاتم رسول کو قتل کرنا واجب سمجھتے تھے۔[الصارم المسلول:ص۱۲۰]
- جیسا کہ مہاجر بن ابو اُمیہ سے مروی ہے۔ جو یمامہ اور مضافات یمامہ کے گورنر تھے۔ کہ ان کے پاس دو گانے والی عورتوں کو لایا گیا۔ ان پر الزام تھا کہ ان میں سے ایک نے نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کی ہے جب کہ دوسری نے مسلمانوں کی ہجو کی ہے۔ چنانچہ مہاجر بن ابوامیہ گورنر یمامہ نے ان کا ایک ایک ہاتھ کاٹ دیا اور سامنے کے دو دو دانت نکلوا دیے۔ امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر ؓ کو علم ہوا تو انہوں نے مہاجر ؓ کو مکتوب لکھا کہ اگر آپ یہ سزا نہ دے چکے ہوتے تو میں ان کو قتل کرنے کا حکم صادر کرتا۔ کیونکہ انبیاء کرام ؑ کو گالیاں دینے کی حد عام حدود کے مشابہ نہیں ہے۔ جس مسلمان آدمی نے بھی اس جرم کا ارتکاب کیا وہ مرتد ہے اور جس ذمی نے اس جرم کا ارتکاب کیا وہ محارب ہے۔[الصارم المسلول:ص۲۰۸]
- مجاہد سے نقل کیا گیا ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا عمر ؓ کے پاس ایک شاتم رسول شخص کو لایا گیا۔ سیدنا عمر ؓ نے اس کو قتل کر دیا اور فرمایا جو آدمی بھی اللہ تعالیٰ یا انبیاء کرام میں سے کسی نبی کو گالی دے اس کو قتل کر دو۔ [الصارم المسلول:ص۲۰۹]
- مجاہد ابن عباس ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اگر کسی مسلمان نے اللہ تعالیٰ یا انبیاء کرام ؑ میں سے کسی نبی کو گالی دی تو گویا کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کی تکذیب کی اور وہ مرتد ہے۔ اس سے توبہ کروائی جائے گی۔ اگر وہ توبہ کرے تو ٹھیک ہے ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے گا اور اگر کوئی ذمی اللہ تعالیٰ یا کسی نبی کو گالی دیتا ہے تو اس کا ذمہ ٹوٹ گیا اس کو قتل کر دو۔[الصارم المسلول:ص۲۰۹]

اس معنی کے متعدد اقوال و آثار موجود ہیں، لیکن اجماع امت کی موجودگی میں مزید دلائل کی ضرورت نہیں ہے۔

کیا مسلمان شاتم رسول کی توبہ سے اس کی سزا قتل ساقط ہو جائے گی؟ علماء کرام کے اقوال:

ارتداد کی دو قسمیں ہیں:

① **ارتداد مجرد:** ایسا ارتداد جس میں مرتد نے اِرتداد کے ساتھ مزید جرائم کا ارتکاب نہ کیا ہو۔ اِرتداد کی اس نوع میں مرتد سے توبہ کروانے کی مشروعیت کے بارے میں جمہور علماء کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ توبہ کروانے کے حکم میں اختلاف ہے کہ کیا اس سے توبہ کروانا واجب ہے یا مستحب۔ مرتد کو تین دن کی مہلت دی جائے گی اگر وہ اس مدت کے دوران توبہ کر لیتا ہے تو اسکی توبہ قبول کر لی جائے گی اور اگر توبہ نہیں کرتا تو اسکو قتل کر دیا جائے گا۔[المغنی:۱۰/۷۶]

عبید بن عمیر اور طاؤس فرماتے ہیں کہ مرتد کو قتل کر دیا جائے گا اور اس سے توبہ نہیں کروائی جائے گی۔ حسن بصری سے بھی اسی طرح کا قول منقول ہے۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ مذہب جمہور کی تائید کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مرتد مجرد سے توبہ کروائی جائے گی۔ امام احمد رحمہ اللہ اور امام مالک رحمہ اللہ کا بھی یہی مذہب ہے کہ مرتد مجرد سے توبہ کروائی جائے گی اور اس کو تین دن مہلت دی جائے گی۔ توبہ کروانے کے وجوب یا استحباب کی دو روایتوں میں سے مشہور روایت یہی ہے کہ توبہ کروانا واجب ہے۔[الصارم المسلول]

② **ارتداد مغلظ:** ایسا ارتداد جس میں مرتد نے ارتداد کے ساتھ ساتھ مزید جرائم کا بھی ارتکاب کیا ہو مثلاً کسی مسلمان کو قتل کر کے اس کا مال چھین لیا ہو یا دین میں سب وشتم کیا ہو وغیرہ وغیرہ۔

ایسے مرتد شخص کی توبہ کے بارے میں علماء کرام کا اختلاف ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ اور امام احمد بن حنبلؒ کے مشہور مذہب کے مطابق مطلقاً اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی اور اسلام لانے کے بعد بھی اس سے قتل کی سزا ساقط نہ ہوگی۔

[السیف المسلول:ص۳۸۳]

جبکہ شوافع کے نزدیک اس کی توبہ قبول کرلی جائے گی خواہ ارتداد مجرد ہو یا ارتداد مغلظ ہو۔[الصارم المسلول:ص۳۸۳] کیونکہ انہوں نے ارتداد کو ایک ہی جرم شمار کیا ہے اور انہوں نے کافر کی توبہ میں وارد نصوص شرعیہ سے استدلال کیا ہے کہ اسلام سابقہ تمام جرائم کو ختم کر دیتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُل لِّلَّذِينَ كَفَرُوا إِن يَنتَهُوا يُغْفَرْ لَهُم مَّا قَدْ سَلَفَ وَإِن يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْأَوَّلِينَ﴾

''اے نبی ﷺ! ان کافروں سے کہو کہ اگر آپ بھی باز آجائیں تو جو کچھ پہلے ہوچلا ہے اس سے درگزر کرلیا جائے گا۔ لیکن اگر یہ اسی پچھلی روش کا اعادہ کریں گے تو گذشتہ قوموں کے ساتھ جو کچھ ہو چکا ہے وہ سب کو معلوم ہے۔''

(الأنفال:۳۸)

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: «الاسلام یهدم ماقبله» [صحیح مسلم:۱۲۱]

''اسلام گذشتہ تمام گناہوں کو منہدم کر دیتا ہے۔''

راجح

راجح مذہب جمہور علماء کا ہے جس کی تائید امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بھی کی ہے کہ ارتداد مجرد اور ارتداد مغلظ میں تفریق کی جائے۔ توبہ کرنے لینے سے قتل کی سزا کے ساقط ہونے کے تمام دلائل فقط ارتداد مجرد کے بارے میں ہیں۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں، ارتداد کی دو قسمیں ہیں:

① ارتداد مجرد ② ارتداد مغلظ

اور توبہ کر لینے سے قتل کی سزا کا ساقط ہوجانا ارتداد کی دونوں قسموں کے لئے عام نہیں ہے۔ بلکہ یہ حکم ارتداد کی پہلی قسم (ارتداد مجرد) کے ساتھ خاص ہے۔ جیسا کہ دلائل سے ظاہر ہوتا ہے۔ باقی رہی دوسری قسم (ارتداد مغلظ) تو اس کے قتل کے وجوب پر دلیل قائم ہوچکی ہے اور اس کو ساقط کرنے کے لئے نہ تو کوئی نص موجود ہے اور نہ اجماع امت موجود ہے۔ لہٰذا واضح فرق کی موجودگی میں قیاس کرنا متعذر ہے۔ قرآن وسنت اور اجماع میں کوئی ایسی دلیل موجود نہیں ہے کہ مرتد اگر توبہ کرے تو مطلقاً اس کو قتل کرنے کی سزا ساقط ہوجائے گی بلکہ کتاب وسنت اور اجماع امت نے ارتداد کی دونوں قسموں کے درمیان فرق کیا ہے۔

کتاب اللہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الضَّالُّونَ﴾ [آل عمران:۸۶۔۹۰]

''کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ ان کو ہدایت بخشے جنہوں نے نعمت ایمان پالینے کے بعد کفر کیا حالانکہ وہ خود اس پر گواہی دے چکے ہیں۔ کہ یہ رسول برحق ہے اور ان کے پاس روشن نشانیاں بھی آ چکی ہیں۔ اللہ ظالموں کو تو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ ان کے ظلم کا صحیح بدلہ یہی ہے کہ ان پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی پھٹکار ہے۔ وہ ہمیشہ اسی حالت میں رہیں گے نہ ان کی سزا میں تخفیف ہوگی اور نہ ہی وہ مہلت دیئے جائیں گے۔ البتہ وہ لوگ بچ جائیں گے جو اس کے بعد توبہ کرکے اپنے طرزِ عمل کی اصلاح کرلیں۔ اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ مگر جن لوگوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا پھر اپنے کفر میں بڑھتے چلے گئے ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی۔ ایسے لوگ تو پکے گمراہ ہیں۔''

ان آیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے واضح کردیا ہے کہ جو شخص کفر مزید کرتا ہے اس کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی۔ نیز اللہ تعالیٰ نے ان آیات کریمہ میں کفر مجرد اور کفر مغلظ کی تفریق بھی کردی ہے اور ان دونوں کے حکم میں فرق ہے۔ کفر مجرد کے مرتکب کی توبہ قبول ہوگی جبکہ کفر مغلظ کے مرتکب کی توبہ ہرگز قبول نہیں ہوگی۔ اب اگر کوئی شخص دونوں قسم کے کفر میں مطلقاً توبہ کی قبولیت کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ نص قرآنی کی مخالفت کرتا ہے۔

سنت نبوی ﷺ

سنت نبوی ﷺ کا عمیق مطالعہ کرنے سے محسوس ہوتا ہے کہ کفر کی مذکورہ دو قسموں میں تفریق کی گئی ہے، کیونکہ متعدد احادیث سے ثابت ہے کہ مرتدین کی ایک جماعت کی توبہ قبول کرلی گئی جبکہ ارتداد مغلظ کے مرتکب افراد کی توبہ قبول نہیں کی گئی اور ان کو قتل کردیا گیا۔ مثلاً فتح مکہ کے موقع پر عام معافی کا اعلان ہونے کے باوجود مقیس بن صبابہ کو قتل کردیا گیا، کیونکہ اس نے ارتداد کے ساتھ ساتھ ایک مسلمان کو قتل کرکے اس کا مال چھین لیا تھا اس طرح ابن خطل کو توہین رسالت کے جرم میں معافی کی مہلت دیئے بغیر قتل کردیا گیا۔ عرنیین کو قتل کردیا گیا۔ اسی طرح آپ نے ابن ابی السرح کو قتل کرنے کا حکم دیا، کیونکہ ان افراد نے ارتداد کے ساتھ ساتھ مزید جرائم کا بھی ارتکاب کیا تھا۔

اِجماعِ اُمت

اُمت کا اس امر پر اجماع ہے کہ شاتم رسول اور ارتداد مغلظ کے مرتکب کو قتل کردیا جائے گا جیسا کہ گذشتہ صفحات میں گزر چکا ہے۔ [الصارم المسلول: ص ۳۷۳]

شانِ رسالت ﷺ میں ناپاک جسارت کرنے والوں کا عبرتناک انجام

⊙ صحیح بخاری میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک نصرانی شخص مسلمان ہوگیا اس نے سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران پڑھ لی وہ نبی کریم ﷺ کے لئے کتابت بھی کیا کرتا تھا۔ پس وہ مرتد ہوکر دوبارہ نصرانیت کی

طرف چلا گیا۔ وہ لوگوں میں مشہور کرتا رہتا تھا کہ: "لایدری محمد الا ما کتب له" محمد ﷺ کچھ نہیں جانتا مگر جو میں نے اس کے لئے لکھا تھا۔ چنانچہ اس کو موت نے آن لیا۔ لوگوں نے اس کو دفن کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو لوگوں نے دیکھا کہ اس کی لاش قبر سے باہر پڑی ہوئی ہے اور زمین نے اس کی لاش کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ نصرانیوں نے کہا: یہ محمد ﷺ کے ساتھیوں کا کام ہے کہ ہمارے بھائی کی قبر کھود کر لاش کو باہر پھینک دیا ہے۔ انہوں نے انتہائی گہری قبر کھود کر اس کو دوبارہ دفن کیا لیکن زمین نے پھر اسکو باہر نکال پھینکا۔ آخر کار انہوں نے محسوس کر لیا کہ یہ کام کسی آدمی کا نہیں ہے۔ لہٰذا اس کی لاش کو بلا دفن کئے ویسے ہی پھینک دیا گیا۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس ملعون نے نبی کریم ﷺ پر جو بہتان لگایا تھا کہ محمد ﷺ کچھ نہیں جانتا مگر جو میں نے اس کے لئے لکھا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس ملعون کو ذلیل و رسوا کر دیا اور کئی دفعہ دفن کئے جانے کے باوجود زمین نے اس کی لاش کو باہر پھینک دیا۔ یہ ایک خرق عادت معاملہ ہے جو اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ توہین رسالت کا جرم ارتداد مجرد سے بھی بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو تکلیف دینے والوں سے انتقام لینے والا ہے۔ اگر لوگ اس پر حد جاری کرنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں۔

- حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اپنی کتاب الدرر الكامنة فی اعیان المائة الثامنة میں زین الدین الربعی کے ترجمہ میں لکھتے ہیں کہ جمال الدین ابراہیم بن محمد الطیبی نے زین الدین الربعی کو بتایا کہ مغلیہ خاندان کا ایک گورنر نصرانی ہوگیا۔ چنانچہ اس کے پاس ممتاز عیسائی پادری اور مغلیہ خاندان کے کچھ افراد حاضر ہوئے۔ حاضرین مجلس میں سے ایک بدبخت نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرنے لگا۔ وہاں شکاری کتا بندھا ہوا تھا۔ جب وہ انتہائی خباثت پر اتر آیا اور شان رسالت ﷺ میں گستاخی کرنے لگا تو کتے نے اس ملعون پر حملہ کر دیا اور اس کو بری طرح سے زخمی کر دیا۔ حاضرین مجلس میں سے کسی نے توجہ دلاتے ہوئے کہا: کہ اس کتے نے شان رسالت ﷺ میں گستاخی کرنے کی وجہ سے تیرے اوپر حملہ کیا ہے۔

اس ملعون نے کہا: ہرگز نہیں! بلکہ یہ انتہائی خوددار کتا ہے۔ اس نے مجھے اپنی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے دیکھ لیا تھا اور اس نے سمجھا کہ شاید میں اس کو مارنا چاہتا ہوں۔ وہ شخص مجلس میں دوبارہ بکواسات کرنے لگا اور شان رسالت ﷺ میں ناپاک جسارت کرنے لگا۔ چنانچہ کتے نے دوبارہ اس ملعون پر وحشت ناک حملہ کیا اور اس کی ہنسلی پر دانت گاڑ دیئے اور اس کو جڑ سے اکھاڑ دیا وہ بدبخت وہیں ڈھیر ہوگیا اور جہنم واصل ہوگیا۔ اس واقعہ سے سبق لیتے ہوئے مغلیہ خاندان کے تقریباً ۴۰ ہزار افراد نے اسلام قبول کیا۔ [۳۸۶/۱]

- امام ابن کثیر رحمہ اللہ البداية والنهاية میں سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ کی مرض کے تذکرہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ جب سلطان شدید بیمار ہوگئے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے نذر مانی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے ان کو شفا دی تو وہ اپنی ہمت و طاقت کو کفار کے ساتھ جہاد فی سبیل اللہ میں صرف کریں گے اور گستاخ رسول البرنس ارناط کو اپنے ہاتھ سے قتل کریں گے، کیونکہ اس ظالم نے سلطان کے ساتھ کئے گئے معاہدہ امن کو توڑ دیا تھا اور مصری کے ایک قافلے پر حملہ کر کے اس کو لوٹ لیا اور تمام اہل قافلہ کو قتل کر دیا اور بکواس کی کہ "أین محمد کم ینصر کم؟" کہاں ہے تمہارا محمد ﷺ جو تمہاری مدد کو آئے؟

یہاں تک کہ ۵۸۳ھ کا سال نمودار ہوا جس میں مشہور ومعروف جنگ حطین واقع ہوئی جو فتح بیت المقدس کی بشارت تھی۔ بالآخر گستاخ رسول البرنس ارناط گرفتار ہوگیا۔ جب اس کو سلطان صلاح الدین ایوبی کے سامنے کھڑا کیا گیا تو سلطان تلوار سونت کر اس کی طرف آگے بڑھے اور کہا: "نعم أنا أنوب عن رسول الله ﷺ فی الانتصار لأمته" "ہاں! اُمت محمدیہ کی مدد کے لئے میں محمد رسول اللہ ﷺ کی نیابت کرتا ہوں۔" پھر اس کو اسلام کی دعوت دی جو اس نے مسترد کردی۔ چنانچہ سلطان نے اس ملعون کو اپنے ہاتھ سے قتل کردیا اور اس کا سر بادشاہوں کو روانہ کردیا اور کہا: اس ملعون نے شانِ رسالت میں ناپاک جسارت کی تھی لہٰذا میں نے اس کو قتل کردیا ہے۔ [۱۲/۳۸۷،۳۹۳]

❊……❊……❊

انبیاء کی توہین کرنا شیطان کا کام ہے، کیونکہ شیطان نے آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرکے حضرت آدم علیہ السلام کی توہین کی تھی۔ توہین رسالت والا شیطانی کام تاریخ انسانی میں پہلے بھی وقوع پذیر ہوتا رہا ہے۔ قرآن مجید میں رسولوں کی توہین اور ان کے ساتھ مذاق کرنے والوں کے لئے دردناک عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ﴾ [الرعد:۳۲]

"رسولوں کا اس سے پہلے بھی مذاق اڑایا جاتا رہا۔ تو میں کافروں کو ڈھیل دیتا رہا پھر میری پکڑ نے ان کو آلیا، پھر کیسا رہا میرا عذاب!۔"

آج مغربی ممالک نے توہین آمیز خاکے شائع کرکے انتہائی مذموم کام کیا ہے۔ ایک خاکہ جس میں نبی کریم ﷺ کے چہرہ مبارک کو (نعوذ باللہ) کراہت آمیز مشابہت دے کر آپ کی پگڑی مبارک میں ایک بم چھپایا ہوا دکھایا گیا ہے۔ یہ سراسر اللہ، اس کے رسول اور اسلام کے خلاف اعلان جنگ ہے۔ ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ ہم ان ممالک کی مصنوعات کا مکمل طور پر بائیکاٹ کریں اور اپنی حکومت کو اس بات پر مجبور کریں کہ وہ ان ممالک سے سفارتی تعلقات فوری ختم کرے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے عمل وکردار اور قلم وقرطاس کے ذریعے سرورِ کونین کی سیرت اور اپنے احتجاج کو دور دور تک پہنچائیں۔ بینروں، سٹیکروں، مضامین، ای میل اور میڈیا کے ذریعے نبی کریم ﷺ کی سیرت کو عام کیا جائے اور توہین آمیز خاکوں کی مذمت کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور توہین آمیز خاکے شائع کرنے والوں کو کیفرِ کردار تک پہنچائے۔ (آمین ثم آمین)

محمد رفیق زاہد
دار الحديث الجامعة الكمالية
راجووال، اوکاڑہ

احترامِ رسول ﷺ

ہمارے پیارے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا مقام و مرتبہ ساری خدائی اور تمام مخلوقات سے بلند ہے، اللہ رب العزت کے مقام و شان کے بعد ساری کائنات سے رسول اللہ ﷺ افضل و اعلیٰ ہیں۔ آپ أعلم الناس یعنی تمام لوگوں سے بڑھ کر علم والے اور تمام انسانوں سے بڑھ کر فصیح و بلیغ اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے سب سے بڑھ کر خیر خواہ ہیں۔ آپ کی رسالت و نبوت کی برکت سے ہمیں دنیا و آخرت کی بھلائی اور صراطِ مستقیم نصیب ہوا ہے اور آپ کی ہدایت و رہنمائی سے ہم کفر و شرک کے اندھیروں سے نکل کر توحید و سنت کی برکات سے محظوظ ہوئے ہیں۔ صحیح مسلم اور سنن ترمذی کی حدیث کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن الله اصطفى من ولد إبراهيم إسماعيل واصطفى من ولد إسماعيل كنانة واصطفى من بني كنانة قريشا واصطفى من قريش بني هاشم واصطفاني من بني هاشم»

''اللہ تعالیٰ نے اولاد ابراہیم ﷺ سے اسماعیل علیہ السلام کو منتخب فرمایا اور اولاد اسماعیل علیہ السلام سے بنو کنانہ کو اور کنانہ سے قریش کو اور قریش سے بنو ہاشم کو اور بنو ہاشم سے میرا انتخاب فرمایا۔'' [الرقم: ۲۲۷۶، الرقم: ۳۶۰۶]

صحیح بخاری و صحیح مسلم ہی میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میری اور دیگر تمام انبیاء کرام کی مثال اس محل کی طرح ہے جو بہت خوبصورت تعمیر کیا گیا ہو، لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ اَدھوری چھوڑ دی گئی ہو، لوگ اس محل کا نظارہ کرنے کے لئے آئیں اور اس کی خوبصورتی پر خوش ہوں، لیکن ایک اینٹ کی چھوڑی ہوئی جگہ دیکھ کر وہ تعجب کا اظہار کریں کہ اسے پُر کیوں نہ کیا گیا۔ خبردار! اس ایک اینٹ کا خلا میں نے پُر کر دیا ہے اور میرے ساتھ قصرِ نبوت مکمل کر دیا گیا ہے۔ میں خاتم النبیین ہوں، میرے آنے سے انبیاء و رُسل کے آنے کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔'' [الرقم: ۳۵۳۵، الرقم: ۲۲۸۶]

آپ ﷺ کے مقام و شان پر سنن دارمی کی اس حدیث سے روشنی پڑتی ہے:

''آپ ﷺ نے فرمایا میں بطحاءِ مکہ میں تھا میرے پاس دو فرشتے آئے۔ ایک زمین پر اتر آیا اور دوسرا آسمان و زمین کے درمیان رہا۔ ایک نے دوسرے سے کہا کیا یہ وہی ہے جس کی تلاش تھی، کہا ہاں، اس کا وزن کرو، انہوں نے میرا ایک آدمی کے ساتھ وزن کیا میں بھاری ثابت ہوا، پھر انہوں نے دس آدمیوں سے وزن کیا میرا پلڑا پھر بھی بھاری رہا۔ انہوں نے سو آدمیوں کے ساتھ میرا وزن کیا میں ان سے بھی وزن میں بڑھ گیا، انہوں نے ہزار کے ساتھ وزن کیا میں ہزار آدمیوں سے بھی بھاری رہا۔ تب ایک فرشتہ سے دوسرے نے کہا اگر آپ اس نبی ﷺ کا وزن پوری اُمت کے ساتھ بھی کریں گے تو یہ ان سب سے بھی وزنی ہوں گے۔'' [۲۱/۱]

بعض لوگوں کے سامنے جب رسول ﷺ کی حدیث کسی مسئلہ کے متعلق پیش کی جاتی ہے اور ائمہ اربعہ کی رائے اور

☆ نائب شیخ الحدیث جامعہ لاہور الاسلامیہ، لاہور

ان کا فتویٰ اس کے خلاف ہوتو ان کے لئے حدیث نبوی ﷺ کا ماننا عجیب دکھائی دیتا ہے۔ حدیث مذکور کی روشنی میں وہ یہ نہیں سمجھتے کہ آپ کے فرمان کے مقابلہ میں تو ساری اُمت کی رائے کو چھوڑ دیا جائے گا۔ آپ ﷺ کی حدیث کے مطابق ہی فتویٰ دیا جائے گا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا قول وفعل اور آپ کی حدیث تو ساری اُمت کے عوام وخواص سے بڑھ کر وزنی ہے اور آپ ﷺ کے مقام واحترام کا ہم سے یہ تقاضا ہے کہ آپ کی بات کو سب سے بلند و بالا رکھا جائے اور جان و مال سے ہر موقع پر آپ کی حمایت کی جائے اور ہر موذی سے آپ کی ذاتِ اقدس اور آپ کی بات کی حفاظت کی جائے۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور آپ کے دین کو لوگوں کی نصرت و مدد سے مستغنی کیا ہے، لیکن وہ اللہ رب العزت ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ کون ہے جو دل و جان سے میرے نبی ﷺ کے ساتھ ہے اور کون ہے جو اس کے دین کو سر بلند دیکھنے کے لئے اپنا تعاون پیش کرتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی توقیر وتعظیم

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنے رسول کریم کی تعظیم کرتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ارشاد فرماتے ہیں:

﴿لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ﴾ [الفتح:۹]

”تاکہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور ان کی مدد اور تعظیم کرو۔“

یہاں تعزیر اور توقیر دو لفظ استعمال ہوئے ہیں۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ان دونوں میں فرق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”والتعزير اسم جامع لنصره وتأييده ومنعه من كل ما يؤذيه والتوقير اسم جامع لكل ما فيه سكينة وطمأنينة من الإجلال والإكرام وأن يعامل من التشريف والتكريم والتعظيم بما يصونه، عن كل ما يخرجه عن حد الوقار“ [الصارم المسلول:ص۴۲۲]

”یعنی تعزیر سے مراد آپ ﷺ کی مدد اور تائید کرنا اور ہر اذئی اور تکلیف دینے والے سے آپ کی حفاظت کرنا ہے اور توقیر سے مراد وہ تعظیم و تکریم ہے جو آپ کے سکون و اطمینان کا باعث ہو اور تشریف و تعظیم کا آپ کے ساتھ ایسا سلوک کرنا جس کے ساتھ آپ ہر خلاف وقار حرکت سے محفوظ ہو جائیں۔“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اِن فرمان باری تعالیٰ پر عمل کرنے کی انتہا کر دی، وہ رسول اللہ ﷺ کے سچے شیدائی تھے اور دین اِسلام کی ترویج وتبلیغ کی خاطر جان و مال اور اپنی اولادیں قربان کرنے والے تھے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمان وعمل کو قیامت تک آنے والوں کے لئے مثال بنا دیا اور فرمایا:

﴿فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوا﴾ [البقرة:۱۳۷]

”یعنی اگر یہ لوگ ویسے ایمان لائیں جیسے تم (میرے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم) ایمان لائے ہو تو تب یہ ہدایت یافتہ ہوں گے۔“

اِن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے احترام رسول ﷺ اور آپ کی تعظیم و تکریم کا مشاہدہ کرنا ہو تو صلح حدیبیہ کے واقعہ کا مطالعہ کریں، جب کہ رسول اللہ ﷺ چودہ سو اور ایک روایت کے مطابق پندرہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ ۶ ہجری میں بیت اللہ کے طواف کے لئے روانہ ہوئے، مقام حدیبیہ پر آپ کو اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کفارِ قریش نے روک دیا، آپ ﷺ نے فرمایا ہم لڑنے نہیں آئے بلکہ عمرہ کرنے آئے ہیں۔ اس موقع پر عروہ بن مسعود ثقفی کفارِ قریش کی طرف

سے نمائندہ بن کر آیا اور نبی اکرم ﷺ سے گفتگو کرنے لگا، وہ جب بات کرتا تو آپ ﷺ کی ڈاڑھی مبارک کو ہاتھ لگاتا، آپ ﷺ کے جانثار حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس تلوار تھامے کھڑے تھے، عروہ جب بھی نبی اکرم ﷺ کی دھاڑی کی طرف ہاتھ بڑھاتا تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ تلوار کا دستہ اس کے ہاتھ پر مارتے اور کہتے کہ اپنا ہاتھ نبی کریم ﷺ کی داڑھی سے پیچھے رکھ۔

اس کے بعد عروہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تعلق خاطر کا منظر دیکھنے لگا، پھر اپنے رفقاء کے پاس آیا اور بولا، اے میری قوم کے لوگو! میں قیصر وکسریٰ اور نجاشی جیسے بادشاہوں کے پاس گیا ہوں، بخدا میں نے کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھی اس کی اتنی تعظیم کرتے ہوں جتنی محمد ﷺ کے ساتھی اس کی تعظیم کرتے ہیں۔ خدا کی قسم وہ تو محمد ﷺ کا لعاب دہن بھی زمین پر گرنے نہیں دیتے۔ آپ کا تھوک بھی ان میں سے کسی نہ کسی آدمی کے ہاتھ پر پڑتا ہے، اور وہ اسے اپنے چہرے اور جسم پر مل لیتا ہے اور جب وہ کوئی حکم دیتے ہیں تو اس کی بجاآوری کے لئے سارے مستعد ہوتے ہیں اور جب محمد ﷺ وضو کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے وضو کا پانی حاصل کرنے کے لئے لوگ لڑ پڑیں گے اور جب آپ ﷺ کوئی بات کرتے ہیں تو سب اپنی آوازیں پست کر لیتے ہیں اور فرطِ تعظیم کے سبب وہ آپ کو بھرپور نظر سے نہیں دیکھتے۔ اے قریش مکہ: انہوں نے تم پر اچھی تجویز پیش کی ہے لہٰذا قبول کرلو۔

[الرحیق المختوم: ص۵۵۲)

کسی اُمتی کو رسول اللہ ﷺ کی آواز سے اپنی آواز بلند کرنے کی اجازت نہیں

اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ﴾ [الحجرات:۲]

''اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کریم ﷺ کی آواز سے بلند نہ کرو، اور نہ ان سے اونچی آواز سے بات کرو، جیسے آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو کہیں (ایسا نہ ہو کہ) تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں اس کی خبر بھی نہ ہو۔''

اس آیت کریمہ میں رسول اللہ ﷺ کے لئے اس اَدب و اِحترام اور تعظیم وتکریم کا بیان ہے جو ہر مسلمان سے مطلوب ہے۔ پہلا اَدب یہ ہے کہ آپ ﷺ کی موجودگی میں جب تم آپس میں گفتگو کرو تو تمہاری آواز نبی ﷺ کی آواز سے بلند نہ ہو اور دوسرا اَدب یہ کہ جب خود نبی ﷺ سے کلام کرو تو نہایت وقار اور سکون سے بات کرو اس طرح اونچی آواز سے کلام نہ کرو جس طرح تم آپس میں بے تکلفی سے ایک دوسرے کے ساتھ کرتے ہو۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو آپ کی آواز سے اپنی آواز کو اونچا کرنے اور آپ ﷺ کے ساتھ ویسے اظہار خیال کرنے سے منع کر دیا ہے جیسے وہ ایک دوسرے کے ساتھ گفتگو کرتے ہیں، کیونکہ اس رفع اور جہر سے اس کے مرتکب کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں حالانکہ اسے اس کا شعور تک نہیں ہوتا اور جس چیز سے انسان کے اعمال ضائع ہوتے ہوں وہ کفر ہے جس سے احتراز انتہائی ضروری ہے۔ اس کے بعد امام صاحب نے چند قرآنی آیات پیش کر کے اعمال کے ضائع ہونے کے مؤقف کو ثابت کیا ہے۔ [الصارم المسلول، ص۵۴]

اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بڑا محتاط رویہ اختیار کرلیا تھا، یہاں تک کہ وہ صحابہ رضی اللہ عنہم جن کی آواز فطری طور پر بلند تھی انہوں نے مسجد میں آنا ترک کردیا تاکہ گفتگو کریں تو ان کی آواز رسول اللہ ﷺ کی آواز سے بلند نہ ہونے پائے، جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے نہ آنے کے بارہ میں پوچھا تو ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اس کا پتہ کرکے آؤں گا، وہ صحابی ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے گھر گئے تو دیکھا کہ وہ اپنا سر جھکائے پریشان بیٹھے ہیں، وجہ پوچھی تو کہا کہ بات یہ ہے کہ میری آواز نبی ﷺ کی آواز سے بلند ہوجایا کرتی تھی، لہٰذا مجھے ڈر ہے کہیں میرے نیک اعمال ضائع نہ ہوگئے ہوں اور میں اہل نار میں سے نہ ہوجاؤں۔ وہ آدمی رسول کریم ﷺ کے پاس آیا اور ثابت رضی اللہ عنہ نے جو جواب دیا وہ آپ ﷺ کو بتایا تو اس وقت نبی اکرم ﷺ نے اسی آدمی کو ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی طرف بہت بڑی بشارت دے کر بھیجا۔ فرمایا جائیں ثابت رضی اللہ عنہ سے کہیں تو ہرگز اہل نار میں سے نہیں ہے بلکہ تو جنتی ہے۔ [صحیح بخاری مع الفتح: ۵۹۰/۸]

اور یہ بشارت اس لئے تھی کہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ بے ادبی کے ارادے سے آواز بلند نہ کرتے تھے، بلکہ ان کی آواز قدرتی طور پر ہی اونچی تھی۔

رسول اکرم ﷺ کو کسی قسم کی اذئی اور تکلیف دینا باعث کفر ہے

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے اُمتی کو آپ کی شان میں گفتگو کرتے ہوئے انتہائی احتیاط سے کام لینا چاہئے اور آدابِ رسالت کا خیال رکھنا چاہئے۔ اس بارہ میں کسی قسم کی بے احتیاطی کفر تک پہنچا دیتی ہے۔ شان نبوت سے متعلق لب کشائی سے قبل الفاظ کو تول کر زبان پر لانا چاہئے۔ قول وفعل سے رسول اکرم ﷺ کو تکلیف اور اذئی دینے والی چیز انسان سے صادر نہ ہونے پائے، کیونکہ یہ چیز انسان کے کفر کا سبب بن جاتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ مِنْهُمُ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ النَّبِیَّ وَ یَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ قُلْ اُذُنُ خَیْرٍ لَّكُمْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ یُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ رَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ﴾

"یعنی ان میں سے وہ بھی ہیں جو پیغمبر کو ایذا اور تکلیف دیتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ وہ کان کا کچا ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ وہ کان تمہارے بھلے کے لئے ہے وہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور مسلمانوں کی بات کا یقین کرتا ہے اور تم میں سے جو اہل ایمان ہیں یہ ان کے لئے رحمت ہے جو لوگ رسول اللہ ﷺ کو تکلیف اور ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔" [التوبة:٦١]

منافقین نے نبی کریم ﷺ کے خلاف ایک ہرزہ سرائی یہ کی کہ یہ کان کا کچا ہے، مطلب یہ کہ ہر ایک کی بات سن لیتا ہے، یہ گویا آپ ﷺ کے حلم وکرم اور عفو ودرگزر کی صفت سے ان کو دھوکہ ہوا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمارا پیغمبر شر وفساد کی کوئی بات نہیں سنتا جو سنتا ہے تمہارے لئے اس میں خیر وبھلائی ہی ہے۔

نیز ارشاد الٰہی ہے:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا﴾

"یعنی جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا وآخرت میں اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہے اور ان کے لئے نہایت رسوا کن عذاب ہے۔" [الاحزاب:۵۷]

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"دل ذلك على أن الإيذاء والمحادة كفر لأنه أخبر أن له نارجهنم خالدا فيها.. فيكون المؤذي لرسول الله ﷺ كافرا عدو الله ورسوله محاربا لله ورسوله"

''یعنی یہ بات اس چیز پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ و رسول ﷺ کو ایذا اور ان کی مخالفت کفر ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بتایا دیا کہ ایسے شخص کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ لہٰذا رسول اکرم ﷺ کو تکلیف دینے والا کافر ہوگا جو اللہ و رسول ﷺ کا دشمن اور ان کی مخالفت کرنے والا ہے۔'' [الصارم المسلول علی شاتم الرسول،ص ۲۷]

شاتم رسول کا قتل

شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے شاتم رسول اور آپ ﷺ کے بے اَدب کو قتل کرنے پر اِجماع نقل کیا ہے۔ وہ اسحاق بن راہویہ کا قول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"أجمع المسلمون على أن من سبّ الله أو سبّ رسوله ﷺ أو دفع شيئا مما أنزل الله عزوجل أو قتل نبيا من أنبياء الله عزوجل أنه كافر بذلك وإن كان مقرا بكل ما أنزل الله"

''اس بات پر مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول ﷺ کو گالی دے یا اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ کسی حکم کو ردّ کرے یا انبیاء کرام میں سے کسی نبی کو قتل کرے وہ کافر ہے اگرچہ وہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ باقی تمام احکام کا اقرار کرتا ہو۔'' [الصارم المسلول،ص ۴]

نیز فرماتے ہیں:

"إن الساب إن كان مسلما فإنه يكفر و يقتل بغير خلاف وهو مذهب الائمة الأربعة وغيرهم"

''نبی اکرم ﷺ کو گالی دینے والا خواہ مسلمان ہو وہ اس سب وشتم سے کافر ہوجائے گا اور ائمہ اربعہ اور دیگر ائمہ کے نزدیک وہ قتل کیا جائے گا اور اس میں علماء کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔'' [الصارم المسلول،ص ۴]

اگر اَحادیث و آثار کی طرف مراجعت کی جائے تو ان سے بھی یہ بات عیاں ہے، کہ شاتم رسول واجب القتل اور مباح الدم ہے، جیسا کہ سنن ابی داؤد میں عکرمہ رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ

''ایک نابینا صحابی رضی اللہ عنہ کی اُم ولد (لونڈی) رسول اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی اور عیب جوئی کیا کرتی تھی وہ نابینا صحابی اسے اس کی بے اَدبی سے روکتے وہ باز نہ آتی، حسب عادت اس نے ایک رات شان رسالت ﷺ میں ہجو اور سب وشتم کیا، اس پر صحابی نے کدال لیا اور اس کے پیٹ پر رکھ دیا اوپر سے ایسا دبایا کہ...... گستاخی کا ارتکاب کرنے والی کا خاتمہ کردیا، جب صبح ہوئی تو رسول اکرم ﷺ سے اس عورت کے قتل کا ذکر ہوا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا میں اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر کہتا ہوں اور میرا آپ پر حق بھی ہے کہ جس نے یہ کام کیا ہے وہ کھڑا ہوجائے۔ اس پر وہ نابینا صحابی رضی اللہ عنہ کھڑا ہوا اور لرزتا ہوا لوگوں کی گردنیں پھاندتا ہوا رسول کریم ﷺ کے سامنے آکر بیٹھ گیا اور کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے اسے قتل کیا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ آپ کو سب وشتم کیا کرتی تھی اور آپ کی عیب جوئی کرتی تھی۔ میں اسے روکا کرتا تھا لیکن یہ باز نہ آئی وہ میری اُم ولد تھی اور اس سے میرے دو بیٹے بھی ہیں جو موتیوں جیسے خوبصورت ہیں، حسبِ عادت گذشتہ رات وہ آپ کی شان میں بے اَدبی اور سب وشتم کرنی لگی میں نے کدال لیا اس کے پیٹ پر رکھ کر اوپر سے ایسا دبایا کہ وہ ہلاک ہوگئی۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: « ألا اِشهدوا إن دمها هدر » ''خبردار گواہ ہوجاؤ، اس عورت کا خون رائیگاں ہے۔'' (یعنی اس کے قتل کرنے والے صحابی پر نہ قصاص ہے اور

نہ دیت)“ [رقم الحدیث:۴۳۶۱]

اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودیہ عورت شان رسالت مآب میں بے اَدبی اور ہجو کیا کرتی تھی ایک آدمی نے اس کا گلا گھونٹ کر اسے مار دیا تو رسول اللہ ﷺ نے مرنے والی کا خون رائیگاں کر دیا۔

[رقم الحدیث:۴۳۶۲]

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”هذا الحديث نص في جواز قتلها لأجل شتم النبي ﷺ ودليل على قتل الرجل الذمي وقتل المسلم والمسلمة إذا سبا بطريق الأولى.“ [الصارم المسلول،ص۶۲]

”یہ حدیث نبی اکرم ﷺ کو سب وشتم کرنے والے مرد اور عورت کو قتل کرنے کے بارہ میں صریح ہے، جبکہ شانِ رسالت ﷺ میں بے اَدبی کرنے والے کافر ذمیوں کو قتل کیا جاتا ہے تو جو مسلمان ہو کر شانِ نبوت میں بے اَدبی اور گستاخی کرے گا وہ بطریق اولیٰ قتل کیا جائے گا۔“

یاد رہے کہ یہ حکم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاص ہے کہ آپ کی توہین اور گستاخی کرنے والے کو قتل کیا جائے گا، لیکن آپ کے علاوہ کسی اُمتی کی خواہ وہ صحابی کیوں نہ ہو، بے اَدبی کرنے والا مباح الدم نہیں، اسے تعزیر تو دی جاسکتی ہے، لیکن قتل نہیں کیا جاسکتا، اس پر ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث دلیل ہے، وہ کہتے ہیں:

”كنت عند أبي بكر الصديق فتغيظ على رجل فاشتد عليه فقلت تأذن لي يا خليفة رسول الله أضرب عنقه؟ قال: فأذهبت كلمتي غضبه فقام فدخل فأرسل إليَّ فقال: ما الذي قلت انفا؟ قلت: ائذن لي أضرب عنقه قال: أكنت فاعلا لو أمرتك؟ قلت: نعم، قال:لا والله ما كانت لبشر بعد محمد ﷺ“ [سنن أبي داؤد:۴۳۶۳]

”ابو برزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تھا وہ کسی شخص سے ناراض ہوئے اور سخت غصے ہوئے، میں نے کہا اے اللہ کے رسول کے خلیفہ! مجھے اِجازت دیں تو میں اس کی گردن اڑا دوں۔ ابو برزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میری اس بات سے ان کا غصہ جاتا رہا، وہ اندر گئے اور مجھے بلا کر کہا ابھی تو نے کیا کہا تھا؟ میں نے کہا آپ اجازت دیں تو میں اس آدمی کی گردن اُڑا دوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں حکم دیتا تو کیا تو اسے قتل کر دیتا، میں نے کہا، ہاں ضرور۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی انسان کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ اس کی بے اَدبی پر کسی کو قتل کیا جائے۔“

الحاصل، رسول اللہ ﷺ کی ذات اَقدس کے بارہ میں گفتگو کرتے وقت بڑے احتیاط کی ضرورت ہے، اس بارہ میں ہر ایسا کلمہ استعمال کرنے سے گریز کیا جائے جو ادنیٰ سی بے اَدبی پر بھی مشتمل ہو، کیونکہ نبی کریم ﷺ کی بے اَدبی اور گستاخی کرنا کفر ہے اور اس کی سزا قتل ہے، لیکن اس قتل کا حق نہ تو عوام کو دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی مذہبی سرپرستوں کو، کیونکہ ہمارے اس خطے میں علما د مذاہب کا باہمی بغض اور تعصب اس حد تک بڑھ گیا ہے جو انہیں حق کا فیصلہ کرنے سے مانع ہے، تعصب مذہبی کی بنا پر ایک مذہب کا عالم یا مولوی دوسرے مذہب والے کو زندہ سلامت دیکھنا گوارا نہیں کرتا، لہٰذا ہوسکتا ہے کہ وہ ادنیٰ سی بات پر دوسرے عالم کے قتل کا فتویٰ صادر کر دے جو درحقیقت بے ادبی کے زمرے میں نہ آتی ہو اور عوام یا جاہل نوجوان جو قدم قدم پر رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کے کام کرتے ہیں اور ہر روز سنت رسول ﷺ (ڈاڑھی) مونڈ کر یا اسے کتر کر گندگی کے نالوں میں بہا کر رسول اللہ ﷺ کو ایذا اور تکلیف دیتے ہیں،

انہیں رسول اللہ ﷺ کی بے اَدبی اور گستاخی کے فیصلے کرنے یا اس پر کسی کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی، بعض دفعہ ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ مذہبی پیشوا ایسے جاہل نوجوانوں کو بے گناہوں کے پیچھے لگا دیتے ہیں جو ان کے خون بہانے کے درپے ہوجاتے ہیں، اور انہیں ان سے جان بچانا مشکل ہوجاتا ہے۔ لہٰذا گستاخیٔ رسول کے فیصلے اور اس پر سزا کو مذہبی سرپرستوں یا جاہل نوجوانوں کے ہاتھ میں نہیں دیا جاسکتا...... اس کے لئے ضروری ہے کہ شریعت کورٹ قائم کیا جائے جو ماہرین اور شریعت اِسلامیہ کے متخصصین پر مشتمل ہو، ایسے کیس شریعت کورٹ میں دائر کئے جائیں اور علماے شریعت ایسے کیس کی سماعت کریں اور فیصلہ دیں کہ واقعی ملزم پر گستاخیٔ رسول اور آپ کی بے اَدبی کا اِلزام ثابت ہے اور اس کی بات واقعی توہین رسول ﷺ کے زمرے میں آتی ہے، اگر کسی موذی پر نبی اکرم ﷺ کی توہین اور آپ کی بے اَدبی کرنا ثابت ہوجائے تو شرعی عدالت کے فیصلے کے بعد اسے وہی سزا دی جانی چاہئے جو قرآن وسنت سے ثابت ہے، اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو سرورِ کونین ﷺ کا سچا اُمتی بننے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

❊......❊......❊

توہین رسالت کرتے ہو؟

اے ظالم، جابر انسانو! اے جام نجس کے دیوانو!
اے شمع ہوس کے پروانو! اے عقل وخرد سے بیگانو!
اخلاق سے عاری نادانو! اے بے خبر، اے شیطانو!
اے کافر، مشرک فرزانو! توہین رسالت کرتے ہو؟

....

اس فعل شنیع کا مغرب میں ڈنمارک سے آغاز ہوا
اک ارذل، فاسق اہل قلم، بدبخت ہے، بندۂ آز ہوا
تضحیک ہے جس کی خصلت میں بدخو وہ شعبدہ باز ہوا
ان سب سے کہہ دو حیوانو! توہین رسالت کرتے ہو؟

....

انجام کو اک دن پہنچے گی، اے مغرب والو یہ دنیا
اعمال ترازو میں ہوں گے، سب دیکھیں گے سچا جھوٹا
پھر بول اٹھے گا محشر میں، فن کار کا اک اک فن پارہ
لو اپنی خباثت پہچانو! توہین رسالت کرتے ہو؟

[گوہر ملسیانی]

بشکریہ ہفت روزہ 'ایشیا' لاہور

وکیل شاتم رسول ﷺ

مولانا وحید الدین خان کے موقف کا ناقدانہ جائزہ

کفار کی طرف سے نبی رحمت ﷺ پر سب وشتم کا سلسلہ ہر دور میں کسی نہ کسی شکل میں موجود رہا ہے اور اسی طرح علمائے اسلام نے بھی ناموس رسالت ﷺ کا بھرپور دفاع کیا اور ہر دور میں گستاخ رسول کے متعلق قتل کا فتوی صادر کرتے رہے۔ تاریخ اسلام میں شاتم رسول کے قتل کی سزا کے متعلق کسی مسلمان کا اختلاف نہیں رہا بلکہ یہ ایک اجماعی مسئلہ ہے کہ شاتم رسول کی سزا صرف اور صرف قتل ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ دورِ حاضر میں کچھ متجددین عقل پرستی کی دعوت کو لے کر اٹھے ہیں جن کے افکار نے اُمت مسلمہ کے اجماعی ومتفقہ مسائل جو کہ مسلمات کی حیثیت رکھتے ہیں کو اپنی دور اَز کار تاویلوں اور کٹ حجتیوں سے مشکوک کرنے کی مسلسل کوشش میں ہیں۔ ان مسائل میں شادی شدہ کے لیے رجم کی سزا، قتل مرتد اور قتل شاتم رسول شامل ہیں۔ انہی نام نہاد مسلمان سکالرز میں سے ایک نامور شخصیت وحید الدین خان ہیں جن کے قلم سے گاہے بگاہے مسلمانوں کے قلب چیر دینے والی تحریریں ظہور پذیر ہوتی رہتی ہیں۔ ان کی روشنائی قلم سے اہل برصغیر کے حصہ میں آنے والا ایک دھبہ ان کی کتاب 'شتم رسول کا مسئلہ' ہے۔ جو بدنام زمانہ شخصیت سلمان رشدی کے دفاع میں لکھی گئی ہے۔ جس میں مولانا موصوف نے تاریخ اسلام سے روایات کی من مانی توجیہات سے ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے کہ شاتم رسول کی سزا قتل نہیں۔ یقیناً ان جیسے لوگوں کی شہ پا کر کفار مسلمانوں کے شعائر پر بدزبانی کے مرتکب ہوتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ سلمان رشدی کی بکواسات کے بعد آج نبیِ رحمت کے ڈنمارک کی طرف سے توہین آمیز خاکے بنا دیئے گئے ہیں۔ بلکہ اس جرم پر وہ بڑی ڈھٹائی سے مصر ہیں۔ دراصل وحید الدین خان جیسے علماء اپنی تحریروں سے ان لوگوں کو سند جواز بخشتے ہیں اسلام اور شعائر اسلام انہی کو زبان حال سے گویا ہوتے ہیں:

میں اگر سوختہ ساماں ہوں تو یہ روز سیاہ — خود دکھایا ہے میرے گھر کے چراغاں نے مجھے
کوئی کافر میری تذلیل نہ کرسکتا تھا — مرحمت کی ہے یہ سوغات مسلماں نے مجھے

زیر نظر تحریر میں نامور قلم کار جناب عطاء اللہ صدیقی صاحب نے مولانا وحید الدین خان کے پرفریب اعتراضات وتاویلات کو براہین قاطعہ سے ھباءً منثوراً بنا دیا ہے۔ یہ تحریر محترم صدیقی صاحب نے اگرچہ مولانا وحید الدین خان کی کتاب 'مسئلہ شتم رسول' کے منصۂ شہود پر آنے پر ماہنامہ 'محدث' کے لیے لکھی تھی، لیکن بوجوہ 'محدث' میں اس کی اشاعت نہ ہوسکی اب چونکہ حالیہ توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کی وجہ سے عالم اسلام میں 'قتل شاتم رسول' کی بحث چھڑ چکی ہے اور دوسرے یہ کہ مولانا وحید الدین خان بھی اپنے مؤقف پر بدستور ڈٹے ہوئے ہیں کہ شاتم رسول کی سزا قتل نہیں اور اس کے ان کی اپنی کتاب 'مسئلہ شتم رسول' سے دیئے گئے دلائل ۲۰۰۶ء میں چھپنے والی ان کی کتاب 'مسائل اجتہاد' صفحہ ۲۴ پر دیکھے جاسکتے ہیں لہٰذا اس تحریر کو افادۂ عام کے لیے شائع کیا جارہا ہے تاکہ عوام الناس 'قتل شاتم رسول' کے خلاف دیئے گئے دلائل کا جواب حاصل کرسکیں اور برصغیر کے اس نام نہاد سکالر کی کج فکری سے آگاہ ہوسکیں۔ [کامران طاہر]

گذشتہ چودہ صدیوں کے دوران آفتابِ رسالت ﷺ جہاں تاب پر تھوکنے کی کوشش میں ذلت و نکبت سے دو چار ہونے والی بدبخت انسانی تھوتھنیوں میں ملعون سلمان رُشدی کی تھوتھنی سے زیادہ مکروہ اور ذلیل تھوتھنی کرۂ ارض کے سینے پر مشاہدے میں نہیں آئی۔ رُشدی ملعون کی ہفواتی تھوتھنی اس اعتبار سے بھی منفرد ہے کہ اس پر، اگرچہ نام کی حد تک سہی مگر، اسلام کا ظاہری 'لیبل' چپکا ہوا ہے۔ اس سے پہلے اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے خلاف رذالت کی آخری حدوں تک کینہ و بغض کا شکار مسیحی جنونی پادری زبان درازیاں کرتے رہے ہیں۔ حضرت عمرؓ کے دور میں شام و فلسطین میں فیصلہ کن شکست کھانے کے بعد بازنطینی مسیحی ریاست کے جنونی پادری پیغمبر اسلام ﷺ کے خلاف اہانت آمیز کتابیں لکھنا شروع ہوگئے تھے۔ مگر صلیبی جنگوں جو تقریباً پونے دوسو سال کے عرصہ پر محیط ہیں، کے دوران جب یورپ کی مسیحی اقوام کا مشرقِ وسطیٰ کی اسلامی ریاست سے طویل براہِ راست تصادم ہوا۔ اس دوران میں مسیحی جنونی پادریوں نے اپنے قلب کی سیاہیوں کو صفحۂ قرطاس پر یوں انڈیلنا شروع کیا کہ یہ سیاہی قیامت تک ان کے چہروں پر لعنت کا نشان بن کر چمکتی رہے گی۔ ان کی ظلمت مآب تحریروں سے آفتابِ رسالت ﷺ کی نورانی کرنوں میں کمی کی بجائے بتدریج اضافہ ہوتا گیا۔ کائنات اَبد سے اَزل تک اس نورِ رسالت ﷺ کی ضیا پاشیوں کی ممنونِ کرم رہے گی۔

انہی دنوں ایک دفعہ راقم الحروف جناب جسٹس تقی الدین پال صاحب سے ان کے دفتر میں ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ پال صاحب ان دنوں حکومت پنجاب کے ہوم ڈیپارٹمنٹ میں ایڈیشنل سیکرٹری تھے۔ وہ خلاف معمول دِل گرفتہ اور رنجور تھے۔ انہوں نے راقم کو مولانا کوثر نیازی کا مضمون پڑھنے کو دیا جو غالباً 'جنگ' میں شائع ہوا تھا۔ اس مضمون میں نیازی صاحب نے 'شیطانی ہفوات' کی شرانگیزی کو بے نقاب کیا تھا۔ مضمون کو پڑھنا تھا کہ راقم کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ میں نے تقی الدین پال صاحب سے گذارش کی وہ مجھے 'شیطانی ہفوات' جہاں سے بھی ہوسکے مہیا کریں۔ چونکہ میں جب تک اس کے خلاف نہیں لکھوں گا، چین نہیں پاؤں گا۔ انہوں نے مجھے سپیشل برانچ پنجاب کے اس وقت کے DIG جناب تنویر احمد صاحب کے پاس بھیجا۔ سپیشل برانچ نے اپنے ذرائع سے اس کتاب کو حاصل کیا تھا، کیونکہ اس وقت یہ کتاب پاکستان میں تقریباً ناپید تھی۔ تنویر صاحب سے 'شیطانی ہفوات' لینے کے بعد جب میں تقی الدین پال صاحب کے پاس واپس آیا تو انہوں نے مجھے ہدایت کی کہ اس کو پڑھوں اور اس کے قابل اعتراض حصوں کی نشاندہی کروں تاکہ اس مواد کی بنیاد پر حکومتِ پنجاب اس کی خرید و فروخت پر پابندی عائد کردے۔ یہ یاد رہے کہ ابھی تک حکومتِ پاکستان نے ملعون رُشدی کی اس کتاب پر پابندی عائد نہیں کی تھی۔

راقم الحروف نے طبیعت پر انتہائی جبر کے ساتھ اس کتاب کا مطالعہ شروع کیا۔ ہر اگلی سطر جسم و جان کو ریزہ ریزہ کرنے کے لئے کافی تھی۔ میں جب اس کتاب کو پڑھ رہا تھا، خدائے پاک سے پناہ بھی طلب کر رہا تھا کہ وہ مجھے معاف کریں کہ میری زبان اس کے محبوب پیغمبر ﷺ کے خلاف لکھے گئے ان توہین آمیز الفاظ کو دہرا رہی تھی جو ملعون رشدی کے بدبخت قلم سے نکلے تھے۔ مجھے اب بھی یاد ہے کہ میں اس کتاب کا ایک پیراگراف پڑھتا اور پھر شدید بے کلی کا شکار ہوکر کمرے سے باہر نکل کر ٹہلنا شروع کردیتا۔ اس طرح تمام رات میں اضطراب کے شدید دھچکوں سے گزرتا رہا اور میری کیفیت یہ تھی کہ اگر ملعون رشدی سامنے آجاتا تو میں اس کے ناپاک جسم کو گولیوں سے اس قدر

چھلنی کر دیتا کہ اس کا وجود ہزاروں لوتھڑوں میں تقسیم ہو کر زمین پر بکھر جاتا۔ میرا ذہن تیز انگاروں پر رکھی ہانڈی کی طرح اُبل رہا تھا۔ اسی طرح توبہ واستغفار کرتے کرتے میں نے صبح ہونے تک اس ہفواتی بکواس کے متعدد پیرا گراف کو نشان زد کر لیا تھا اور ان کو ترتیب دے کر ایک نوٹ کی صورت میں اپنی رائے کے ساتھ تحریر کر لیا تھا۔ دوسرے دن میں نے اپنی تحریری رائے جناب تقی الدین پال صاحب کے حوالے کر دی۔ ایک دو روز بعد اخبارات میں خبر شائع ہوئی کہ حکومتِ پنجاب نے شاتم رسول سلمان رشدی کی کتاب 'شیطانی آیات' پر مکمل پابندی عائد کر دی ہے۔ اس کے چند دن بعد حکومتِ پاکستان نے بھی پابندی کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا۔ یہ تحریری نوٹ لکھنے کے بعد بھی میرا دل اطمینان کا شکار نہ ہوا۔ میں نے ایک بے حد جذبات میں رندھا ہوا مضمون قلمبند کیا جو بعد میں ان دنوں 'نوائے وقت' میں شائع ہوا۔

آج پورے دس برس کے بعد میں ملعون رشدی کا ذکر لئے بیٹھا ہوں تو اس کی وجہ اس کی 'شیطانی ہفوات' کا مطالعہ نہیں ہے، کیونکہ اس کو پڑھنے کے بعد جب تک میں نے اسے جلا نہیں دیا تھا میرے قلب نے چین نہیں پکڑا تھا۔ ایک ہی کمرے میں 'شیطانی ہفوات' اور اس خاکپائے دربارِ رسالت کا قیام ناممکن تھا۔ ان سطور کا محرک بھارت کے نامور عالم دین مولانا وحید الدین خان کی کتاب 'شتم رسول کا مسئلہ' ہے۔ جس میں انہوں نے سلمان رشدی کے خلاف چلائی جانے والی مہم کی مذمت کی ہے۔ رُشدی ملعون تو ایک لادین، خدا کا منکر اور یہودیوں کا ایجنٹ ہے جس نے ناول کے پیرائے میں مذکورہ کتاب لکھ کر کروڑوں روپے بنائے ہیں۔ مگر مولانا وحید الدین خان وہ تو اپنے آپ کو اسلام کا مبلغ اور داعی کہتے ہیں، ان کی طرف سے سلمان رُشدی کی بجائے اس کے ناقدین کو تنقید کا نشانہ بنانا ایک ایسا پریشان کن تجربہ ہے کہ جس نے ایک دفعہ دس برس پہلے والی میری اضطرابی کیفیت کے زخموں کو دوبارہ زندہ کر دیا ہے۔ میں سوچتا ہوں۔

چوں کفر از کعبہ بر خیزد کجا ماند مسلمانی

مولانا وحید الدین خان سے میں پہلی دفعہ ۱۹۸۰ء کے لگ بھگ متعارف ہوا۔ میرے ایک استادِ محترم پروفیسر عبدالرؤف صاحب نے مجھے مولانا وحید الدین خان کی کتاب 'تعبیر کی غلطی' پڑھنے کو دی۔ پروفیسر صاحب کا مقصد مجھے مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمہ اللہ کی فکر پر ان کے ہی ایک سابقہ رفیق کی طرف سے کی جانے والی 'علمی تنقید' سے مجھے آگاہ کرنا تھا۔ میں نے بے حد غور سے اس کتاب کو پڑھا۔ مولانا وحید الدین خان کے استدلال نے مجھے متاثر نہ کیا۔ میرے خیال میں اس کتاب کا نام 'تنقید کی غلطی' ہونا چاہئے تھا۔ مولانا وحید الدین خان نے اپنے خلاف لکھے جانے والے مولانا مودودی رحمہ اللہ کے جو خطوط اس کتاب میں شامل کئے تھے، البتہ ان کا وزن میں نے محسوس کیا۔ میں نے پروفیسر عبدالرؤف صاحب کو کتاب واپس کر دی، لیکن ان کے احترام کی وجہ سے اپنی رائے کو محفوظ رکھا۔

گذشتہ اٹھارہ برسوں میں کبھی کبھار مولانا وحید الدین خان کی کوئی کتاب یا رسالہ ہاتھ لگتا تو میں اس کو پڑھ لیتا۔ مولانا وحید الدین خان کے 'مقالات' پر مشتمل ایک کتاب چند سال پہلے میری نگاہ سے گزری، جو کافی حد تک متاثر کن تھی۔ مگر ان کی فکر کے 'جوہر' نے کبھی بھی متاثر نہ کیا۔ گذشتہ کئی برسوں سے 'تذکیر' کا بڑا چرچا رہا ہے۔ پاکستان میں گذشتہ کئی برسوں سے وحید الدین خان صاحب کی فکر سے متاثر کوئی صاحب ان کے الرسالة کو محض تذکیر کا نام

دے کر شائع کر رہے ہیں۔ اس کے متعدد شمارے بھی راقم کی نگاہ سے گذرے ہیں۔ جہادِ کشمیر کے متعلق مولانا وحید الدین خان کی رائے پڑھ کر بے حد دکھ ہوا۔ اور پھر حال ہی میں میرے کرم فرما زاہد سلیمان صاحب نے کتاب 'شتم رسول کا مسئلہ' مجھے مطالعہ کے لئے دی۔ اس کتاب نے ایک دفعہ پھر میرے ذہن میں ہلچل برپا کردی ہے۔ میں بڑے دنوں سے مولانا وحید الدین خان جیسے ایک نامور مبلغ اسلام کی طرف سے سلمان رُشدی کی بالواسطہ حمایت میں لکھی گئی اس دل آزار کتاب کی کوئی تاویل اور کوئی قابل قبول محرک تلاش کرنے میں سرگرداں رہا ہوں اور وحید الدین خان صاحب کے لئے بھی کوئی مناسب ترکیب سوچتا رہا ہوں بالآخر ان کے لئے 'وکیل شاتم رسول' کی اصطلاح ذہن میں آئی ہے۔ مولانا صاحب کی مذکورہ کتاب کے مطالعہ کے بعد میرے خیال میں مولانا وحید الدین خان کا نام 'ہدام الدین خان' ہونا چاہئے۔

ملعون رشدی کے 'ناول' کا عنوان 'شیطانی آیات' درحقیقت قرآن مجید کے لئے استعارہ ہے (نعوذ باللہ) قرآن مجید تو مقدس ترین الہامی کتاب ہے۔ البتہ ملعون رشدی کا ناول اسم بامسمّٰی ہے یہ درحقیقت 'شیطانی ہفوات' ہے۔ ایسی بکواس ایسے ملعون کی طرف سے ہی لکھی جاسکتی تھی جو اب شیطانِ مجسم بن کر جیتے جی لعنت مآب اور نمونہ عبرت بن چکا ہے اور موت کے بعد جہنم واصل ہوکر کائنات کی ہر جاندار مخلوق کی طرف سے قیامت تک لعنت کا مستحق ٹھہرے گا۔ ملعون رشدی نے 'شیطانی ہفوات' میں وجۂ کائنات، فخر موجودات، سرورِ کونین، اربوں مسلمانوں کے دلوں کے سرور اور آنکھوں کے نور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور ان کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے متعلق جو الفاظ تحریر کئے ہیں، بہت سے لکھنے والوں نے ان کی نشاندہی کی ہے اور 'نقل کفر کفر نہ باشد' کے مصداق انہوں نے اُمت مسلمہ کو آگاہ کرنے کا فریضہ انجام دیا ہے۔ ان ہفواتی کلمات کو دہرانا شدید ذہنی کرب اور اذیت سے کم نہیں ہے۔ میرے مضمون کا اصل موضوع بھی 'وکیلِ شاتم رسول' ہے نہ کہ ملعون شاتم رسول رُشدی۔

درج ذیل سطور میں مولانا وحید الدین خان کی مذکورہ کتاب سے چند اقتباسات نقل کرنے کے بعد ان کی فکر کی ظلمتوں کی نشاندہی کی کوشش کی گئی ہے۔ مولانا موصوف کی درفنطنی ملاحظہ فرمایئے:

'شتم رسول کا مسئلہ' کے آغاز کلام میں لکھتے ہیں:

''موجودہ زمانہ کے مسلمان نہ صرف یہ کہ دعوت کا کام نہیں کر رہے ہیں بلکہ وہ مسلسل دعوت کو قتل کرنے میں مشغول ہیں۔ دوسری قوموں کو سیاسی حریف سمجھنا، ان کے مقابلہ میں احتجاجی اور مطالباتی مہم چلانا، ایسے جھگڑے کرنا جس کے نتیجہ میں داعی اور مدعو کے درمیان تعلقات خراب ہوجائیں۔ وہ دعوت و نصیحت کے قائل ہیں۔ مگر ساری دنیا کے مسلمان ہر روز انہی دعوت کش سرگرمیوں میں مشغول رہتے ہیں۔ اصاغر تو درکنار ان کے اکابر بھی سوچ نہیں پاتے کہ وہ ایسا کرکے اپنے خلاف خدا کے غضب کو بھڑکا رہے ہیں۔

انہیں دعوت کش سرگرمیوں میں سے ایک سرگرمی وہ ہے جو شتم رسولؐ کے خلاف مسلمان ہر جگہ جاری کئے ہوئے ہیں۔ اور جس کا ایک نمایاں مظاہرہ سلمان رشدی کی کتاب (شیطانی آیات) کی اشاعت کے بعد ۱۹۸۹ء میں سامنے آیا ہے۔ اینٹی رشدی ایجی ٹیشن بلاشبہ لغویت کی حد تک غیر اسلامی تھا۔ اس لئے وہ مسلمانوں کے اصاغر و اکابر کے درمیان اس لئے جاری رہا کہ دعوتی شعور سے محروی کی بنا پر انہوں نے وہ کسوٹی کھودی تھی جس پر جانچ کردہ معلوم کرسکیں کہ کونسی روش اسلام کے مطابق ہے اور کونسی روش اسلام کے مطابق نہیں۔

مسلمانوں کے اس داعیانہ منصب کا لازمی تقاضا ہے کہ وہ ہرگز کسی ایسی سرگرمی میں مبتلا نہ ہوں جو دعوت کے مزاج کے

خلاف ہو، یا دعوت کے امکانات کو برباد کرنے والی ہو۔ اگر مسلمانوں نے ایسا نہیں کیا تو یقینی طور پر وہ خدا کے یہاں مجرم قرار پائیں گے خواہ انہوں نے اپنے دعوت کش جلوس کا نام شوکتِ اسلام جلوس رکھ لیا ہو اور خواہ اس کی اعانت کے لئے تمام اعاظم واکابر اکٹھے ہو گئے ہوں۔

موجودہ مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ کوئی شخص یا گروہ اگر ذرا بھی ان کے خلافِ مزاج بات کرے تو وہ فوراً مشتعل ہو کر اس سے لڑنے لگتے ہیں...... ناگوار باتوں پر مشتعل ہو جانے کی اس فہرست میں سب سے نمایاں چیز وہ ہے جس کو 'ناموسِ رسول پر حملہ' یا 'رسول کی شان میں گستاخی' جیسے جذباتی الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے۔ اس نوعیت کی اگر کوئی افواہ بھی پھیل جائے تو اس کے بعد مسلمان اس طرح بھڑک کر آپے سے باہر ہو جاتے ہیں کہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اسلام تو درکنار عقل وہوش سے بھی ان کا دور کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

مسلمانوں کا یہ لغو مزاج صرف اسی لئے ہے کہ انہوں نے دعوت کا شعور کھو دیا ہے، دوسری اقوام کو وہ اپنا قومی رقیب اور دنیوی حریف سمجھتے ہیں۔

موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ ان کے اندر دعوتی شعور پیدا کیا جائے کہ وہ داعی ہیں اور دوسری قومیں ان کے لئے مدعو کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اسی سے ان کی جھوٹی جذباتیت ختم ہوگی۔ اسی سے ان کے اندر یہ حکمت آئے گی کہ وہ ناگوار باتوں سے اعراض کریں اور اشتعال انگیز باتوں پر مشتعل نہ ہوں'' [صفحہ ۶، ۷]

قارئین کرام! مولانا وحید الدین خان کی کتاب کے مذکورہ طویل اقتباس کا پڑھنا آپ کے لئے شاید تکلیف دہ ہو، میرے لئے اس کو نقل کرنا بھی ایک روح فرسا تجربہ سے کم نہیں ہے۔ میں نے یہ طویل اقتباس ایک ہی جگہ پر نقل کر دیا ہے تاکہ اب اس پر کھل کر اظہار کیا جاسکے اور بار بار ذہن کی یکسوئی نہ ٹوٹے۔ یہ مولانا وحید الدین خان جیسے نام نہاد داعی اسلام کی حد درجہ گمراہ کن، ظلمت مآب اور اسلام کے متعلق بے حمیتی کے اظہار کا عظیم شاہکار ہے۔ درج ذیل نکات ہماری توجہ کے متقاضی ہیں:

① مولانا وحید الدین خان اپنی تعقل پسندی کا بہت ڈھنڈورا پیٹتے ہیں۔ وہ مریضانہ پندارِ ذات کے شیش محل میں براجمان ہو کر اپنے ناقدین کی آراء کو بے محابہ لغو قرار دیتے ہیں اور یہ ان کا تقریباً تکیہ کلام بن چکا ہے۔ خود ان کا اپنا حال یہ ہے کہ ان کی اپنی باتیں مبالغہ آمیز اور ان کی 'عقل پسندی' حد درجہ غیر حقیقت پسندانہ اور ساقط الاعتبار ہوتی ہے۔ عقل عام "Common Sense" یہ تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہے کہ 'ساری دنیا' کے مسلمان 'ہر روز' دعوت کش سرگرمیوں میں مشغول رہتے ہیں۔ اس کرۂ ارض پر ایک ارب سے زیادہ مسلمان بستے ہیں۔ مولانا موصوف کا ان کے بارے میں حسن تخیل ملاحظہ فرمایئے جو کسی کو بھی مستثنیٰ قرار دینے کے روادار نہیں کہ وہ 'ہر روز' دعوت کش سرگرمیوں میں مصروف رہتے ہیں گویا انہیں کرنے کو اور کچھ کام نہیں ہے، ایک معمولی فہم رکھنے والا فرد بھی اس 'نابغہ عصر' کی رائے کی اس نامعقولیت کو بڑی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔

② مولانا وحید الدین خان کا عتاب جوار بھاٹا کی صورت میں مسلمانوں پر نازل ہوتا ہے۔ وہ مسلمانوں پر اس بنا پر خوب برستے ہیں کہ انہوں نے 'دوسری قوموں کو سیاسی حریف' سمجھ رکھا ہے اور وہ خواہ مخواہ 'ایسے جھگڑے کھڑے' کرتے ہیں جن سے دوسری اقوام سے 'تعلقات خراب ہو جائیں' موصوف اسلامی تاریخ کے علوم کے 'قارون' ہیں اور اپنی دعوت کو قرآن وسنت کے عین مطابق قرار دیتے ہیں۔ مگر ان کے طاقتور حافظے میں وہ قرآنی آیات قائم نہیں رہتیں یا وہ علمی بددیانتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہیں نظر انداز کر دیتے ہیں جس میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

کفار مومنوں کے دوست ہرگز نہیں ہو سکتے۔ یہاں تک کہ مسلمان دین اسلام چھوڑ کر ان کا دین نہ اپنا لیں اور پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تو (معاذ اللہ) خواہ مخواہ ہی ایران، فلسطین اور شام پر حملے کئے تھے؟ ایرانیوں اور رومی سلطنتوں سے ٹکر لے کر انہوں نے 'دعوت کے امکانات خراب' ہی کئے تھے؟ اور پھر خود رسالت مآب ﷺ جو داعی اعظم تھے، انہوں نے بھی مولانا وحید الدین خان کے 'معیارِ دعوت' کے مطابق ۲۸ غزوات میں شریک ہو کر عرب قبائل کے اسلام قبول کرنے کے امکانات کو معاذ اللہ خراب ہی کیا تھا۔ اس سے زیادہ اسلامی تاریخ سے لغو، غیر منطقی اور بھونڈا استنباط اور اسلامی دعوت کے اسلوب کا اس سے زیادہ مسخ شدہ تصور شاید ہی کسی اسلامی مبلغ نے پیش کیا ہو۔ مولانا وحید الدین خان دوسروں پر 'خدا کے غضب کو بھڑکانے' کا الزام لگا کر خود اسلامی تاریخ کے مستند حقائق کو اپنے خود ساختہ عقلی معیارات کے انگاروں پر رکھ کر سلگانے کے غضب انگیز فعل کے مرتکب ہوئے ہیں۔

③ ناموسِ رسالت ﷺ کا تحفظ مسلمانوں کے نزدیک دین کی اَساس ہے۔ جیسا کہ علامہ قرطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''نبی کریم ﷺ کی تعظیم و تکریم ہی مذہب کی بنیاد ہے اور یوں اس سے محرومی مذہب سے انحراف ہے'' مگر دورِ جدید کا ایک بدبخت، برخود غلط مبلغ اسلام کس دھڑلے سے کہہ رہا ہے کہ 'شتم رسول' کے خلاف مسلمانوں کی سرگرمی ایک 'دعوت کش' سرگرمی ہے اور اس کی فکری لغویت کی معراج کا بھی اندازہ کیجئے کہ وہ جذباتی تشنج سے یہاں تک کہ جاتا ہے ''اینٹی رشدی ایجی ٹیشن بلاشبہ لغویت کی حد تک غیر اسلامی تھا'' یہ فتویٰ مولانا وحید الدین خان کے ظلمت مآب فتویٰ خانہ کی جعلی ٹکسال کا کوئی سکہ تو ہو سکتا ہے، مگر اس کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ مولانا موصوف 'شتم رسول کے خلاف سرگرمی' کو 'غیر اسلامی' قرار دینے سے پہلے اگر شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی کتاب ''الصارم المسلول علی شاتم الرسول'' کے علاوہ علامہ تقی الدین سبکی رحمہ اللہ کی کتاب ''السيف المسلول على من سب الرسول'' اور علامہ زین العابدین شامی رحمہ اللہ کی 'تنبيه الولاة والحكام على أحكام شاتم خير الأنام'' اور علامہ ابن الطلاع اندلسی رحمہ اللہ کی مایہ ناز تالیف ''أقضية الرسول'' کا بالاستیعاب مطالعہ فرمانے کا تردد کر لیتے تو ان پر اپنی جہالت کا انکشاف کوئی ناممکن امر نہیں تھا، لیکن انہوں نے تو اپنے مخصوص تصورات کی تبلیغ کے لئے قرآن وسنت سے محض اپنے مطلب کے ان حوالہ جات کے انتخاب کا شغل اختیار کر رکھا ہے جس سے ان کے خانہ زاد اسلام کی تائید کا پہلو نکلتا ہو۔ دورِ جدید میں مولانا وحید الدین خان سوئے تاویل کا میٹھا زہر گھول کر نوجوان اذہان کو متاثر کرنے کا جو فن جانتے ہیں، اس میں بہت کم لوگ ان کی ہمسری کا دعویٰ کر سکیں گے۔ اسلام میں توہین رسالت کا اِرتکاب ہمیشہ ایک سنگین جرم سمجھا جاتا رہا ہے اور اس کے مرتکب کے لئے سزائے موت کا مسئلہ رسولِ کریم ﷺ کے دورِ اَقدس سے لے کر آج تک ملتِ اسلامیہ میں کبھی بھی مختلف فیہ نہیں رہا۔ مگر 'وحید خانی فتنہ' کی جسارتیں ملاحظہ کیجئے کہ وہ اسے ایک 'دعوت کش' اور 'لغویت کی حد تک غیر اسلامی' قرار دینے میں کسی شرمساری کا شکار نہیں ہوتے۔

④ ملعون رشدی کے خلاف مسلمانوں کے احتجاج کی وجہ بقول وحید الدین خان 'دعوتی شعور سے محرومی' اور اس کسوٹی سے ان کا ہاتھ دھو بیٹھنا ہے جس سے وہ جانچ سکیں کہ اسلام کی روش کیا ہے۔ اگر وحید الدین خان کے نزدیک اسلام کا 'دعوتی شعور' یہی ہے تو پھر یقین کرنا پڑے گا کہ اس سے بڑا 'فتور' کوئی اور نہیں ہو سکتا۔ وحید خان

صاحب مسلمانوں میں جس درجے کا 'دعوتی شعور' پیدا کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے عواقب ونتائج کے اعتبار ایک بہت بڑا فتنہ اور ایک دین کش فتور ہے۔ ایسے دعوتی شعور کو مسلمان پائے حقارت سے ٹھکراتے ہیں کہ جو انہیں ناموسِ رسالت کے مسئلہ کے بارے میں بے غیرت و بے حمیت بنا دے اور جو رشدی جیسے ملعون شاتم رسول کے خلاف انہیں احتجاج برپا کرنے سے باز رکھے۔ اگر یہی 'دعوتی شعور' خدانخواستہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ میں بھی پیدا ہو جاتا تو وہ کبھی ایک شاتم رسول کی گردن نہ اُڑاتے۔ مصنف عبدالرزاق میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ کو گالی دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کون ہے جو مجھے میرے دشمن سے بچائے' 'حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: 'میں' چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ نے اسے للکارا اور قتل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مقتول کا سامان حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو دلوا دیا'' [۵/۲۳۷،۳۰۷] مولانا وحید الدین خان اگر اَخلاقی جرأت رکھتے ہیں تو برملا اِعلان کریں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی یہ سرگرمی بھی 'غیر اسلامی' تھی۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بھی اس عورت کو قتل کر دیا تھا جو رسول اکرم ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی۔ [مصنف عبد الرزاق:۹۷۰۵] مسلمان فقہاء کا اجماع ہے کہ شاتم رسول 'مباح الدم' (جس کا خون جائز ہو) ہے۔ مذکورہ بالا معروف کتب میں ایسے درجنوں واقعات درج کئے گئے ہیں جن میں شاتم رسول کو قتل کرنے کا ذکر ملتا ہے۔ مگر ہندوستان کا مالیخولیا اور اَخلاقی بزدلی کا شکار، بزعم خویش داعی اسلام آج 'شتم رسول' کی سرگرمی کو 'دعوت کش' اور 'غیر اسلامی' کہہ کر اپنی گمراہ کن فکر کا پرچار کر رہا ہے۔ مولانا وحید الدین خان کی فکر کے 'گمراہ' ہونے کے لئے محض یہی بات ہی کافی ہے کہ وہ ناموسِ رسالت کے تحفظ کے بارے میں بے حمیتی کا شکار ہے۔

⑤ مولانا وحید الدین خان کو مسلمانوں سے شکایت ہے کہ ''کوئی شخص یا گروہ اگر ذرا بھی ان کے خلافِ مزاج بات کرے تو وہ فوراً مشتعل ہو کر اس سے لڑنے لگتے ہیں'' بھارت کے اس عقل پرست مسلمان متجدد کی بے حسی کا کس قدر نوحہ رقم کریں۔ وہ ملعون رشدی کے معاملہ پر کتاب لکھ رہا ہے۔ مگر رشدی کی گستاخی کو 'ذرا بھی خلافِ مزاج' بات سمجھتا ہے۔ اگر اس نے رشدی کی کتاب پڑھی ہے اور پھر بھی اس کی رائے میں 'ذرا سی' بات ہے تو سمجھ لینا چاہئے

عزت نام تھا جس کا گئی تیمور کے گھر سے

رسولِ اکرم ﷺ کی شان میں گستاخانہ کلمات سن کر یا گستاخی کا کوئی مظاہرہ دیکھ کر اگر کوئی مسلمان اشتعال میں نہیں آتا تو وہ بلاشبہ بے حمیت ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا ارشادِ مبارک ہے کہ ''کوئی مسلمان اس وقت تک سچا مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ مجھے اپنے ماں باپ سے بھی زیادہ محبوب نہ جانے۔'' [صحیح البخاري:۱۴] آج کے دور میں اگر ایک مسلمان حتیٰ کہ غیر مسلم اپنی ماں کے خلاف غلیظ گالیاں سنتا ہے اور پھر اس پر خاموش رہتا ہے تو اس کو 'بے غیرت' کہا جائے گا۔ جب حضور اکرم ﷺ سے محبت ماں باپ سے محبت سے بھی زیادہ ہو تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی مسلمان آپ ﷺ کے خلاف گستاخی پر اشتعال میں نہ آئے۔ اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بالخصوص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سیرتِ مبارکہ کا مطالعہ تو ظاہر کرتا ہے کہ وہ حضور اکرم ﷺ کے خلاف معمولی سی گستاخی بھی برداشت نہیں کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی کو محض اس بنا پر قتل کر دیا کہ اسے حضور اکرم ﷺ نے جو فیصلہ کیا تھا اس پر

اعتماد نہیں تھا اور وہ حضرت عمرؓ سے فیصلہ کرانے آ گیا تھا۔ حضرت عمرؓ تو معمولی معمولی باتوں پر تلوار نکال لیتے تھے۔ یہ ان کی غیر متوازن جذباتیت نہیں بلکہ دینی حمیت کا اظہار تھا۔

یہاں مولانا وحید الدین خان کے فکری تضادات اور دوہرے معیارات کا پول کھولنا بھی مفید معلوم ہوتا ہے۔ موصوف 'شتم رسول کا مسئلہ' میں لکھتے ہیں: ''ناگوار باتوں پر مشتعل ہوجانے کی اس فہرست میں سب سے نمایاں چیز وہ ہے جس کو 'ناموسِ رسول پر حملہ' یا رسول کی شان میں گستاخی جیسے جذباتی الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے''۔ اور کہتے ہیں اس کا ''اسلام تو درکنار عقل و ہوش سے بھی دور کا تعلق نہیں ہے'' مگر اپنے ماہنامہ الرسالۃ کے جون ۱۹۹۹ء کے شمارے میں جماعت اسلامی ہندوستان کے سینئر رکن مولانا جمیل احمد صاحب کے خط کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''آپ نے میرے بارے میں غضب (غصہ) کی شکایت کی ہے اور یہ اشارہ فرمایا ہے کہ آپ اپنی تحریروں میں سکینت اور روحانیت کا اظہار کرتے ہیں مگر آپ کے اندر میں نے غضب کا جذبہ پایا ہے اور غضب اور روحانیت کا ایک ساتھ جمع ہونا ممکن نہیں ہے۔ میں عرض کروں گا کہ آپ کی یہ بات درست نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ روحانی آدمی کے اندر غضب نہ ہونے کا تصور ایک غیر اسلامی تصور ہے وہ کوئی اسلامی تصور نہیں۔ اس معاملہ میں صحیح اسلامی تصور یہ ہے کہ آدمی کا غضب صرف حق کے لئے ہو وہ اپنی ذات کے لئے نہ ہو، اس کی تائید میں یہاں میں چند حوالے نقل کرتا ہوں:

''حضرت موسیٰ خدا کے پیغمبر تھے مگر قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ ان پر غضب کی حالت طاری ہوئی [الأعراف: ۱۵۰] اسی طرح اگر آپ حدیث کی کتابوں کو دیکھیں تو اس میں کثرت سے رسول ﷺ اور اصحابِ رسول کے غضب کا ذکر ملے گا۔ اس سلسلہ میں بطورِ نمونہ صرف چند مثالیں یہاں نقل کی جاتی ہیں:

① ''فَغَضِبَ رسول الله حتى عرف الغضب في وجهه''...... [صحيح مسلم، كتاب الفضائل]

② ''فغضب رسول الله غضبا شديدا''...... [صحيح البخاري، كتاب الاذان]

③ ''فغضب أبوبكر''...... [صحيح البخاري، كتاب الادب]

④ ''فغضب عمر''...... [صحيح البخاري، كتاب الادب]

⑤ ''فغضب عليّ حتى أحمر وجهه''...... [النسائي، كتاب الضحايا]

⑥ ''فقالت عائشة و غضبت''...... [مسند أحمد، ص، ۳۷، ۳۸]

کوئی صاحبِ عقل و دانش یقین نہیں کرے گا کہ یہ دو اقتباسات کسی ایک مصنف کے ہیں۔ مگر جو وحید الدین خان کے فکری انتشار، ذہنی خلفشار اور دوہرے معیارات سے بخوبی واقف ہیں، انہیں اس پر کوئی حیرت نہیں ہوگی۔ وحید الدین خان صاحب سوئے تاویل کے فن میں یکتا ہیں وہ ایک اونچے درجے کے گھاڑو ہیں۔ اپنی ذات میں غضب کی صفت کے دفاع کے لئے کس طرح قرآن و کتبِ احادیث سے دلائل کے انبار لگا دیتے ہیں۔ یہاں بتا رہے ہیں کہ ایک روحانی آدمی کے اندر غضب نہ ہونے کا تصور ایک غیر اسلامی تصور ہے۔ مگر اس کائنات کی عظیم ترین ہستی کی توہین پر اگر ایک مسلمان غضب کا مظاہرہ کرتا ہے تو یہی سوئے تاویل کا بادشاہ مصنف اسے 'ناگوار باتوں کی فہرست میں سب سے نمایاں چیز' بنا کر دکھاتا ہے۔ مولانا وحید الدین خان جو اپنے آپ کو 'عقل مجسم' اور اپنی ہر تاویل کو ایک 'علمی دلیل' کہنے پر اصرار کرتے ہیں، وہ اس فکری تضاد کے متعلق کیا ارشاد فرمائیں گے؟ ان کی دونوں باتوں میں سے ایک بات تو یقیناً غلط ہے۔ اب وہ خود ہی بتائیں کہ اول الذکر بات درست ہے یا مؤخر الذکر۔ ان کے اپنے

فکری تضادات نے انہیں برصغیر پاک و ہند کا سب سے بڑا متنازعہ فیہ اور تناقضِ فکر میں مبتلا 'اسلامی سکالر' بنا دیا ہے۔

⑥ مولانا وحید الدین خان مسلمانوں کو جس 'صبر اور اعراض' کی تلقین فرما رہے ہیں وہ بے غیرتی اور بے حمیتی کے زمرے میں آتی ہے۔ اگر وہ ہندوستان میں مسلمانوں کی کمزور پوزیشن کے نتیجہ میں اس اخلاقی بزدلی کا شکار ہوگئے ہیں تو انہیں اس بزدلی میں مسلمانوں کو شریک ہونے کی دعوت نہیں دینی چاہئے۔ یہ ان کے ارادہ کی پستی ہے جو انہیں دوسری اقوام سے متحارب ہونے نہیں دیتی۔ اور وہ بے حد بے شرمی سے اسے 'رسولؐ اور اصحاب رسول کا طریقہ' بھی بتلاتے ہیں۔ یہ محض ان پر الزام تراشی ہے۔ رسولِ اکرمؐ کے صحابہ کا یہ طرزِ عمل ہرگز نہیں تھا۔ یہ جو انہوں نے مسلمانوں اور غیر اقوام میں 'داعی اور مدعو' کا تصور پیش کیا ہے یہ ان کا خانہ زاد تصور ہے۔ اسلام کے تصورِ دعوت میں 'جہاد' بھی ایک مستقل عمل ہے اور جہاد تصادم اور تحارب کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ مسلمانوں کا جہاد بذاتِ خود ایک دعوت ہے۔ مولانا وحید الدین خان کی سوچ پر اگر ہندوستان کے مسلمان عمل کرنا شروع کر دیں تو دو چار نسلوں کے بعد ان کی حالت وہی ہوگی جو سپین کے مسلمانوں کی ہوئی تھی۔ وہ مسلمانوں میں بزدلی، بے غیرتی اور بے حمیتی کو پروان چڑھانا چاہتے ہیں جو مسلمانوں کے تشخص اور وجود کے لئے سم قاتل ہوگی۔ وحید الدین خان نے فرض کر رکھا ہے کہ اگر مسلمان دوسری اُقوام کے خلاف عسکری جدوجہد نہیں کریں گے تو وہ خود بخود دائرہ اسلام میں شامل ہو جائیں گی۔ انہیں اس بات کی ہرگز پرواہ نہیں ہے کہ اگر مسلمان جدوجہد نہ بھی کریں تو دشمنانِ اسلام کی ریشہ دوانیاں خود بخود ختم نہیں ہو جائیں گی۔ ہندوستان کے مسلمانوں نے آخر اکثریتی فرقہ کے خلاف کتنی جارحانہ کارروائیاں کی ہیں۔ انہوں نے عام طور پر صبر کا مظاہرہ کیا ہے۔ مگر اس کا نتیجہ کیا سامنے آیا ہے۔ مسلمانوں کی تاریخی بابری مسجد کو ہندو جنونیوں نے مسمار کر دیا۔ ہندو راہنما بال ٹھاکرے مسلمانوں کو بھارت چھوڑ کر نکل جانے کی دھمکیاں دے رہا ہے۔ وہ انہیں ہندو بنانا چاہتا ہے۔ ایسے حالات میں وحید الدین خان صاحب کا نسخہ تباہی کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔ اب تو عزیمت، جرأت اور جارحانہ پیش قدمی کی ضرورت ہے۔ یہی وہ ہتھیار ہیں جن سے مسلح ہو کر وہ اُقلیت کے باوجود اُکثریت کی مخالفانہ کارروائیوں کا سامنا کر سکتے ہیں۔

⑦ گذشتہ دس سالوں کے دوران پیش آمدہ واقعات اور مجرد حقائق نے مولانا وحید الدین خان کے خدشات و مفروضات کو بے جا اور ان کی سوچ کو غلط اور گمراہ کن ثابت کیا ہے۔ سلمان رُشدی ملعون کے خلاف احتجاج نے امریکہ، یورپ میں دعوتِ اسلام کے اِمکانات کو ختم نہیں کیا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان دس سالوں کے درمیان امریکہ و یورپ میں جس قدر خواتین و حضرات نے اسلام قبول کیا ہے، وہ تعداد بیسویں صدی کے دیگر نو عشروں کی اجتماعی تعداد سے بھی زیادہ ہے۔ اسلام تیزی سے یورپ و امریکہ میں پھیل رہا ہے۔ فرانس میں اسلام دوسرا بڑا مذہب بن چکا ہے۔ بالخصوص یورپ و امریکہ کی خواتین اسلام کے آفاقی پیغام سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر رہی ہیں۔ مگر وحید الدین خان کا اُسلوبِ دعوت کوئی نتائج دینے میں ناکام رہا ہے۔ وہ گذشتہ سالوں میں راشٹریہ سیوک سنگھ کے جلسوں میں شریک ہوتے رہے ہیں اور ایک بھی ہندو کو اب تک مسلمان نہیں کر سکے۔ تو پھر اس دعوت کا فائدہ اور مقصد کیا ہے۔ وحید خانی روحانیت محض ایک فراڈ، ڈھونگ اور ایک اَفیون ہے، اس کا اسلام کی

تعلیمات سے محض نام کی حد تک تعلق ہے۔ وحید خانی فکر ایک ایسا تارِ عنکبوت ہے جس میں کمزور سے کمزور مکھی کو بھی پھانسنے کی طاقت نہیں ہے۔

وحید الدین خان نے قلمی بداحتیاطی یہ کی ہے کہ خنزیر رُشدی کے ہفواتی ناول کے ان حصوں کو بھی ہو بہو نقل کر دیا ہے کہ جن کا زبان پر لانا تو کجا، ایک مسلمان کے لئے تصور میں لانا بھی ایک اذیت ناک تجربے سے کم نہیں ہوتا اور ایسے الفاظ کو 'نقل کفر کفر نہ باشد' کی تاویل کا سہارا لے کر بھی نقل کرنا دشوار ہوتا ہے۔ راقم الحروف نے بارہا اس بات پر غور کیا ہے کہ ان الفاظ کو اپنے مضمون میں نقل کرے یا نہیں۔ ہر بار دل کانپ اٹھتا تھا اور قلم کی زبان پر لرزش اور لکنت طاری ہو جاتی تھی۔ مگر جب وحید الدین خان کے بعد کے آنے والے اَبواب پر غور کرتا تو پھر ایک ذہنی کشمکش سے دوچار ہونا پڑتا۔ وحید الدین خان نے صفحات کے صفحات یہ دکھانے کے لئے رقم کئے ہیں کہ ملعون رُشدی کی گستاخی بھی ویسے ہی ہے جیسا کہ رسول اکرم ﷺ کے زمانہ میں یا بعد میں بعض گستاخانِ رسول کی گستاخیاں تھیں۔ اس کے خیال میں جس طرح قریش مکہ کی گستاخیوں کو رسول اکرم ﷺ نے معاف فرما دیا تھا، بالکل اسی طرح دورِ جدید کے مسلمانوں کو رشدی کے ساتھ اعراض کا برتاؤ کرنا چاہئے۔ راقم کے نزدیک وحید الدین خان کی کتاب کا سب سے قابل اعتراض اور مردود پہلو یہی ہے۔ وہ عام قاری کے ذہن کو منتشر کرکے اسے رُشدی کے خلاف سکوت اِختیار کرنے کے لئے تیار کرنا چاہتے ہیں۔ وحید الدین خان نے رشدی کی کتاب سے یہ الفاظ نقل کرتے ہوئے اپنے بھونڈے اُصول کی بھی خود خلاف ورزی کی ہے۔ وہ اپنی کتاب میں متعدد مرتبہ یہ لکھ چکے ہیں کہ اگر مسلمان رُشدی کی ہفوات کے خلاف احتجاج نہ کرتے تو کوئی بھی اس کو نہ پڑھتا اور نہ ہی کسی کو علم ہوتا کہ اس نے کیا گستاخی کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں ''سلمان رشدی نے اپنے بے ہودہ خیالات صرف اپنی کتاب میں لکھے تھے مگر مسلمانوں کے شوروغل کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی باتیں تمام دنیا کے اَخبارات و رسائل میں چھپیں'' [ص: ۱۳۷] مگر وہ اپنے اصول پر خود قائم نہ رہ سکے۔ اپنی تائید میں انہوں نے پاکستان کی سابق وزیراعظم بے نظیر بھٹو کا یہ بیان بھی درج کیا ہے:

''توہین عقیدہ کو دہرانا بھی ویسا ہی گناہ ہے جیسا بجائے خود توہین کرنا۔ انہوں نے کہا کہ اس بات کے مدنظر میرے خیال سے بنیاد پرست مذہبی لوگ بھی رُشدی کے ناول اور اس کے قابل اعتراض موضوعات کی تشہیر کرکے اسی گناہ کا اِرتکاب کر رہے ہیں جس کا ارتکاب رشدی نے کیا ہے۔'' [ص:۹۹]

مگر خاموشی، اعراض اور نظر انداز کرنے کی تبلیغ کرنے والا مصنف خود ہی ان حصوں کو نقل کرکے اپنے وضع کردہ معیار کے مطابق 'گناہ' کا مرتکب ہوا ہے۔ اُردو دان طبقہ جس نے ملعون رشدی کی کتاب کو براہِ راست نہیں پڑھا تھا، اب وحید الدین خان کی کتاب کو پڑھنے کے بعد ان گستاخانہ الفاظ سے واقف ہو گیا ہے۔

راقم الحروف نے تہیہ کیا تھا کہ وحید الدین خان کی کتاب سے وہ اِقتباسات نقل نہ کرے مگر وحید الدین خان کی قلمی بدعنوانی اور رشدی کی گستاخی کی سنگینی اور شدت کو واضح کرنے کے لئے مجبوراً دل پر ہاتھ رکھ کر ان الفاظ کو نقل کرنے پر مجبور ہوا ہے۔ اے دلوں کے حال جاننے والے رب! مجھے اس 'نقل کفر' کے گناہ سے معاف فرما۔ تو جانتا ہے کہ ان کو نقل کرنا میرے لئے کس قدر کربناک ہے!

اسم محمد ﷺ کی جگر پاش اہانت

سگِ مغرب، ملعون رشدی نے وجۂ تخلیق کائنات، امام الانبیاء حضرت محمد ﷺ کے مقدس، منزہ و مبارک نام کے متعلق کیا انگارے برسائے ہیں؟ وحید الدین خان کے الفاظ میں:

''مصنف نے کتاب کا نام (شیطانی کلام) بطورِ خود اس کے اساسی کردار 'محاؤنڈ' (Mahound) کی نسبت سے استعمال کیا ہے جو کہ نعوذ باللہ حضرت محمد ﷺ کے نام کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔'' [ص:۳۸]

''سلمان رشدی نے اپنی کتاب میں رسول اللہ ﷺ کے لئے ایک توہین آمیز نام محاونڈ (Mahound) کا استعمال کیا ہے۔ یہ نام بلاشبہ اشتعال انگیز حد تک لغو ہے۔ انگریزی میں ہاؤنڈ کا لفظ کتے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ "Ma" انگریزی لفظ مائی "My" کا مخفف ہے۔ اس طرح محاؤنڈ کا دوسرا مطلب (نعوذ باللہ، نقل کفر کفر نہ باشد) ہے: 'میرا کتا' [ص:۳۶]

خدائے بزرگ و برتر اس خنزیر رشدی کو دین و دنیا میں رسوا کرے اور اس پر آسمان کے ستاروں اور ریت کے ذروں برابر لعنتیں برسیں جس نے اپنی مکروہ خنزیری تھوتھنی سے یہ الفاظ کائنات کی پاکیزہ ترین ہستی کے لئے استعمال کئے مگر وحید الدین خان نے اس کی سخت ترین مذمت کرنے کی بجائے اس کے وکیل صفائی کا فریضہ انجام دے کر مسلمانوں کے دلوں پر یوں خنجر چلائے ہیں:

> ''پیغمبر اسلام کے لئے یہ بے ہودہ نام سلمان رشدی کی ذاتی ایجاد نہیں ہے۔ یہ صلیبی جنگوں (۱۰۹۶ تا ۱۲۷۱) کے بعد یورپ میں گھڑا گیا۔ یورپ کی مسیحی قومیں جب دو سالہ صلیبی جنگ میں مسلمانوں کے مقابلہ میں ناکام ہوگئیں تو انہوں نے اسلام اور پیغمبر اسلام کو بدنام کرنے کے لئے بہت سی پست حرکتیں کیں۔ ان میں سے ایک یہ تھا کہ انہوں نے آپ ﷺ کے نام کو طرح طرح سے بگاڑا۔ ایک بگڑا ہوا نام یہ لفظ (Mahound) ہے۔ مگر پچھلے سات سو سال کے اندر اس گستاخی کی بنیاد پر کسی کو بھی قتل کی سزا نہیں دی گئی اور نہ اس قسم کا فتویٰ جاری کیا گیا۔''
>
> ''سلمان رشدی نے پیغمبر اسلامؐ کے لئے جو گستاخانہ نام 'محاونڈ' استعمال کیا ہے وہ صلیبی جنگوں کے بعد کے دور میں یورپ میں وضع کیا گیا۔ مگر اس وقت کے علماءِ اسلام نے یہ فتویٰ نہیں دیا کہ جن لوگوں نے یہ گستاخانہ نام وضع کیا ہے۔ انہیں ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل کر دیا جائے۔'' [ص:۳۶]

قارئین کرام! ذرا اندازہ فرمایئے وحید الدین خان کس طرح رشدی کی بھونڈی وکالت پر اتر آئے ہیں۔ وہ بالواسطہ بتانا چاہتے ہیں کہ چونکہ 'محاونڈ' کا لفظ ملعون رشدی کی ذاتی ایجاد نہیں ہے لہٰذا وہ سزا کا مستحق نہیں ہے، یعنی اصل سزا تو اسے دی جائے جس نے پہلی مرتبہ یہ لفظ ایجاد کیا۔ ان کے اس پست استدلال سے تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر کوئی کسی کو گالی نکالے تو اسے کچھ نہ کہو، فوراً تلاش کرو کہ یہ گالی ایجاد کرنے والا پہلا شخص کون تھا؟ اگر اس کی نشاندہی ہوجائے تو پھر یہ تشخیص کرو کہ آیا اسے اس 'ایجاد' پر سزا بھی ملی تھی یا نہیں؟ اگر نہیں تو پھر دوسری مرتبہ اس کی ایجاد کردہ گالی کو دہرانے والے کو خواہ مخواہ قصوروار کیوں ٹھہراتے ہو؟ 'محاونڈ' تو وہ غلیظ گالی ہے جسے جدید یورپ کے سنجیدہ مسیحی راہنما بھی سخت قابل اعتراض سمجھتے ہیں مگر وحید الدین خان کے نزدیک رشدی جو کہ ایک مسلمان گھرانے میں پیدا ہوا، اس قدر قصوروار نہیں ہے کہ اس کو سزا دی جائے۔ وہ تو بس اسے نظر انداز کرنے کی وکالت کرتے ہیں۔

وحید الدین خان کا یہ مطالبہ جتنا لغو ہے اتنا عجیب بھی ہے کہ اس وقت کے علماء نے صلیبی مصنفین کے بارے میں

اگر فتویٰ دیا تھا تو پیش کرو۔ وہ چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں کہ علماء نے کہاں لکھا ہے کہ انہیں ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل کر دیا جائے' ......اس سلسلہ میں ہم وحید الدین خان سے جواباً یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ہمیں تاریخ سے ڈھونڈ کر ایک مثال دکھا دیں جب کسی مسلمان عالم دین کے سامنے کسی کا نام لے کر یہ کہا گیا ہو کہ اس نے نبی اکرم ﷺ کے لئے لفظ 'محاؤنڈ' استعمال کیا ہے اور اس عالم دین نے اس کے خلاف قتل کا فتویٰ نہ دیا ہو۔ متعصب تنگ نظر مسیحی پادریوں نے یہ بکواس اپنی مادری زبان میں کی تھی جس کے متعلق مسلمان علما کا علم صفر تھا۔ آخر انہیں کیسے پتہ چلتا کہ سمندر پار یورپ میں کسی سگ یورپ نے رسالت مآب ﷺ پر یہ بھونک لگائی ہے۔ جب انہیں اس کا علم نہیں تھا تو اس پر فتویٰ کیسے دیتے۔ آج بھی برصغیر پاک و ہند کے علماء کی اکثریت سے اگر سوال کیا جائے کہ انہوں نے یہ لفظ 'محاؤنڈ' وحید الدین خان کی کتاب کے علاوہ بھی کہیں پڑھا ہے تو ان کا جواب نفی میں ہوگا۔ تو وحید الدین خان کیا دیوانے ہوگئے ہیں، انہوں نے یقیناً اپنی عقل کو وقتی طور پر رخصت پر بھیج دیا ہوگا جب وہ یہ مطالبہ مسلمانوں سے تحریری طور پر کر رہے تھے۔

دوسری بات یہ بھی غور طلب ہے کہ اس طرح کی سنگین گستاخی کے لئے فتویٰ تو ہمیشہ سے موجود رہا ہے۔ نئے فتویٰ کے جاری کرنے کی ضرورت تو اس وقت پیش آتی ہے جب وہ مسئلہ نئے سرے سے باقاعدہ نام کے ساتھ پیش کیا جائے۔ صلیبی جنگوں کے دوران مجاہد اسلام صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کو اگر علم ہو جاتا کہ کسی صلیبی نے یہ بکواس کی ہے تو وہ ان کی گردن اڑا دیتا۔ اگر وہ اس کی پہنچ سے باہر ہوتا تب بھی وہ اس کو گرفتار کرا کے قتل کرنے کے لئے تمام ذرائع استعمال میں لاتا۔

ایک دوسرے مقام پر وحید الدین خان ملعون رشدی کی بدترین دریدہ دہنی اور شیطانی ہفوات کو ایک 'معمول کی کارروائی' اور ایک محض عام سی استہزا دکھا کر اس کو معاف کرنے کے لئے لغو دلیل لے آئے ہیں:

"سلمان رشدی نے اپنی کتاب میں پیغمبر اسلام ﷺ کا نام 'محاؤنڈ' (Mahound) لکھا ہے۔ یہ ایک استہزائی نام ہے۔ جس طرح بعض لوگ وہابی کو وہابڑا اور دیوبندی کو دیوبندے وغیرہ کہتے ہیں، اسی طرح سلمان رشدی نے آپ ﷺ کے لئے اس بگڑے ہوئے نام کو استعمال کیا ہے جو صلیبی جنگوں کے بعد یورپ کے عیسائیوں نے آپ کے لئے گھڑا تھا......اس مجرمانہ حرکت کی مثال بھی زمانہ نبوت میں موجود ہے۔ حدیث اور سیرت کی کتابوں میں بتایا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا نام اگرچہ آپ کے دادا عبدالمطلب نے محمد ﷺ رکھا تھا، مگر مکہ کے قریش نے استہزائی طور پر آپ کا نام مذمم رکھ دیا۔ محمد ﷺ کے معنی ہیں تعریف کیا ہوا جبکہ مذمم کے معنی ہیں: مذمت کیا ہوا۔" [ص:۵۱]

جناب! آپ کی عقل ٹھکانے نہیں ہے۔ 'محاؤنڈ' محض ایک 'استہزائی نام' نہیں ہے یہ رذیل ترین گالی ہے۔ وہابی کو وہابڑا کہنے میں اور محمد ﷺ کو (نعوذ باللہ) 'محاؤنڈ' کہنے میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ وہابڑا ایک بگڑا ہوا مہمل لفظ ہے جس کا کوئی دوسرا مطلب نہیں ہے۔ مگر 'محاؤنڈ' کا مطلب آپ خود ہی لکھ چکے ہیں۔ یہ کوئی مہمل اور بے ضرر لفظ نہیں ہے۔ یہ کوئی نام بھی نہیں ہے یہ ایک گالی ہے جو یورپ کے غلیظ پادریوں نے حضور ﷺ کی سخت تحقیر کے لئے سوچی سمجھی سازش کے تحت گھڑی تھی جس کا اعتراف آپ خود کر چکے ہیں۔ نہ ہی اس کا کوئی قریبی تعلق 'دیوبند' کے 'دیوبندئے' سے کوئی اشتراک معانی یا مفہوم بنتا ہے۔ دیوبند ایک شہر کا نام ہے۔ اگر اس طرح آپ کا مذاق اڑایا جاتا تو مدینہ یا مکہ کے نام کو بگاڑ کر آپ کو اس سے نسبت دی جاتی۔ بے حد تعجب ہے وہ اس فرق کی اہمیت کو یکسر ختم کر دینا چاہتے ہیں، کیونکہ ان کے سر پر ملعون رشدی کی صفائی کا بھوت سوار ہے جس نے ان کو قطعی طور پر مخبوط الحواس اور فاتر

العقل بنا کے رکھ دیا ہے۔ اب وہ مختلف الفاظ اور اشیاء کے درمیان فرق مراتب قائم کرنے کی صلاحیت سے محروم ہوگئے ہیں۔

وحید الدین خان نے مسلمان راہنماؤں کے خلاف لکھا ہے:

''کچھ لوگ رنگ کے اندھے (Colour blind) ہوتے ہیں، انہیں ایک رنگ دکھائی دیتا ہے اور دوسرا رنگ بالکل نظر نہیں آتا'' [ص:۶۵]

ہمارے خیال میں اس جملے کا اصل مصداق خود وحید الدین خان سے زیادہ اور کوئی نہیں ہے۔ وہ 'مہاونڈ' اور 'وہابڑے' کے درمیان کوئی امتیاز اور فرق دیکھنے کی صلاحیت سے محروم دکھائی دیتے ہیں۔ ان کے عقل کی اندھی آنکھ ایک رذیل ترین گالی اور ایک مہمل سے استہزائی لفظ کو ایک سطح پر دیکھتی ہے۔ ایسی صورتحال میں غالب کا یہ شعر بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے

دل کو روؤں یا پیٹوں جگر کو میں
مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں

یہاں علمی اعتبار سے یہ نشاندہی ضروری ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے نام کو بگاڑ کر جو لفظ صلیبیوں نے گھڑا وہ تھا Mahomet یا Maumet آکسفورڈ ڈکشنری میں اس کی اٹھارہ شکلیں بتائی گئی ہیں۔ جیسا کہ پی کے ہٹی نے اپنی کتاب "Islam and The West" میں لکھا ہے: ''لفظ Mahomet خود محمدؐ کی بگڑی ہوئی صورت ہے۔''

"Mahound" تو صریحاً غلیظ اور خبیث گالی ہے۔ یہ نام محمد کی بگڑی صورت نہیں ہے۔ اسی طرح 'مذمم' بھی لفظ محمد ﷺ کی بگڑی ہوئی صورت نہیں ہے۔ یہ لفظ 'محمد ﷺ' کا ہم وزن ضرور ہے مگر اس کا الگ اپنا مطلب ہے۔ اس کو بھی 'وہابی اور وہابڑے' جیسے لفظی بگاڑ میں شامل نہیں کیا جاسکتا۔ وحید الدین خان 'مدعی سست گواہ چست' کی قابل رحم تصویر بنے ہوئے ہیں۔ خود ملعون رُشدی نے ایسی کوئی بھی وضاحت اپنے بیان میں نہیں کی۔ اس نے اپنے ایک بیان میں محض اتنا کہا ''یہ کتاب مذہب اور الہام کے بارے میں ایک سیکولر آدمی کا نقطہ نظر بیان کرنے کی کوشش ہے''

[ٹائمز آف انڈیا، ۸/اکتوبر ۱۹۸۸ء]

رُشدی اور دیگر گستاخانِ رسول کے الفاظ کا موازنہ

رُشدی بدمعاش کی طوائف القلمی اور دیگر گستاخانِ رسول کے جسارت آمیز الفاظ میں وہی فرق ہے جو ایک شعلۂ جوالہ اور ایک معمولی سی چنگاری میں ہوتا ہے۔ ایک چنگاری لباس کے جس حصے پر پڑے گی، تو یقیناً وہاں سوراخ کردے گی مگر ایک شعلہ جوالہ یا آگ کا لبعہ لباس کو ہی نہیں اس جسم کو بھی خاکستر کرکے رکھ دے گا، لیکن ہمارے 'ممدوح' وحید الدین خان نے اسلامی تاریخ سے بزعم خویش بہت سے گستاخانِ رسول کی فہرستیں نکال کر پیش کی ہیں، جو ان کے خیال میں رشدی کی ہی سطح کے گستاخ تھے۔ اور ان تمام افراد کو بوجوہ سزا نہ ملنے کو وہ اپنے مؤقف کے حق میں 'برہانِ قاطع' سمجھتے ہیں اور پھر سوال اٹھاتے ہیں کہ اگر ان کو معاف کردیا گیا تھا تو پھر رشدی کا جرم کون سا نرالا ہے کہ اس کے خلاف اس قدر اشتعال کا مظاہرہ کیا جارہا ہے؟ ہم اوپر وحید الدین خان کی کتاب سے ہی رشدی ملعون کی ہفوات نقل کرچکے ہیں۔ ذیل کی سطور میں انہی کے پیش کردہ دیگر گستاخان کے الفاظ اور کلمات کو درج کرتے ہیں

اور پھر فیصلہ قارئین پر چھوڑ دیں گے کہ وہ خود ہی انصاف سے کام لیں کہ رشدی کے ہفوات اور دیگر افراد کے کلمات کیا ایک سطح کے ہیں؟اور پھر وحید الدین خان کو بھی چیلنج کریں گے کہ وہ گذشتہ چودہ صدیوں کے دوران کسی نام نہاد مسلمان گھرانے میں پیدا شدہ 'مسلمان' تو ایک طرف، کسی مسیحی گستاخ کو تاریخ کے کونے کھدرے سے ڈھونڈ کر لائیں جس کی تحریر میں اس قدر کثرت سے رذیل الفاظ کا استعمال، اس دیدہ دلیری اور دریدہ دہنی کے ساتھ کیا گیا ہو۔ اگر نہیں تو پھر وحید الدین خان کو اپنے تجزیہ کی اس فاش غلطی پر امتِ مسلمہ سے معافی مانگنی چاہئے اور خداوند کے حضور توبہ کرنی چاہئے۔

رسول اکرم ﷺ کی نبوت کے ابتدائی سالوں کے دوران قریش مکہ کے سلوک کا ذکر کرتے ہوئے وحید الدین خان رقم طراز ہیں:

"واقعات بتاتے ہیں کہ آپؐ نے جب عربوں کے سامنے اپنی پیغمبرانہ دعوت پیش کی تو انہوں نے آپؐ کے ساتھ نہایت برا سلوک کیا۔ انہوں نے آپ کو عملی طور پر ستانے کے علاوہ آپؐ پر طرح طرح کے برے القاب چسپاں کئے۔ ان میں سے چند القاب نعوذ باللہ یہ تھے:

متقول، بات بنانے والا..... ساحر، جادوگر..... مجنون، دیوانہ..... کذاب، بہت جھوٹ بولنے والا

پھر اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔"جب ہم اس اعتبار سے دورِ اول کا جائزہ لیتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ قسم کی گستاخی کرنے والے غیر مسلموں کے خلاف کبھی بھی اس طرح کی کارروائی نہیں کی گئی جو موجودہ مسلمانوں نے کی یا کر رہے ہیں۔" [ص:۲۱،۲۲]

① عبداللہ ابن اُبی

عبداللہ ابن اُبی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر الزام لگانے والوں میں شامل تھا۔ تین مجرموں کو قذف کی سزا دی گئی۔ عبداللہ بن اُبی کو سزا نہ دی گئی۔ اس کی ایک وجہ تو حضور اکرم ﷺ کی اس سے 'خصوصی رعایت' تھی۔ حضور اکرم ﷺ کے مدینہ آنے سے پہلے وہ مدینہ کے حاکم بننے کی تیاری مکمل کر چکا تھا، جب آپؐ آ گئے تو اسے سخت مایوسی کا سامنا کرنا پڑا۔ اسلامی تاریخ کے بعض مؤرخین نے حضورِ اکرم ﷺ کی اسے نظر انداز کرنے کی وجہ یہی بیان کی ہے کہ آپ اس کی تالیفِ قلب کرنا چاہتے تھے۔ لیکن واقعہ اِفک میں بھی جو روایات کتبِ اَحادیث میں مذکور ہوئی ہیں۔ اس میں عبداللہ ابن اُبی کا جو گستاخانہ جملہ بیان ہوا ہے وہ اس واقعہ کے شروع میں ہے۔ ایک ماہ تک افواہوں اور پروپیگنڈہ کا بازار گرم رہا، لیکن اس دوران میں عبداللہ ابن اُبی سے منسوب کوئی بات روایت نہیں ہوئی۔ دوسری بات یہ ہے کہ واقعہ اِفک میں ملوث عبداللہ ابن اُبی کے علاوہ کل چھ اَفراد کے نام بیان کئے گئے ہیں۔ ان میں تین منافق اور تین مسلمان تھے۔ رسولِ اکرم ﷺ نے تین منافقوں پر قذف کی حد لاگو نہ کی جبکہ تین مسلمانوں مثلاً حسان بن ثابت، مسطح اور حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہم پر نافذ کی گئی۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ اس وقت تک قذف کی حد منافقین پر لاگو کرنے کا حکم وارد نہیں ہوا تھا۔ اس اعتبار سے واقعہ افک میں عبداللہ ابن اُبی کو جو رعایت ملی وہ اس کے منافق ہونے کی وجہ سے ملی۔ راقم کی نظر میں یہ رائے راجح ہے۔

سلمان رُشدی کی غلیظ ہفوات کو محض 'بے ہودہ' لغو وغیرہ' کہنے پر اکتفا کرنے والے وحید الدین خان نے عبداللہ ابن اُبی کی واقعہ اِفک میں گستاخی کو تفصیل کے ساتھ متعدد مقامات پر بیان کیا اور اسے 'شدید ترین گستاخی' کہا ہے۔

وحیدالدین خان نے اس کے علاوہ عبداللہ ابن اُبی کی دو اور گستاخیوں کو بھی نقل کیا ہے۔ ایک موقع وہ تھا جب غزوہ بنی مصطلق (سن ۵ ہجری) سے واپسی پر ایک چشمہ پر پانی لینے کے لئے ایک مہاجر اور ایک انصاری آپس میں لڑ گئے۔ رسول اکرم ﷺ نے مداخلت فرما کر اس مسئلہ کو ختم کر دیا۔ البتہ اس موقع پر عبداللہ ابن اُبی نے اپنے قبیلہ کے لوگوں کے سامنے اشتعال انگیز تقریر کی۔ اس نے کہا ''خدا کی قسم، اگر ہم مدینہ واپس پہنچ گئے تو عزت والا ذلت والے کو وہاں سے نکال دے گا'' [ص: ۱۴۶] اگر چہ عبداللہ ابن ابی کی اس بات کا اشارہ حضور اکرم ﷺ اور تمام مہاجرین کی طرف تھا، مگر غور کیا جائے تو عبداللہ ابن اُبی نے اپنے اس جملہ میں کسی کا نام نہ لیا تھا اور اس کا بالخصوص نام نہ لینا بھی حکمت خداوندی تھا۔ اللہ پاک نے اس منافق کی زبان سے واقعی ایک سچی بات نکلوائی تھی، کیونکہ مدینہ پہنچنے کے بعد عزت والوں نے ذلت والوں کو نکال دیا۔ مسلمانوں کو خدا نے عزت عطا کی۔ یہود اور منافقین مدینہ کے نصیب میں بدترین ذلت آئی۔

ایک اور واقعہ یوں نقل کیا گیا ہے کہ ایک دن رسول خدا ﷺ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن عبادہ کی عیادت کرنے جا رہے تھے، راستہ میں عبداللہ ابن اُبی کا قلعہ نما مکان تھا، وہاں اس کے پاس اس کے قبیلہ کے لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ وہاں سواری سے اتر پڑے اور عبداللہ ابن اُبی کے پاس پہنچ کر اس کو سلام کیا۔ آپ ﷺ تھوڑی دیر وہاں بیٹھے اور قرآن کا ایک حصہ پڑھ کر سنایا۔ عبداللہ ابن اُبی بے پروائی کے ساتھ چپ چاپ سنتا رہا۔ جب آپ فارغ ہو چکے تو عبداللہ ابن اُبی نے کہا:

> ''اے شخص! آپ کی یہ بات تو اچھی ہے، لیکن اگر وہ حق ہے تو آپ ﷺ اپنے گھر میں بیٹھیں اور جو شخص اس کو سننے کے لئے آپ ﷺ کے پاس آئے اس کو سنائیں اور جو شخص آپ ﷺ کے پاس نہ آئے تو اس کو آپ ﷺ تکلیف نہ دیں اور ایسے شخص کی مجلس میں اس کا ذکر نہ کریں جو اس کو ناپسند کرتا ہو۔ رسول اللہ ﷺ کو عبداللہ ابن اُبی کا یہ قول سخت ناگوار ہوا مگر آپ خاموشی سے بڑھ کر آگے بڑھ گئے۔'' [ص: ۱۴۵]

بلاشبہ یہ گستاخانہ کلمات تھے اور واقعہ بنی مصطلق کے بعد عبداللہ ابن اُبی کی تقریر سے مشتعل ہو کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ سے اسے قتل کرنے کی اجازت بھی طلب کی تھی مگر آپ ﷺ نے اس کی اِجازت یہ کہ کر نہ دی کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد ﷺ اپنے ساتھیوں کو قتل کرتے ہیں۔ عبداللہ ابن اُبی منافقین کا سردار تھا، اس کے قبیلے کے خاصے لوگ سچے مسلمان تھے، جو قبائلی قیادت میں اس کو سردار مانتے تھے۔ علاوہ ازیں اسکی سرگرمیاں زیادہ تر خفیہ تھیں، سامنے آ کر مسلمانوں کی مخالفت کی اسے جرأت نہ تھی۔ جنگ اُحد میں عبداللہ ابن اُبی اپنے تین سو آدمیوں کے ساتھ مسلمانوں کے لشکر سے الگ ہوگیا تھا مگر واقعات بتاتے ہیں کئی مواقع پر اس نے خلوص سے مسلمانوں کا ساتھ بھی دیا تھا۔

جنگ اُحد کے بعد بھی وہ لشکر اسلام میں شامل ہوتا رہا۔ غالباً رسول خدا ﷺ اس کی اسی نیم دلانہ حمایت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس سے درگزر کی پالیسی اپناتے رہے۔ اس کے جملے گستاخانہ تھے مگر ملعون رشدی کی ننگی گالیوں کے مقابلے میں وہ 'بے حد نرم' کہے جاسکتے ہیں۔ اگر عبداللہ ابن اُبی وہی کلمات کہتا جو ملعون رشدی نے کہے تو پھر اس بات کا قطعاً کوئی امکان نہ تھا کہ اسے معاف کر دیا جاتا، اس کی گردن اس طرح کی پہلی گستاخی پر ہی اُڑا دی جاتی۔ عبداللہ ابن اُبی نے قرآنی آیات کو سن کر ناگواری کا اظہار کیا تھا مگر ملعون رشدی نے پورے قرآن مجید کو 'شیطانی آیات' کا نام دے کر شدید اِہانت کا ارتکاب کیا۔ اور خود وحیدالدین خان لکھ چکے ہیں:

''اس سے بھی زیادہ لغو بات یہ ہے کہ اس کی بنیاد پر پورے قرآن مجید کو کلام خداوندی کی بجائے نعوذ باللہ کلام شیطانی قرار دینے کی کوشش کی جائے۔'' [ص:۴۳]

② ھِند کی گستاخی

ہند ابوسفیان کی بیوی تھی، فتح مکہ پر یہ ایمان لے آئی تھیں۔ مگر اس سے پہلے شاعری کے ذریعے رسول اکرم ﷺ کی ہجو کیا کرتی تھی۔ وحید الدین خان نے سیرت ابن ہشام کے حوالہ سے ہند کے یہ ہجویہ اشعار نقل کئے ہیں:

مذمما عصينا...... وآشذه أبينا...... ودينه قلينا

یعنی: ''محمد ﷺ مذمت کئے ہوئے ہیں...... ہم ان کا انکار کرتے ہیں...... ہم ان کے حکم کو نہیں مانتے...... اور ہم کو ان کے دین سے بغض ہے۔'' [ص:۱۳۵]

نوٹ: وحید الدین خان نے 'محمد ﷺ' کے لفظ کا اپنی طرف سے ترجمہ میں اضافہ کردیا ہے۔ ہند کے اشعار میں اس نے نام نہیں لیا تھا اگرچہ اس کا اشارہ آپ ﷺ کی طرف ہی تھا۔

③ ذوالخویصرہ کی گستاخی

وہ بنوتمیم قبیلے کا ایک شخص تھا، جنگِ حنین کے بعد جب رسول خدا ﷺ غنیمت کا مال تقسیم فرما رہے تھے تو ذوالخویصرہ نے کہا: ''میں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے عدل کیا ہو'' وحید الدین خان نے ذوالخویصرہ کے ان الفاظ کے جو محرکات و مضمرات بتائے ہیں وہ قطعی طور پر ان کے اپنے ذہن کے ساختہ پرداختہ ہیں۔ اگرچہ ذوالخویصرہ نے جو الفاظ ادا کئے، ظاہری طور پر اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے 'عدل' سے مطمئن نہ تھا۔

ذوالخویصرہ ایک سادہ لوح نومسلم تھا۔ وہ رسالت مآب ﷺ کی صحبت میں زیادہ نہ رہا تھا۔ مالِ غنیمت کی تقسیم کے دوران حضور اکرم ﷺ نے بعض اَفراد کو ان کی تالیفِ قلب کے لئے کچھ زیادہ مال عطا کیا۔ آپ ﷺ اس طرح کی تالیفِ قلب اکثر فرمایا کرتے تھے، مثلاً فتح مکہ اور غزوۂ ہوازن میں بھی آپ ﷺ نے ایسا معاملہ فرمایا اور یہ دین کی عظیم مصلحتوں کے پیش نظر تھا اور واقعی اس کے مثبت نتائج برآمد ہوئے۔ جیسا کہ وحید الدین خان نے سہیل بن عمرو کے ضمن میں لکھا ہے:

''غزوۂ ہوازن کے بعد آپ نے ان کو ایک سو اونٹ تالیفِ قلب کے طور پر دیئے۔ اس عطیہ کے بعد وہ بالکل ڈھے پڑے اور اسلام قبول کرکے رسول اللہ کے ساتھی بن گئے۔'' [ص:۱۵۵]

مگر ذوالخویصرہ جیسا سادہ لوح بدو دین کی اِن مصلحتوں کو نہیں سمجھتا تھا۔ وہ عدل کا مفہوم دو جمع دو دیا پھر ہر فرد کو مالِ غنیمت سے مساوی حصہ کا عطا کیا جانا سمجھتا تھا۔ جب آپ ﷺ مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے وہ آپ ﷺ کے پاس کھڑا ہوگیا اور دیکھتا رہا۔ [ص:۱۶۰] اس نے جب دیکھا کہ سب لوگوں کو برابر حصہ نہیں مل رہا تو اس نے مذکورہ بات کی۔ اگر اس کے ذہن میں وہ بات ہوتی جس کا ذکر وحید الدین خان نے کیا ہے تو اَغلب اِمکان اس بات کا ہے کہ وہ یہ بات زبان سے نہ نکالتا۔ مگر وحید الدین خان اس واقعہ کو Play- up کرکے اس پر یوں تبصرہ کرتے ہیں:

''مذکورہ مسلمان (ذوالخویصرہ) کے معاملہ پر غور کیجئے۔ اس نے خدا کے رسول ﷺ کی شان میں جو گستاخی کی وہ سادہ معنوں میں صرف ایک لفظی گستاخی نہ تھی، وہ خود آپ کی حیثیتِ رسالت پر ضرب لگانے کے ہم معنی تھی۔ اس شخص نے آپ ﷺ کی عدالت پر شبہ کیا تھا اور آپ ﷺ کو اپنے خیال کے مطابق غیر عادل بتایا تھا۔ یہ بات انتہائی حد تک سنگین

ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی حیثیت قرآن کے راوی کی ہے۔ ایسی حالت میں مذکورہ تمیمی مسلمان کا آپ ﷺ کو غیر عادل بتانا گویا آپ کے راوی قرآن ہونے کی حیثیت کو مشتبہ قرار دینا ہے۔ یہ بلاشبہ سب سے زیادہ سخت بات ہے جو آپ ﷺ کے خلاف کہی جاسکتی ہے۔ مذکورہ شخص نے اتنی سنگین بات کہی، اس کے باوجود اس کو نہ کوئی سزا دی گئی اور نہ ہی اس کو قتل کیا گیا۔ کیا اس کے بعد بھی اس میں شبہ کی کوئی گنجائش باقی رہتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی بجائے خود کوئی واجب القتل جرم نہیں ہے۔'' [ص:۱۶۱،۱۶۲]

وحید الدین خان نے جو نتیجہ اس واقعہ پر تبصرہ کرنے کے بعد نکالا ہے وہ محض پہلے سے بنا بنایا اور گھڑا گھڑایا (Pre-postrous) ہے۔ جس غلط فہمی کا شکار ذوالخویصرہ جیسا غیر معروف، نومسلم، سادہ لوح بدو ہوا تھا، اس طرح کی غلط فہمی اس طرح کے آدمی سے غیر متوقع نہیں ہے، کیونکہ اپنی آنکھوں سے وہ مالِ غنیمت کی غیر مساوی تقسیم دیکھ رہا تھا اور تربیت کے مراحل سے نہیں گزرا تھا۔ اس طرح کی غلط فہمی تو فتح مکہ کے بعد بہت سے جید انصاری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی ہوئی تھی۔ فتح مکہ کے بعد آپ ﷺ نے ابوسفیان اور دیگر مکہ کے سرداروں کی تالیفِ قلب کے لئے انہیں مالِ غنیمت سے بیش بہا مال دیا جن کا بعض انصار نے اثر قبول کیا۔ ان میں سے بعض نے تو برملا اس کا اظہار بھی کیا۔ ایسے ہی موقع پر حضور اکرم ﷺ کا وہ مشہور ارشادِ مبارک ہے جس نے انصار صحابہ کو رُلا کر رکھ دیا اور رقتِ قلبی سے ان کی چیخیں نکل گئیں اور انہوں نے اس بدگمانی پر توبہ کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''اے گروہ انصار! کیا آپ کو یہ گوارا نہیں کہ اہل مکہ تو اَموال لے جائیں اور آپ کے ساتھ اللہ کا رسول چلا جائے۔''

تعجب کا معاملہ ہے کہ وحید الدین خان نے بے چارے ذوالخویصرہ کی اس سادہ لوحی پر مبنی گستاخی کو تو 'سنگین ترین' بتلا کر باقاعدہ وہ من چاہا نتیجہ بھی نکال لیا ہے جس کو درست ثابت کرنے کے لئے انہوں نے ۱۹۲ صفحہ کی کتاب 'شتم رسول کا مسئلہ' لکھ ماری۔ مگر اس کتاب میں کہیں بھی اس نے ملعون رشدی کی گستاخی کو 'سنگین ترین' نہیں لکھا۔ بلکہ زیادہ سے زیادہ اسے 'اشتعال انگیز حد تک لغو' لکھا ہے۔

ذوالخویصرہ کی مذکورہ گستاخی اور ملعون رُشدی کی ہفوات میں کوئی مقابلہ نہیں ہے مگر وحید الدین خان مصر ہیں کہ یہ دونوں گستاخیاں ایک ہی مرتبے کی ہیں۔ علمی بددیانتی کو اگر اپنا 'مذہب' بنا لیا جائے تو پھر منطق کے نام پر ایسی یاوہ گوئیاں غیر متوقع نہیں رہتیں۔

④ عکرمہ بن ابوجہل کو معافی ملنے کی وجہ

وحید الدین خان نے رسول اللہ ﷺ کے ابتدائی مخالفین میں عکرمہ بن ابوجہل کا ذکر بے حد تفصیل سے کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ فتح مکہ سے پہلے وہ رسول اکرم ﷺ کا سخت مخالف تھا اور اپنے باپ ابوجہل کے ساتھ تھا۔ گستاخی اور جارحیت کی کوئی قسم نہ تھی جو اس نے آپ ﷺ کے خلاف اختیار نہ کی ہو۔ غزوہ اُحد میں وہ مشرک فوج کے میسرہ کا سردار تھا۔ فتح مکہ کے بعد وہ مکہ کو چھوڑ کر یمن کی طرف بھاگ گئے۔ ان کی بیوی جو مسلمان ہوگئی تھی۔ وہ یمن جاکر باصرار انہیں واپس لے آئیں۔ وہ انتہائی شرمساری کے ساتھ اپنا سر جھکائے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور پوچھا: کیا مجھے اَمان ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، تم کو امان ہے۔ آخر کار انہوں نے کلمہ شہادت اَدا کرکے اسلام قبول کرلیا...... عکرمہ نے ہر جرم رسول اللہ ﷺ کے خلاف کیا تھا بظاہر وہ اس قابل تھے کہ انہیں قتل کردیا جائے مگر رسول اللہ ﷺ قاتل نہیں تھے، داعی تھے، آپ ﷺ نے انہیں یکطرفہ طور پر معاف کردیا۔ [ص:۱۵۸ تا ۱۶۰]

وحید الدین خان کتاب کا پیٹ بھرنے کے لئے ایسے واقعات بھی لکھتے چلے گئے ہیں جن کا موضوعِ بحث سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ عکرمہ کا معاملہ درحقیقت عسکری مخالفت کا تھا۔ وہ کفارِ مکہ کے سب سے بڑے سردار یعنی ابوجہل کا بیٹا تھا۔ جنگ لڑنا ایک بہادرانہ فعل ہے چاہے وہ کسی بھی طرف سے لڑی جائے۔ جنگی بہادروں کو مخالف بھی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ آج بھی کسی فوج کا سپہ سالار گرفتار ہوجائے، اسے فوراً قتل نہیں کیا جاتا۔ بلکہ بالعموم بعض شرائط کے ساتھ چھوڑ دیا جاتا ہے۔ جنگِ بدر کے بعد ۷۰ کفار کو رسول اللہ ﷺ نے گرفتار کرنے کے بعد معاف کردیا تھا۔ فتح مکہ کے بعد ابوسفیان جس نے مسلمانوں کے خلاف غزوۂ اُحد میں کفار کی قیادت کی تھی، آپ ﷺ نے اعلان فرمایا کہ جو کوئی ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوجائے گا، اسے امان دے دی جائے گی۔ اس طرح کی وسعتِ ظرفی کا اظہار ہمیشہ مخالفین کو متاثر کرنے کا باعث بنتا ہے۔ جیسا کہ وحید الدین خان نے لکھا ہے کہ عکرمہ کے جرم میں 'گستاخی اور جارحیت' دونوں چیزیں شامل تھی۔ مگر جارحیت کا پلہ بھاری تھا اور یہ عسکری جارحیت تھی۔ عکرمہ ایک انتہائی بہادر سپہ سالار تھے۔ اسلام لانے کے بعد انہوں نے اسلامی لشکر کی قیادت کرتے ہوئے بہادری کے عظیم کارنامے سرانجام دیئے تھے۔ آپ ﷺ کے سامنے عکرمہ کا یہ پہلو بھی چھپا ہوا نہیں تھا۔ اسی لئے جب یمن سے ان کی بیوی انہیں واپس لائیں تو بقول وحید الدین خان: ''عکرمہ جب آپ ﷺ کے پاس پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نہایت خوش ہوکر اِن کی طرف تیزی سے بڑھے، حتیٰ کہ آپ کی چادر آپ ﷺ کے اوپر سے گر پڑی۔'' [ص:۱۵۹]

اس کے علاوہ چند اور وجوہات بھی تھیں جن کی بنا پر عکرمہ کو معافی کا مستحق ٹھہرایا گیا اور ان کا ذکر خود وحید الدین خان کی کتاب میں موجود ہے۔ وہ یہ تھیں:

① عکرمہ کی بیوی ایمان لے آئی تھیں اور بحیثیتِ مسلمان کے انہوں نے اپنے کافر شوہر کی امان طلب کی تھی، جو عام اصول کے تحت انہیں دے دی گئی۔

② عکرمہ نے سخت شرمساری کا اظہار کیا۔ ان کے رویہ سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ خالص توبہ کرکے اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ وحید الدین خان کی کتاب کا درج ذیل اقتباس ملاحظہ ہو:

> ''اسلام قبول کرنے کے بعد عکرمہ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: ''میں آپ سے ایک چیز طلب کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم طلب کرو میں تمہیں ضرور وہ چیز دوں گا۔ عکرمہ نے کہا: میری آپ سے درخواست ہے کہ ہر دشمنی جو میں نے آپ کے ساتھ کی ہے یا پھر وہ رکاوٹ جو میں نے آپ کے راستہ میں ڈالی ہے، ہر وہ لڑائی جو میں نے آپ کے خلاف لڑی ہے، ہر وہ بدکلامی جو میں نے آپ کے منہ پر کی ہے، آپ کے پس پشت کی ہے، ان سب کو آپ معاف کردیں اور ان کے بارے میں اللہ سے میرے لئے استغفار فرمائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فوراً ہی ان کے حق میں یہ دعا فرمائی کہ اے اللہ! ہر وہ عداوت جو عکرمہ نے میرے ساتھ کی، ہر وہ سرگرمی جو انہوں نے اس ارادہ سے کی کہ تیرے نور کو بجھا دیں، ان سب کو تو ان کے لئے معاف کردے اور وہ سب کچھ جو انہوں نے میری بے آبروئی کے لئے کیا، خواہ میرے سامنے کیا ہو یا میرے پس پشت، ان سب کو تو ان سے معاف کردے۔'' [ص:۱۵۹]

اب بتایئے اس طرح کی شرمساری اور ندامت کے ساتھ پیش ہونے والے ایک نوجوان بہادر سردار عکرمہ اور ملعون رُشدی میں کیا مماثلت ہے۔ جو اپنی حرامزدگی اور دریدہ دہنی پر شرمسار تو کجا، الٹا نخوت، ڈھٹائی اور سرکشی میں مبتلا ہے۔ دس سال گزرنے کے بعد آج تک اس نے ایک بھی حرفِ ندامت اَدا نہیں کیا۔ عکرمہ تو خوش قسمت تھے کہ

رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ان کو معافی مل گئی تھی۔ اگر وہ ایک دو سال اور معافی نہ طلب کرتے تو رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یا کسی اور مسلمان نے انہیں ہرگز معافی نہیں دینی تھی۔ ملعون رُشدی جناب رسول اللہ ﷺ کا شاتم اور مجرم ہے اسے مسلمان معافی کیسے دے سکتے ہیں۔ وہ ایک بزدل، کمینہ، گھٹیا اور پوچ اِنسان ہے، اس کا موازنہ عکرمہ جیسے عسکری سپہ سالار سے کرنا وحیدالدین خان کا حوصلہ ہی ہوسکتا ہے۔ جو ہر معاملے میں عقل پرمبنی واستدلال طلب کرنے کے عادی ہیں۔ عکرمہ کے واقعات سے جو انہوں نے نتیجہ اخذ کیا ہے اس پر خودعلومِ منطق کو نوحہ خواں ہونا چاہئے۔

⑤ طائف کے سفر کے دوران آپ ﷺ کو ملنے والی اذیت

وحید الدین خان نے رسول اکرم ﷺ کے طائف کے سفر کا ذکر تین صفحات میں پھیلایا ہے اور طائف کے سرداروں نے جو آپ ﷺ کے ساتھ برا سلوک اور گستاخی کی اس کا مفصل تذکرہ کیا ہے اور پھر بتایا ہے کہ طائف کے قبیلہ بنوثقیف سے ہی بعد میں لوگ اسلام لائے۔ بالخصوص محمد بن قاسم رحمہ اللہ جس نے سندھ فتح کیا، وہ بھی اسی قبیلہ سے تھا۔ اگر طائف کے روز آپ ﷺ فرشتے کی پیش کش کو قبول کر لیتے تو اہل طائف کا نام ونشان مٹ جاتا۔ یہاں وحیدالدین خان 'اگلی نسلوں تک انتظار' کی سرخی جماتے ہیں۔ [ص:۱۵۶تا۱۵۸]

طائف کا اَذیت ناک واقعہ آپ ﷺ کو اس وقت پیش آیا جب اسلام میں ابھی چند لوگ ہی داخل ہوئے تھے۔ یہ طائف کے لوگوں کی طرف سے اجتماعی گستاخی تھی۔ اگر آپ پسند کرتے تو فرشتہ کو اس قوم کو تباہ کرنے کی اِجازت دے کر ان کی گستاخی پر سبق سکھا سکتے تھے مگر اس میں یہ خدشہ تھا کہ مجرموں کے ساتھ بےقصور لوگ بھی پس جاتے۔ اجتماعی گستاخی اور اِنفرادی سب وشتم میں بہت فرق ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں کسی بھی قوم یا قبیلے کو اجتماعی مخالفت، جارحیت یا گستاخی پر سزا نہیں دی گئی۔ جن جن واقعات میں گستاخانِ رسول کو قتل کیا گیا وہ انفرادی سب وشتم کے واقعات تھے۔ اور ایسے افراد مسلسل اس سب وشتم کا اِرتکاب کرتے رہے۔ طائف کے واقعہ اور رُشدی کے ہفوات میں قطعاً کوئی مماثلت نہیں ہے۔ رشدی اِنفرادی گستاخی کا مرتکب ہوا ہے اور اس کی کتاب کے مسلسل ایڈیشن کا چھپنا اسکی گستاخانہ حرکت کے تسلسل کو ظاہر کرتا ہے وہ ہر اعتبار سے شتم رسول کی سزا میں موت کا مستحق ہے۔

⑥ رسول اکرم ﷺ کو اَبتر کہنا

العاص بن وائل قدیم مکہ کا ایک مشرک سردار تھا، وہ آپ ﷺ کو اَبتر یعنی لاوارث ہونے کا طعنہ دیتا تھا، کیونکہ آپ ﷺ کی نرینہ اُولاد کوئی نہیں تھی۔ وہ لوگوں سے کہتا کہ انہیں چھوڑ دو وہ تو ایک اَبتر شخص ہیں ان کے بعد ان کا کوئی وارث نہیں۔ جب وہ ختم ہوں گے تو ان کا ذکر بھی ختم ہوجائے گا۔ وحیدالدین خان اس پر تبصرہ کرتے ہیں:

> ''یہ واضح طور پر شتم رسول کا واقعہ تھا۔ اب اس کا جواب یہ نہیں تھا کہ عاص بن وائل اور اسی طرح کے دوسرے لوگوں کو قتل کردیا جائے۔''

عاص بن وائل ایک کافر شخص تھا اور اس نے جس وقت یہ بات کی تھی وہ رسول اکرم ﷺ کی زندگی کا مکی دور تھا۔ ابھی اسلامی نظام قائم نہیں ہوا تھا۔ لوگوں پر اسلام کی تعلیمات کی عظمت بھی واضح نہیں ہوئی تھی۔ بھلا چودہ سو سال کے بعد کے رشدانی ہفوات اور حضور اکرم ﷺ کی نبوت کے پہلے چند سال کے واقعات کو برابر قرار دے کر شتم رسول کی

سزا کی مخالفت کرنا پرلے درجہ کی مضحکہ خیز منطق نہیں تو اور کیا ہے۔ پھر اَبتر اور رُشدی کی ہفوات کا موازنہ کیسے کیا جاسکتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وحید الدین خان کو یا تو مسئلہ زیرِ غور کی سنگینی اور شدت کا احساس نہیں یا پھر جان بوجھ کر وہ سوئے تاویل سے کام لے کر اس معاملے میں گمراہ کرنے کے مشن پر نکل کھڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے فرض کر رکھا ہے کہ وہ لوگ جو سلمان رُشدی کے قتل کا مطالبہ کر رہے ہیں، وہ رسول اکرم ﷺ کی شخصیت کی رحم دلی اور عفو و درگزر پر یقین نہیں رکھتے۔ اسی لئے وہ ایسے واقعات کا انبوہِ کثیر جمع کر چکے ہیں جن کا رُشدی کے معاملہ سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ اب وہ معمولی معمولی باتیں ڈھونڈ ڈھونڈ کر بے حد واہیات طریقے سے استدلال کرتے ہیں کہ دیکھیں کہ فلاں نے یہ کہا، فلاں نے یہ کہا مگر اس کو قتل نہیں کیا گیا۔ ہم ایک بار پھر دہراتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی حکمتِ بالغہ کے پیشِ نظر بعض اَفراد کو معاف کر دیا تھا اور بعض کو معاف نہ کیا۔ جن کو معاف کیا، ان میں سے ایک کی بھی گستاخی اس درجہ میں نہیں تھی جیسا کہ سلمان رُشدی کی ہفواتی گستاخیاں، لیکن جنہیں قتل کی سزا دی گئی وہ تمام کے تمام اس قبیل کے گستاخ تھے۔

حضور اکرم ﷺ کی معاف کر دینے کی مصلحت

رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر عام معافی کے باوجود پندرہ اَشخاص کو اس معافی سے مستثنیٰ فرمایا۔ ان میں سے بعض کو معافی عطا کی گئی اور وہ اسلام لے آئے۔ ان کی اکثریت ایسے لوگوں کی تھی جو سنگین توہین رسالت کے مرتکب ہوئے تھے۔ ان بدبخت لوگوں میں ایک عبداللہ ابن خطل تھا جسے حرمِ مکہ میں حجرِ اَسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان قتل کیا گیا۔ کعب بن زہیر، عبداللہ بن الزبعریٰ اور ہبیرہ بن اَبی وہب مکہ سے فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے۔ یہ تمام گستاخ شعراء تھے جو حضور اکرم ﷺ کی ہجو میں شعر کہا کرتے تھے۔ ان میں کعب بن زہیر کچھ عرصہ بعد مدینہ آئے اور آپؐ سے معافی کی درخواست کی جو قبول کر لی گئی اور وہ اسلام لے آیا۔ حضورِ اکرم ﷺ کے پیش نظر اپنی ذات کے متعلق گستاخی کا اِرتکاب کرنے والوں کو معاف کر دینے کی مصلحت یا اصول کیا تھا۔ اس پر امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا یہ تجزیہ راہنمائی فراہم کرتا ہے:

"جب آپ ﷺ کا حق درمیان میں حائل ہوتا تو آپ ﷺ کو اختیار ہوتا کہ معاف فرما دیں یا بدلہ لیں۔ ایسے حالات میں آپ ﷺ عموماً معاف فرما دیتے۔ اگر مصلحت قتل میں دیکھتے تو مجرم کو قتل کرنے کا حکم دیتے۔ جن اُمور میں آپ ﷺ کا کوئی حق نہ ہوتا، زنا، چوری یا کسی اور ظلم کا معاملہ، تو اس کی سزا دینا آپ پر واجب ہوتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب دیکھتے کہ کوئی شخص آپ ﷺ کو اِیذا دے رہا ہے تو اس کو قتل کرنے کا ارادہ کرتے، اس لئے کہ وہ جانتے تھے کہ یہ قتل کا مستحق ہے مگر آپ ﷺ اسے معاف فرما دیتے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو بتاتے کہ اسے معاف کر دینا ہی قرین مصلحت ہے۔ ساتھ ہی اسے یہ بھی واضح کرتے کہ اسے قتل کرنا بھی جائز ہے۔ اور آپ ﷺ کے معاف کرنے سے قبل کوئی شخص اسے قتل کر ڈالتا تو آپ ﷺ اسے تعرض نہ فرماتے، یہ جانتے ہوئے کہ اس نے یہ انتقام اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے لیا ہے۔ لہٰذا اس کی مدح و ستائش فرماتے جس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو قتل کر دیا تھا جو آپ ﷺ کے فیصلے پر راضی نہ تھا۔ جب رسول کریم ﷺ کی وفات کی وجہ سے مجرم کو معاف کرنے کا امکان باقی نہ رہا تو پھر یہ اللہ کے رسول ﷺ اور مؤمنین کا حق ہوگا اور کوئی اسے معاف نہ کر سکے گا لہٰذا اس کو نافذ کرنا واجب ہوگا۔"

پوائنٹس

① معروف فقہا اور محدثین نے سنت کی تعریف میں 'تقریر' کو بھی شامل فرمایا ہے۔ 'تقریر' کا عام مفہوم یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے کوئی عمل دیکھا یا کوئی بات ان کے نوٹس میں لائی گئی اور آپ ﷺ نے اس پر سکوت فرمایا۔ گویا آپ ﷺ کا سکوت فرمانا ہی آپ کی طرف سے اس عمل کی بالواسطہ منظوری اور تائید تھی۔ شتمِ رسول کے متعدد واقعات میں گستاخانِ رسول کو آپ کی موجودگی میں قتل کیا گیا۔ آپ ﷺ نے ان کے قتل کو 'مباح الدم' قرار دیا اور ایسے افراد کو دیت یا قصاص کا مستوجب قرار نہیں دیا۔ جو ایک اسلام کا عام ضابطہ ہے۔ آپ ﷺ کا ان واقعات میں 'مباح الدم' قرار دینا ہی کیا شاتم رسول کے قتل کا جواز مہیا نہیں کرتا؟ اگر قرآن وحدیث میں واضح طور پر 'اس کو قتل کرنے دو' کے الفاظ نہیں ہیں تو اس سے یہ نتیجہ عقلی استدلال کے زور پر نکالنا کہ شتم رسول کے لئے قطعاً موت کی سزا نہیں ایک انتہائی غیر عقلی بات ہوگی۔

② شاتم رسول کی سزائے موت سے انکار براہ راست توہین رسالت پر بھی منتج ہوگا۔ وہ اس لئے کہ اگر اسلام میں اس جرم کی سزا موت نہیں تھی تو حضورِ اکرم ﷺ نے نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ۔ ایسے واقعات کے مقتولین کو مباح الدم قرار دے کر گویا عدل کے تقاضوں کو پورا نہیں فرمایا۔ اور آپ کی حیثیت نعوذ باللہ ایک 'غیر عادل' نبی کی تھی کہ جس نے اپنے رفقا کو ایک ناجائز قتل پر سزا دینے کی بجائے اُلٹا ان کی تائید کی اور سکوت فرمایا، کیا کوئی شخص جو رسول اکرم ﷺ کے متعلق یہ تصور رکھتا ہو وہ مسلمان اور مؤمن کہلاسکتا ہے؟ یقیناً نہیں۔ مولانا وحید الدین خان شاتم رسول کی سزا سے قطعی انکار کرنے کے بعد مذکورہ توہین رسالت کے مرتکب بھی ہوتے ہیں۔ علماء کرام کو وحید الدین خان کے مسلمان رہنے یا نہ رہنے کے بارے میں عوام الناس کو شریعت کی روشنی میں ضرور راہنمائی کرنی چاہئے۔

③ وحید الدین خان نے سیرتِ نبوی ﷺ سے ایسے واقعات ڈھونڈ نکالنے پر سارا زورِ تحقیق صرف کیا ہے جن میں بوجوہ گستاخانِ رسول کو قتل نہیں کیا گیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ عبداللہ ابن اُبی جیسے بعض گستاخانِ رسول جو قتل کئے جانے کے مستحق تھے، ان کی گستاخیاں اس سزا کے جواز کو کافی تھیں، مگر ان افراد کو ملنے والی معافی شتم رسول کی سزائے موت سے قطعی انکار کے لئے جواز نہیں بنائی جاسکتی۔ اس کے لئے دلائل درج ذیل ہیں:

(i) ازالہ حیثیتِ عرفی کے مقدمات میں آج بھی یورپ کی عدالتیں کروڑوں روپے کے معاوضے مدعی کو دلاتی ہیں۔ اگر مدعی خود ہی اس جرمانے کو معاف کردے تو اس کا ایک مقدمہ میں یہ جرمانہ معاف کردینا دوسرے مقدمات کے لئے 'عام معافی' کے جواز کے طور پر پیش نہیں کیا جاسکتا۔ رسول اکرم ﷺ نے بعض اجتماعی اور عظیم مصلحتوں کی بنا پر اگر چند ایک ایسے گستاخان کو معاف کردیا تو یہ ان کا ذاتی استحقاق تھا۔ جو انہوں نے منتخب طور پر استعمال کیا۔ یہ 'عامی معافی' کا پروانہ ہرگز نہیں تھا ورنہ وہ خود اپنی موجودگی اپنے گستاخان کے قتل کی تائید نہ فرماتے۔ اور ایک دفعہ تو انہوں نے سخت ذہنی کرب سے دو چار ہوکر خود ہی ارشاد فرمایا: ''کوئی ہے جو مجھے میرے دشمن سے بچائے'' تو اسی وقت ایک صحابی نے آگے بڑھ کر آپ ﷺ کی توہین کرنے والے کی گردن اُڑا دی۔ گویا یہ آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل تھی۔

(ii) قتل عمد کی اسلام میں سزا موت ہے، لیکن اگر مقتول کے ورثا بعض مصلحتوں کی بنا پر قاتل سے صلح کر کے اسے معاف کر دیں تو اسلامی ریاست اس قاتل پر سزائے موت کو نافذ نہیں کر سکتی۔ کیا ایک قاتل کو مقتول کے ورثا سے اس طرح کی معافی کا ملنا اس کے لئے ہر بار قتل کی واردات میں معافی کا لائسنس سمجھا جاسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ فرض کیجئے وہی قاتل دوسری بار اسی خاندان کے کسی اور فرد مثلاً پہلے مقتول کے بھائی کو قتل کر دیتا ہے تو کیا مقتول کے ورثا کو مجبور کیا جائے گا کہ وہ دوسری مرتبہ بھی اسی قاتل کو معافی دے دیں یا پہلے قتل میں قاتل کو ملنے والی معافی بذاتِ خود دوسرے قتل کے مقدمے کے لئے بھی کافی سمجھی جائے گی؟ معمولی سی عقل وفہم رکھنے والا کوئی بھی فرد اس کا جواب یقیناً نفی میں دے گا۔ تو پھر وحید الدین خان حضور اکرم ﷺ کی طرف سے بعض افراد کو دی جانے والی معافی کو 'معافیٔ عام' کس عقلی دلیل کی بنیاد پر ٹھہرا رہے ہیں۔ وہ شاتم رسول کی سزائے موت سے جن دلائل کی بنیاد پر انکار کر رہے ہیں وہ دلائل قیاس مع الفارق کے زمرے میں آتے ہیں۔ ایسے بے جوڑ دلائل کی بنیاد پر ایک ایسی بات سے انکار کرنا جس پر امت کا اجماع ہو، یقیناً خواہش نفس کی پیروی کا نتیجہ تو ہوسکتا ہے، اسلامی تعلیمات کی پیروی کا اس معاملے میں دعویٰ محض ایک خود فریبی اور جگ فریبی ہے۔ وحید الدین خان محض اپنے آپ کو روشن خیال، رواداری پر عمل پیرا اور موجودہ یورپی دانشوروں کی نگاہ میں قابل قبول بنانے کی مریضانہ خواہش کے اتباع میں اپنی عقل و دانش کو سربازار نیلام کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔

(iii) وحید الدین خان نے ابن تیمیہ کی کتاب پر مفصل تبصرہ کیا ہے اور ہر بات کو محض 'لغو' کہہ کر جھٹلانے پر ہی اکتفا کیا ہے۔

اَحادیث کی کتابوں میں اہانت رسول پر قتل کے متعلق وارد شدہ واقعات کے مطالعہ سے وحید الدین خان کے درج ذیل بیانات کو غور پڑھنے سے یہ فیصلہ کرنا کوئی مشکل بات نہیں کہ ان کا استنباط کس قدر لغو، کھوکھلا اور باطل ہے۔

① ''ان واضح اَسباب کی بنا پر راقم الحروف کی قطعی رائے ہے کہ قتل شاتم کے بارے میں 'جمہور فقہا' کا جو مسلک نقل کیا جاتا ہے وہ یا تو اس معنی میں نہیں ہے جس معنی میں ابن تیمیہ ؒ اور ان کے ہم خیال لوگ اس کو لے رہے ہیں اور بالفرض اگر وہ اس معنی میں ہو تب بھی وہ یقینی طور پر قابل لحاظ ہیں۔ [ص:۱۳۰]

② ''یہ مسئلہ دین میں ایک ایسا اِضافہ ہے جس کے لئے نہ قرآن وحدیث میں کوئی صریح نص موجود ہے اور نہ رسول اللہ ﷺ کے عمل سے اس کی تصدیق ملتی ہے'' [ص:۱۳۰]

③ ''اگر ایسا نہیں ہے اور یقیناً ایسا نہیں ہے تو ابن تیمیہ ؒ اور ان کے تمام ہم خیال لوگوں کو وہی کہنا چاہئے اور کرنا چاہئے جس کا نمونہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے چھوڑا ہے...... نہ کہ ایک ایسے عمل کی وکالت کریں جس کا براہِ راست ثبوت نہ قرآن میں ہے نہ رسول کے قول و عمل میں۔ ان کے اس نظریہ کی بنیاد صرف قیاس پر ہے اور قیاس اس طرح کے معاملہ میں حجت نہیں۔'' [ص:۱۳۱]

④ قرآن اور سنت کے سارے ذخیرۂ حدیث میں کوئی بھی ایسی نص موجود نہیں جس میں صراحتاً یہ حکم دیا گیا ہو کہ جو شخص گستاخی یا شتم کا عمل کرے اس کو فوراً قتل کر دو۔'' [ص:۱۲۳]

تبصرہ

مولانا وحید الدین خان خود لکھتے ہیں:

''یہ صحیح ہے کہ فقہا اسلام کی اکثریت اس رائے پر ہے کہ شاتم رسول کی سزا قتل ہے'' [ص:۵۶۔۱۲۳] ایک اور جگہ پر ایسی ہی رائے کا اظہار کرتے ہیں: ''تاہم قتل شاتم کے بارہ میں یہ کہنا صحیح نہیں کہ اس پر علماءِ اُمت کا اِجماع ہے۔ زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ جمہور علماء نے اسی رائے کا اظہار کیا ہے۔'' [ص:۱۲۲]

اِجماع کے متعلق وحید الدین خان کا تصور مغالطہ آمیز ہے، ہم اس پر الگ اظہارِ خیال کریں گے۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ وہ خود بھی تسلیم کرتے ہیں کہ جمہور علما کے نزدیک شاتم رسول کی سزا قتل ہے، گویا اس رائے کے ساتھ وہ خود اعتراف کر رہے ہیں کہ ان کی رائے جمہور علما کی رائے سے مختلف اور منفرد ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسلامی تاریخ کے مستند فقہا و علما اور علوم و فنون کے عظیم ستونوں کی آرا کو وحید الدین خان کی رائے پر ترجیح کیوں نہ دی جائے۔ وحید الدین خان نہ تو روایتی عالم ہیں اور نہ ہی ان کا علم فقہ و حدیث کے متعلق مطالعہ زیادہ وسیع ہے۔ وہ ایک اوسط درجہ کے اسلامی سکالر ہیں، جنہیں ایک صاحبِ علم نے بجا طور پر 'فکری بالشتیہ' قرار دیا ہے۔ اگر وحید الدین خان کی رائے کو درست مان لیا جائے تو جمہور علماء کے تفقہ في الدین کو 'ناقص' تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں رہے گا اور پھر ظاہر ہے کہ محض اس شتم رسول پر ہی موقوف نہیں، دیگر تمام امور میں بھی ان کی آرا ساقط الاعتبار قرار پائیں گی۔ یہ ایک عظیم فتنہ سے کم نہیں ہوگا۔ اس عظیم فتنہ کا دروازہ بند کرنے کا مؤثر طریقہ یہی ہے کہ وحید الدین خان جیسے اوسط درجہ کے اسلامی سکالر کی مجہول اور مردود رائے کو باطل سمجھ کر ٹھکرا دیا جائے۔

قرآن میں عدمِ تذکرہ دلیل انکار نہیں

وحید الدین خان نے قتل شاتم سے اِنکار کی ایک ایسی دلیل پیش کی ہے جو بالعموم منکرین حدیث کی طرف سے پیش کی جاتی ہے۔ یعنی اگر کسی بات کا قرآن مجید میں صریحاً ذکر موجود نہیں ہے تو اس کا انکار کر دیا جائے۔ یہ بہت بڑا فتنہ ہے جس کی نشاندہی اور مضمرات علماء کرام نے تفصیل سے بیان کئے ہیں یہاں ان کے اعادہ کی گنجائش نہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

''قرآن میں استہزا کے جرم کا ذکر تو بار بار آیا ہے مگر اس کے مجرم کے لئے سزائے قتل کا اعلان سارے قرآن میں کہیں بھی موجود نہیں۔'' [ص:۱۵۲]

معلوم ہوتا ہے کہ وحید الدین خان چودہ سو سال کے بعد بزعم خویش یہ انکشاف فرما رہے ہیں کہ 'سارے قرآن میں اس کا ذکر کہیں بھی موجود نہیں' حالانکہ یہ ایسی بات ہے جس کا علم شروع سے لے کر اب تک کے علماء کو ہے۔ اہل سنت کے ائمہ اربعہ میں سے عظیم امام، امام مالک رحمہ اللہ کو بھی یقیناً یہ علم تھا مگر انہوں نے شاتم رسول کے متعلق فرمایا:

''جو شخص حضور ﷺ کو یا کسی اور نبی کو گالی دے، اسے قتل کیا جائے اور اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر۔'' حضرت امام مالک رحمہ اللہ کا ایک اور معروف قول ہے، فرماتے ہیں کہ ''اُمت کو زندہ رہنے کا کیا حق ہے جب اس کے رسول کو گالیاں دی جائیں۔''

قرآنِ مجید میں دیگر دو اہم معاملات میں بھی 'سزائے موت' کا واضح ذکر موجود نہیں ہے۔ مگر ان کے متعلق جمہور علماء کا اِتفاق رائے ہے کہ ان جرائم کی سزا موت ہے۔ ایک تو معاملہ محصن زانی کے رجم کا ہے۔ چونکہ اس کا ذکر

قرآن مجید میں نہیں مگر اَحادیث میں متواتر یہ احکامات ملتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دورِ جدید کے بعض منکرین حدیث بالخصوص پرویزی اور اس قبیل کے لوگ اس سزا کے قائل نہیں ہیں۔ اس طرح دوسرا معاملہ مرتد کی سزا کا ہے۔ مرتد کی سزا کا قرآن میں تو ذکر نہیں ہے مگر حدیث میں یہ حکم آیا ہے کہ جو شخص اپنے دین کو بدل ڈالے اس کو قتل کردو «من بدّل دينه فاقتلوه» قتل مرتد کا اقرار تو وحید الدین خان نے بھی کیا ہے [ص ۱۱۷] مگر وہ اِرتداد اور شتم کو ہم پلہ نہیں سمجھتے۔

قتل مرتد کے لئے تو وہ بلا چون و چرا موت کی سزا کو تسلیم کر لیتے ہیں چاہے 'سارے قرآن' میں اس کا ذکر موجود نہیں مگر قتل شاتم کے لئے وہ قرآن میں ایسا 'اعلان' ڈھونڈتے پھر رہے ہیں کہ جس میں اس کا ذکر موجود ہو۔ موصوف کے ان دوہرے معیارات کی کوئی عقلی توجیہ نہیں کی جاسکتی سوائے اس کے کہ وہ اس نقطہ پر ایک خاص رائے پہلے قائم کر چکے ہیں اور اس کو ثابت کرنے کی جدوجہد میں انہیں خواہ کتنے ہی 'غیر عقلی' دلائل کا سہارا لینا پڑے اور تضادِ نفسی کے مرحلے سے گزرنا پڑے۔ انہیں اس کی پروا نہیں ہے۔ شتم رسول کے مسئلہ پر وحید الدین خان منکرین حدیث کی 'بینڈ ویگن' پر بغیر سوچے سمجھے چھلانگ لگا کر سوار ہوگئے ہیں۔

سوئے تاویل، غلط بیانی اور حقائق کا 'قتل'

وحید الدین خان نے مضحکہ خیز اِستدلال اور سوئے تاویل کے علاوہ اپنی کتاب کے بعض مقامات پر واضح طور پر غلط بیانی اور حقائق کو مسخ کر کے پیش کیا ہے۔ بعض صورتوں میں وہ مختلف اُمور اور اَحکامات کے متعلق فرقِ مراتب قائم نہیں رکھ سکے۔ اس حصہ میں ان کی ژولیدگی فکر کی جراحی کرتے ہوئے ان کی فکر کے سرطانی حصوں کو کاٹ کر نمایاں دکھایا گیا ہے۔

① کعب بن اشرف کا واقعہ

وحید الدین خان نے علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی اس رائے کہ کعب بن اشرف یہودی کو شتم رسول کی بنا پر قتل کیا گیا، کو قبول نہیں کیا۔ وہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ پر تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے زمانہ رسالت کے کچھ واقعات جمع کئے ہیں جب کہ کسی کو قتل کیا گیا۔ انہوں نے لکھا ہے کہ یہ سب لوگ سب و شتم کی بنا پر قتل کئے گئے۔ مگر یہ صحیح نہیں۔ مثلاً انہوں نے کعب بن اَشرف کے قتل کا ذکر کیا ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ اس کو سب و شتم کی بنا پر قتل کیا گیا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ کعب بن اشرف کو بار بار نقض عہد (غداری) کرنے کی بنا پر قتل کیا گیا۔ اس کے قتل کا سبب اس کا نقض عہد تھا کہ نہ کہ سادہ طور پر صرف سب و شتم۔'' [ص ۱۲۰:۱۲۱]

نجانے وحید الدین خان 'حقیقت یہ ہے' کا دعویٰ کس بنیاد پر کرتے ہیں۔ انہوں نے اس 'حقیقت' کی تائید میں ذخیرۂ حدیث یا اسلامی تاریخ سے کوئی مستند حوالہ نہیں دیا اور شاید دے بھی کیسے سکتے تھے کہ 'یہ حقیقت' بھی درحقیقت ان کی ذاتی رائے پر مبنی ہے، وہ بڑی ڈھٹائی سے کعب بن اشرف کے قتل کا سبب اس کی عہد شکنی قرار دے رہے ہیں۔ مگر اَحادیث کے مستند اور ناقابل تردید ذخائر میں اس کے قتل کا اَصل سبب سب و شتم اور ہجو قرار دیا گیا ہے۔ صحیح بخاری میں کتاب المغازي کے تحت کعب بن اشرف کے قتل کا واقعہ موجود ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی ہجو کر کے اور قریش کو

آپ ﷺ کے خلاف بھڑکا کر آپ ﷺ کو ایذا دیتا تھا۔ اس لئے آپ ﷺ نے محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں اسے قتل کرا دیا۔ سنن ابو داود میں کعب بن اشرف کے قتل کی وجہ یہ بتائی گئی ہے ''کہ وہ نبی ﷺ کی ہجو کرتا اور کفار قریش کو آپ کے خلاف جوش دلاتا تھا'' امام قسطلانی رحمہ اللہ نے 'صحیح بخاری' کی مذکورہ حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ایذا دیتا تھا، اس طرح کہ رسول اکرم ﷺ اور مسلمانوں کی ہجو کرتا اور قریش کو ان کے خلاف اشتعال دلاتا۔ ابن سعد نے بھی اس کے قتل کی یہ وجہ بیان کی ہے کہ ''وہ ایک شاعر آدمی تھا۔ نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کی ہجو کرتا تھا اور ان کے خلاف لوگوں کے جذبات بھڑکاتا تھا۔''

اب بتایئے کوئی شخص ان مستند حوالہ جات کی موجودگی میں وحید الدین خان کی رائے سے جو اس کی ساختہ پرداختہ ہے، اتفاق کرسکتا ہے؟ موصوف مذکورہ بالا حضرات سے اپنے آپ کو شاید زیادہ باخبر، اور ثقہ سمجھتے ہیں اور اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ ان کی ہر غلط بیانی کو 'حقیقت' سمجھ کر قبول کرلیا جائے گا۔ چونکہ انہوں نے تہیہ کیا ہوا ہے کہ 'سب وشتم' کے مسئلہ کو کم اہم کرکے دکھاتا ہے۔ اسی لئے انہوں نے ایسے واقعات کو بھی (Play Down) کیا ہے جو اس مسئلہ میں واضح اور صریح راہنمائی کرتے ہیں۔ جن کی ایک روشن مثال ان کی وہ رائے ہے جو انہوں نے کعب بن اشرف کے قتل کے بارے میں دی ہے۔ وحید الدین خان کی کتاب پر ایسی 'حقیقتیں' جابجا بکھری پڑی ہیں۔

② واقعہ افک سے غلط استنباط

رسولِ اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے دوران کے جن واقعات کو وحید الدین خان نے اپنے غلط موقف کے 'ثبوت' کے لئے "exploit" (استحصال) کیا ہے، ان میں واقعہ افک خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ اس واقعہ کے بارے میں متعدد مقامات پر گھما پھرا کر موصوف نے ایک ہی نتیجہ نکالنے کی سعی ناکام فرمائی ہے کہ سب وشتم پر قتل کی سزا غیر اسلامی ہے۔ انہوں نے واقعہ افک کو صحیح تناظر میں بیان کرنے کی بجائے اپنی نفسانی خواہشات اور باطل تحقیقی معیارات کی میزان پر رکھ کر جانچا ہے۔

وحید الدین خان نے واقعہ افک کے متعلق متعدد صفحات (۹۳،۹۴، ۱۴۶، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴) میں ذکر کرنے کے بعد یہ نتیجہ نکالا ہے کہ عبداللہ ابن اُبی کو اس کے جرم کی سزا نہیں دی گئی۔ مولانا موصوف کی رائے میں جھول کی نشاندہی سے پہلے مناسب ہوتا ہے کہ ان کی رائے کے اصل اقتباسات دے دیئے جائیں۔ وہ لکھتے ہیں:

> ''اسلام کے دورِ اول میں مدینہ کے منافقین نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر نعوذ باللہ بدکاری کا الزام لگایا اور اس کو عوام کے درمیان خوب پھیلایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نہ صرف پیغمبر اسلام ﷺ کی اہلیہ تھیں، بلکہ ان کی حیثیت اُم المومنین کی تھی۔ وہ تمام مسلمانوں کے لئے مقدس ماں کا درجہ رکھتی تھیں، مگر مدینہ میں اقتدار و اختیار کے باوجود ایسا نہیں کیا گیا کہ اس جرم کا ارتکاب کرتے ہی تمام مجرموں کو پکڑا جائے اور ان کا سر کاٹ کر شہر کے دیواروں پر لٹکا دیا جائے۔ پھر جب رسول اور اصحاب رسول نے ایسا نہیں کیا تو بعد کے مسلمان کس دلیل سے اس قسم کا فعل کرنے کا حق رکھتے ہیں۔'' [ص ۹۴]

> ''اس معاملہ میں عبداللہ ابن اُبی سب سے بڑا مجرم تھا۔ قرآن میں اس کے ابلیسی جرم کا اعلان کیا گیا، مگر اس کے لئے کوئی قانونی سزا تجویز نہیں کی گئی۔ اس کی سزا کے معاملہ کو تمام تر آخرت پر چھوڑ دیا گیا۔''

اس بارے میں درج ذیل اُمور خصوصی توجہ کے قابل ہیں:

④ یہ درست ہے کہ واقعہ اِفک میں ملوث مدینہ کے سردار عبداللہ ابن ابی کو سزا نہیں دی گئی۔ جیسا کہ پہلے وضاحت سے لکھا جاچکا ہے کہ اس کی معافی حضور اکرم ﷺ کی جانب سے 'خصوصی رعایت' اور ان کے ذاتی استحقاق کے استعمال کا نتیجہ تھی۔ عبداللہ ابن اُبی کے سزا سے بچ جانے کو عام اصول قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اور بقول وحید الدین خان، ''اس معاملہ کو آخرت پر چھوڑ دیا گیا''...... اگر یہ بات مطلق اصول ہوتی تو واقعہ افک کے دیگر مجرموں کو سزا ہرگز نہ دی جاتی۔ اُحادیث کی تمام قابل ذکر کتابوں اور قرآن کی معروف تفاسیر میں واضح طور پر موجود ہے کہ واقعہ افک کے تین ملزموں پر قذف کی حد جاری کی گئی۔ یہ دو مرد تھے اور ایک عورت۔ مردوں میں معروف شاعر حسان بن ثابت اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایک رشتہ دار مسطح تھے۔ عورت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا تھی جو رسول اکرم ﷺ کی زوجہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کی بہن تھی۔ وحید الدین خان عبداللہ ابن ابی کی معافی کی تکرار تو بہت کرتے ہیں مگر ان تین اَفراد کو دی جانے والی سزا کا ذکر جان بوجھ کر گول کر گئے۔

② دوسرا یہاں ایک اہم نکتہ قابل وضاحت یہ ہے کہ وحی کے آنے کے بعد مذکورہ تین افراد کو قتل نہ کیا گیا اور ان پر محض قذف کی حد ہی نافذ کیوں کی گئی۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ تکنیکی اعتبار سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر مذکورہ الزام براہ راست دین پر طعن و تشنیع یا خود رسالتمآب ﷺ کی ذاتِ مبارکہ (جو منصب رسالت کی امین تھی) پر براہِ راست الزام نہ تھا۔ ہاں البتہ یہ بالواسطہ ضرور تھا۔ اَصل میں یہ معاملہ توہین عائشہ رضی اللہ عنہا کا تھا۔ وہ ایک عظیم صحابیہ اور اُم المومنین تھیں۔ مگر قتل کی سزا صرف توہین رسول پر ہے توہین صحابہ یا صحابیات کے معاملے میں تعزیر کا حکم ہے۔ سنن نسائی میں ابو برزہ الاسلمی رضی اللہ عنہ کی روایت مذکور ہے کہ ایک شخص نے خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو زبان سے اَذیت پہنچائی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس شخص پر ناراض ہو رہے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ کیا میں اس کی گردن ماروں؟ یہ سنتے ہی آپ رضی اللہ عنہ کا غصہ دور ہوگیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی ﷺ کے بعد کسی شخص کا یہ مقام نہیں کہ اس کو گالیاں دینے والے کو قتل کیا جائے۔''

(ب) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب مرتدین اور منکرین نبوت سے جنگیں لڑیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے مہاجر رضی اللہ عنہ بن ابی اُمیہ کو کِندہ کے باغیوں کی سرکوبی کے لئے بھیجا۔ مہاجر رضی اللہ عنہ یمن سے کندہ پہنچے اور تمام باغی قبائل کو اسلامی ریاست کے زیرنگیں کردیا۔ کندہ میں دو گانے والیاں تھیں۔ ایک مغنیہ اپنے اَشعار میں رسول اکرم ﷺ کو گالیاں دیتی تھی اور دوسری مسلمانوں کی ہجو کرتی تھی۔ مہاجر رضی اللہ عنہ نے دونوں کے ہاتھ کاٹ دیئے اور اگلے دانت نکلوا دیئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس واقعے کا علم ہوا تو انہوں نے مہاجر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ تمہارا یہ فیصلہ غلط ہے۔ جو مغنیہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی، اسے قتل کرنا چاہئے تھا، کیونکہ شتم انبیاء کی سزا دوسری سزاؤں سے مشابہ نہیں ہوسکتی اور دوسری مغنیہ اگر وہ ذمی ہے، تو اس سے درگزر کرنا مناسب تھا۔''

[حوالہ، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ از محمد حسین ہیکل اقتباس از مضمون، 'گستاخی اور اہانت، ایک مستقل عالمی مہم' پروفیسر کریم بخش نظامانی]

③ واقعہ افک کے ملزمان کو فوراً گرفتار کرکے ان کو سزا کیوں نہ دی گئی۔ اس مسئلہ کی وضاحت تفہیم القرآن میں مولانا مودودی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں فرمائی ہے۔

''یعنی یہ بات قابل غور تک نہ تھی۔ اسے تو سنتے ہی ہر مسلمان کو سراسر جھوٹ اور کذب و اِفترا کہہ دینا چاہئے تھا۔ ممکن ہے کوئی شخص یہاں یہ سوال کرے کہ جب یہ بات تھی تو خود رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے کیوں

نہ اوّل روز ہی جھٹلا دیا اور کیوں انہوں نے اسے اہمیت دی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ شوہر اور باپ کی پوزیشن عام آدمیوں سے بالکل مختلف ہوتی ہے۔ اگرچہ ایک شوہر سے بڑھ کر کوئی اپنی بیوی کو نہیں جان سکتا اور ایک شریف و صالح بیوی کے متعلق کوئی صحیح الدماغ شوہر لوگوں کے بہتانوں پر فی الواقع بدگمان نہیں ہوسکتا، لیکن اگر اس کی بیوی پر الزام لگا دیا جائے تو وہ اس مشکل میں پڑ جاتا ہے کہ اسے بہتان کہہ کر ردّ کر بھی دے تو کہنے والوں کی زبان نہ رکے گی بلکہ وہ اس پر ایک اور ردا یہ چڑھائیں گے کہ بیوی نے میاں صاحب کی عقل پر کیسا پردہ ڈال رکھا ہے، سب کچھ کر رہی ہے اور میاں یہ سمجھتے ہیں کہ میری بیوی بڑی پاکدامن ہے۔ ایسی ہی مشکل ماں باپ کو پیش آتی ہے۔ وہ غریب اپنی بیٹی کی عصمت پر صریح جھوٹے الزام کی تردید میں اگر زبان کھولیں بھی تو بیٹی کی پوزیشن صاف نہیں ہوتی۔ کہنے والے یہی کہیں گے کہ ماں باپ ہیں، اپنی بیٹی کی حمایت نہ کریں گے تو اور کیا کریں گے۔ یہی چیز تھی جو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور اُمّ رومان رضی اللہ عنہا کو اندر ہی اندر غم سے گھلائے دے رہی تھی۔ ورنہ حقیقت میں کوئی شک ان کو لاحق نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے تو خطبے ہی میں صاف فرما دیا تھا کہ میں نے نہ اپنی بیوی میں کوئی برائی دیکھی ہے اور نہ اس شخص میں جس کے متعلق یہ الزام لگایا جارہا ہے۔'' [تفہیم القرآن،۳/۳۶۸]

④ سپریم کورٹ آف پاکستان کی شریعت اپلیٹ بنچ کے جج جناب محمود احمد غازی صاحب اس نکتہ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''تاہم کسی عمل کے متعلق یہ تعین کرنے کے لئے کہ یہ عمل توہین کے زمرے میں آتا ہے یا نہیں، متعلقہ شخص کے عزائم کو بھی زیرِ غور لایا جائے گا۔ خصوصاً ایسی صورت میں، جب اس موقع پر استعمال کیے جانے والے الفاظ واضح نہ ہوں۔ یوں پیغمبر ﷺ کے نام کی توہین کا تعین کرتے وقت ارادہ یا نیت ایک اہم عنصر بن جاتے ہیں۔ اس جرم کے بنیادی عناصر سے بحث کرتے ہوئے، امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس حقیقت پر انحصار کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے تین ساتھیوں حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، مسطح رضی اللہ عنہ اور حمنہ رضی اللہ عنہا کو حضور ﷺ کی زوجہ مطہرہ پر غلط الزام تراشی (قذف) کے جرم میں سزا دی گئی تھی۔ ان میں سے کسی کے بارے میں یہ نہیں کہا گیا تھا کہ اس نے توہین رسالت کے جرم کا ارتکاب کیا ہے لہٰذا انہیں موت کی سزا نہیں دی گئی تھی۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ واقعہ قرآنِ کریم کی سورۃ الاحزاب کی آیت ۶ کے نزول سے قبل پیش آیا تھا جس میں پیغمبر ﷺ کی ازواجِ مطہرات کو اہل ایمان کی مائیں قرار دیا گیا ہے۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ مستقبل میں اُمہات المؤمنین میں سے کسی کے خلاف بھی غلط الزام توہین رسالت ہی تصور کیا جائے گا۔''

['کیا امریکہ جیت گیا'؟، مرتب: متین خالد، ص ۷۴،۷۵]

ان وضاحتوں کے بعد وحید الدین خان کے مذکورہ اقتباسات محض جذباتی سطحیت کا نامعقول نمونہ بن کر رہ جاتے ہیں۔ انہوں نے اپنی جذبا[illegible] سے شاتم رسول کی سزا کے مخالفین کو بھڑکانے کی کوشش کی ہے حالانکہ وہ اس سزا کے حامیوں کے خلاف بھی یہ[illegible]تے ہیں کہ وہ جذباتی ہیں.

عقلیات کے گلیشیر

مولانا وحید الدین خان حرارتِ ایمانی کے عقلیات کے گلیشیر میں شعلۂ جوالہ کو دفن کرنا چاہتے ہیں۔ مسلمانوں کے لئے حرارتِ ایمان کا اَصل سرچشمہ عشق رسول ہے۔ وہ اس سرچشمہ کے دہانے پر اپنی عقل کے بھاری پتھر رکھ کر اس چشمہ کا رخ موڑنا چاہتے ہیں تاکہ یہ اُمتِ مسلمہ کی فصل ایمانی کو سیراب نہ کرسکے اور اس طرح ایمان کے بہار

کدے کی تمام تر لہلہاتی فصلیں اب ایمان کی کمی کی وجہ سے سوکھ کر بھسم ہو جائیں۔ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے عشق کی آگ کے بجھ جانے کے بعد جو نتیجہ اخذ کیا تھا وہ آفاقی صداقت پر مبنی ہے۔

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے

مسلماں نہیں، خاک کا ڈھیر ہے!

وحید الدین خان صاحب مسلمانوں کو خاک کے ڈھیر میں بدلا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ابلیس مجسم رشدی جیسے بدبخت افراد ان کے محبوب پیغمبر کے خلاف ایسی گندی، رذیل اور گھٹیا زبان استعمال کریں کہ انسانیت کا سر بھی شرم سے جھک جائے مگر مسلمان چپ کا روزہ رکھ لیں۔ وہ نہ تو احتجاج کریں اور نہ ہی اس رذیل حرکت پر اپنے جذبات کا اظہار کریں۔ وحید الدین خان صاحب سن لیجئے! آپ جیسے 'نابغہ عصر' اور بزعم خویش افلاطون اور غزالی 'دوراں کہ جس کی برفانی عقل رشدی کے خلاف معمولی جنبش کے علاوہ کوئی بے حرکت نہ کر سکی، کے مقابلے میں امت مسلمہ کو وہ ترکھان کا بیٹا غازی علم الدین شہید زیادہ عزیز ہے کہ جو حب رسول ﷺ کے چشمہ میں اپنے جسم کا لہو شامل کر کے اس کی آتش کو اس قدر بھڑکا گیا کہ جو مسلمانوں کے لہو میں شعلہ جوالہ بن کر آج بھی رقص کناں ہے۔

جناب! آپ جیسے یخ بستہ عقل پسندوں کی نسبت وہ لوگ زیادہ عظیم ہیں جو توہین رسالت کا معمولی سا منظر دیکھ نہیں سکتے۔ میں آج سے چند سال پہلے لاہور ہائیکورٹ میں گستاخ رسول سلامت مسیح کے مقدمہ کی سماعت کے دوران حضورِ اکرم ﷺ کے ان دیوانوں کی چیخوں اور سسکیوں کو کبھی بھلا نہ سکوں گا جو انہوں نے عدالت کی طرف سے اس گستاخ رسول کو بری قرار دینے پر برپا کی تھیں اور اسی عدالتِ عالیہ کے ایوان میں جناب رشید مرتضیٰ ایڈووکیٹ کی وہ دیوانگی دنیا کے تمام فرزندوں کی عقل پر بھاری ہے جب انہوں نے گستاخِ رسول کی پرزور وکالت کرنے والی انسانی حقوق کی نام نہاد علمبردار ایک خاتون وکیل کو طیش میں آکر کہا تھا "چپ رہ۔ اے کتیا! ہاں ہاں تو کتیا ہے۔"

اور وہ عورت جسے سلمان رُشدی کی طرف سے معلم انسانیت اور اشرف ترین پیغمبر کو (Mahound) کہنے پر کوئی اِعتراض محض اس لئے نہیں تھا کہ وہ اسے آزادیٔ اظہار کا حق سمجھتی تھی، اپنے لئے 'کتیا' کا لفظ برداشت نہ کر سکی، اور عدالتِ عالیہ کے جج سے چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی "سر! دیکھیں یہ مجھے کتیا کہہ رہے ہیں" اس عورت کا پاگل پن اور غصہ دیدنی تھا۔ ہائے افسوس! اس طرح کے لوگ جو اپنی ذات کے لئے جس گالی کو برداشت نہیں کر سکتے، وہ مسلمانوں کو 'مشورہ' دیتے ہیں کہ وہ اَربوں مسلمانوں کے محبوب کے سرور کے خلاف اس طرح کی گالی کو بے حمیت بن کر برداشت کرتے رہیں۔

وحید الدین خان! آپ کی عقل پر برف کی موٹی جھلی جم چکی ہے اس میں سے حرارتِ ایمان نہیں گذر سکتی۔ وقت کے ساتھ ساتھ آپ کی زبانِ عقل ایسی حرارت کے لئے غیر موصل ہوگئی ہے تو آپ کو اپنی اس قسادت قلبی پر خدا سے امان طلب کرنے کی بجائے مسلمانوں کو اس 'قساوتِ قلبی' کے گلیشیر میں دھکیلنے کی مذموم جدوجہد نہیں کرنی چاہئے۔

❀……❀……❀

عاصم احمد، ملتان

توہین نبوی ﷺ کیوں ہے گوارا؟

ڈنمارک سے جو اٹھا وہ لعب کیسا ہوا تھا گستاخوں نے جو ڈھایا وہ غضب کیسا ہوا تھا
سب بھول چکے آج کہ کب کیسے ہوا تھا اے نامی مسلمانو! وہ سب کیسے ہوا تھا
سرکار ﷺ کی آقا ﷺ کی جو توہین ہوئی تھی
معلوم ہے کس درجہ وہ سنگین ہوئی تھی

مومن کو تو سرکار ﷺ ہیں اجداد سے پیارے ماں باپ سبھی رشتوں اولاد سے پیارے
اغراض سے اموال سے امداد سے پیارے اور ایسے کروڑوں کے بھی اعداد سے پیارے
ان سب سے نہ ہوں پیارے تو ایمان کہاں ہے
خود پوچھئے اپنے سے مسلمان کہاں ہے

گر تم کو گوارا ہے تو زیست ہے بے کار اور مر کے بھی اعمال ہیں سب باعث آزار
گستاخ نبی ﷺ پر تو ہمیشہ سے ہے پھٹکار پھر کیوں نہ دیا جائے اسے جان سے ہی مار
لازم ہے وجود اس کا یہ دھرتی نہ اٹھائے
مسلم پہ بھی لازم ہے اسے بڑھ کے مٹائے

ڈنمارک ہو اٹلی ہو کہ ہو ناروے، یوکے ہر صاحب ایمان جو ان ملکوں پہ تھوکے
اور قطع تعلق سے کوئی ان کے نہ چوکے پھر کیسے نہ یہ جھک جائیں گے سود کے بھوکے
طے کیجیے ان ملکوں سے کچھ بھی نہ منگائیں
کھانے کی برتنے کی کوئی شے نہ دوائیں

اے مومنو! توہین نبی ﷺ کیوں ہے گوارہ　　مضبوط نہیں گویا کہ ایمان ہمارا
اللہ کی قسم اللہ تمہارا ہے تمہارا　　سنتا ہے اگر جائے اسے دل سے پکارا

ایماں کی ہے تکمیل محبت سے انہی کی
تقدیس ہی مقصود ہے ناموس نبی ﷺ کی

یہ ڈیڑھ ارب دنیا میں زندہ ہیں کہ لاشیں　　اس راکھ میں آؤ کسی غازی کو تلاشیں
ثانی کوئی عامر کا کہ قیوم کا ڈھونڈیں　　کل ہم میں کئی غازی تھے وہ آج کہاں ہیں

ناموس رسالت ﷺ نے ہے جو پھر سے پکارا
بتلانا ہے دنیا کو ہمیں کیا ہے گوارا

کل گزرے کو آقا ﷺ کی جو توہین ہوئی تھی　　کچھ روز یہ امت بڑی غمگین ہوئی تھی
ہنگامے اٹھا کر کہیں تسکین ہوئی تھی　　پھر بھول گئی بات جو سنگین ہوئی تھی

کیوں بجھ گئے شعلے جو بھڑکنے کو تھے بے تاب
گویا کہ کیا بند ہے توہین کا ہر باب

یوں چپ ہیں کہ توہین کی کر لی ہے تلافی　　گستاخ سبھی ملکوں نے مانگی ہے معافی
اب بات کوئی ہوگی نہ امت کے منافی　　پھر ایسا نہیں ہوگا ہے یہ بات اضافی

ہر آن برہنہ یہ شمشیر رہے گی
اب دنیا میں اسلام کی توقیر رہے گی

گستاخوں کو گر زور سے بازو کے نہ روکا　　یعنی کہ ہر اک گام اگر ان کو نہ ٹوکا
ہر گام لگائیں گے یہ اک تازہ کچوکا　　کھا جاؤ گے ان لوگوں سے دارین کا دھوکا

دیں پاؤ گے اس طور نہ دنیا ہی ملے گی
توہین نبی ﷺ گر دہر میں جاری رہے گی

انٹرویو از مولانا امیر حمزہ☆

مولانا امیر حمزہ کا بنیادی طور پر معروف سلفی تنظیم 'جماعۃ الدعوۃ' سے تعلق ہے۔آپ کی شخصیت عوامی حلقوں میں ایک منجھے ہوئے خطیب کی حیثیت سے جانی جاتی ہے جب کہ علمی اور صحافتی حلقوں میں مولانا ایک مصنف، قلمکار اور صحافی کے طور پر متعارف ہیں۔مولانا کا شمار جماعۃ الدعوۃ کے بانی اَرکان میں ہوتا ہے اور عرصہ ۲۰ سال سے تحریک دعوت وجہاد سے منسلک ہیں۔اسی طرح آپ معروف میگزین ماہنامہ الدعوۃ کے تقریباً دس سال تک مدیر رہے اور ابھی تک ماہوار انگلش میگزین Voice of Islam اور ہفت روزہ اخبار 'غزوہ' کے چیف ایڈیٹر کے طور پر ذمہ داری ادا کررہے ہیں۔مولانا کتب کثیرہ کے مصنف ہیں ان کی بیس سے زائد مختلف موضوعات پر کتب منصۂ شہود پر آچکی ہیں جن میں: توحید سیٹ (۵ مجلدات)، ہندو کا ہمدرد، قافلہ دعوت و جہاد، ہندو دھرم، جہاد سیٹ (۵ مجلدات)، روس کے تعاقب میں، جیسی کتب قابل ذکر ہیں اور اب حال ہی میں سیرت نبی ﷺ پر 'سیرت کے سچے موتی' کے نام سے بھی ایک کتاب منظر عام پر آچکی ہے۔مولانا جماعۃ الدعوۃ کی دعوتی سرگرمیوں میں اہم ذمہ داریوں پر فائز رہے۔یہی وجہ ہے کہ گوانتانامو بے میں امریکی فوجیوں کی طرف سے قرآن کی توہین پر مولانا کو پاکستان کے تمام مسالک کے مشترکہ 'تحفظِ قرآن' کی تحریک کا سیکرٹری نامزد کیا گیا اور اب حالیہ توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے ردّعمل میں دفاع ناموسِ رسالت پر جماعۃ الدعوۃ کی طرف سے پاکستان کے تمام مسالک پر مشتمل برپا کی جانے والی تحریک 'تحریک تحفظ حرمت رسول' کے کنوینئر کی ذمہ داری ادا کررہے ہیں۔ [طاہر]

ﷲ: مولانا! اپنا تعارف بیان فرمائیں؟

مولانا: الحمد لله علی الصلوة والسلام علی رسول الله ، فأما بعد!

۱۰ مئی ۱۹۵۹ء کو میری پیدائش ہوئی میرے والد صاحب مولانا نذیر احمد صاحب بہت بڑے عالم تھے مدرسہ تقویۃ الإسلام سے ان کی فراغت تھی۔مولانا داؤد غزنوی، مولانا حنیف بھوجیانی، مولانا نیک محمد صاحب رحمہ اللہ ان کے استاد تھے اسی طرح میرے نانا مولانا تاج دین بہت بڑے عالم تھے۔انہوں نے اپنا ایک مدرسہ بنایا ہوا تھا اور اس کے مہتمم بھی تھے اور شیخ الحدیث بھی۔مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ ان کے پاس جایا کرتے تھے اور ایک ایک ہفتہ ان کے پاس ٹھہرا کرتے تھے۔گندم اور مونجی کے موسم میں ان کے پاس پورے پاکستان سے جو غلہ آتا تھا ان میں سے بہت زیادہ میرے نانا جی ہی دیا کرتے تھے۔نبی پور پیراں تحصیل ننکانہ سے ان کا تعلق تھا یہ سارا گاؤں اہل حدیث

☆کنوینئر تحریک 'تحفظ حرمت رسول'، لاہور، پاکستان

ہے ایسے گھرانے کے اندر میں نے آنکھ کھولی اسی طرح میں نے میٹرک کے بعد دینی تعلیم حاصل کی۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد سے وفاق المدارس کیا اور جامعہ محمدیہ لوکو ورکشاپ میں کچھ عرصہ پڑھاتا رہا پھر غازی آباد کی مسجد میں کچھ عرصہ خطابت کی یہ میری باقاعدہ خطابت کا آغاز تھا۔ اس کے بعد شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ کے ہائی سکول میں ضیاء دور میں بطور عربی ٹیچر تعیناتی ہوئی جہاں چھ سال تک ہائی کلاسز میں تدریسی فرائض سرانجام دیتا رہا اور وہیں پر ایک ایکڑ سترہ مرلے پر مشتمل مدرسہ ہم نے قائم کیا اور یہ بہت بڑا اہلحدیث مرکز تھا جو ہم نے وہاں پر قائم کیا اور یہ سب کچھ میری تحریک پر شروع ہوا، کیونکہ وہاں کے چیئرمین صاحب اہل حدیث تھے اور وہ میرے دوست بھی تھے اس طرح سے شاہ کوٹ اور اس کے گردونواح میں دعوت کا کام پھیلا۔ جب افغانستان میں جہاد کا آغاز ہوا تو حافظ سعید صاحب اور ہم نے مل کر جماعت بنائی اس طرح سے پاکستان کے اندر اس جماعت نے دعوت کا کام شروع کیا اور جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں یہ سب سلسلے چل رہے ہیں۔ اسی طرح چند آدمیوں سے شروع ہونے والی یہ جماعت آج بین الاقوامی حیثیت حاصل کر چکی ہے اور جب قرآن کی ہتک 'امریکی تو سٹار' سطح کے جرنیل کی طرف سے ہوئی تو پاکستان میں موجود سب جماعتوں نے اس کے خلاف Step لینے کی کوشش کی۔ ان کوششوں میں حافظ سعید صاحب کی نگرانی میں جماعۃ الدعوۃ اس میں پیش پیش تھی اور اس تنظیم کا مجھے سیکرٹری بنایا گیا۔ لہٰذا ہم نے بھرپور طریقے سے کام کیا اس کے بعد جب انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ہتک آمیز خاکے بنائے تو تحریک حرمت رسول ﷺ بنی اور پھر ملک بھر میں بھرپور طریقے سے کام ہوا اور ہو رہا ہے اور اس کا مجھے کنوینر بنایا گیا۔

ندا: توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے کیا مقاصد ہیں؟

مولانا: آپ کے سوال کے دو حصے ہیں میں اس کے دو حصے کروں گا پہلی بات تو یہ ہے کہ انہوں نے یہ کام کیا کیوں؟ یہ لوگ اصل میں اسلام کی تحریک اور اسلام سے خائف تھے۔ لہٰذا انہوں نے اسلامی ممالک پر حملے کئے افغانستان اور عراق پر قبضہ کیا۔ اس کے بعد مجاہدین کھڑے ہوئے اور ان پانچ چھ سالوں میں مجاہدین کے ہاتھوں انہیں اتنی مار پڑی کہ جس کا اعتراف آج وہ خود کر رہے ہیں۔ افغانستان اور عراق سے بھاگنے کی باتیں ہو رہی ہیں ایک رپورٹ کے مطابق ان کے ۲۷ ہزار امریکی فوجی مارے جا چکے ہیں۔ امریکہ کے Latest Media کے مطابق ۱۳ ہزار امریکی فوجی ان خطوں میں جانے کے ڈر سے خودکشیاں کر چکے ہیں اور یہ پینٹا گان کی رپورٹ ہے۔ جب کہ مقامی میڈیا جن میں نیویارک ٹائم اور اس طرح کے دوسرے اخبارات وچینلز کی رپورٹ کے مطابق خودکشی کرنے والوں کی تعداد ۳۶ ہزار ہے۔ صورت حال یہ ہے کہ نیٹو کا سیکرٹری جنرل بھی بے بسی کا اظہار کر چکا ہے کہ افغانستان میں ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ یہ صورتحال ہے جس سے وہ آج دوچار ہیں جب ان کو اس کا پتہ چلا کہ اس کی وجہ صرف اسلام ہے قرآن ہے اور نبی کی میرت ہے جسے پڑھ پڑھ کر مسلمانوں نے ان لوگوں کا بیڑا غرق کیا ہے اور مجاہدین نے یہیں سے جذبہ حاصل کیا ہے جب ان کو یہ پتہ چلا، بجائے اس کے کہ وہ اس کا ادراک کرتے بلکہ اندھے تعصب میں انہوں نے یہ چھچھوری حرکت کی کہ نبی ﷺ کے خاکے بنانے شروع کر دیئے اور ان خاکوں کے اندر بھی یہی ظاہر کیا گیا کہ دہشت گردی محمد ﷺ سے پھوٹی۔ نعوذ باللہ من ذلک

اب ان کا شائع کرنے کا مقصد یہ ہے کہ انہوں نے اپنی جھوٹی انانیت کہ ہم سپر پاور ہیں کو تسکین دینے کے لئے یہ بھونڈا طریقہ استعمال کیا۔ دوسرا یہ کہ مسلمانوں کے دلوں سے اللہ کے نبی ﷺ کی محبت کو ختم کر دیا جائے۔ تیسرا یہ کہ ان کے اپنے لوگ جو تیزی سے اسلام کی طرف راغب ہو رہے ہیں ان کو روکنے کے لئے۔ چوتھا یہ کہ ان کا بار بار خاکے بنانا مسلمانوں کو use to کرنے کے لئے اور انہیں عادی بنانے کے لئے ہے تا کہ اگر انہوں مظاہرے کئے تو ایسی حرکت پھر کر دیں گے اگر بائیکاٹ کیا تو پھر کر دیں گے اس لئے وہ بار بار خاکے شائع کرتے ہیں، لیکن مسلمانوں نے ثابت کیا ہے کہ جس طرح یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں عادی بنایا جائے ہم ان کا یہ ہتھکنڈا چلنے نہیں دیں گے اور اپنا بھر پور کردار ادا کریں گے۔

ندا: او آئی سی کا اس سانحہ سے متعلق کیا کردار رہا اور کیا اس پر اس معاملہ میں مسلمانوں کی نمائندگی کے لئے اعتماد کیا جاسکتا ہے؟

مولانا: اس وقت تمام مسلمان ممالک کے حکمران مصلحتوں کا شکار ہیں اور ان مصلحتوں کے باوجود جن لوگوں نے اچھا کردار ادا کیا ہے وہ دو حکمران ہیں ایک سعودی عرب کے شاہ عبداللہ ہیں اور دوسرے سوڈان کے عمر البشیر ہیں اس کے بعد پاکستان کی اسمبلی صوبہ سرحد کی اسمبلی کو بھی ہم Appreciate کرتے ہیں کہ انہوں نے بھی خاکے شائع کرنے والوں کی بھر پور مذمت کی ہے اور یوں دنیا کے مسلمانوں کا کردار بھی اس معاملہ میں لائق تحسین ہے، کیونکہ سعودی عرب کے حکمران نے ڈنمارک کے سفیر کو نکالنے کی دھمکی دی پھر ان کا بھر پور اقتصادی بائیکاٹ کیا۔ جس سے انہوں نے گھٹنے ٹیکے معذرتیں لکھیں اور سوڈان نے بھی اس طرح کا بھر پور کردار ادا کیا ہے۔

او آئی سی کا کردار بحیثیت مجموعی لائق تحسین نہیں تھا انہوں نے مسلمانوں کے مسائل کے بارے آج تک گفتن نشستن برخواستن کی طرح کردار ادا کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس کے لئے انہوں جو کچھ بھی کیا ہے اس قابل نہیں ہے کہ اسے قابل رشک یا آئیڈیل کہا جائے۔ باقی رہی اعتماد کی بات تو کسی پر اعتماد اس کے ماضی اور حال کو دیکھ کر کیا جاتا ہے۔ لہذا جب او آئی سی کا ماضی اور حال قابل تحسین ہی نہیں رہا تو اس پر اعتماد کیسے کیا جاسکتا ہے؟۔ ہاں! ایک صورت ہے کہ جس طرح کہ مجاہدین نے کفر کو عسکری محاذ پر شکست سے دو چار کیا ہوا ہے تو کفار ممالک اس طریقہ سے کمزور ہوتے چلے جائیں تو مسلمان قوتوں میں حوصلہ اور خود اعتمادی پیدا ہوسکتی ہے اس طرح ان سے کچھ کردار ادا کر سکنے کی کی امید کی جاسکتی ہے۔

ندا: کارٹونوں کی اشاعت کے ردعمل میں مسلمان ممالک کا اقتصادی وسفارتی بائیکاٹ کرنا کس حد تک مؤثر کردار ادا کرسکتا ہے؟

مولانا: میں کہتا ہوں کہ اقتصادی بائیکاٹ اس وقت اتنا مؤثر کردار ادا کرسکتا ہے اور مؤثر ترین ہتھیار ہوسکتا ہے کہ جس کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ دیکھیں جب عبرت کا نشان بنایا جاتا ہے تو کسی بڑے مجرم کو ہی بنایا جاتا ہے سب کو تو سزا نہیں دی جاتی، تو ڈنمارک جرمنی اور ہالینڈ نے یہ کام کیا ہے۔ ان تینوں کو بطور مثال سامنے رکھ لیں اور میں کہتا ہوں ان تینوں میں سے بھی جو بانی ہے یعنی ڈنمارک کو سامنے رکھ لیں جب سے یہ کام شروع ہوا ہے میں کم

از کم ایک ملک کی بات کر رہا ہوں کہ اگر اس ایک ملک کے ساتھ ۵۶ اسلامی ممالک تجارت اور لین دین ختم کر دیں تو اس کو دن میں تارے نظر آجائیں گے اور ساتھ یہ دھمکی بھی دے دیں کہ اگر کسی اور ملک نے ایسا کیا تو ہم اس کے ساتھ بھی یہی سلوک کریں گے۔ تو باقی سب کا بھی دماغ درست ہوجائے گا اور پھر اگلا Step کہ اگر ۵۶ اسلامی ممالک اس سے سفارتی تعلقات بھی ختم کر دیں تو پھر تو سبحان اللہ کیا ہی کہنے!

ندا: کیا مسلمان اس وقت اس پوزیشن میں ہیں کہ وہ ڈنمارک اور دوسرے ممالک جن کے اخبارات میں خاکے شائع ہو چکے ہیں کا اقتصادی بائیکاٹ کرسکیں ؟

مولانا: اگر شمالی کوریا جیسا ملک امریکہ کے خلاف کھڑا ہوگیا ہے اور امریکہ اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکا اسی طرح ان کے پڑوس میں کولمبیا کا ہوگو شاویز امریکہ کے سامنے کھڑا ہوگیا تو امریکہ نے اس کا کیا کرلیا تو ۵۶ ممالک بھی یہ کام کرسکتے ہیں ان میں نہ کرنے کوئی وجہ ہی نہیں ہے۔

ندا: کچھ آوازیں سنی گئی ہیں کہ خاکے شائع کرنے والے ممالک کے خلاف اعلان جہاد کر دیا جائے کیا ہم اس پوزیشن میں ہیں کہ یہ قدم اٹھا سکیں ؟

مولانا: جہاد اس طرح نہیں ہوتا، کیونکہ اس میں بہت ساری چیزیں دیکھنی پڑتی ہیں اور اس معاملہ میں عالم اسلام کے علماء اس مسئلہ کیلئے بیٹھیں اور فتویٰ دیں یا چند مسلم ممالک ملیں اور عالم اسلام کو اس پر قائل کیا جائے امت کو اس نکتہ پر اکٹھا کیا جائے اور پھر جہاد کا اعلان کریں۔

ندا: ہم دیکھ رہے ہیں کہ ڈنمارک کے خلاف اٹھنے والی تحریک مسلم ممالک میں روز بروز بڑھتی جارہی ہے کیا یہ تہذیبوں کے ٹکراؤ کی طرف سفر تو نہیں ؟

مولانا: ٹکراؤ کی طرف سفر نہیں بلکہ ٹکراؤ شروع ہو چکا ہے۔ اور تہذیبوں کے ٹکراؤ کا آغاز ہم مسلمانوں نے تو نہیں کیا اس کا آغاز تو ان کی طرف سے ہوا ہے۔ حال ہی میں ہنٹنگٹن نے Clash of Civilizations (تہذیبوں کا ٹکراؤ) کے نام سے ایک کتاب لکھی اس کے اندر اس نے یہ ثابت کیا کہ مسلمان ابھر رہے ہیں اس کے بعد تہذیبوں کے ٹکراؤ کی بات ہوگی اور ہماری تہذیب کامیاب ہوگی، کیونکہ ہماری تہذیب سائنس اور ٹیکنالوجی سے مالا مال ہے اور مسلمان تباہ ہوجائیں گے۔ ہم نے اور بھی بہت سی تہذیبوں کو تباہ کر دیا ہے مثلاً چائنیز تہذیب دیکھیں وہاں یورپین تہذیب چھا گئی ہے انڈیا نے اس تہذیب کو بڑی آسانی سے Improve کیا ہے اور بھی کئی قوموں نے قبول کرلیا ہے انہوں نے کہا کہ مسلمان بھی تباہ ہوجائیں گے چونکہ ہندومت اور چینیوں کے پلے کچھ بھی نہیں تھا۔ جبکہ مسلمانوں کے پاس ایک اپنی تہذیب ہے۔ انہوں نے کہا یہ تہذیب بھی ہمارے سامنے خس وخاشاک کی طرح بہہ جائے گی۔ لہٰذا اس کو ختم کرنا چاہیے پھر اس کے لئے انہوں نے خطرہ محسوس کیا کہ افغانستان میں طالبان نے اسلامی حکومت قائم کرلی ہے لہٰذا مسلمانوں کو ڈرانے کے لئے انہیں ملیامیٹ کرنے کی کوشش کی، لیکن تہذیب کو ملیامیٹ نہ کرسکے۔ اور ان پر جب حملہ کیا تو بش نے صلیب کا نام لے کر حملہ کیا اس کے بعد انہوں نے عراق پر حملہ کیا، لیکن وہ الٹا ہوگیا ابھی ہنری کسنجر کی جو Latest کتاب آئی ہے اس میں اس

نے واضح طور پر کہا کہ۔ ہماری تہذیب مسکین ہے اور محمد کی تہذیب بڑی طاقتور اور قد آور ہے اور وہ کامیاب ہو رہی ہے مطلب یہ ہے کہ ہماری تہذیب شکست خوردہ ہے۔ تو ٹکراؤ آغاز تو خود انہوں نے کیا اور پھر ٹکراؤ ہوتا چلا گیا اس وقت افغانستان اور عراق میں ہو رہا ہے، کشمیر میں ہو رہا ہے فلسطین میں ہو رہا ہے ہر طرف ہو رہا ہے اور جب یہ اللہ کے رسول ﷺ کے خاکے بناتے ہیں تو یہ بھی ایک ٹکراؤ ہے اور جب وہ قرآن پر ڈانس کرتے ہیں تو یہ بھی تہذیب کا ٹکراؤ ہے تو علمی دنیا میں آپ کتابیں دیکھیں ٹی وی چینلز دیکھیں تو ایک ہی بات سامنے آ رہی ہے وہ یہی ہے کہ اسلامی تہذیب کیا ہے؟ یہ مجاہدین کیا ہیں؟ یہ داڑھیوں والے کیا ہیں؟ قرآن سامنے آ رہا ہے کہ قرآن کیا کہہ رہا ہے محمد ﷺ کی سیرت کیا کہہ رہی ہے لہٰذا تہذیبوں کا ٹکراؤ تو شروع ہے۔

ندا: اس مسئلہ کے حل میں کیا اقوام متحدہ سے کوئی امید کی جا سکتی ہے۔؟

مولانا: وہ تو امریکہ کی لونڈی ہے اس پر کس طرح اعتماد کیا جا سکتا ہے وہ فلسطین کی کسی ایک قرارداد پر عمل نہیں کروا سکا۔ UNO کشمیر کا مسئلہ پر کوئی Step نہیں لے سکی قراردادیں پاس کرنے کے باوجود انڈیا سے کچھ نہ کروا سکی UNO یونائیٹڈ نیشنل آرگنائزیشن جو امن کے لئے بنائی گئی تھی جس کا ماٹو ہی This organization for Peace of World تو کیا یہ امریکہ کو عراق کے حملہ سے روک سکی؟۔ افغانستان سے حملہ رکوا دیا؟ وہ تو خود امریکہ ہے امریکہ کی لونڈی ہے امریکہ کا ایک غلام ہے یہ ادراہ اپنے مقاصد کا آپ بیڑا غرق کر رہا ہے اور اپنی افادیت کھو بیٹھا ہے اس سے کیا توقع کی جا سکتی ہے۔؟

ندا: اسلامی ممالک کے سربراہان کی طرف سے کارٹونوں کے ردعمل میں سرد مہری اور خاموشی کی کیا وجہ ہے۔؟

مولانا: کمزوری!!! اسلامی ملکوں کی کمزوری یعنی امریکہ کے مقابلہ میں یا کفار ممالک کے مقابلہ میں اسلامی ممالک نے تیاری نہیں کی ان کی مصلحتیں ان کی کمزوریاں ہیں اور جب یہ کمزوریاں دور ہو جائیں گی تو یہ شیر ہو جائیں گے۔

ندا: موجودہ حکومت اور مشرف کے درمیان ٹھن جانے والی صورتحال بن چکی ہے تو موجودہ اضطرابی حالات میں مسئلہ توہین رسالت دب تو نہیں جائے گا؟

مولانا: دیکھیں جی! یہ تحریک تو اب چل نکلی ہے تو اب نہیں دبے گی یہ جاری رہے گی ہاں اس میں یہ ہو سکتا ہے کہ حالات کے مطابق کبھی ٹھہراؤ آ جائے یا یہ ہے کہ یہ اپنا رخ تھوڑا سا تبدیل کر لے اب یہ تو نہیں ہو سکتا کہ دنیا میں اب اس کے متعلق ہر وقت مظاہرے ہی ہوتے رہیں۔ حال ہی میں سیرت رسول پر میری لکھی ہوئی کتاب آئی ہے آپ اس کو پڑھیں اسی تناظر میں اس کو لایا ہوں۔ الحمد للہ اسی طرح ہمارے ہفت روزہ غزوہ کا کردار ہے۔ دوسرے اخبارات بھی کردار ادا کر رہے ہیں اس لیے اس کے بھی چینلز ہیں اس کی بھی جہتیں ہیں لہٰذا یہ تحریک چودہ سو سال سے نہیں رکی اب کیسے رکے گی۔

ندا: موجودہ تحریک سے کسی تبدیلی یا انقلاب کی توقع کی جا سکتی ہے۔؟

مولانا: دیکھیں جی! اس تحریک کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کے اندر ایسی تبدیلی یا انقلاب لانا کہ لوگ محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت پر عمل پیرا ہوں یہ تو اللہ کے فضل و کرم سے تبدیلی آ رہی ہے۔ آپ نے دیکھا نہیں کہ لوگوں کے دلوں میں

اللہ کے نبی ﷺ کی محبت پیدا ہو رہی ہے۔ برطانیہ کو دیکھیں وہاں کی وزیر داخلہ کہہ رہی ہے کہ برطانیہ میں ہر سال ۵۰ ہزار لوگ اسلام قبول کر رہے ہیں۔ یہ تبدیلی ہے یہ انقلاب ہے جو آ رہا ہے۔ سیرت آشنائی کا انقلاب، سیرت پر عمل پیرا ہونے کا انقلاب۔ پاکستان کی سطح پر بھی ہم پورے ملک میں جلسے کر رہے ہیں اور انہیں بڑی پذیرائی مل رہی ہے اور سب سے اچھا انقلابی پہلو اس میں یہ ہے کہ اس میں سارے مسالک کے لوگ شامل ہو رہے ہیں۔ انہی دنوں میں میرا آزاد کشمیر کے علاقہ باغ میں جانا ہوا جہاں ہمارا پروگرام تھا اس میں بریلوی و دیوبندی مسالک کے مرکزی راہنما جن میں جماعت اسلامی کے مرکزی لیڈر عبدالرشید ترابی جیسے لوگ موجود تھے اور ہر طرف لوگ اُمڈے آرہے تھے مردوں کے علاوہ عورتوں کی کثیر تعداد نے بھی اس میں شمولیت کی اور ساتھیوں نے مجھے بتایا کہ باغ شہر میں بھی کانفرنس ہوئی ہے یہ تو اس سے بھی بڑھ گئی ہے۔ یہ تو ایک دور دراز کے پہاڑی علاقے کی حالت ہے باقی آپ تصور کریں پورے ملک میں پروگرام کیسے ہوئے ہوں گے۔ یہ ہے لوگوں کے اندر جذبہ اور ہم نے یہ جذبہ اللہ کے فضل سے لوگوں تک پہنچایا ہے وہ لوگ ان کو بے دین بنانا چاہتے تھے ہم نے اللہ کے فضل سے ان میں اللہ کے نبی ﷺ کی محبت پیدا کی ہے دین کی محبت پیدا کی ہے اگر سب لوگ اس پر جمع ہو گئے تو یہ ایک بڑا انقلاب ہے۔

ﷲ: تحریک کے حوالے سے حکومتی سطح پر کس قسم کی رکاوٹوں کا سامنا تو نہیں کرنا پڑا؟

مولانا: نہیں حکومتی سطح پر ہمیں اس تحریک میں کسی قسم کی رکاوٹ کا سامنا نہیں کرنا پڑا، کیونکہ ان کے سینوں میں بھی اللہ کے نبی ﷺ کی محبت ہے اور اس معاملہ میں اتنا ہی درد ہے جتنا کہ ہمارے سینوں میں۔ ہاں ان کی مجبوریاں ضرور ہوتی ہیں لہٰذا رکاوٹیں نہیں آئیں ایک تو یہ سبب اور دوسرا یہ سبب ہے کہ پورے پاکستان کی عوام حرمت رسول کے معاملے میں اتنے مشتعل ہیں کہ اس پر حکومت کوئی رسک لے بھی نہیں سکتی۔

ﷲ: پاکستان میں ایک عرصہ تک فرقہ واریت کی فضا قائم رہی ہے اس تناظر میں مختلف فرقوں کا تحریک کے پلیٹ فارم پر جمع رہنا ممکن ہے؟

مولانا: یہ ممکن ہے اور ان شاء اللہ آئندہ بھی ایک پلیٹ فارم پر جمع رہنے کی حالت یہی رہے گی اور اس سے ایک بڑا زبردست یہ کام ہوا ہے کہ تمام مسالک کے لوگوں کے ساتھ مل بیٹھنے کا موقع ملا اور اتفاق واتحاد قائم رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ مسالک کے اندر جو اختلافات ہیں ان کو ڈائیلاگ اور گفتگو تک رکھیں۔ ایک دوسرے کو قائل کریں، کیونکہ دل دلیل سے مانتا ہے کلاشنکوف اور ڈنڈے سے نہیں مانتا۔ اسی لیے قرآن بھی کہتا ہے: ﴿لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ﴾ ''دین میں کوئی جبر نہیں۔''

سبحان اللہ! اسلام کیا ہی دین فطرت ہے۔ یعنی آپ نے اگر کسی عیسائی کو بھی قائل کرنا ہے تو وہ بھی دلیل سے ﴿قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾[آل عمران:۶۴]

ہم مسلمان ہیں ہمیں اختلاف کو دلیل کے ساتھ رفع کرنا چاہیے، اگر کوئی نہیں مانتا تو اس کی مرضی۔ اللہ اپنے نبی کو

فرما رہے ہیں ﴿لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ﴾ ''آپ ان لوگوں پر داروغے نہیں ہیں'' تو آج کا مولوی کس طرح داروغہ بن سکتا ہے کہ ڈنڈا لے کر کھڑا ہو جائے۔ ناں بھئی! اب ایسا نہیں ہو سکتا۔ باقی جو مشترکات ہیں توحید ہے اللہ کا قرآن ہے اور اب اللہ کے نبی کی حرمت کو پامال کیا گیا ہے تحفظ ناموس رسول سب کے ہاں ایک چیز ہے۔ اس لیے سارے یہاں پر اکٹھے ہو گئے ہیں اور یہ ایک ایسی اساس ہے کہ اس پر اکٹھے ہی رہیں گے الگ ہو ہی نہیں سکتے۔

رشد: عالم اسلام میں پاکستان کو اسلام کا قلعہ تصور کیا جاتا ہے، لیکن پاکستان کی طرف سے اس اقدام کے ردعمل میں کوئی خاص بات سامنے نہیں آئی کیا وجہ ہے؟

مولانا: اس کی ایک وجہ ہے کہ حکمران بیچارے امریکہ سے ڈرے ہوئے ہیں اور امریکہ یہاں مسلمانوں کی مرضی نہیں چاہتا اور دوسرا یہ کہ ہم بھکاری ہیں، اب دیکھیں سعودی عرب کو مانگنے کی ضرورت نہیں وہ تو دیتا ہے انہوں نے اپنے ملکوں میں اسلامی نظام قائم کیا ہے ہم اگر امریکہ سے مانگیں بھی اور پھر کہیں کہ اسلامی قانون نافذ کرنا چاہتے ہیں یہ نہیں ہو سکتا۔ اس لیے ہمارے کئی الیے ہیں۔

رشد: موجودہ حکومت کا اس معاملہ میں پیچھے رہنا حکومتی استحکام کی تیاری کی وجہ سے ہے یا مشرف پالیسی کا شاخسانہ ہے؟

مولانا: کچھ یہ وجہ بھی ہے ملی جلی وجوہات ہیں آپ کو جو پہلے وجہ بتائی ہے وہ ۱۰۰ فیصد نہیں وہ وجہ آپ ۵۰ فیصد سمجھ لیں باقی ان کی بے دینی اور ایمان کی کمزوری بھی ہے ان میں جو موٹی موٹی دو تین ہیں میں نے آپ کو ذکر کر دی ہیں۔

رشد: سعودی عرب کو عالم اسلام میں مرکز کی حیثیت حاصل ہے۔ تو حالیہ کارٹونوں کے مسئلہ میں سعودی حکومت اور علماء کا عالمی سطح پر کیا کردار ہونا چاہیے؟

مولانا: میں کہتا ہوں کہ ان کا بڑا اچھا کردار ہے عالم اسلام کی راہنمائی ہی ان کا کردار ہے اور ان کی راہنمائی ان کے خطبات کے ذریعے ہم تک آتی رہتی ہے۔ جیسا کہ امام کعبہ کا پچھلے دنوں خطبہ حج ہمارے سامنے آیا ہے بہت اچھا خطبہ تھا اور اسی طرح کے خطبات میں وہ وقتاً فوقتاً ہماری راہنمائی کرتے رہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کا جو کردار ہے اس کے مطابق ادا کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

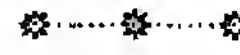
رشد: خاکوں کے تناظر میں علماء پاکستان کی کیا ذمہ داریاں ہیں؟

مولانا: پاکستان میں علماء کا کردار یہی ہے کہ رسول اللہ کی سیرت کو عام کریں اور حرمت رسول پر چلنے والی اس تحریک میں اپنا حصہ ڈالیں۔

رشد: آخر میں آپ ماہنامہ 'رشد' کے حوالے سے طلباء کو کوئی پیغام دینا چاہیں؟

مولانا: رشد بڑا اچھا نام ہے اور طلباء اس کو نکال رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت دین کے صحافیوں کی بڑی اشد ضرورت ہے اور خاص طور پر جو تہذیبوں کی جنگ ہے اس جنگ کے دوران میں یہ بھی ایک محاذ ہے اور یہ بہت بڑا محاذ ہے اور آپ لوگوں نے اس محاذ میں حصہ ڈالنے کی کوشش کی ہے یہ بڑی اچھی کوشش ہے میں اسے appreciate کرتا ہوں اور آپ کے لیے دعا بھی کرتا ہوں اور اس کے لیے تجویز بھی دیتا ہوں کہ اس کو بہتر بنائیں، اچھا سے اچھا بنائیں اور ملکی اور بین الاقوامی حالات کو ضرور سامنے رکھیں۔ ان کو سامنے رکھ کر قرآن

وسنت کی راہنمائی ساتھ ساتھ ہو اس طرح سے اس کو پھیلائیں۔ ان شاء اللہ یہ اپنا کردار ادا کرنے کے قابل ہوگا۔ اگر طلباء آپ کی اس راہنمائی کے تحت اس میں مضمون لکھیں گے تو آج کے طلباء اس میں لکھتے لکھتے صحافت کے میدان میں اپنا بہترین کردار ادا کریں گے، کیونکہ ایسے لوگوں کی عالم اسلام کو اس وقت شدید ضرورت ہے اس لیے کہ صحافت کے میدان پر اغیار کا قبضہ ہے یہودیوں کا قبضہ ہے صلیبیوں کا قبضہ ہے۔ ہندو بھی اس میدان میں بڑا آگے ہے تو ہمیں اس میدان میں آگے بڑھنا چاہیے۔



محسن انسانیت حضرت محمد ﷺ کا ادب واحترام اور آپ کی توقیر وتعظیم ہرانسان پر فرض ہے، بلکہ ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے، اس کے برعکس نبی محترم ﷺ کی توہین وتنقیص آپ کا استہزاء واستخفاف اور آپ کی شان میں ادنیٰ سی بے ادبی اور گستاخی ایمان کو ضائع اور کفر کو واجب کر دیتی ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان: ﴿إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾ [الکوثر:۳] ''بے شک آپ کا دشمن بے نام ونشان ہے۔''

اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا دشمن اور آپ کی توہین کرنے والا مباح الدم اور واجب القتل ہے۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

"فيجب أن نبتر من أظهر شنآنه وأبدى عداوته وإذا كان ذلك واجباً وجب قتله وإن اظهر التوبة بعد القدرة" [الصارم المسلول:ص۴۵۷]

''یعنی جو شخص رسول اکرم ﷺ سے عداوت اور دشمنی کا اظہار کرے تو ہم پر ضروری ہے کہ اس کا نام ونشان مٹا دیں، جب یہ ضروری ہے تو اسے قتل کرنا واجب ہے۔ اگر چہ پکڑے جانے کے بعد وہ توبہ کا اظہار ہی کرے۔''

مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے رسول اکرم ﷺ کو برا بھلا کہا اور آپ کی شان میں گستاخی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا اور فرمایا جو شخص بھی اللہ تعالیٰ یا انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی کو برا بھلا کہے یا ان کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کا ارتکاب کرے تو اسے قتل کر دو۔'' [الصارم المسلول:ص۲۰۱]

اس لئے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اور ہمارے پیارے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے دین وشریعت کے نام سے جو کچھ لوگوں تک پہنچایا ہے وہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ کائنات کے خالق ومالک اللہ رب العزت کی طرف سے پہنچایا ہے، لہٰذا کسی بھی نبی کی خاص طور پر اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی تکذیب کرنا یا آپ پر سب وشتم کرنا یا آپ کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کرنا دراصل آپ کو مبعوث کرنے اور بھیجنے والے اللہ رب العزت کو جھٹلانے کے مترادف ہے، اس طرح اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے والا اس کی زمین پر زندہ رہنے کے قابل نہیں رہتا اس لئے اسے قتل کر دینے کا حکم ہے۔

(مولانا) محمد رمضان سلفی

نائب شیخ الحدیث جامعہ لاہور الاسلامیہ

کامران طاہر

رسولِ پاکؐ کی حرمت پہ جاں بھی قرباں ہے

یہ ہے شریعت حقہ انہیؐ کی لائی ہوئی ہے راہِ دین ہدیٰ آپؐ کی دکھائی ہوئی
وہ ظلمتوں میں ہیں روشن چراغ کی مانند خبر اندھیروں کی، دشمن کی ہے اڑائی ہوئی
انہیؐ کی ذات حقیقت میں اصلِ ایماں ہے
رسولِ پاکؐ کی حرمت پہ جاں بھی قرباں ہے

وہ جب نہ تھے تو زمیں پر تھا قتل عام بہت کہ تھا جہان میں جور و جفا کا نام بہت
نوشتہ، صدق و صفا کا دیا گیا ان کو تھا ان کے واسطے اللہ کا کلام بہت
نہ یہ کلام رہے، دشمنوں کا ارماں ہے
رسولِ پاکؐ کی حرمت پہ جاں بھی قرباں ہے

ہے سب کا راہنما بس انہیؐ کا اسوۂ پاک علم ہے ان کی صداقت کا تا سرِ افلاک
کیا نہ جس نے کبھی ان کی بات کو تسلیم وہیں جہان میں آخر ہوا خس و خاشاک
یہ جان لو کہ مسلماں کا یہ ایماں ہے
رسولِ پاکؐ کی حرمت پہ جاں بھی قرباں ہے

یہ سچ ہے، دینِ ہدایت سے بڑھ کے کچھ بھی نہیں جہاں میں شانِ رسالتؐ سے بڑھ کے کچھ بھی نہیں
ہر ایک رشتۂ دنیا، تمام دولت دہر مرے نبیؐ کی محبت سے بڑھ کے کچھ بھی نہیں
کتابِ عمرِ مسلمان کا یہ عنواں ہے
رسولِ پاکؐ کی حرمت پہ جاں بھی قرباں ہے

وہ رو سیاہ جو کرتا ہے روشنی پر وار یقیں کرو، اسے ہم کھینچ لائیں گے سرِ دار
ہم آنچ آنے نہ دیں گے نبیؐ کی حرمت پر کہ جب تلک ہے جہانِ ثوابت وسیار
نبیؐ کے دیں سے ہمارا یہ عہد وپیماں ہے
رسولِ پاکؐ کی حرمت پہ جاں بھی قرباں ہے

حافظ صلاح الدین یوسف ☆

ہمارے پیغمبر ﷺ کے خلاف یہ شوخ چشمانہ جسارت !......

لمحہ فکریہ

ڈنمارک کے ایک دریدہ دہن، بدباطن اور متعصب شخص نے جس طرح رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کا ارتکاب کیا ہے، وہ تو ہے ہی بہت بڑا مجرم اور واجب القتل ،لیکن اس گستاخ رسول کی ہمنوائی کرنے والے اور اس کو ہلاشیری دینے والے کون ہیں اور کیا ہیں؟ یہ بات بھی ہمارے لئے قابل غور ہے۔

پھر صرف اسی ایک شخص یا صرف ایک ہی ملک کے خلاف غم وغصہ کا اظہار کیوں؟ کیا اس کی تائید وہمنوائی کرنے والے اور اس گستاخی کی عام اشاعت کرنے والے مجرم نہیں؟

یقیناً یہ سب کے سب اسی طرح مجرم ہیں جس طرح ڈنمارک کا کارٹونسٹ اور اخبار کا ایڈیٹر مجرم ہے۔ اس لئے کہ مغرب اور یورپ کے دیگر ممالک بھی اس کو پسند کرنے والے اور اس کو پھیلانے والے ہیں۔

یہ صورت حال ہم سب مسلمانوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ ایک اس اعتبار سے کہ ان کی اس شوخ چشمانہ جسارت میں ہماری اپنی کوتاہیوں کا کتنا دخل ہے؟ مغرب کے مستشرقین نے ہمارے پیغمبر کا جو خلاف واقعہ ہیولیٰ تیار کیا ہے اور اس کو اپنے پروپیگنڈے کی قوت سے اپنے عوام وخواص کے دلوں اور دماغوں میں بٹھا دیا ہے جس کا اظہار وقتاً فوقتاً ان کی زبان وقلم سے ہوتا رہتا ہے۔ ہم نے مستشرقین کی ان مبغوض و مذموم کارروائیوں کے خلاف کچھ کیا ہے؟ ان کے متعصبانہ پروپیگنڈے کا توڑ مہیا کیا ہے؟ اور اپنے پیغمبر کی عظمت اور آپ ﷺ کے اُسوۂ حسنہ کا صحیح تصور ان کے سامنے پیش کیا ہے؟ ظاہر بات ہے کہ اس کا جواب نفی میں ہے۔ ہم نے یہ کام نہیں کیا ہے یا جس وسیع پیمانے پر اس کام کے کرنے کی ضرورت تھی، اس طرح ہم نے نہیں کیا ہے۔

دوسرے اس اعتبار سے بھی یہ قابل غور ہے کہ دنیا میں ہر مذہب کے پیشواؤں اور رہنماؤں کا احترام کیا جاتا ہے اور ان کی شخصی عظمتوں کو استہزاء و مذاق کا موضوع بنانے سے گریز کیا جاتا ہے، لیکن ہمارے پیغمبر کا خاکہ اڑانے میں کسی کو کوئی باک نہیں، کسی کو کوئی اندیشہ اور ڈر نہیں۔ ایسا کیوں ہے؟ یہ سب مسلمان ممالک میں مسلط حکمران طبقے کی پالیسیوں کا نتیجہ ہے، یہ سب مغرب کے ذہنی غلام بھی ہیں اور ان کے دریوزہ گر بھی۔ مغرب کے لوگ ہمارے آقا اور ان کے داتا بنے ہوئے ہیں، وہ ہمیں غلاموں اور بھیک منگوں سے زیادہ حیثیت دینے کے لئے تیار نہیں۔

جب تک یہ صورت حال تبدیل نہیں ہوتی اور ہم کاسہ گدائی توڑ کر صرف اپنے ہی وسائل پر انحصار نہیں کرتے۔ ہم ان کو ان کی اس جسارت بے جا سے روکنے میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔

☆ مدیر شعبہ تحقیق وتالیف ، مکتبہ دار السلام، لاہور

محمد رفیق اثری ☆

حرمت رسول ﷺ کے تقاضے

یہ کائنات اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تخلیق ہے اور اسی نے انسان کو اس زمین میں آباد کیا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا حق ہے کہ سب بندے اس کے آگے جھکیں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «إن حق الله على العباد أن يعبدوه ولا يشركوا به شيئا الحديث»

[صحیح البخاری:۲۸۵۶ صحیح مسلم:۳۰]

اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ [الذاریت:۵۶]

''میں نے جن اور انسانوں کی تخلیق اس لئے کی ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔''

اور اسی مقصد کے لئے ان میں انبیاء اور رسل علیہم السلام مبعوث فرمائے۔ ارشاد ہے:

﴿فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ [البقرۃ:۳۸]

''کائنات کے خالق ومالک کے قاصدوں کی بغاوت اس کی بغاوت ہے اور پیغام پہنچانے والے رسول کی توہین مرسل مالک کی توہین ہے۔''

جب بھی ایسا ہوا مالک کائنات اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے گرفت کی اور بہت سی اقوام کو اسی وجہ سے صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔ ارشاد ہے:

﴿وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ﴾ [الأنعام:۱۰]

''آپ سے پہلے بھی کئی رسولوں سے استہزا کیا گیا پھر جن لوگوں نے ان پیغمبروں سے استہزا کیا ان کو عذاب نے آگھیرا۔''

محمد رسول اللہ ﷺ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔ سب انسانوں پر بلا امتیاز لازم ہے کہ آپ کے پیغام حق کو سنیں اور آپ ﷺ کی ذات کو وہ مقام دیں جس کے وہ رب العلمین کے قاصد و رسول ہونے کی حیثیت سے مستحق ہیں۔ اگر کوئی قوم یا فرد محض عناد وضد کی وجہ سے ان کے پیغام کی تحقیر کرے اور ان کی ذات پر کیچڑ اچھالے تو دنیا کے سب مہذب اور غور وفکر کرنے والے انسانوں کی ذمہ داری ہے کہ ان کی زبان کاٹ دیں اور ان کے ہاتھ روکیں ورنہ ان کو بھیجنے والے کی ناراضگی کسی بھی انداز میں نازل ہوسکتی ہے۔ اقوام نوح، صالح، شعیب اور لوط علیہم السلام کا حشر سب کو معلوم ہے۔ جہاں تک اُمت مسلمہ کا تعلق ہے ان کی ذمہ داری اور بڑھ جاتی ہے کہ رب کائنات نے انہیں 'اُمت وسط' قرار دیا ہے اور یہ شہادت حق کے داعی اور منادمقرر ہوئے ہیں، ان کے دلوں کی گہرائیوں میں جب تک رسول اللہ ﷺ کی محبت نہیں ٹھہرتی خود کو مومن اور مسلم کہلانے کا استحقاق نہیں رکھتے۔

☆ شیخ الحدیث دار الحدیث المحمّدیۃ، جلال پور پیروالا، ملتان

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

«لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من والده وولده والناس أجمعين»

''تم میں کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہے جب تک میری محبت اس کے دل میں اپنے والد، اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو۔'' [صحيح البخاري:١٥، صحيح مسلم:٤٤]

مگر بالعموم انہیں اپنی اس حیثیت کا علم نہیں ہے جبکہ انہی پر لازم ہے کہ انسانیت کے تحفظ اور اصلاح و درستی کے لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے مقررہ کردہ نظام کے داعی محمد رسول اللہ ﷺ کی حرمت وعزت کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کریں۔ یہ ان کے ایمان کا تقاضا ہے اور شرف انسانیت کے تحفظ کے لئے ضروری ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا شاتم رسول (ﷺ) کعب بن اشرف اور گستاخ ابورافع یہودی کو کیفر کردار تک پہنچانا تاریخ میں محفوظ ہے۔ ایک نابینا صحابی رضی اللہ عنہ کا اپنی مشفق اور مہربان جیون ساتھی کو اس کی بدگوئی بحضور رسالت مآب ﷺ کی وجہ سے جہنم رسید کرنا بھی سب جانتے ہیں، دو جان نثار بچوں کا ابوجہل شاتم رسول کو قتل کرنا ہماری تاریخ اسلام میں معروف ہے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ہوا اور اس کا تعلق مدنی زندگی سے ہے۔ ابولہب اور اس کی بیوی اور ایک بدمست نوجوان مشرک نے رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کا ارتکاب کیا تو رب کائنات نے قرآن مقدس میں شدید الفاظ میں ان کی مذمت کی اور رہتی دنیا تک یہ اعلان فرما دیا کہ ایسے بدبخت انسانوں کا انجام کیا ہے۔

یہ مکی دور زندگی کی بات ہے جبکہ فتح مکہ کے موقع پر عام مشرکوں اور بدترین مخالفوں کو « لا تثريب عليكم اليوم » فرما کر معاف کر دیا جبکہ آپ کی شان میں گستاخی کرنے والے چند افراد کے قتل کا حکم فرمایا چاہے وہ کعبۃ اللہ کے غلاف میں ہی کیوں نہ چھپے ہوں۔

مسلم اُمہ کسی بھی انداز میں اس سے صرف نظر نہیں کر سکتی، اس سلسلے میں ہمارے کچھ کرنے، سوچنے اور غور وفکر کے لئے ضروری ہے کہ ہم ان وجوہ کا جائزہ لیں جس کے نتیجے میں بدبختوں کو یہ استہزائی خاکے شائع کرنے کی جرأت ہوئی ہے۔

پھر یہ استہزائی توہین آمیز خاکے ہمیں دعوت فکر دیتے ہیں کہ ان امور کے بارے ہم علمی انداز میں دنیا کو بتائیں کہ جنہیں تم استہزا کے طور پر لے رہے ہو اس کی گہرائی میں جاؤ اور اصل حقیقت پر نظر ڈالو تو اس میں انسانیت کے لئے خیر و برکات کی ہزارہا توجیہات موجود ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے دور میں یہود نے لفظ 'راعنا' سے توہین کا انداز اختیار کرنا چاہا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ تم یہ لفظ نہ کہو جس کے غلط استعمال سے رسول اللہ ﷺ کے بارے استخفاف وتحقیر کا پہلو نکالا جا سکتا ہے بلکہ اس کے بجائے 'انظرنا' کہو۔ یہود نے 'السلام علیکم' کے بین الاقوامی پیغام امن وصلح کے لفظ کو 'السام علیکم' کی بددعا میں بدلنا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے صرف 'وعلیکم' فرما کر ان کی تدبیر ناکام فرما دی۔ نیز اغیار اور دشمنوں کا یہ انداز ہمیں مجموعی طور پر اپنی اصلاح کی طرف متوجہ بھی کرتا ہے کہ یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا ہے کہ اہل اسلام میں بے حسی حد سے بڑھ گئی ہے ورنہ خبیث مزاج انسانوں کو اس کی جرأت نہ ہوتی، ہمیں چاہئے کہ اپنے دلوں میں داعی اسلام ﷺ کی سنت وسیرت کے ساتھ وہ محبت وجذبہ پیدا کریں کہ ان کے بارے کسی کو بکواس کی جرأت نہ ہو۔ ہمارے لئے خیر کا یہی پہلو موجود ہے کہ اس طرح اُمہ کے بیدار ہونے کے وسیع مواقع حاصل ہوں گے۔

یاد رہے، محمد رسول اللہ ﷺ سے محبت اور ایمان کا تقاضا ہے کہ کوئی بھی شخص اس وقت تک مسلم و مومن کہلانے کا استحقاق نہیں رکھتا جب تک آپ ﷺ کے ساتھ تمام انسانوں حتیٰ کہ اپنے آپ سے بھی زیادہ محبت نہ کرے۔ اس محبت کی خوشبو ہی انسان کو اس عظیم ہستی کے عالی مقام کی پہچان کراتی ہے اور رب کائنات سبحانہ وتعالیٰ کی رضا و خوشنودی کی نوید دیتی ہے۔ پوری اُمت میں اس فہم و شعور کو زندہ کرنے اور قائم و دائم رکھنے کی ضرورت ہے۔ جس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ ایسے بد بخت بدکردار ممالک کے ساتھ سوشل بائیکاٹ کرے جو ایسی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کر رہی ہیں۔ جیسا کہ سیدنا ثمامہ بن اُثال رضی اللہ عنہ نے قبول اسلام کے بعد یمامہ کے گورنر کی حیثیت سے مشرکین مکہ کا تجارتی بائیکاٹ کیا۔ اور رسول اللہ ﷺ کا حکم آنے تک اسے جاری رکھا تا آنکہ مشرکین نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اسے ختم کرنے کی درخواست کی اور آپ ﷺ نے ثمامہ رضی اللہ عنہ کو اس کا حکم ارشاد فرمایا۔ ہمیں چاہئے کہ یکجہتی، دین سے تعلق اور علم و عمل میں درستی اور استحکام پیدا کریں تاکہ طاغوتی یلغار کا مقابلہ کیا جا سکے۔



فریاد

یورپی اقوام ہیں، ساری کی ساری بے حیا!
ہم مسلمانوں کے دل کو ٹھیس پہنچاتے ہیں جو

تیرے محبوبؐ مکرم کی کریں توہین جو
جن کے ہاتھوں نے تخلیق کیے یہ خاکے برے

یہ مسلماں جو ترے محبوبؐ کی اُمت میں ہیں
ہر طرف سے ان مسلمانوں پہ کیوں یلغار ہے؟

ان مسلمانوں کی یاربّ! آج تو فریاد سن
اے خدا! ان کو چکھا ان کے عمل کا مزا

ان ستم گاروں کو اپنے قہر سے کر آشنا!
ان زبانوں کو خدایا کیوں نہیں تو کاٹتا؟

دے سزا ان کو اسی دنیا میں اے ربِ علیٰ
انکے دل ٹوٹے ہوئے ہیں دیکھ کر یہ سلسلہ

کیوں لعینوں کافروں کو تو نہیں ہے ڈانٹتا
کوئی پہلو تو نکلنا چاہیے تسکین کا!

[سجاد مرزا]

خاکوں کی اِشاعت سے متعلق

[ستمبر ۲۰۰۵ء تا مارچ ۲۰۰۸ء...... لحہ بہ لحہ عالمی رپورٹ]

دنیا میں کسی قوم کی کامیابی کا مدار اس کی نظریاتی اور فکری قوت پر ہوتا ہے۔ جب نظریات دلائل سے بھرپور، فطری اور قابل عمل ہوں تو ان کو قبولیت عامہ حاصل ہوتی ہے اور لوگ ایسی قوم میں شامل ہونے کو اعزاز اور اپنی دنیوی اور اخروی فلاح کا سبب سمجھتے ہیں دنیا میں اگر کسی مذہب یا قوم کے پاس ایسے نظریات ہیں تو وہ اسلام اور مسلمان ہیں کہ جب ان نظریات کو پیش کیا گیا تو جہاں لوگوں نے اسے قبول کیا وہاں اس کے دشمن بھی پیدا ہوئے جنہوں نے ان نظریات کو دبانے کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتیں صرف کر دیں۔ ماضی میں یہ عداوت مشرکین عرب اور یہود کے حصہ میں آئی اور آج ان ہی کی باقیات اس جنگ کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ عداوت کی یہ جنگ بعض دفعہ تو اسلام کی نظریاتی بنیادوں کو کمزور کرنے تک محدود رہی، لیکن جب اس طرح بات نہ بن پائی تو پھر غیر اَخلاقی حرکات کا سہارا لیا گیا۔ اس کی مثالیں ماضی میں بے شمار ہیں اور عصرِ حاضر میں نبی اکرمؐ کے توہین آمیز خاکوں اور قرآن مخالف بے ہودہ فلم کی صورت میں ظاہر کیا گیا۔ اس توہین کے حقیقی سبب کی نشاندہی فلم فتنہ کے ڈائریکٹر نے یہ کہتے ہوئے کی کہ ''میرے فلم بنانے کا سبب ہالینڈ میں اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت ہے۔''

ستمبر ۲۰۰۵ میں ڈینش اخبار جے لینڈز پوسٹن نے اخلاقی پستی اور اسلام دشمنی کا ثبوت دیتے ہوئے محسن کائنات جناب رسالت مآب ﷺ کے کارٹونز بنانے کے مقابلے کا اعلان کیا جس میں ۴۰ کارٹونسٹوں کو دعوت دی گئی اور ۱۲ ابد بختوں نے اس دعوت کو قبول کیا اور ان خاکوں کو ۳۰ ستمبر ۲۰۰۵ء کے جے لینڈز پوسٹن کے پرچہ میں شائع کیا گیا۔

ذیل میں ہم ستمبر ۲۰۰۵ سے لے کر آج تک عالمی میڈیا اور اقوام عالم کا اس بارے میں کیا ردیہ رہا ہے پیش کر رہے ہیں۔

ماہ ستمبر ۲۰۰۵ میں ڈینش اخبار جے لینڈز پوسٹن کے کلچرل ایڈیٹر فلیمنگ روز نے کارٹونوں کے مقابلہ کا انعقاد اس لیے کروایا کہ ایک ڈینش رائٹر کیرے بلیوٹجن نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں بچوں کے لیے کتاب لکھی جس میں تصویری خاکوں کے ذریعے سے آپ ﷺ کی زندگی کی وضاحت کرنا چاہتا تھا، لیکن کارٹونسٹ مسلمانوں کے شدید ردعمل کے خوف سے اس کام پر آمادہ نہ ہوئے۔

- ۳۰ ستمبر ۲۰۰۵: بالآخر ۳۰ ستمبر کو ڈینش اخبار جے لینڈز پوسٹن نے ان بارہ کارٹون کو شائع کر دیا۔
- ۱۴ اکتوبر ۲۰۰۵: ارک کے تقریباً پانچ ہزار مسلمانوں نے کوپن ہیگن میں جے لینڈز پوسٹن آفس کے باہر ایک پرامن احتجاج کیا۔

☆ فاضل كلية القرآن الكريم، جامعہ لاہور الاسلامیہ، لاہور

- **۱۷ر اکتوبر ۲۰۰۵ء:** مصری اخبار الفجر نے چھ خاکے شائع کیے اوراس کے ساتھ ایک آرٹیکل بھی شائع کیا جس میں کارٹونسٹ کی بھر پور ملامت کی گئی تھی۔
- **۱۹ر اکتوبر ۲۰۰۵ء:** کو دس اسلامی ممالک کے سفیروں نے کارٹونز کے معاملہ میں ڈنمارک کے وزیر اعظم انڈر فوگ رسمیوزم سے ملاقات کی درخوست کی، لیکن وزیر اعظم نے یہ بات کہہ کر ملنے سے انکار کر دیا کہ وہ آزدیٔ صحافت پر کوئی قدغن نہیں لگا سکتے۔
- **۲۸ر اکتوبر ۲۰۰۵ء:** کئی ایک مسلم تنظیموں نے ڈینش پولیس کو درخواست دی کہ اخبار جے لینڈز پوسٹن نے دفعہ 140 اور B-266 کے تحت جرم کا ارتکاب کیا ہے لہٰذا ان پر مقدمہ چلایا جائے۔
- **۳ر نومبر ۲۰۰۵ء:** جرمن اخبار ڈائی ولٹ نے ایک کارٹون شائع کیا اور اسی روز بوسنوی اخبار سلوڈینا بوسنا نے بھی کارٹونز شائع کیے۔
- **۷ر نومبر ۲۰۰۵ء:** بنگلہ دیشی گورنمنٹ نے کارٹونز کے خلاف ایک پر زور سفارتی احتجاج کیا کہ ان کی اشاعت کیوں کی گئی ہے۔
- **۲۴ نومبر ۲۰۰۵ء:** اقوام متحدہ کے سپیشل رپورٹر آف ریلیجین اینڈ بلیف نے ڈنمارک مشن کو یہ درخواست کی کہ اس کیس کا بغور جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ یہ اجانب بیزاری یا نسلی تعصب کی بنیاد پہ تو منظر عام پر نہیں آیا۔
- الرائے العام کے ایڈیٹر کمال الفی کو بھی ایک سال کی سزا دی گئی اس نے بھی مذکورہ رسالہ میں کارٹون شائع کیے۔ مزید یہ کہ اس پر چھ ماہ لکھنے کی پابندی لگا دی گئی اور چھ ماہ کے لیے رسالہ کو بین کر دیا گیا۔ تاہم ایڈیٹر ضمانت پر رہا ہو گیا۔
- محمد السدی نے یمن میں جو کہ ایک انگلش روزنامے 'دی یمن اوبزرور' کے ایڈیٹر کو بھی جیل بھیجنے کا حکم دیا گیا۔ یہاں تک کہ وہ پانچ لاکھ یمنی ریال جرمانہ ادا نہ کرے۔
- **۵ر دسمبر ۲۰۰۵ء:** ڈنمارک کے پانچ آئمہ کا وفد ابو بشر کی قیادت میں مصر گیا اور وہاں اس سلسلے میں عرب لیگ کے سیکرٹری عمرو موسیٰ، مصر کے مفتی اعظم شیخ علی جمعہ اور شیخ الازہر شیخ محمد سعید طنطاوی اور شیخ محمد شعبان سے ملاقات کی اس میٹنگ کا اہتمام ڈنمارک میں تعینات مصری سفیر مونا عمر نے کیا۔
- **۷ر دسمبر ۲۰۰۵ء:** پاکستان میں مزدور یونین نے کارٹونز کے خلاف احتجاج کیا اور اس کے ساتھ ساتھ اُقوام متحدہ کی ہیومن رائٹس کی کمشنر لوئس اربور نے کہا کہ اقوام متحدہ کا اس واقعہ سے کوئی تعلق نہیں اقوام متحدہ ڈینش گورنمنٹ کے اس متعصب رویہ کی تحقیقات کرے گی۔
- **۱۷ دسمبر ۲۰۰۵ء:** ۱۷ دسمبر کو ڈینش ائمہ کا دوسرا وفد شیخ رعید ہلیاہل کی قیادت میں لبنان گیا جہاں انہوں نے مفتی اعظم لبنان شیخ محمد رشید کسانی، محمد حسین فضل اللہ اور میری ونٹ چرچ لیڈر نصر اللہ سفیر سے ملاقات کی، اور ۳۱ دسمبر کو واپس ڈنمارک پہنچے۔ اسی دوران امام احمد اکری شام گئے اور مفتی اعظم شیخ احمد بدر الدین حسان کے سامنے اپنے معاملے کی نوعیت واضح کی اور ایک وفد ترکی، سوڈان، مراکو، الجیریا اور قطر گیا جہاں ابو لبان نے شیخ یوسف

القرضاوی کو واقعہ کی نوعیت کے بارے میں بریف کیا۔

- ۱۹ دسمبر ۲۰۰۵ء: ڈنمارک کے ۲۲ سفراء نے ڈینش وزیر اعظم کے ۱۲ مسلم سفیروں کو نہ ملنے پر سخت تنقید کی۔ اسی طرح کونسل آف یورپ نے بھی ڈینش گورنمنٹ پر خاکوں کی اشاعت کے خلاف سخت احتجاج کیا اور ان کے آزادیٔ پریس کے نظریہ پر سخت تنقید کی۔
- ۲۹ دسمبر ۲۰۰۵ء: عرب لیگ نے ڈینش گورنمنٹ کو اس معاملہ میں کوئی باقاعدہ ایکشن نہ لینے پر سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔
- یکم جنوری ۲۰۰۶ء: ڈنمارک کے وزیر اعظم نے اپنے سالانہ خطاب میں کہا کہ میں بھوت صفت مسلمانوں کے جوابی اقدامات اور کوششوں کو غلط قرار دیتا ہوں۔
- ۷ر جنوری ۲۰۰۶ء: سویڈش ایکسپریشن اخبار اور خواتین ایڈیشن کویل پوسٹن اور اخبار GT نے دو خاکوں کی اشاعت کی۔
- ۱۰ر جنوری ۲۰۰۶ء: ناروے کے اخبار میگزنٹ نے تمام کے تمام خاکے شائع کیے۔
- ۲۳ر جنوری ۲۰۰۶ء: ڈنمارک حکومت نے سفارتی سطح پر اقوام متحدہ کے رپورٹر کو اس کی ۲۴ نومبر کی درخواست کا جواب اِرسال کیا۔
- ۲۴ر جنوری ۲۰۰۶ء: سعودی حکومت نے کارٹونسٹ کو سخت سزا دینے کا اپنا پہلا عوامی پیغام جاری کیا۔
- ۲۶ر جنوری ۲۰۰۶ء: سعودی حکومت نے اپنے سفیر کو واپس بلا لیا اور ڈنمارک کا مکمل تجارتی بائیکاٹ کر دیا اس کے ساتھ کویت اور دوسرے مشرق وسطیٰ کے ممالک نے بھی مکمل معاشی بائیکاٹ کا اعلان کیا۔
- ۲۷ر جنوری ۲۰۰۶ء: جے لینڈز پوسٹن کی ویب سائٹ پر پہلا اٹیک ہوا اور اس کی ویب سائٹ کو بند کر دیا گیا۔
- ۲۸ر جنوری ۲۰۰۶ء: سعودی عرب میں ڈنمارک کے سفیر نے AP ٹیلی ویژن کو انٹرویو دیتے ہوئے جے لینڈز پوسٹن پر سخت تنقید کی اور کہا کہ یہ لوگ اسلامی تعلیمات سے دور کی بھی واقفیت نہیں رکھتے۔ اسی طرح او آئی سی نے مطالبہ کیا ہے کہ ڈنمارک حکومت فوری طور پر خاکوں کی اشاعت کو غلط قرار دے۔ ارلا فوڈ (ڈینش فوڈ کمپنی) نے مشرق وسطیٰ کے ایک اخبار کے ذریعے بائیکاٹ ختم کروانے کی کوشش کی۔
- ۲۹ جنوری ۲۰۰۶ء: لیبیا نے ڈنمارک میں اپنا سفارتخانہ بند کر دیا۔ حکومت ڈنمارک نے اعلان کیا ۲۸ جنوری کو جو ڈینش سفیر نے AP ٹیلی ویژن کو انٹرویو دیا ہے اس کو ڈنمارک حکومت کی ترجمانی نہ سمجھا جائے بلکہ یہ اس کا اپنا نظریہ ہے۔ افغانی صدر حامد کرزئی نے اس کو ایک Mistake (غلطی) قرار دیتے ہوئے کہا کہ اُمید ہے کہ مستقبل میں میڈیا ایسی غلطیاں نہیں کرے گا۔ ڈینش پرچم کو نابلس اور ہیرن میں جلایا گیا۔ یمن اسمبلی نے کارٹونز کی اشاعت کو غلط قرار دیا۔ او آئی سی نے اقوام متحدہ پر زور دیا کہ اس مسئلہ کا کوئی لمبا مستقل حل تلاش کیا جائے جس سے کسی بھی مذہب کے خلاف زبان درازی ممنوع قرار پائے۔ بحرین اور شام کی حکومت نے بھی کارٹونز کی اشاعت کی مذمت کی۔ فلسطینی اسلامک جہاد موومنٹ نے ڈینش اور ناروے جین کو کہا کہ ۴۸ گھنٹوں کے اندر غزہ خالی کر دیں۔ الاقصیٰ بریگیڈ نے ۷۲ گھنٹوں کے اندر غزہ خالی کرنے کا الٹی میٹم دیا۔ ڈنمارک کے خبر رساں ادارے نے سروے کیا جس میں ۲۱ فیصد لوگوں نے کہا ڈینش وزیر اعظم اس کی مسلمانوں سے معذرت

کریں۔۵۲ فیصد لوگوں نے کہا کہ آزادئ صحافت ہے اور یہ ڈینش پریس کا حق ہے۔۴۴ فیصد لوگوں نے یہ رائے دی کہ ڈینش وزیراعظم کو چاہیے کہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے بھرپور کوشش کریں ۳۸ فیصد لوگوں نے کہا کہ جے لینڈز پوسٹن کو مسلمانوں سے معافی مانگنی چاہیے۔۵۸ فیصد لوگوں نے یہ رائے دی کہ جے لینڈز پوسٹن کا حق ہے اور اس سے وہ مسلمانوں کے تنقیدی مزاج کا اندازہ بھی کرسکیں گے۔قطر نے ڈینش اشیاء کا مکمل بائیکاٹ کردیا۔

- ۳۰ رجنوری ۲۰۰۶ء: جے لینڈز پوسٹن نے اپنی طرف سے ایک معافی نامہ جاری کیا جس میں کارٹونز شائع کرنے کے بجائے مسلمانوں کو پہنچنے والی تکلیف پر معافی مانگی گئی تھی۔ فلسطینی تنظیم الفتح نے یورپی یونین کے ایک آفس پر کارٹونز کی اشاعت کے خلاف پرزور احتجاج کرتے ہوئے قبضہ کرلیا۔ ڈینش وزیراعظم نے کہا کہ میں ذاتی طور پر خاکوں کی اشاعت کے معاملہ سے لاتعلق ہوں، لیکن یہ نہیں بتا سکتا کہ اس بارے میں حکوست کا کیا رویہ ہونا چاہیے۔ یورپی یونین نے یہ کہہ کر ڈنمارک کی پشت پناہی کی کہ یورپی ڈنمارک کی اشیاء کا بائیکاٹ کرنا بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی ہے۔ ڈینش ریڈکراس نے کہا ہے کہ ڈینش ورکر دھمکیاں موصول ہونے کے بعد غزہ اور یمن کو خالی کررہے ہیں۔ جے لینڈز پوسٹن نے ایک دوسرا کھلا خط شائع کیا جس میں مسلمانوں سے معافی مانگی گئی ہے کہ ہمارے اقدام سے مسلمانوں کو جو تکلیف ہوئی ہے ہم اس پر معذرت چاہتے ہیں۔عراقی مجاہدین نے ناروے اور ڈنمارک کے خلاف شدید ہڑتال کرنے کا اعلان کیا۔ الاقصیٰ بریگیڈ نے یورپی یونین کے آفس میں ہلچل مچادی اور اس کے ساتھ یہ دھمکی بھی دی کہ اگر یورپی یونین نے سرکاری طور پر معافی نہ مانگی تو ورکرز کو اغواء کرلیا جائے گا یہاں تک کہ وہ معافی مانگیں۔
- ۳۱ رجنوری ۲۰۰۶ء: ڈینش مسلم ایسوی ایشن نے کہا کہ ہم جے لینڈز پوسٹن اور ڈینش وزیراعظم کی طرف سے مانگی گئی معافی سے مطمئن ہیں اور اب ملک کی خراب صورتحال کو درست کرنے کی کوشش کریں گے۔ الاقصیٰ بریگیڈ فلسطین نے کہا ہے کہ سیکنڈے نیوین ممالک کے بارے میں جو دھمکیاں دی گئی ہیں وہ حقیقت پر مبنی ہیں۔ ۱۷ اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ نے دوبارہ مطالبہ کیا کہ کارٹونز کے Author کو قرار واقعی سزادی جائے اور اس بات کی یقین دہانی کرائی جائے کہ آئندہ ایسے واقعات نہیں ہوں گے۔ ڈنمارک کے وزیراعظم 'ایڈرفوگ رسموزنؔ' نے ایک پریس کانفرنس میں زور دے کر کہا کہ ڈینش یا انگلش عوام کسی ایسے اقدام سے قطعی گریز کریں جس سے حالات خراب ہونے کا خدشہ ہو اور ڈنمارک کی مسلم کمیونٹی سے بھی یہ گزارش کی ہے کہ وہ بھی صورتحال کو بہتر بنانے کے لیے اقدامات کریں اور اس کے ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ پریس کی آزادی ڈینش سوسائٹی کا حصہ ہے اور ہم ابھی کسی ایسی پوزیشن میں نہیں ہیں کہ میڈیا پہ کوئی پابندی لگاسکیں کہ وہ کیا پرنٹ کرے اور کیا نہ کرے۔ مزید کہا کہ ہم مسلمانوں سے دوبارہ پہلے کی طرح ڈائیلاگ چاہتے ہیں جس کی بنیاد دوستی پہ ہو اور ہمیشہ باقی رہے اس نے الجزیرہ ٹیلی ویژن کو درخواست کی کہ وہ کوئی ایسا پروگرام تشکیل دے جس میں ہم ایسے تمام امور کی وضاحت کرسکیں۔ بحرین کی نیشنل اسمبلی نے ڈیمانڈ کی کہ ملکہ ڈنمارک اور ڈنمارک گورنمنٹ مسلمانوں سے

معافی مانگے۔ ورنہ ہم ڈنمارک کی تمام اشیاء کا سرکاری بائیکاٹ کریں گے اور GCC ممالک کے ساتھ مل کر تیل کی برآمد بھی بند کردیں گے یاد رہے کہ مذکورہ ممالک یومیہ 159000 بیرل تیل برآمد کررہے ہیں۔ فلسطینی تنظیم حماس نے مطالبہ کیا کہ ۱۲ آرٹسٹ اور جے لینڈز پوسٹن کو سخت سزادی جائے۔ روسی صدر ویلادی میر پوٹن نے کہا کہ ڈینش حکومت مسلمانوں کی توہین کو آزادی صحافت کا نام دے رہی ہے۔ آئس لینڈ کے اخبار DV نے دو خاکوں کی اشاعت کی۔ الجزیرہ ٹیلی ویژن نے ڈنمارک کی مسلم برادری کے بنیادی لیڈر فواد البرازی کا خطاب نشر کیا جس میں انہوں نے ڈنمارک کے قرآن جلانے جیسے عالمگیر اور شرمناک پلان کے بارے میں مسلم اُمہ کو بریفنگ دی اور خبردار کیا۔

◉ **یکم فروری ۲۰۰۶ء:** فرانسیسی اخبار فرانس سٹوئر نے کارٹونز کی اشاعت کی اور مزید ایک اور خاکہ اپنی طرف سے داخل کیا۔ جرمن اخبار ڈی ویلٹ، اٹالین اخبار لا سٹمپا اور ہسپانوی اخبار EP نے خاکوں کی اشاعت کی۔ ڈچ اخبارات والکس کرینٹ NRC، ہیڈلنر یلڈ اور ایلو ہینے خاکوں کی اشاعت کی۔ شام میں ڈینش سفارتخانے کو بم کی افواہ پر خالی کردیا گیا۔ شام نے اپنا سفیر ڈنمارک سے واپس بلالیا۔ فن لینڈ کے وزیر خارجہ نے ڈنمارک کے انتہائی سست رویہ پر شدید تنقید کی۔ روس کے آرتھوڈیک چرچ اور مفتیان نے یورپینز کی کارٹونز دوبارہ شائع کرنے پر سخت تنقید کی۔ چیچن پولیٹیکل لیڈر شامل بسیوف نے بھی کارٹونز کی اشاعت پر سخت مذمت کی۔ کوپن ہیگن میں جے لینڈز پوسٹن کے ہیڈ آفس کو بم سے اُڑانے کی دھمکی پر خالی کردیا گیا۔ ملائیشیا کی ایک طاقتور مسلم آرگنائزیشن نے مطالبہ کیا کہ ملائیشین گورنمنٹ کارٹونز کی اشاعت پر ڈنمارک حکومت کے خلاف پرزور احتجاج کرے۔ انڈونیشیا کی وزارت داخلہ کے ترجمان نے کارٹونز کی اشاعت یہ کہتے ہوئے مذمت کی ہے کہ پریس کی آزادی کا مفہوم مذاہب کی توہین نہیں ہے۔ عمانی تاجروں نے ڈنمارک کی اشیاء کا بائیکاٹ کردیا۔

◉ **۲ فروری ۲۰۰۶ء:** جرمن اخبار ڈائی رینٹ نے کارٹونز شائع کیے۔ ڈنمارک کے وزیر اعظم نے العربیۃ ٹیلی ویژن پر خطاب کیا۔ جارڈن کے اخبار الشیھان نے کارٹونز شائع کیے جس پر اس کے منیجر کو گولی ماردی گئی۔ امریکن اخبار نیویارک سن اور بیلجئن اخبار سٹوئر نے کارٹونز کی اشاعت کی۔ فرانسیسی اخبار 'لی مونڈ' نے آپ ﷺ کے (نعوذ باللہ) چہرے کا خاکہ شائع کیا اور نیچے لکھا:"I MAY NOT DRAW PROPHET" نحاروف میوزیم کے ڈائریکٹر 'یوری سموڈ روف' نے 25,hours ٹیلی ویژن کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ ہم ان کارٹونز کی نمائش منعقد کرائیں گے اور مزید یہ کہ سلمان رشدی کے بدنام زمانہ ناول Shtanic Verses کے نیو ایڈیشن میں ڈینش کارٹون بھی شامل کرکے شائع کریں گے۔ ملا کریکر جو کہ انصار الاسلام کے لیڈر ہیں اور ناروے میں رہ رہے ہیں، نے کہا [illegible] خلاف جنگ کا اعلان ہیں اور ہم اس جنگ کے لیے تیار ہیں۔ ۵ نارڈک ملکوں کے بشپس نے کارٹونوں کی اشاعت پر سخت تنقید کی اور کہا جو لوگ بار بار یہ حرکات کر رہے ہیں وہ خطرناک عزائم رکھتے ہیں ان کو کس نے یہ اجازت دی ہے کہ وہ بالکل آزاد ہوکر ہر وہ کام کریں جس کو وہ اچھا سمجھتے ہیں اور جس میں کسی مذہب اور عقیدہ کی توہین کی جائے۔ الاقصیٰ بریگیڈ نے یورپی یونین کے

آفس کا محاصرہ کرلیا اور احتجاجاً ایک جرمن باشندے کو اغواء کرلیا۔ برٹش اسلامک گروپ العرابہ نے ایک مضمون شائع کروایا جس میں یہ کہا کہ جن لوگوں نے محمد عربی ﷺ کی توہین کی ہے ان کو قتل کر دو اور اس پر قرآن وحدیث سے دلائل دیئے ہیں۔ ڈینش کمپنی ارلا فوڈز نے رپورٹ دی کہ بائیکاٹ کی وجہ سے کروڑوں ڈالر کے گھاٹے پڑ رہے ہیں۔ برٹش نیشنل پارٹی نے اپنے ویب پیج پر کارٹونز شائع کیے۔

◉ ۳رفروری۲۰۰۶ء: ڈنمارک کے وزیر اعظم نے متعدد سفیروں سے ملاقات کی جس پر مصری سفیر نے کہا کہ ڈنمارک حکومت مسلمانوں کو مطمئن کرنے کے لیے سخت کوشش کرے۔ انڈونیشیا کے دارالحکومت جکارتہ میں مشتعل مظاہرین نے ڈینش سفارتخانہ بند کرنے کا مطالبہ کیا اور تمام فرنیچر باہر نکال دیا۔ بعدازاں سفیر نے مظاہرین کے لیڈر سے مذاکرات کیے جس پر صورتحال کنٹرول میں آئی۔ انڈین نیوز پیپر 'دی ٹائم آف انڈیا' نے ۱۲ خاکے شائع کیے جس پر مسلمانوں نے اس کی کاپیاں جلادیں۔ برطانیہ کے سیکرٹری خارجہ نے یورپی میڈیا پر پابندی لگائی کہ وہ کسی قسم کے خاکے شائع نہ کریں۔ آسٹریلین ٹیلی ویژن SBS اور ABC نے اپنی رات کی خبروں میں کارٹونز نشر کیے۔ بیلجئین مسلمانوں نے کہا ہے کہ کارٹونز کی اشاعت اسلام پر ایسا حملہ ہے جسے کسی طرح بھی قبول نہیں کیا جاسکتا۔ لندن میں مسلم کمیونٹی نے مرکزی جامع مسجد لنڈن سے لے کر ڈینش سفارتخانے تک ایک لانگ مارچ کیا مظاہرین نے مختلف قسم کے پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے۔ ڈینش مسلم امام احمد ابولبان اور جے لینڈز پوسٹن کے کلچرل ڈائریکٹر ڈینش TV کے پروگرام Hard Talk میں اکٹھے ہوئے۔ US ڈیپارٹمنٹ آف سٹیٹ کے ترجمان نے کہا کہ ہم پریس کی آزادی کے حامی ہیں، لیکن اس آزادی کا یہ مفہوم نہیں ہے کہ مذاہب کی توہین کی جائے اور ایسی حرکات کسی طرح بھی قبول نہیں کی جائیں گی۔ پاکستانی سینٹ نے یہ متفقہ قرار داد پاس کی کہ ہم ڈینش نیوز پیپرز کی اس گستاخانہ اور معیوب حرکت پر سخت مذمت کرتے ہیں۔ ساؤتھ افریقہ کے جج محمد ججہائے نے ایک درخواست کی فوری سماعت کرتے ہوئے پورے ساؤتھ افریقہ میں کارٹونز کی اشاعت پر پابندی عائد کردی بعدازاں بعض پولیٹیکل اور سول تنظیموں نے اس فیصلے کے خلاف تردیدی بیانات دیئے۔ بیلجئین نیوز پیپرز 'لا ربر' نے ایک گیم شائع کی جس میں نقطوں کی مدد سے خاکہ بنانے کی توہین آمیز حرکت کی گئی۔

◉ ۴رفروری۲۰۰۶ء: نیوزی لینڈ کے ڈیلی اخبار The Dominion Post نے خاکے شائع کیے اور ان کے ساتھ ایک وضاحتی آرٹیکل بھی شائع کیا۔ پولینڈز کے اخبار 'ریزپوسپولیٹا' نے خاکے شائع کیے۔ زیک اور ایم۔ ایف۔ ڈی۔ این۔ ای۔ ایس نے اس پر پسندیدگی کا اظہار کیا۔ لندن میں ڈینش سفارتخانے کے باہر مسلم مظاہرین نے منظم انداز سے مظاہرے کیے۔ سیریا کی وہ بلڈنگ جس میں 'ڈنمارک' اور 'چلی' کے سفارتخانے تھے، اس میں مظاہرین کی طرف سے بم پھینکے جانے پر آگ بھڑک اٹھی۔ جس سے ڈنمارک کے سفارتخانے کو بند ہونے کی وجہ سے جزوی نقصان پہنچا اس حادثہ کی بناء پر ڈنمارک کی وزارت خارجہ نے اعلان جاری کیا کہ سیریا میں جو بھی ڈینش لوگ رہتے ہیں فوراً سیریا سے نکل جائیں۔ ڈنمارک کا سفارتکار حملے سے پہلے سیریا کی گورنمنٹ سے کہہ چکا تھا کہ عمارت کا اچھے طریقے سے دفاعی انتظام کیا جائے۔ ڈینش حکومت نے سیریا سے سیاسی تعلقات منقطع

نہیں کیے۔ ناروے کے سفارتخانے کی بلڈنگ میں حملہ کے باعث آگ بھڑک اٹھی ناروے کے وزیر خارجہ نے تمام نارویں لوگوں کو ہدایت کی کہ وہ فوراً سیریا سے نکل جائیں۔ 'ہولی سی' نے کہا ہے کہ آزادیٔ اظہار رائے کا مطلب یہ نہیں کہ دیگر مذاہب کے عقائد کو نشانہ بنایا جائے، لیکن گورنمنٹ کو کسی اخبار کے خلاف ایکشن لینے کا اختیار نہیں ہونا چاہیے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ ڈنمارک کے سب سے پہلے خاکے شائع کرنے والے اخبار کی معذرت قبول کر لیں۔ امریکہ نے سیریا پر الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ وہ ڈیماسکو میں سفارتخانے کی مناسب حفاظت سے قاصر رہا ہے۔ وائٹ ہاؤس نے بیان جاری کیا ہے کہ ہم اپنے یورپی اتحادی اور ڈنمارک کی خودمختاری پر ان کے ساتھ ہیں اور سیریا کے اس اقدام کی مذمت کرتے ہیں۔ ایرانی صدر احمدی نژاد نے کہا کہ خاکے شائع کرنے والے تمام ممالک سے بائیکاٹ کیا جائے۔ ڈنمارک حکومت نے جے لینڈز پوسٹن کو دباؤ کے باوجود اپنی رائے کا کھل کر اظہار کرنے پر وکٹوریہ ایوارڈ دیا۔ غزہ میں موجود جرمنی کا ثقافتی ٹاور مظاہرین نے تباہ کر دیا۔ یوکے کے وزیر اطلاعات نے، سنڈے ٹیلیگراف کو انٹرویو دیتے ہوئے کہ ۳رفروری کو مسلمان مظاہرین نے ایسے پلے کارڈ (کتبے) اٹھا رکھے تھے جن پر درج تھا ''کارٹونسٹ کو قتل کیا جائے'' اور مظاہرین کی پولیس سے بھی ہاتھا پائی ہوئی۔ ایران نے خاکے شائع کرنے والے تمام ممالک سے اپنے سفراء کو واپس بلا لیا ہے اور ان ممالک کے صحافیوں کی ایران آمد پر پابندی عائد کر دی۔ ڈنمارک کے بیروت میں واقع سفارتخانے کے باہر مظاہرہ کرنے پر پولیس نے بہت سے مظاہرین کو گرفتار کر لیا جن میں سے نصف سیریا کے باشندے تھے۔ لبنان میں مظاہرین نے ڈنمارک کے سفارتخانے کو نشانہ بناتے ہوئے نقصان پہنچایا۔

◉ ۶رفروری۲۰۰۶ء: یوکرائن کے اخبار 'سیوؤ ڈنیا' اور سلوینی اخبار 'فلیڈ نا' نے کارٹون شائع کیے۔ دس ہزار پر امن مظاہرین نے فرانس کے شہر پیرس میں تین گھنٹے گستاخانہ خاکوں کی اشاعت پر پیدل مارچ کیا۔ فرانسیسی وزیر اعظم، ڈومینک ڈی ویلیپن نے خاکوں کی وجہ سے پیدا ہونے والے تشدد کی نفی کی جس نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اور اس نے بردباری اور دوسرے مذاہب کا احترام کرنے کی اپیل کی۔ افغانستان میں تین مظاہرین جو خاکوں کے خلاف مظاہرہ کر رہے تھے کو قتل کر دیا گیا۔ ڈنمارک کی وزارت خارجہ نے اپنے باسیوں سے کہا ہے کہ وہ مندرجہ ذیل ملک میں چھٹیاں گزارنے مت جائیں، مصر، مراکش، تیونس، الجزائر، لیبیا، اومان، متحدہ عرب امارات، قطر، بحرین، جورڈن، ایران، پاکستان اور افغانستان۔ یاد رہے ان ممالک میں سفر کے لیے ۳۰۰۰ ہزار لوگوں نے ٹکٹ خرید لیے تھے۔ احمد اکری جو ڈنمارک میں ۲۹ مسلم تنظیموں کے ترجمان ہیں، نے ڈنمارک کے وزیر اعظم اینڈرفوگ رازمیوشن کو درخواست کی ہے کہ وہ ٹیلی ویژن پر آکر وضاحت کریں کہ ڈنمارک کے وزیر اعظم یا ملکہ نے ان لوگوں کو کیوں پناہ دے رکھی ہے۔ آئرلینڈ کی اکانومی کلاس مسافر ائرلائن (سٹرلنگ اے/ ایس) نے اپنی مصر کی تمام پروازیں اس وقت روک دیں جب ڈنمارک کی وزارت خارجہ نے انہیں تنبیہ کی۔ انڈونیشیا میں مظاہرین نے ڈنمارک کے کونسل خانے کو شدید نقصان پہنچایا علاوہ ازیں انہوں نے

امریکی سفارتخانے میں بھی توڑ پھوڑ کی کوشش کی۔ امریکی سفارتخانے پر حملے کے دوران ان کی پولیس سے مڈبھیڑ ہوئی اور انہیں انتباہ کیا گیا کہ اگروہ آگے بڑھے تو انہیں گولی ماردی جائے گی۔ لبنانی گورنمنٹ نے ڈنمارک حکومت پر واضح کیا کہ وہ ڈینش سفارتخانے کو تحفظ فراہم کرنے سے قاصر ہے۔ ایران کے شہر تہران میں آسٹریلیا کیسفارتخانے پر بموں سے حملہ کیا گیا تاہم آگ پھیل نہ سکی اور سکیورٹی فورسز نے جلد اس پر قابو پالیا یہ بھی یادرہے کہ آسٹریلیا یورپی یونین کا موجودہ چیئر مین ہے۔ برطانیہ کے وزیراعظم ٹونی بلیئر نے کہا کہ ڈنمارک کے لیے ہماری تمام تر سپورٹ اورقوت مہیا ہے۔ اسی طرح کے ریمارکس 'نیٹو' کے جنرل سیکرٹری جیپ ڈی ہوپ شیفر نے ڈنمارک کے لیے دیے۔ اسرائیل کے انگریزی اخبار 'دی یروشلم' نے بھی یہی کارٹون چھاپے اگرچہ وہ اس قدر چھوٹے تھے کہ انہیں دیکھنا بھی مشکل تھا۔ ایران نے ای۔یو سے معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنی تمام تر تجارت ڈنمارک سے منقطع کردی۔ انڈونیشیا میں ملازمین کی استدعا پر ڈینش سفارتخانہ بند کردیا گیا۔ ایران میں موجود ڈنمارک کے سفارتخانے کی بلڈنگ پر ۲۰ دستی بموں سے حملہ کیا گیا تاہم بلڈنگ محفوظ رہی۔ ڈنمارک میں موجود امریکی سفیر نے بیان دیتے ہوئے کہا ڈنمارک کے میڈیا کی امریکہ مکمل ۱۰۰ فیصد تائید کرتا ہے اس نے یہ بھی کہا کہ امریکہ میڈیا کی مکمل آزادی پر یقین رکھتا ہے اور وہ ڈنمارک کے میڈیا کے متعلق کسی قسم کی مداخلت برداشت نہیں کرے گا۔ سیریا کے مفتی اعظم نے ڈنمارک سے تعلق منقطع کردیے اور کہا کہ جونہی حالات بہتر ہوں گے ان تعلقات کو دوبارہ بحال کردیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ دس ہزار مظاہرین نے ڈنمارک کے سفارتخانے کا گھیراؤ کیا جب کہ اسے جلانے میں دس یا پندرہ افراد کا ہاتھ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اسے دوبارہ اس سے بہتر تعمیر کرکے ڈینش لوگوں کو تحفہ دیں گے یہ باتیں انہوں نے TV2 کو انٹرویو دیتے ہوئے کہیں اور ڈنمارک کے لوگوں کو قرآن کا تحفہ دیا۔ سیریا نے ڈنمارک کے سفارتخانے کی حفاظت نہ کرسکنے پر سرکاری طور پر ڈنمارک سے اظہار افسوس کیا۔ ڈینش افیوجی کونسل جوکہ چیچنیا میں سب سے بڑی انسانی فلاحی تنظیم ہے یہ چیچنیا اور ڈلگیٹس میں بہت سے لوگوں کو خوراک مہیا کرتی ہے، سے چیچن حکومت نے کہا ہے کہ موجودہ انتشار کے پیش نظر وہ چیچنیا سے نکل جائے یادرہے کہ اس تنظیم کو سوڈان میں بھی امدادی کام کرنے میں دشواریوں کا سامنا ہے۔ ایک ایرانی اخبار ہمشاری نے 'ہولوکاسٹ' پر ایک کارٹون بنانے کے مقابلہ کیا ہے جوکہ جیلینڈز پوسٹن اخبار میں چھپنے والے کارٹون کی جوابی کاروائی ہے۔ بلگرام ایئربیس کے قریب دو آدمی احتجاجی مظاہرے میں مارے گئے۔ ڈنمارک کا باشندہ جواس بدامنی کو پھیلانے کا ذمہ دار ہے، نے کہا ہے کہ اپریل ۲۰۰۳ء میں نے عیسیٰ کے یوم آخرت کے حوالہ سے کارٹون بنا کر اس اخبار کو بھیجے، لیکن اس کے ایڈیٹر نے یہ کہتے ہوئے انہیں واپس کردیا کہ میں نہیں سمجھتا کہ لوگ اسے حقیقت سمجھتے ہوئے اس سے محظوظ ہوں لہذا کارٹون نہیں چھاپے گئے۔ ایک ہزار فو... نے فرانس کے شہر پیرس میں دوبارہ یہی خاکے یورپی یونین کے اخبار میں چھپنے پر احتجاج کیا۔ ایک ڈینش باشندے نے جے لینڈز پوسٹن اخبار کے خلاف ملک میں بدامنی پھیلانے کے خلاف مقدمہ دائر کیا۔ ٹیری ڈیوس جوکہ یورپی یونین کا جنرل سیکرٹری ہے نے کہا کہ اگرچہ کارٹون شائع کرنا قانوناً ٹھیک تھا، لیکن اس میں اخلاقی

حدود سے تجاوز کیا گیا۔

◉ ۷رفروری۲۰۰۶ء: ایران کے شہر تہران میں ڈنمارک کونسل کے سامنے مظاہرین پر آنسو گیس کی شیلنگ کی گئی۔ افغانستان میں ہزاروں مظاہرین کے پولیس اور نیٹو کے امن دستوں کے مابین جھڑپیں ہوئیں۔ افغانستان کے مغربی صوبے فریاب کے دارالخلافہ میمان میں ایک ملٹری بس کے اندر ۳ افراد اس وقت ہلاک ہوگئے جب مظاہرین نے ان پر حملہ کیا۔ کچھ دیر بعد بیس اور افراد جن میں ۵ ناروے کے باشندے تھے ایک گرنیڈ کے پھٹنے سے زخمی ہوگئے۔ اٹلی کے وزیراعظم سلویؤ رنے ترکی سے کہا ہے کہ اس تعصب کا خاتمہ کرنا چاہیے۔ یہ بات اس نے اس وقت کہی جب رومن کیتھولک کا ایک پادری قتل کیا گیا۔ طالبان نے مسلمانوں پر زور دیا ہے کہ خاکے شائع کرنے والوں کے خلاف اعلان جہاد کیا جائے۔ ایک تحقیق کے بعد ڈینش پولیس اس نتیجہ پر پہنچی کہ ایک گارڈ کو دو ترکیوں کے قتل کرنے والی کہانی جھوٹی ہے۔ طلباء کے ایک اخبار کے ایڈیٹر کو اس وقت معطل کر دیا گیا جب اس نے محمد ﷺ کے خاکے شائع کیے۔ کارڈف یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس یونین کا اخبار 'گیرریڈ' وہ پہلا اخبار ہے جس نے آپ ﷺ کے خاکے شائع کیے جو عالمی مظاہروں کا سبب بنے انہوں نے اس کی آٹھ ہزار کاپیاں جلا دی تھیں۔ تہران میں تقریباً ایک سو مظاہرین نے ناروے کے سفارتخانے پر حملہ کیا اس پر پتھراؤ کیا اور دستی بم پھینکے۔ ڈینش طلباء تنظیموں نے مل کر آرس میں پرامن احتجاج کیا، لیکن یہ احتجاج ڈنمارک کے حق میں تھا۔ اس کا مقصد مسلم امہ پر واضح کیا کہ ڈنمارک حکومت اس مسئلہ میں تنہا نہیں ہے بلکہ عوام بھی اس کے ساتھ ہے۔ امریکی صدر بش نے اینڈ رزفوگ کو فون کر کے یقین دلایا کہ وہ ان حالات میں ڈنمارک کے ساتھ ہیں۔ نیویارک پریس نامی رسالے کے ذمہ داران نے خاکے شائع کرنے پر احتجاجاً واک آؤٹ کیا۔ ریپبلک نامی اخبار نے چار خاکے شائع کیے۔ یمنی گورنمنٹ نے دو پرائیویٹ اخبار 'یمن ڈیزڈ' اور الجرو بیۃ کے لائسنس اس وجہ سے منسوخ کر دیے کہ انہوں نے آپ ﷺ سے منسوب خاکوں کی اشاعت کی۔

◉ ۸رفروری۲۰۰۶ء: فرانس کے ہفتہ وار میگزین جارلی حیبدو نے ۱۲ کارٹون شائع کیے ان کے ساتھ ایک نیا کارٹون بھی شائع کیا جو آپ ﷺ کی طرف منسوب تھا۔ یہ کارٹون فرانسیسی خاکہ نویس 'کابوٗ' نے بتایا کہ مذکورہ اخبار کو اشاعت سے پہلے 'فرنچ مسلم آرگنائزیشن'، 'فرنچ کونسل آف مسلم فیتھ' پیرس کی طرف سے روکا گیا تھا۔ ڈنمارک کے غیر ملکی قوانین کے ماہر جینز نے کہا کہ میرے خیال کے مطابق خاکے شائع کرنے والے اخبار کے چیف ایڈیٹر کارسٹن خاکوں کی اشاعت سے مبرا ہیں۔ برازیل کے سب سے زیادہ فروخت ہونے والے میگزین وجاء نے بھی تین کارٹون شائع کیے اور یہی خاکے ان کی ویب سائٹ پر بھی موجود تھے۔ کینیڈا اور آئرلینڈ کی کنگ ایڈورڈ یونیورسٹی کے منتظمین نے طلباء اخبار، کیڈ کو ایک کیمپس میں خاکے شائع ہونے کے بعد تقسیم کرنے کا حکم جاری کیا۔ اگرچہ کیمپس کے منتظمین نے اس کی دو ہزار کاپیاں اپنے قبضے میں لے لیں۔ کینیڈا کی سینٹ میری یونیورسٹی کے ڈائریکٹر پروفیسر پیٹر مارچ نے خاکے شائع کرنے والے اخبار کی اس کاپی کو جو اس کے دفتر کے پتہ پر ارسال کی گئی تھی طلباء کے احتجاج پر نذر آتش کر دیا۔ ایرانی اخبار نے ہولوکاسٹ کے کارٹون شائع

کیے چند دنوں بعد جب جے لینڈز پوسٹن کو اس کے خاکے شائع کرنے کے بارے میں کہا گیا تو چیف ایڈیٹر نے کہا کہ ہم ہولوکاسٹ کے خاکے شائع کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں کیونکہ حالات اس بات کی اجازت نہیں دیتے۔

- **۹رفروری ۲۰۰۶ء:** مصری اخبار القمر نے اپنی ویب سائٹ سے اکتوبر ۲۰۰۷ کے اخبار کے سرورق جس پر خاکے تھے کو ختم کردیا۔ روس کے اخبار ولگوگریڈ اور جورڈسکائی وزٹ نے ایک نیا کارٹون جس کی نسبت آپ ﷺ کی طرف کی گئی تھی شائع کیا۔ جاپانی گورنمنٹ کی مداخلت کے باوجود اس اخبار نے یہ کہتے ہوئے خاکے شائع کردیے کہ میڈیا آزاد اور خودمختار ہے حکومت اس میں مداخلت نہ کرے۔ خاکوں کے شائع ہونے پر جاپانی حکومت نے کوئی ایکشن نہ لیا۔ روزنامہ اللینس، اللینس کی یونیورسٹی کا سرکاری اخبار ہے اس نے چھ خاکے شائع کیے۔ سویڈن کے اخبار نے اطلاع دی کہ دفتر خارجہ کی یقین دہانی کے باوجود یہ خاکے ویب سائٹ پر موجود ہیں۔ نیویارک ٹائم نے مکہ میٹنگ میں کہا کہ کارٹونز کی اشاعت واضح ترین ظلم ہے۔
- **۱۰رفروری ۲۰۰۶ء:** احمد ابولبان نے ڈنمارک کو بہترین اور معتدل ملک قرار دیا ہے اور کہا کہ اس کے خلاف تشدد بند کیا جائے۔ ناروے کے عیسائی اخبار میگازینٹ کے ایڈیٹر نے خاکوں کی اشاعت پر معذرت کی۔ ناروے مسلم تنظیم نے اس کی معذرت قبول کرلی اور امید کی کہ اس معاملے کو ختم کردیا جائے گا۔ کینیا میں جھگڑے کے دوران ایک آدمی جو خاکوں کے خلاف احتجاج کررہا تھا مارا گیا۔ رپورٹرز کے مطابق کینیا کی پولیس نے مظاہرین پر فائرنگ کی۔ جس کے نتیجہ میں ایک آدمی شدید زخمی ہوگیا۔ ایشیائی مسلمانوں نے بڑی بڑی ریلیاں نکالیں۔ قیسڈونا میں دو اخبارات، 'وم' اور 'ویسٹ' نے ۱۲ خاکے شائع کیے۔ ڈنمارک کے سفراء اور سیاسی ملازمین نے نامساعد حالات کی بناء پر ایران، سیریا اور انڈونیشیا کو چھوڑ دیا۔
- **۱۱رفروری ۲۰۰۶ء:** پیرس میں اینٹی کارٹونز مظاہرین نے پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے جن پر درج تھا۔ بہنوں کو رلا کر، بھائیوں کو ستا کر تم نے محمد ﷺ کی توہین کی ہے۔ اس اشتعال انگیز کام کو ختم کیا جائے۔
- **۱۲رفروری ۲۰۰۶ء:** آئرلینڈ کے صدر نے خاکوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کا مشتعل ہونا بجا ہے۔
- **۱۳رفروری ۲۰۰۶ء:** ایران کے سب سے معروف اخبار نے ہولوکاسٹ پر کارٹونز کے مقابلہ کا اعلان کیا۔ ہمشاری نامی جریدے کا کہنا ہے کہ اس سے ہمارا مقصود مغرب کے دعویٔ آزادی اظہارِ رائے کا پتہ لگانا ہے، یہ ڈنمارک کے اخبار میں آپ ﷺ کے خاکے شائع کرنے کی جوابی کاروائی ہے۔ ہمشاری اخبار کے مطابق آسٹریلیا سے تعلق رکھنے والا خاکہ نویس 'مائیکل' آج کل تنقید کا شکار ہے، کیونکہ یہ بھی اس مقابلہ میں شریک تھا۔
- **۱۴رفروری ۲۰۰۶ء:** ساؤتھ افریقہ میں دو اخبارات نے خاکے شائع کیے۔ فن لینڈ میں خاکے شائع کرنے والے اخبارات کے خلاف تحقیقات کا فیصلہ کیا گیا۔ پاکستان میں ہزار سے زائد مظاہرین نے کئی مغربی مصنوعات کے خلاف زبردست احتجاجی مظاہرہ کرتے ہوئے صوبائی اسمبلی کو نقصان پہنچایا۔ اس دوران دو آدمی مارے گئے۔ اطالوی وزیر نے ایک ایسی ٹی شرٹ پہنی جس پر آپ ﷺ سے منسوب خاکے بنے ہوئے تھے۔ اس نے کہا کہ میرے پاس یہ کارٹونوں والی ٹی شرٹ ہے جسے میں نے سب سے پہلے پہن کر مسلمانوں کو اشتعال دلایا ہے۔

◉ ۱۵رفروری۲۰۰۶ء: ایک انڈین ملاح کو اس کے ساتھی نے اس وقت موت کے گھاٹ اتار دیا جب اس نے خاکوں کے حوالہ سے کوئی بات کی۔ منیلا میں ڈنمارک کے سفارتخانے کے باہر مظاہرین نے پلے کارڈ (کتبے) اٹھا رکھے تھے جن پر لکھا تھا کہ اسلام کی توہین کرنے والوں کو قتل کیا جائے۔ انسانی حقوق کی علمبردار این۔جی۔اوز نے کارٹونز کے خلاف مقدمہ دائر کروایا۔

◉ ۱۶رفروری۲۰۰۶ء: یورپی یونین نے ایک قرارداد منظور کی جس میں خاکوں کو ناپسندیدہ فعل قرار دیا گیا۔ پارلیمنٹ نے مزید یہ بیان جاری کیا کہ ہم ڈنمارک اور اس طرح کے دوسرے ممالک جن کے اخبارات وغیرہ نے خاکے شائع کیے ہیں ہم ان کے ساتھ ہیں اس بیان میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ اگرچہ اس حرکت سے مسلمانوں کو تکلیف پہنچی ہے تاہم وہ پرامن احتجاج کا حق رکھتے ہیں اور مزید یہ کہا کہ آزادئ اظہار رائے کو کسی پابندی سے ختم نہیں کیا جانا چاہیے۔ کراچی میں لگ بھگ چار ہزار مظاہرین نے مارچ کیا اور ڈنمارک کے وزیر اعظم کا پتلا نظر آتش کیا۔

◉ ۱۷رفروری۲۰۰۶ء: پاکستان کے معروف عالم دین یوسف قریشی نے خاکہ نویس کو قتل کرنے والے کے لیے ایک ملین ڈالر اور ایک کار کے انعام کا اعلان کیا۔ اتر پردیش (انڈیا) کے منسٹر نے 11.5 ملین ڈالر کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ انعام اس آدمی کے لیے ہے جس نے کسی بھی خاکہ نویس کو قتل کیا۔ بن غازی (لیبیا) میں ہزاروں مظاہرین نے ڈنمارک کے سفارتخانے پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں گیارہ ہلاکتیں ہوئیں۔ بظاہر یوں محسوس ہوتا تھا کہ اس حملہ کے پیچھے اطالوی منسٹر روبوٹ کا ہاتھ تھا جس نے ایک روز بعد استعفیٰ دے دیا تھا۔ تنزانیہ کے شہر دارالسلام میں ڈنمارک اور ناروے کے سفارتخانوں نے اپنے دفاتر مظاہرین کے خوف سے بند کر دیے ہیں۔ مظاہرین کا حکومت سے یہ مطالبہ تھا کہ ۲۱ روز میں ان سفارتکاروں کو واپس بھیج دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو تنزینیا کے تمام مسلمان ڈنمارک اور ناروے کی تمام چیزوں کا بائیکاٹ کرنے کے ساتھ ان سے تمام سیاسی تعلقات ختم کر دیں گے۔ موزنبیک میں 'ساوانا' نامی اخبار نے آٹھ خاکے شائع کیے۔ ہانگ کانگ میں ہزاروں مسلمانوں نے خاکوں کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا۔

◉ ۱۸رفروری۲۰۰۶ء: لیبیا میں مظاہروں کے پریشر کی وجہ سے اطالوی منسٹر نے اطالوی وزیر اعظم کے کہنے پر استعفیٰ دے دیا۔ نائب منسٹر نے روم کی مسجد اکبر کے دورہ کا اعلان کیا ہے۔ کوپن ہیگن میں تین ہزار مظاہرین نے پرامن احتجاج کیا۔ ان کا پیغام تھا کہ مذہب اور ثقافت کے معاملہ میں مسلمانوں سے مکالمہ کی ضرورت ہے۔ انہوں نے ایسے کتبے اٹھا رکھے تھے جن پر درج تھا کہ آزادئ اظہار کے ساتھ (دیگر مذاہب) کی عزت ضروری ہے اس امر کے لیے بردباری کی ضرورت ہے۔ مغربی نائیجیریا میں ساٹھ مظاہرین مظاہرہ کے دوران قتل کر دیے گئے۔ ان مظاہرین نے عیسائی چرچ اور املاک کو نذر آتش کیا۔

◉ ۱۹رفروری۲۰۰۶ء: تقریباً چار ہزار مظاہرین نے انڈونیشیا جکارتہ میں امریکہ کے سفارتخانے کے دروازوں پر حملہ کرنے کی کوشش کی، امریکہ کے جھنڈے نظر آتش کیے اور بھرپور امریکہ مخالف نعرے بازی کی۔ ترکی کے دارالحکومت استنبول میں فیلیسٹی پارٹی نے احتجاجی مظاہرہ کیا جس میں لاکھوں افراد شریک ہوئے۔

◉ ۲۰ر فروری ۲۰۰۶ء: ڈنمارک کے اخبار پولیٹکن نے لکھا کہ اکتوبر میں ۱۱ سفیروں نے اپنے خط میں کہا تھا کہ وہ اسلام کے متعلق حالات حاضرہ میں اپنی رائے کا اظہار کرنا چاہتے ہیں۔ ڈنمارک کے وزیراعظم نے دوبارہ کہا کہ خط میں صرف جے لینڈز پوسٹن اخبار کے خلاف کاروائی کرنے کا کہا گیا تھا۔ پوپ نے لوگوں سے کہا کہ انہیں کسی بھی مذہب اور اس کے اشعار کی عزت کرنی چاہیے اور ایسی تمام باتوں سے احتراز کرنا چاہیے جس سے مذہبی احساسات مجروح ہوں۔

◉ ۲۱ر فروری ۲۰۰۶ء: عیسائیوں نے آنشتا کے شہر میں فسادات برپا کیے جبکہ مسلمانوں نے باؤچی شہر میں ہنگامہ کیا۔ نائیجیریا ہی کے دوسرے شہر 'میڈوگری' میں فسادات ہوئے۔ ان دونوں واقعات میں ۲۴ لوگ ہلاک ہوئے۔ او آئی سی نے خاکوں کی وجہ سے ہونے والے جھگڑے اور ڈنمارک کے کارٹونسٹ کی موت کے فتووں کی مذمت کی۔ بیلارس کے اخبار ودأ نے ۱۲ کارٹونز شائع کیے۔ لتھوانیا کے صحافیوں اور ناشران کی جماعت برائے اخلاقیات نے اپنے بیان میں کہا کہ محمد ﷺ کے خاکوں کی اشاعت لتھوانیا کے قانون اور صحافتی اقدار سے متصادم نہیں ہے۔ کمیشن نے یہ فیصلہ بھی دیا کہ بی۔ این۔ ایس کے مطابق یہ خاکے مذہبی بنیادوں پر نفرت میں اضافہ کا باعث نہیں ہیں۔

◉ ۲۲ر فروری ۲۰۰۶ء: برٹش نیشنل پارٹی نے برطانیہ میں اپنی ویب سائٹ پر سخت خیالات کے اظہار کے ساتھ کارٹونز کی اشاعت کی اور انکی اس حرکت کو بڑی سیاسی جماعتوں نے تنقید کا نشانہ بنایا۔

◉ ۲۶ر فروری ۲۰۰۶ء: پچیس ہزار لوگوں نے پاکستان کے شہر کراچی میں احتجاج کیا اور 'امریکہ مردہ باد' یورپی ممالک کے ساتھ سفارتی تعلقات ختم کرو جیسے نعرے لگائے۔ پولیس نے پاکستان کے شہر لاہور میں بھی درجنوں سخت گیر مسلمانوں کو احتجاج سے روکنے کے لیے گرفتار کیا۔

◉ ۲۷ر فروری ۲۰۰۶ء: یورپی یونین نے پیر کے دن محمد ﷺ کے خاکوں کے خلاف افسوس کا اظہار کیا، لیکن ساتھ ہی یورپی مفادات کے خلاف ردعمل پر بھی افسوس کا اظہار کیا۔

◉ ۲۸ر فروری ۲۰۰۶ء: یونیورسٹی آف کیلیفورنیا، کیلیفورنیا کالج اور ریپبلکن کلب نے کارٹونز کی نمائش کی اور دہشت گردی کے خلاف دوسو سے زائد طلبہ نے احتجاج کیا۔

◉ یکم مارچ ۲۰۰۶ء: سلمان رشدی، آیان ہرسی علی، تسلیمہ نسرین، برنارڈ ہنری لیوی، ارشاد مانجی، ابن ورق ان درجن بھر مصنفوں میں سے ہیں جنہوں نے فرانس کے ہفت روزہ اخبار چارلی ھبڈو میں اپنے ناموں کے ساتھ اسلامی اقدار کے خلاف بیان دیے۔ اقوام متحدہ کی تنظیم بحالی برائے فلسطینی مہاجرین (یو این ڈبلیو آر اے) نے ڈنمارک کے سفیروں کو پرتشدد دھمکیاں ملنے کے بعد تمام سکینڈے نیوین شہریوں کو فلسطینی علاقوں کو چھوڑنے کا کہا۔ ڈنمارک پولیس نے عوام کو مسلمان اقلیت کے خلاف مزید الزامات لگانے سے منع کر دیا اور کہا ڈنمارک کی سالمیت کیلئے اس کیس کی حقیقت تبدیل نہیں کی جائے گی۔ ۶۳ فیصد فلسطینیوں نے خاکوں کے خلاف احتجاج کیا۔

◉ ۲ر مارچ ۲۰۰۶ء: بدنام زمانہ فرانسیسی اخبار چارلی ھبڈو فرانسیسی فلم کونسل کے خلاف مقدمہ جیتا جو کہ اخبار کی

بندش کے لیے کیا گیا تھا۔ اخبار نے اس سال کے شروع میں محمد ﷺ کے کچھ اور خاکے بنا کر شائع کردیئے۔

◉ ۳ر مارچ ۲۰۰۶ء: چارلی ہبڈو میں شائع شدہ خاکوں کو جے لینڈز پوسٹن نے دوبارہ شائع کیا۔

◉ ۱۵ر مارچ ۲۰۰۶ء: لندن میں خاکوں کے خلاف مظاہرہ کرنے والے مظاہرین میں سے پانچ کو گرفتار کرلیا گیا۔

◉ ۱۷ر مارچ ۲۰۰۶ء: اس معاملہ پر ڈنمارک کی مسلم تنظیموں نے ڈنمارک کے خلاف اقوام متحدہ کے ادارہ برائے انسانی حقوق میں شکایت درج کروائی۔

◉ ۲۰ر مارچ ۲۰۰۶ء: ایک پاکستانی سٹوڈنٹ عامر چیمہ اخبار 'ڈائی ویلٹ' کے دفتر میں مسلح داخل ہوا اور راجر کوپن پر حملے کی کوشش کی جس پر برلن پولیس نے گرفتار کرلیا اور بعدازاں جیل میں تشدد کرکے شہید کردیا۔ پاکستان میں اس کی نماز جنازہ میں پچاس ہزار لوگوں نے شرکت کی۔

◉ ۲۱ر مارچ ۲۰۰۶ء: ویلینز میں ایک چرچ نے اپنے ڈسٹری بیوٹرز سے درخواست کی کہ اس سے لاشعوری طور پر کارٹون چھپ گئے تھے لہٰذا اس اخبار کی تمام کاپیاں واپس کردی جائیں اور اس نے 'مسلم کونسل آف ویلز' سے اس واقعہ پر معافی مانگی۔

◉ ۲۲ر مارچ ۲۰۰۶ء: بحرین میں ایک اسلامی کانفرنس بلائی گئی جس میں جے لینڈز پوسٹن کے بار بار آپ ﷺ کے شائع کرنے کے متعلق بحث و تمحیص کی گئی۔ حاضرین میں چوٹی کے سائنسدان اور بڑے بڑے علماء جن میں احمد اکری، اور رعید ہلیاہل جو کہ ڈنمارک کی ناموس رسالت کمیٹی کے عہدیدار ہیں، بھی شریک تھے۔

◉ ۲۹ر مارچ ۲۰۰۶ء: دارفور میں سویڈن کے قائم مقام وزیر خارجہ کیرن جیمٹین کا استقبال نہیں کیا گیا۔ دارفور کے گورنر نے اس کی وجہ یہ بیان کی کہ یہ سویڈن حکومت کے ساتھ خاکوں کی اشاعت میں ملوث تھے۔ تہران میں ایرانی انقلابی گارڈز نے خاکوں کے خلاف احتجاج میں زنجیر زنی کی۔ امریکہ میں دو بڑے کتب خانوں بالڈر اور ویلڈن بکس اپریل اور مئی کے شمارے رکھنے سے انکار کردیا۔ کیونکہ ان میں متنازعہ خاکوں کو شائع گیا تھا۔

◉ ۳۰ر مارچ ۲۰۰۶ء: ڈنمارک کی مسلم تنظیموں نے خاکوں کی اشاعت کے خلاف جے لینڈز پوسٹن کیخلاف مقدمہ دائر کیا جس میں دعویٰ کیا گیا کہ خاکوں کی اشاعت غیر قانونی ہے اور قابل مذمت ہے یہ مقدمہ ۲۶ اکتوبر کو خارج کردیا گیا۔

◉ ۱۳ر اپریل ۲۰۰۶ء: سوڈان نے انسانی حقوق کے وفد کو دارفور جانے سے اس لیے روک دیا کہ خاکوں کی اشاعت کی وجہ سے وہاں جانا مناسب نہیں ہوگا۔

◉ ۱۵ر اپریل ۲۰۰۶ء: امریکن پیس طنز و مزاح کے مرکزی نیٹ ورک نے کارٹونوں کی جنگ 'پارٹ ون' نشر کیا تاکہ لوگ محظوظ ہوسکیں۔ لیبیا کے راہنما معمر قذافی نے ایک جریدے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ وہ لوگ جو محمد ﷺ پر تہمت لگارہے ہیں حقیقتاً وہ اپنے ہی پیغمبر پر تہمت لگارہے ہیں انہیں اب یہ فیصلہ کرنا ہے کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ دوستی چاہتے ہیں یا جنگ۔

◉ ۲۴ر اپریل ۲۰۰۶ء: اسامہ بن لادن نے ڈنمارک کی اشیاء کا بائیکاٹ کرنے کا اعلان کیا اور خاکہ نویسوں کو قتل

کرنے کا ٹاسک دیا۔

- ۱۲رمئی ۲۰۰۶ء: القاعدہ نے ایک ویڈیو پیغام میں یہ بات کہی کہ ڈنمارک، ناروے اور فرانس کو تباہ کر دیا جائے اور یہاں خون کی ندیاں بہادی جائیں۔
- ۳۰رمئی ۲۰۰۶ء: اُردن کی عدالت نے دو صحافیوں 'جہاد ممانی' اور 'ہشام الخلیدی' کو پیغمبر ﷺ کے خاکے شائع کرنے کی پاداش میں جیل بھیج دیا۔
- جنوری ۲۰۰۷ء: لندن میں کارٹونز کی اشاعت کے خلاف ریلی میں عمران جاوید اور اس کے علاوہ تین اور آدمیوں کو گرفتار کرلیا گیا اور ان کو چار تا چھ سال کی سزا سنائی گئی جس کی وجہ یہ تھی کہ وہ ریلی میں ایسے نعرے لگا رہے تھے جیسے وہ کسی کو قتل کرنا چاہتے ہوں۔
- ۷رفروری ۲۰۰۷ء: کلیر کالج آف کیمبرج کے ایک سٹوڈنٹ اخبار نے ایک کارٹون کی اشاعت کی۔
- ۸رفروری ۲۰۰۷ء: فرانس کے اخبار لبریشن نے آپ ﷺ کے کارٹونز شائع کیے
- ۳۰رمارچ ۲۰۰۷ء: اسلامی ممالک نے اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا کہ مذاہب کی توہین کے خلاف کوئی باقاعدہ قانون سازی کی جائے تاکہ آئندہ ایسا کام نہ ہو۔
- ۱۳رجولائی ۲۰۰۷ء: ڈنمارک کی مسلم تنظیموں کو جب عدالتی شکست کا سامنا ہوا تو انہوں نے جے لینڈز پوسٹن کے خلاف بائیکاٹ کا فتویٰ جاری کیا۔
- ۱۲رفروری ۲۰۰۸ء: ڈنمارک کی پولیس نے بہت سے لوگوں کو پگڑی والا کارٹون بنانے والے کارٹونسٹ کو قتل کرنے کے شبہ میں گرفتار کیا۔
- ۱۳رفروری ۲۰۰۸ء: ڈنمارک کے بہت سے اخبارات بشمول جے لینڈز پوسٹن کے ایک دن پہلے ہونے والی گرفتاریوں کی خبر پر قابل اعتراض کارٹونز میں سے ایک دوبارہ شائع کر دیا۔
- ۲۰رمارچ ۲۰۰۸ء: القاعدہ کے سربراہ اسامہ بن لادن نے ایک ویڈیو بیان میں اخبار EU کو دھمکی دی کہ آئندہ اس نے کارٹون شائع کیے تو نقصان کے ذمہ دار خود ہوں گے۔

قارئین!

کسی بھی قوم کے مہذب ہونے کی دلیل ہے کہ وہ اوّلاً تو کسی غیر اَخلاقی فعل کا ارتکاب نہ کرے، لیکن اگر کسی غلط فہمی کی بنیاد پر کوئی غلطی سرزد ہوجائے تو پھر اس کو تسلیم کرے نہ کہ اس غلط کو صحیح ثابت کرنے کے دلائل دے۔ ڈنمارک کے پریس نے جب یہ توہین آمیز حرکت کی تو انہوں نے اس پر معذرت کے بجائے کسی شخصیت یا کتاب کی توہین کرنا اپنا بنیادی حق سمجھا جو کہ حقیقتاً ڈیڑھ ارب انسانوں کی حق تلفی ہے۔ افسوس تو باقی اقوام مغرب پہ ہے جو اتنی بھی اخلاقی جرأت نہیں رکھتے کہ کسی غلط کو غلط کہہ سکیں، بلکہ اس بارے میں مغرب کا عمومی رویہ متعصبانہ اور غیر منصفانہ رہا ہے اور جن لوگوں نے اس واقعہ کی مذمت کی ان کا طرزِ عمل بھی یہ رہا کہ ڈنمارک بھی ناراض نہ ہو اور مسلمان بھی خوش ہوجائیں۔ مغرب کی اس شرمناک فعل میں شرکت اور ڈینش پریس کی پشت پناہی انکے اسلام دشمن اور غیر مہذب ہونے کی بین دلیل ہے۔

ابو جابر عبداللہ دامانوی، کراچی

توہین رسالت ﷺ ؟

اللہ تعالیٰ کے بندوں میں اس کے سب سے زیادہ محبوب اور پیارے بندے انبیاء کرام علیہم السلام ہی ہیں۔یہی وہ مقدس اور پاکباز ہستیاں ہیں کہ جنہیں رسالت کے لئے منتخب فرمایا گیا۔ انبیاء علیہم السلام کا مقام جس قدر اعلیٰ و اَرفع اور بلند ہے، اسی قدر لوگوں نے ان سے نفرت وعداوت کا اظہار کیا، ان کا مذاق اڑایا، ان کے قتل کے در پے رہے اور انہیں دیوانہ، جادوگر، کذاب قرار دیا۔

اللہ کے آخری نبی سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو بھی ان تمام مراحل سے گزرنا پڑا۔ آپ ﷺ کو اپنی قوم سے ہر طرح کی سخت اَذیت و تکالیف اٹھانی پڑی۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین بنا کر بھیجا اور قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے آپ ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا﴾ [الاحزاب:۴۰]

''محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔''

﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ِ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ وَ اتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ﴾ [الاعراف:۱۵۸]

''اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں، وہ ذات کہ جس کے لئے ہی آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے اس کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں وہی زندگی اور موت دیتا ہے۔ پس تم اللہ اور رسولؐ پر ایمان لاؤ۔ اس نبی اُمّی پر جو اللہ اور اسکے ارشادات پر ایمان رکھتا ہے اور اس کی پیروی کرو تو اُمید ہے کہ تم راہ ہدایت پاؤ گے۔''

﴿وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ [سبا:۲۸]

''اور (اے نبی ﷺ) ہم نے تم کو تمام انسانوں کے لئے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے مگر اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے ہیں۔''

کفار و مشرکین نے ہر دور میں دین حق کو مٹانے کی بھر پور کوشش کی ہے، لیکن وہ اپنی ان کوششوں میں کبھی کامیاب نہیں ہوئے۔ ﴿يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ يَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ [التوبۃ:۳۲،۳۳]

''یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور (دین اسلام) کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں، لیکن اللہ اس کے سوا ہر بات کا انکار کرتا ہے کہ وہ اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا خواہ کافر اس کو کتنا ہی ناپسند کریں۔ وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین

حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اس دین حق کو تمام ادیان (باطلہ) پر غالب کردے۔ خواہ مشرکوں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔"

مسلمانوں کا طرزِ عمل

اہل اسلام اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے بے پناہ محبت رکھتے ہیں اور اللہ اور رسول ﷺ کی شان میں معمولی گستاخی اور بے ادبی بھی برداشت نہیں کرسکتے۔

﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ﴾ [البقرۃ: ١٦٥]

''اور جو لوگ ایمان رکھتے ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرنے والے ہوتے ہیں۔''

نیز ملاحظہ فرمائیں، التوبہ آیت نمبر ۲۴

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من والده وولده والناس أجمعين» [صحيح البخاري: ١٥]

''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والد، اس کے بیٹے اور تمام انسانوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔''

سیدنا ابو ہریرہؓ کی حدیث کے الفاظ میں،

«والذي نفسي بيده لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من والده وولده» (صحيح البخاري: ١٤)

''اس ذات کی قسم کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ مجھے اپنے والد اور بیٹے سے زیادہ محبوب نہ سمجھے۔''

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ مجھے ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں سوائے اپنی جان کے۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں عمر! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب تک تم مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب نہ سمجھ لو (اس وقت تک تمہارا ایمان کامل نہ ہوگا) عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ پس بے شک اللہ کی قسم اے نبی ﷺ اب آپ ﷺ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ پیارے اور محبوب ہیں۔ پس نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اب اے عمر (تمہارا ایمان کامل ہوگیا) [صحيح البخاري: ٦٦٣٢]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ﴾ [الأحزاب: ٦]

''نبی ﷺ مومنوں کے لئے اپنی جانوں سے بڑھ کر عزیز ہیں۔''

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا﴾

''جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچاتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔'' [الأحزاب: ٥٧]

﴿وَمِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ قُلْ أُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [التوبة: ٦١]

''اور ان میں سے وہ بھی ہیں کہ جو نبی ﷺ کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ ہلکے کان کا ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ وہ کان تمہارے بھلے کے لئے ہے۔ وہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور مسلمانوں کی بات کا یقین کرتا ہے اور تم میں سے جو اہل ایمان ہیں یہ ان کے لئے رحمت ہے۔ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کو اذیت دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں جن لوگوں نے آپ کو اذیت پہنچائی یعنی آپ کو گالی دی اور آپ کا مذاق اُڑایا۔ انہیں عبرتناک سزائیں دی گئیں۔ ابولہب لعین نے جب آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کی تو اس کے جواب میں تبت یدا أبی لھب و تب نازل ہوئی۔ یعنی ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ برباد ہوگیا۔

کعب بن اشرف یہودی نے جب آپ ﷺ کی شان میں گستاخیاں شروع کیں تو سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک عجیب حیلہ سے اسے کیفر کردار تک پہنچایا۔ [صحيح البخاري: ۴۰۳۷]

اسی طرح ابورافع یہودی کو سیدنا عبداللہ بن عتیق رضی اللہ عنہ نے ایک عجیب انداز سے آخر کار قتل کر ڈالا۔

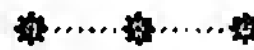
[صحيح البخاري: ۴۰۳۹]

ایک اندھے صحابی رضی اللہ عنہ کی لونڈی نے نبی ﷺ کو گالیاں دیں تو اس صحابی رضی اللہ عنہ نے اِسے قتل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم گواہ رہو کہ اِس کا خون رائیگاں ہے۔ [سنن أبي داود: ۴۳۶۱] واضح رہے کہ نبی ﷺ کی بیویوں اور اس کی بیٹیوں کو بھی گالی دینا اور ان کی شان میں گستاخی کرنا درحقیقت نبی ﷺ ہی کی گستاخی ہے۔ اس بات پر اُمت کا اتفاق ہے کہ توہین رسالت کے مرتکب کی سزا صرف اور صرف قتل ہے۔

انگریز کے دور میں جب راج پال نے نبی ﷺ کی ذات اَقدس پر حملے کئے تو غازی علم الدین شہیدؒ نے اسے کیفر کردار تک پہنچایا۔ موجودہ دور میں شیطان رُشدی اور عاصمہ ملعونہ؟؟؟ نے آپ ﷺ کی ذات مبارکہ پر حملے کئے ہیں جس کے خلاف مسلمان اپنے غم و غصہ کا اظہار کر چکے ہیں۔

اب ڈنمارک میں خبیث عناصر نے پھر سر اٹھایا اور نبی ﷺ کے متعلق کارٹون اور خاکے شائع کر کے مسلمانوں کے جوش و جذبات کو بیدار کیا ہے اور تا حال ان لوگوں کے خلاف مسلمان غم و غصہ کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور ہر جگہ جلسے جلوس ہو رہے ہیں۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہماری حکومت بھی سعودیہ عربیہ کی طرح ڈنمارک حکومت سے سفارتی تعلقات ختم کردے اور ڈنمارک کے سفیر کو اس کے ملک میں واپس بھیج دے اور اپنا سفیر وہاں سے منگوائے۔ نیز ایسے ممالک سے تجارتی تعلقات بھی ختم کر دیئے جائیں۔ توہین رسالت کے جواب میں صرف مظاہرے کافی نہیں ہیں بلکہ ایسے لوگوں کے خلاف عملاً جہاد کی ضرورت ہے، کیونکہ لاتوں کے بھوت کبھی باتوں سے نہیں مانا کرتے۔



اپنی ہی پھونکی آگ میں دشمن جلا کرے
بغض نبی کے پہاڑ تلے خود ہی دب مرے
محمدؐ کی شان کیسے گھٹا سکتا ہے کوئی
وہ علم سرنگوں نہ ہو جسے بلند خدا کرے

[کامران طاہر]

محمد شفیق کوکب☆

رسالت مآب ﷺ غیر مسلم مفکرین کی نظر میں

اللہ کے فرستادہ پیغمبر سیرت وصورت میں اَکمل ترین ہوا کرتے ہیں۔اللہ نے اپنے آخری نبی ﷺ کو بھی صفاتِ کمال سے متصف فرمایا۔انکی سیرت،صورت،تعلیمات اور زندگی کا ایک ایک پہلو قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے قابل اتباع بنایا۔آپ ﷺ کے حسن وجمال،خاندان،فصاحت وبلاغت اور آپ کے نبی برحق ہونے کا اعتراف خود جان ڈیون پورٹ،ڈاکٹر ویٹ،سر ولیم میور،ڈاکٹر اے اسپرنگر،واشنگٹن ارونگ،تھامس کارل لائل اور مائیکل ہارٹ جیسے عیسائی یہودی ومستشرقین نے کیا۔کاش مغرب توہین آمیز خاکے چھاپنے سے پہلے ختمی المرتبت ﷺ کے متعلق مذکورہ بالا لوگوں کی آراء کو ہی سامنے رکھ لیتا کہ ان کے مستشرقین نے اپنی ساری زندگیاں نبی اور اسلام کے عیوب ڈھونڈنے میں صرف کردی،لیکن باوجود کوششوں کے ایسی کوئی بات نہ نکال سکے جس سے اسلام کا چہرہ داغدار ہوتا ہو،بلکہ ان میں سے انصاف پسند مستشرقین نے آپ ﷺ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کی تعریف ہی کی ہے۔زیر نظر تحریر میں فاضل مصنف نے ایسے لوگوں کے آپ ﷺ کے متعلق توصیفی کلمات یکجا کردیئے ہیں اس طرح کی تحریریں مغرب اور دیگر مذاہب کے انصاف پسند طبقہ کے نبی ﷺ کی شخصیت کو جاننے کے لیے رہنمائی کا کام دے سکتی ہیں۔ [طاہر]

مشرق ومغرب کے بڑے بڑے محقق،دانشور اور مفکرین نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ کا مقام دنیا کی عظیم ہستیوں میں سب سے اونچا اور بلند ہے اور غیر مسلم محققین نے آپ ﷺ کو تہذیب،دیانت،امانتداری، غریبوں پر رحم وکرم،مساوات بین الاقوام عدل وانصاف اور تمام اوصاف حمیدہ کا مکمل نمونہ مان لیا ہے۔ان مفکرین نے اپنی تحریروں میں سرورِ کائنات ﷺ کے متعلق جو اعتراف کیا ذیل کی سطور میں وہ بیان کیا جائے گا۔

◉ آنحضرت ﷺ کی نسبت بعض عیسائیوں کی رائے

معجزاتِ نبوی ﷺ (جن میں سب سے عظیم معجزہ قرآنِ کریم ہے) گمراہی کی وادیوں میں بھٹکنے والوں کے لئے تاقیامت چراغ راہ رہیں گے اور کمالاتِ احمدی ﷺ گم کردہ راہ انسانوں کے لئے مشعلِ ہدایت کا کام دیتے رہیں گے اور رحمت کا وہ سرچشمہ جویانِ حق کو ہمیشہ سیراب کرتا رہے گا اور بحرِ تحقیق میں غواصی کرنے والے اس دریائے معرفت سے جب تک دنیا قائم ہے،گوہر مقصود حاصل کرتے رہیں گے اور دنیا ہمیشہ اس حقیقت کا اعتراف کرتی رہے گی کہ ہر لحاظ سے آپ ﷺ سے زیادہ کامل انسان کائنات نے پیدا نہیں کیا۔

☆ لیکچرار ماڈرن کالج آف کامرس،فاضل کلیۃ الشریعۃ،جامعہ لاہور الاسلامیہ

کرۂ ارض کے وہ حصے، جہاں جہالت کی گھٹائیں چھا رہی ہیں اور دنیا کے وہ ممالک جہاں گمراہی کے بادل سطح افلاک کو گھیرے ہوئے ہے، وہاں کے زمین و آسمان بھی ایک روز انوارِ رسالت سے بقعۂ نور بنیں گے اور بالفرض کچھ لکھے بھی تو اس کی سند نہیں ہوسکتی کیونکہ یہ درویش آخر اسی سرورِ کونین ﷺ کا ایک بے وفا غلام اور اس کی خیر الامم کا ایک نالائق فرد ہے، البتہ تعریف وہ ہے جو دشمن کے منہ سے نکلے، اس لئے بعض غیر متعصب عیسائی مؤرخین کے وہ خیالات یہاں درج کئے جاتے ہیں جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی نسبت ظاہر کئے ہیں۔

◉ آنحضرت ﷺ کی شکل وشمائل

جان ڈیون پورٹ نبی کریم ﷺ کے حلیہ مبارک کے متعلق لکھتا ہے:

''آپ (ﷺ) کی شکل شاہانہ تھی، خدوخال باقاعدہ اور دل پسند تھے۔ آنکھیں سیاہ اور منور تھیں۔ دہن خوبصورت تھا، دانت موتیوں کی طرح چمکتے تھے، رخسار سرخ تھے۔ آپ (ﷺ) کی صحت نہایت اچھی تھی۔ آپ (ﷺ) کا تبسم دلآویز تھا اور آواز شیریں و دلکش تھی۔''

ایڈورڈ گبن لکھتا ہے:

''آنحضرت (ﷺ) ... شہرۂ آفاق تھے اور یہ نعمت صرف انہی کو بری معلوم ہوتی ہے، جن کو اللہ کی طرف سے عطا نہیں ہوئی۔ پیشتر اس کے کہ آپ (ﷺ) کوئی بات فرمائیں، آپ (ﷺ) کسی خاص آدمی یا گروہ کو متوجہ کرلیا کرتے تھے۔ لوگ آنحضرت (ﷺ) کی شاہانہ شکل، نورانی آنکھیں، خوشنما تبسم، ایسا چہرہ جو دل کے ہر ایک جذبہ کی تصویر کھینچ دے اور ایسے حرکات و سکنات جو زبان کا کام دیں، دیکھ دیکھ کر تعریف کیا کرتے تھے۔''

◉ آنحضرت ﷺ کا اعزاز خاندان

ڈاکٹر ویٹ لکھتا ہے:

''محمد (ﷺ) عرب کے نہایت معزز خاندان اور معزز قوم سے تھے۔ آپ (ﷺ) نہایت شکیل و جمیل اور عادات میں خلیق و بے تکلف تھے۔''

◉ آنحضرت ﷺ کی فصاحت

سر ولیم میور باوجودیکہ نہایت ہی متعصب عیسائی ہے، لیکن آپ ﷺ کی تعریف میں لکھتا ہے:

''آنحضرت (ﷺ) کی گفتگو جزیرہ نمائے عرب کی خوشنما زبان کا خالص ترین نمونہ تھی۔''

◉ آنحضرت ﷺ کا نبی برحق ہونا

واشنگٹن ارونگ "Life Of Muhammad" میں لکھتا ہے:

''آنحضرت (ﷺ) کے اوائل زمانہ سے وسطِ حیات تک کے حالات سے ہمیں کچھ نہیں معلوم ہوتا کہ اس عجیب و غریب فریب سے جس کا الزام آپ (ﷺ) پر (عیسائیوں) نے لگایا ہے، آپ کی کیا غرض تھی؟ اور ایسا پاکھنڈ پھیلانے سے آپ کا مدعا کیا تھا؟ کیا حصولِ مال مقصود تھا؟ نہیں! کیونکہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے نکاح سے آپ (ﷺ) دولت مند ہوچکے تھے۔ تو کیا حصولِ جاہ مراد تھی؟ نہیں! یہ بھی بات نہ تھی کیونکہ وہ پہلے ہی اپنے وطن میں عقل و امانت میں عظیم

المرتبہ تھے اور قریش کے بزرگ قبیلے اور اس کے معزز و ممتاز طبقہ میں سے تھے۔ تو کیا حصول منصب مقصود تھا؟ مگر آپ (ﷺ) کا یہ بھی خیال نہ تھا، کیونکہ کئی پشتوں سے تولیت کعبہ اور امارت حرم آپ (ﷺ) ہی کے قبیلے میں تھی۔"

⊙ تعلیم محمدی ﷺ و اصلاحات

ایڈورڈ گبن کہتا ہے:

"محمد (ﷺ) کا مذہب شکوک و شبہات سے پاک و صاف ہے۔ قرآن مجید کی وحدانیت اور حفاظت اس پر ایک عمدہ شہادت ہے۔ مکے کے پیغمبر ﷺ نے بتوں کی، انسانوں کی اور ستاروں کی پرستش کو معقول دلائل سے رد کر دیا۔ وہ اصول اوّل، یعنی ذات باری تعالیٰ، جس کی بنا عقل و وحی پر ہے، محمد (ﷺ) کی شہادت سے استحکام کو پہنچی، چنانچہ اس کے معتقد ہندوستان سے لے کر مراکو تک موحد کے لقب سے ممتاز ہیں۔"

سر ولیم میور لکھتا ہے:

"ہم بلا تامل اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ آنحضرت (ﷺ) نے ہمیشہ کے لئے توہمات باطلہ کو، جن کی تاریکی مدتوں سے جزیرہ نما عرب پر چھا رہی تھی، کالعدم کر دیا۔ معاشرت کے لحاظ سے بھی اسلام میں کچھ کم خوبیاں نہیں ہیں۔ مذہب اسلام اس بات پر فخر کر سکتا ہے کہ اس میں پرہیزگاری کا ایک ایسا درجہ موجود ہے، جو کسی اور مذہب میں نہیں۔"

⊙ آنحضرت ﷺ کی مقرر کردہ اذان

اذان کی نسبت ایک عیسائی مصنف لکھتا ہے:

"مختلف اوقات میں نماز کا اعلان مؤذن مسجد کے میناروں پر کھڑے ہوکر اذان کے ذریعے کرتے ہیں۔ ان کی آواز، [illegible] میں بلند ہوتی ہے اور شہروں کے غل غپاڑے میں مسجد کی بلندی سے دلکش و دلچسپ معلوم ہوتی ہے۔ یعنی سنسان رات میں اس کا اثر اور بھی عجیب طور سے شاعرانہ ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اکثر فرنگیوں کی زبان سے پیغمبر صاحب کی تعریف نکل گئی ہے کہ انہوں نے یہودیوں کے معبد کی قرنا اور کلیسائے نصاریٰ کے گھنٹوں کی آواز کے مقابلہ میں انسانی آواز کو پسند کیا۔"

⊙ تھامس کارلائل "Thomas Carlyle"

تھامس کارلائل انیسویں صدی کا ایک نامور انگریز مصنف، مورخ اور مفکر تھا۔ اس کے لیکچروں کا مجموعہ "On Heroes and Hero Worship" بہت مشہور ہے، جس میں ایک لیکچر رسالت مآب ﷺ کے متعلق بھی ہے۔ ایک ایسے دور میں جس میں عیسائی اہل قلم اور اہل کلیسا اسلام اور بانی اسلام پر طرح طرح کے الزامات عائد کر کے اپنے مذہبی تعصب اور تنگ نظری کا ثبوت دے رہے تھے، کارلائل نے پیغمبر اسلام کی نبوت اور اعلیٰ کردار کا اعتراف جس خلوص اور دیانت کے ساتھ کیا ہے، وہ خود اس کی بالغ نظری اور روشن ضمیری کی ایک واضح دلیل ہے۔ پیش نظر اقتباس کارلائل کے لیکچر سے ماخوذ ہے، وہ کہتا ہے:

"ہمارے پیش نظر ہیرو محمد (ﷺ) کو اپنے ابنائے جنس میں خدا نہیں مانا گیا بلکہ انسان سمجھا گیا ہے، جسے خدا کی طرف سے وحی ہوئی، یعنی پیغمبر کسی بڑے انسان کو سمجھ لینا لوگوں کی نہایت فاش غلطی ہے، لیکن مشکل سوال یہ پیش رہا ہے کہ دراصل اسے کیا سمجھنا چاہئے اور کس طرح سے اس کا خیر مقدم کرنا چاہئے۔ لوگوں کو ہمیشہ ایسے انسان میں صفات ایزدی

کا کچھ نہ کچھ پرتو تو نظر آیا ہے۔ اور ایک سوال اہم رہا ہے کہ لوگ ایسے شخص کو خدا سمجھیں یا پیغمبر یا کچھ اور، حضرت محمد (ﷺ) میرے خیال میں پیغمبر صادق ہیں اور میں آپ (ﷺ) کے وہ اوصاف بیان کر دینا چاہتا ہوں، جو انصاف کے ساتھ بیان کرنا ضروری ہیں۔ حضرت محمد (ﷺ) کے متعلق ہم عیسائیوں کے یہ خیالات کہ وہ (نعوذ باللہ) ایک جعلی پیغمبر تھے اور ان کا پیش کردہ مذہب سے سرد یا عقیدوں کا مجموعہ ہے، غور وفکر کی روشنی میں یہ خیالات بالکل بے بنیاد اور غلط ثابت ہوتے ہیں۔ اسی ہستی کے خلاف کھڑا کیا جھوٹ اور افترا کا وہ طوفانِ عظیم جو ہم نے اپنے مذہب کی حمایت میں اس عظیم ہستی کے خلاف کھڑا کیا ہے۔ اس عظیم ہستی کے لئے نہیں، ہم مسیحوں کے لئے باعث شرم ہے۔ گذشتہ بارہ صدیوں کے نشیب وفراز سے گزرتے ہوئے اس پیغمبر عالی مقام کا پیغام آج بھی ۱۸ کروڑ انسانوں کے لئے مشعل راہ۔ کیا یہ اٹھارہ کروڑ انسان ہماری طرح خدائے تعالیٰ کے بنائے ہوئے نہیں ہیں؟ اگر ہم اتنے کروڑ افراد کو بھٹکے ہوئے اور گم کردہ راہ سمجھیں تو سوچنے کا مقام ہے، کیا جعلی پیغام بارہ صدیوں تک اس کامیابی سے آگے بڑھ سکتا ہے۔ آج بھی کرۂ ارض میں محمد (ﷺ) کے اصول آگے بڑھ رہے ہیں جن پر بندگانِ خدا کی بیشتر تعداد آج بھی ایمان رکھتی ہے۔ کیا ہم اسے تسلیم کر سکتے ہیں کہ یہ سب روحانی بازیگری کا ایک ادنیٰ کرشمہ تھا۔ جس پر اتنے خدا کے بندے ایمان لائے؟ جھوٹا آدمی کسی مذہب کا بانی ہو سکتا ہے؟ جھوٹا آدمی تو اینٹ اور چونے کا مکان نہیں بنا سکتا۔ اگر کسی کو مٹی، چونے اور ان اشیاء کے خواص کا علم نہ ہو اور وہ ان کا پورا لحاظ نہ رکھے، جو مکان کی تعمیر میں استعمال ہوتے ہیں تو اس کا بنایا ہوا مکان، مکان نہ کہلا سکے گا، بلکہ مٹی کا ڈھیر ہوگا۔ ایسا مکان بارہ صدیوں تک قائم نہیں رہ سکتا اور نہ اس میں اٹھارہ کروڑ انسان سما سکتے ہیں۔''

وہ مزید کہتا ہے:

"I should say sincerity,a deep,great,genuine sincerity,is the first characteristic of all men in any way heroic. Such a man is what we call an original man; he comes to us at first hand. A messenger he.sent from the Infinite Unknown with tidings to us.We may call him poet,Prophet, god:-in one way or other, we all feel that the words he utters are as no other man.s words.Direct from the Inner Fact of things;-he lives,and has to live,in daily communion with that.Hearsays cannot hide it from him; he is blind, homeless, miserable, following hearsays; it glares in upon him.Really his utterances, are they not a kind of revelation:, what we must call such for want of some other name? It is from the heart of the world that he comes; he is portion of the primal reality of things. God has made many revelations:but this man too,has not God made him, the latest and newest of all? The' inspiration of the Almighty giveth him understanding:' we must lissten before all to him" [*"On Heroes and Hero Worship"* by Thomas Carlyle, P:61-62]

''میرا خیال ہے کہ خلوص، بڑا گہرا خلوص اور سچا خلوص ہر بڑے انسان کی پہلی خوبی ہے اور ایسے شخص کو ہم 'اور یجنل انسان' کہتے ہیں۔ اس کی فطرت کسی پہلے مرقع کی نقل نہیں ہوتی۔ وہ ایک ایسا قاصد ہے، جو پردۂ غیب سے پیغام دے کر

ہمارے پاس بھیجا گیا۔ خواہ ہم اسے شاعر کہیں یا پیغمبر یا دیوتا، بہرکیف ہم سمجھتے ہیں کہ اس کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ ساری نوع انسانی کے الفاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔ وہ حقیقت اشیاء کی روح رواں سے نکلتا ہے اور رات دن اسی میں بسر کرتا ہے۔ اَوہام اس سے اس حقیقت کو نہیں چھپا سکتے۔ وہ اندھا ہو، بے خاماں ہو، مصیبت زدہ ہو، روز مرہ کی گفتگو میں منہمک ہو، لیکن یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح ہر وقت اس کے پیشِ نظر رہتی ہے۔

ہم کسی طرح بھی محمد (ﷺ) کو حریص اور منصوبہ باز اور ان کی تعلیمات کو جہل و نادانی نہیں سمجھ سکتے، وہ جو پیغام لے کر آئے وہ بالکل سچا تھا۔ وہ ایک آواز تھی جو پردۂ غیب سے بلند ہوئی۔ اس شخص کے نہ اَقوال جھوٹے تھے نہ افعال، اس میں تنگ ظرفی اور نمائش کا شائبہ تک نہ تھا۔ وہ زندگی کا ایک جادۂ تاباں تھا، جو خاص سینۂ فطرت سے ہویدا ہوا اور جسے خالق عالم نے کائنات کو منور کرنے کے لئے بھیجا تھا۔"

تھامس کارلائل مزید آپ ﷺ کے متعلق کہتا ہے:

''مادرِ صحرا کا یہ سادگی پسند فرزند اپنے بل بوتے پر کام کرتا ہے۔ وہ اپنی ذات کے متعلق غلط ادعا نہیں کرتا۔ اس میں نہ تو غرور و خودنمائی ہے، نہ خوشامد و عاجزی۔ وہ اپنی اصلی حالت میں پایا جاتا ہے۔ وہ اپنی عبا کو خود پیوند لگاتا اور اپنی نعلین کو خود مرمت کرتا ہے۔ دوسری طرف بے تکلفی سے ایران کے بادشاہوں اور یونان کے شہنشاہوں کو ان کے فرائض پر توجہ دلاتا ہے۔'' [On Heroes and Hero-Worship:82]

"To the Arab Nation it was as a birth from darkness into light; Arabia first became alive by means of it .A poor shepherd people, roaming unnoticed in its deserts since the creation of the world: a Hero Prophet was sent down to them with a word they could believe:see, the unnoticed becomes world-notable, the small has grown world-great; within one century afterwards, Arabia is at Grenada on this hand,at Delhi on that - glancling in valour and splendour and the light of genius, Arabia shines through long ages over a great section of the world.Belief is great, life-giving .The history of a Nation becomes fruitful, soul-elevating, great, so soon as it believes . These Arabs, the man Mahomet, and that one century,-is it not as if a spark had fallen,one spark, on a world of what seemed black unnoticeable sand; but lo, the sand proves explosive powder, blazes heaven-high from Delhi to Grenada! I said, the great Man was always as lightning out of Heaven; the rest of men waited for him like fuel, and then they too would flame". [On Heroes and Hero-Worship:101-102]

''عربوں کے حق میں اسلام گویا اندھیروں میں روشنی کا ظہور تھا، جس کے اثر سے ملک عرب پہلے پہل بیدار ہوا۔ ایک غریب گلہ بان قوم، جو ابتدائے آفرینش سے ریگ زاروں میں گمنام تھی، اس کی ہدایت کے لئے ایک ہیرو پیغمبر کے لباس میں ایسا پیغام دے کر بھیجا گیا جس پر وہ ایمان لا سکی۔

دیکھو، اب وہ گمنام چرواہے دنیا میں مشہور ہوجاتے ہیں اور وہ حقیر شتربان پورے عالم پر چھا جاتے ہیں۔ ایک صدی

کے اندر عرب کا سکہ دہلی سے غرناطہ تک جاری ہوگیا۔ اس کی شجاعت و ذہانت کا آفتاب مدت تک ایک عالم کے لئے ضوفشانی کرتا رہا۔ ایمان ایک بڑی اور جاں بخش نعمت ہے۔ جہاں کوئی قوم ایمان لائی ہے، تاریخ اس کی عظمت کی داستان سے معمور ہوئی۔ عربوں کی قوم، آنحضرت (ﷺ) کی ذات اور ایک صدی کی مدت یوں معلوم ہوتا ہے، گویا ایک چھوٹی سی چنگاری ایسے تودۂ عظیم پر گری، جو بظاہر محض انبار خاکستر تھا، مگر وہ انبار آتش گیر مادہ ثابت ہوا، جس کے شعلے دہلی سے غرناطہ تک بلند ہوئے اور آسمان سے باتیں کرنے لگے۔ میں کہتا ہوں کہ بڑا انسان ایک برق آسمانی ہوتا ہے اور باقی سب لوگ تودۂ ہیزم کی طرح اس کے منتظر رہتے ہیں، جنہیں وہ ایک لمحہ میں شعلہ روشن بنا دیتا ہے۔''

◉ **ڈاکٹر ای۔ اے فریمن**

''اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت محمد (ﷺ) بڑے پکے اور سچے راست باز ریفارمر تھے۔'' [معجزات اسلام:۶۷]

◉ **بھگت راؤ ایڈووکیٹ کوہ مری**

''میری رام چندر جی مہاراج، بھگوان سری کرشن جی، گورو نانک دیو جی، حضرت موسیٰ (علیہ السلام) اور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) یہ سب روحانی بادشاہ تھے اور میں کہتا ہوں کہ ان میں ایک روحانی شہنشاہ بھی ہے، جس کا مقدس نام محمد ﷺ تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر ریفارمر نے آکر دنیا میں بہت کچھ کیا، مگر حضرت محمد ﷺ نے دنیا پر اس قدر احسان کئے ہیں جن کی مثال نہیں مل سکتی۔'' [غازیان ہند:۱۲۸]

◉ **پنڈت سیتا دھاری**

''پیشوائے دین اسلام حضرت محمد (ﷺ) کی زندگی دنیا کو بے شمار قیمتی سبق پڑھاتی ہے اور آنحضرت (ﷺ) کی زندگی ہر حیثیت سے دنیا کے لئے سبق آموز ہے بشرطیکہ دیکھنے والی آنکھ، سمجھنے والا دماغ اور محسوس کرنے والا دل ہو۔''

[معجزات اسلام:۷۴]

◉ **لالہ رام چند**

''وحدانیت و مساوات، یہ دونوں بے بہا اصول دنیا کو حضرتِ بانی اسلام نے دیئے۔ محمد ﷺ انسانی جماعت کے سب سے بڑے رہنما اور ہادی ہیں۔ جب تک وحدانیت و مساوات کے اصول سے بڑھیا اصول دنیا کو دستیاب نہیں ہوتے، اس وقت فیض تک رسانی کا سہرا محمد (ﷺ) کے سر رہے گا۔'' [معجزات اسلام:۶۷]

◉ **سردار کرشن سنگھ (اور گورونانک صاحب)**

''اس بعثت کے بعد صفحہ ارض پر ایک جدید تہذیب و ترقی کا ظہور ہوا۔ زیادہ تعجب خیز امر یہ ہے کہ اس تہذیب کے بانی وہی لوگ تھے، جو کچھ دنوں پہلے بالکل وحشی تھے اور تہذیب کی ہوا نے ان کو چھوا بھی نہ تھا۔ وہ لوگ دن رات شرابیں پیتے تھے اور آپس میں خون خرابے کے سوا کوئی کام نہ تھا۔ معمولی بات پر بھی قبیلے کٹ مرتے تھے۔ لڑکی کی ولادت اس قدر ننگ خیال کی جاتی تھی کہ پیدا ہوتے ہی گلا گھونٹ دیا جاتا تھا۔ غلاموں اور لونڈیوں کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ کی کوئی حد نہ تھی۔ جہالت کی انتہا یہ تھی کہ دادا پردادا کا بدلہ پوتے پڑپوتے لیتے تھے۔ ان حالات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ معمولی تعلیم کا اثر نہ تھا، بلکہ محمد (ﷺ) کو خداوند عالم کی طرف سے مدد و ہدایتیں تھیں کہ باوجود ان کے غیر تعلیم یافتہ ہونے اور اس سوسائٹی میں نشوونما پانے کے ایسی کایا پلٹ دی جس سے ہم یہ مان لینے پر مجبور ہیں کہ حضرت محمد (ﷺ) ضرور بندگانِ خدا کی ہدایت کے لئے خدا کے بھیجے ہوئے پیغمبر ہیں۔ حضرت محمد (ﷺ) کی شخصیت عظیم شخصیت تھی۔

چنانچہ ہمارے آقا سردار گورونانک صاحب، جن کی مذہبی رواداری اور بے لاگ انصاف پسند تعلیم کو دنیا نے مانا ہے، انہوں نے حضرت محمد (ﷺ) کی سیرت کے بعد ان کی تعریف میں ایک دوھا لکھا ہے، جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حضرت محمد (ﷺ) کی شخصیت دنیا کے تمام انصاف پسند اور غیر متعصب مذاہب میں بھی پسندیدہ رہی۔

ڈھا نور محمدی ﷺ ڈھا نبی رسول
نانک قدرت دیکھ کر خودی گئی سب بھول

[غازیان ہند:۱۱۷]

◉ ڈاکٹر کلارک

''حضرت محمد (ﷺ) کی تعلیمات کو ہی یہ خوبی حاصل ہے کہ اس میں وہ تمام اچھی باتیں موجود ہیں، جو دیگر مذاہب میں نہیں پائی جاتی۔'' [میزان التحقیق:۲۳]

◉ لالہ لاجپت رائے

''میں پیغمبر اسلام کو دنیا کے بڑے بڑے مہاپرشوں میں سمجھتا ہوں۔'' [رسالہ ایمان، لاہور مئی ۱۹۳۵ء]

◉ واشتنجون

نبی کریم ﷺ کے متعلق کہتے ہیں کہ انجیل برناباس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں:

* ''اللہ مجھ کو زمین سے اوپر اٹھائے گا اور بے وفا کی صورت میں بدل دے گا یہاں تک کہ اس کو ہر ایک یہی خیال کرے گا کہ میں ہوں۔
* مگر جب مقدس محمد (ﷺ) رسول اللہ آئے گا وہ اس بدنامی کے دھبے کو مجھ سے دور کرے گا۔

[انجیل برناباس: باب ۱۱۲/آیت ۱۵۔۱۶، ص ۲۴۵]

* میرے بعد جلد ہی مسیا اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا تمام دنیا کے لئے آئے گا وہ مسیا کہ اللہ نے اسی کی وجہ سے دنیا کو پیدا کیا ہے۔
* اور اس وقت تمام دنیا میں اللہ کو سجدہ کیا جائے گا اور رحمت حاصل کی جائے گی۔

[انجیل برناباس: باب ۱۶:۸۲۔۱۷، ص ۱۸۳]

* یہ ایک حقیقت ہے جو تاریخ سے واضح ہو چکی ہے کہ:

''محمد (ﷺ) نامی شخص کا ظہور ہوگا مکہ مکرمہ سے اس کے نور اور روشنی سے پورا جہاں روشن ہو جائے گا تو یہ صرف اسلام ہی ہے۔'' [محمد (ﷺ) فی التوراۃ والانجیل والقرآن:۴۷]

◉ ڈاکٹر بدھ ویر سنگھ دہلوی

''محمد (ﷺ) ایک ہستی تھے، اس میں ذرہ بھر بھی شک نہیں کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر، جن کے عقیدہ کے لحاظ سے حضرت ایک پیغمبر تھے، دوسرے لوگوں کے لئے محمد (ﷺ) کی سوانح عمری ایک نہایت ہی دل بڑھانے والی اور سبق آموز ثابت ہوتی ہے۔'' [رسالہ مولوی انڈیا، ربیع الاول:۱۳۵۱ھ]

◉ میجر آرتھر گلن مورنڈ

''حضرت محمد (ﷺ) بلاشبہ اپنے عصر مقدس میں ارواح طیبہ میں سے تھے۔ وہ صرف مقتدر راہنما ہی نہ تھے بلکہ تخلیق دنیا سے اس وقت تک جتنے صادق سے صادق اور مخلص سے مخلص پیغمبر آئے ان سب سے ممتاز رتبہ کے مالک تھے۔''

[استقلال دیوبند،۱۹۳۶ء]

◉ رائے بہادر پنڈت مٹھن لال

''حضرت محمد (ﷺ) نے جس وقت ''خدائے تعالیٰ ایک ہے'' یہ آواز بلند کی، تو اس وقت ہندوستان، ایران، عرب وعجم میں بت پرستی کا دور دورہ تھا۔ بلکہ خدا کی ہستی سے لوگ انکار کرتے تھے، مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد (ﷺ) کو فرمایا کہ ثابت کردو کہ خدا تعالیٰ واقعی ہے۔'' [رسالہ پیشوا، ربیع الاول ۱۳۵۶ھ]

◉ پروفیسر رگھوپتی سہا فراق (الہ آباد یونیورسٹی)

''میں حضرت محمد (ﷺ) پیغمبر اسلام کی بعثت، ان کی شخصیت اور ان کے کارنامہائے زندگی کو تاریخ کا ایک عظیم معجزہ سمجھتا ہوں۔'' [رسالہ پیشوا، ربیع الاول ۱۳۵۶ھ]

◉ مسٹر ایچ۔ جی۔ ویلز (مؤرخ انگلستان)

''محمد (ﷺ) سے قبل عرب کا ذہن و دماغ مٹی ہو رہا تھا۔ وہ شاعری اور مذہبی مباحث میں مبتلا تھے۔ مگر پیغمبر اسلام کے مبعوث ہوتے ہی ان کی قومی اور نسلی کامیابیوں نے ان میں وہ ولولہ پیدا کر دیا کہ تھوڑے ہی دنوں کے اندر ان کے ذہن و دماغ میں روشنی اور چمک دمک پیدا ہوگئی۔'' [الامان، دہلی مئی ۱۹۳۶ء]

◉ مائیکل ہارٹ (Michael H.Hart)

مائیکل ہارٹ کی کتاب "The 100" میں تاریخ کا دھارا بدل دینے والی سو عظیم شخصیات میں یورپ کے ایک غیر جانبدار مفکر کا اعتراف حقیقت کہ دنیا کی عہد آفریں شخصیات کے امام صرف اور صرف محمد (ﷺ) ہیں۔

وہ اپنی کتاب "The 100" کے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ انگریزی پر خطوط میں والٹیئر لکھتا ہے:

''۱۷۲۶ء میں انگلستان میں اپنے قیام کے دوران اس نے کسی عالم فاضل شخص کو اس سوال پر بحث کرتے ہوئے سنا کہ عظیم ترین آدمی کون تھا؟ سیزر، سکندر اعظم، تیمور لنگ یا کرامویل۔ ایک نے یہ دعویٰ کیا کہ نیوٹن بلاشک وشبہ عظیم ترین انسان تھا۔ والٹیئر نے اس بات سے اتفاق کیا کیونکہ ''جو ہمارے اذہان کو سچ کی طاقت سے زیر کرتا ہے، نہ ظلم و جبر سے ہمیں غلام بنالیتا ہے، ہمارے احترام کا مستحق ہے۔''

آیا کہ والٹیئر سچ مچ نیوٹن کو عظیم ترین انسان سمجھتا تھا یا وہ محض فلسفیانہ نکتہ اٹھا رہا تھا۔ اس قصے سے ایک دلچسپ سوال ابھرتا ہے کہ دنیا میں آنے والے اربوں انسانوں میں سے کن شخصیات نے تاریخ کے دھارے پر اپنے اثرات مرتب کئے۔

یہ کتاب میرے اپنے سوال کا جواب پیش کرتی ہے۔ سو شخصیات پر میری یہ کتاب ہمیں ان اثر آفریں ہستیوں سے روشناس کراتی ہے۔ میں تاکیداً یہ کہوں گا کہ یہ کتاب تاریخ کی محض عظیم ترین نہیں بلکہ سب سے زیادہ اثر آفریں شخصیات کی ہے۔ مثال کے طور پر میری کتاب میں سٹالن جیسے سنگدل اور بے رحم شخص کے لئے تو جگہ ہے مگر مقدس ماں کیبرینی "Mother Cabrini" کے لئے کوئی گنجائش نہیں۔

اس کی ایک مثال آنحضرت (ﷺ) کی ہے جنہیں میں نے عیسیٰ سے بلند مقام دیا ہے۔اس کی بڑی وجہ میرا یہ یقین ہے کہ محمد (ﷺ) نے دین اسلام کی تشکیل میں حضرت عیسیٰ کی نسبت عیسائیت کی تشکیل میں کہیں زیادہ ذاتی اثرات مرتب کئے۔مائیکل ہارٹ نے اپنی کتاب "The 100" میں سب سے پہلے حضرت محمد (ﷺ) کو ہی منتخب کیا اور آپ (ﷺ) کی تعریف میں لکھتے ہیں:

"My choice of Muhammad to lead the list of the world,s most influential persons may surprise some readers and may be questioned by others,but he was the only man in history who was supremely successful on both the religious and secular levels.

Of humble origins,Muhammad founded and promulgated one of the world.s great religions, and became an immensely effective political leader.Today, thirteen centuries after his death, his influence is still powerful and pervasive."

["The 100" by *Michael H.Hart*,P:33]

''میں نے دنیا کی ذی اثر شخصیات کی فہرست میں حضرت محمد (ﷺ) کو سرفہرست رکھا ہے۔جس پر ممکن ہے قارئین متحیر بھی ہوں اور معترض بھی، مگر تاریخ عالم میں واحد ذات برکات آپ (ﷺ) ہی ہیں جو دینی و دنیوی ہر سطح پر کامران رہے۔اگرچہ آپ (ﷺ) کا تعلق عام، مگر معزز خاندان سے تھا، آپ (ﷺ) ایک غریب گھرانے کے فرد تھے مگر آپ (ﷺ) نے دنیا کے عظیم ترین مذاہب میں سے ایک کی بنیاد رکھی اور اس کی ترویج و اشاعت کی اور جلد ہی ایک اثر آفریں سیاسی راہنما بن گئے۔آج مکہ میں آپ (ﷺ) کی رحلت کو تیرہ سو برس بعد بھی آپ (ﷺ) کی تعلیمات کا اثر قوی اور طاقتور ہے۔''

"Most Arabs at that time were pagans, who believed in many gods.There were, however, in Mecca, a small number of Jews and Christians; it was from them no doubt that Muhammad first learned of a single, omnipotent God who ruled the entire universe.When he was forty years old, Muhammad became convinced that this one true God (Allah) was speaking to him,and had chosen him to spread the true faith" ["The 100" by *Michael H.Hart*,P:34]

''اس دور میں اہل عرب کی اکثریت ملحد تھی، وہ کئی دیوتاؤں پر ایمان رکھتے تھے۔مکہ میں یہودیوں اور عیسائیوں کی بھی ایک قلیل تعداد آباد تھی اور غالباً محمد (ﷺ) کو ان سے ہی ایک قادر مطلق خدا کا تصور ملا جس کے حکم کے تحت نظام کائنات چلتا ہے۔جب چالیس برس کی عمر میں آپ (ﷺ) کو منصب نبوت سے سرفراز کیا گیا تو آپ (ﷺ) کو کامل یقین ہوگیا کہ جبرائیل (علیہ السلام) کے ذریعے وہی ایک سچا رب تعالیٰ آپ (ﷺ) سے مخاطب ہے اور اس نے دین حق کی اشاعت کے لئے آپ (ﷺ) کا انتخاب کیا ہے۔''

"How, then, is one to assess the overall impact of Muhammad on human

history? Like all religions, Islam exerts an enormous influence upon the lives of its followers. It is for this reason that the founders of the world,s great religions all figure prominently in this book. Since there are roughly twice as many Christians as Moslems in the world, it may initially seem strange that Muhammad has been ranked higher than Jesus. There are tow principal reasons for that decision. First, Muhammad played a far more impotant role in the development of Islam than Jesus did in the development of Christianity.

Muhammad, however, was responsibale for both the theology of Islam its main ethical and moral principales. In addition, he played the key role in proselytizing the new faith, and in establishing the religious practics of Isalm."

["The 100" by *Michael H.Hart*,P:83-39]

''پھر انسانی تاریخ پر پیغمبر اعظم (ﷺ) کے کلی اثرات کا جائزہ کیسے لیا جائے، دیگر تمام مذاہب کی طرح اسلام نے بھی اپنے ماننے والوں کی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کئے ہیں۔اسی بنا پر اس کتاب میں دنیا کے تمام مذاہب کے بانیوں کو نمایاں انداز میں پیش کیا گیا ہے، چونکہ دنیا میں عیسائیوں کی تعداد مسلمانوں سے دگنی ہے اس لئے ابتداً شاید محمد (ﷺ) کو عیسیٰ (علیہ السلام) پر فوقیت دینا عجیب لگے تاہم میرے اس فیصلے کی دو بنیادی وجوہات ہیں:

① محمد (ﷺ) نے ترویج اسلام کے سلسلے میں حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) سے کہیں بڑھ کے اپنا کردار ادا کیا حالانکہ عیسیٰ (علیہ السلام) عیسائیت کے بنیادی اخلاقی اصولوں کے ذمہ دار ہیں۔

② محمد (ﷺ) اسلام کی دینی تعلیمات اور اس کے بنیادی اخلاقی اصولوں دونوں کے ذمہ دار تھے۔آپ (ﷺ) نے دین اسلام کی طرف لوگوں کو راغب کرنے میں اور اسلام کے بنیادی عقائد کو مسلمہ بنیادوں پر استوار کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔

"We see, then, that the Arab conquests of the seventh century have continued to play an important role in human history, down to the present day.. It is this unparalleled combination of secula and religious influence which I feel entitles Muhammad to be considered the most influential single figure in human history" ["The 100" by *Michael H.Hart*, P:40]

''پس ہم دیکھتے ہیں کہ ساتویں صدی میں عربوں نے جو فتوحات کیں انہوں نے عصرِ حاضر تک انسانی تاریخ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔انسانی تاریخ میں اس بے مثال دینی و دنیوی امتزاج کی بنا پر میں نے محمد (ﷺ) کی اثر آفریں شخصیت کو سرفہرست رکھا ہے۔''

…………*

مآل گستاخِ رسول اور ہمارا کردار

سورۂ احزاب کی آیات نمبر۵۳۔۵۷، سورہ توبہ کی آیت ۶۱ اور سورہ حجرات کی آیات ۱۔۵ کے مطابق اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ پر ایمان لانا آپ کی فرمانبرداری کرنا، آپ ﷺ کی ذات سے محبت رکھنا، آپ کی عزت وتوقیر کرنا اور آپ کی نصرت وحمایت کرنا فرض اور واجب ہے اور آپ کو کسی طرح سے ایذا پہنچانا بے توقیری کرنا اور توہین کرنا قطعی حرام اور موجب لعنت ہے۔ انبیاء کی بے حرمتی کرنا قومِ یہود کا وطیرہ رہا ہے جس کی وجہ سے ان پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔ جیسا کہ سورۃ النساء آیت نمبر ۱۵۵ اور ۱۵۶، سورہ مائدۃ کی آیت نمبر ۱۳، ۴۱ اور ۴۲ میں واضح طور پر مذکور ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے صحیح مسلم، ابوداؤد اور نسائی میں مروی صحیح احادیث کے مطابق 'شاتم رسول' واجب القتل ہے اور اس کے لئے مرتد کے احکامات ہیں۔ عہد نبوت میں ایک نابینا صحابی نے اپنی اُم ولد لونڈی کو جو نبی ﷺ پر سب وشتم کرتی تھی، قتل کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا خون رائیگاں قرار دیا۔

[سنن أبي داؤد:۴۳۶۱، سنن النسائي:۴۰۷۵]

اور عہد نبوت میں ہی ایک یہودیہ نبی ﷺ کو سب وشتم کرتی تھی ایک شخص نے اس کا گلہ گھونٹ کر اسے قتل کر دیا۔ تو نبی ﷺ نے اس کے قتل کو رائیگاں قرار دیا۔ [سنن أبي داؤد:۴۳۶۲]

پھر تمام علماء اُمت کا اس پر اجماع ہے کہ شاتم رسول واجب القتل ہے۔ امام ملک نے موطا میں اس کو زندیق قرار دیا ہے اور زندیق کی توبہ قبول نہیں ہوتی۔ [الأشراف، جلد۲]

اور امام ابن منذر نے الاجماع میں اُمت کا اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ توہین رسالت کا مرتکب زندیق اور واجب القتل ہے۔

قرآن مجید سے اس کی دلیل ﴿إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾ [الکوثر:۳]

اور ﴿تَبَّتْ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ مَآ أَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ وَّامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ﴾ [سورة اللهب]

''ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹیں وہ خود ہلاک ہوگیا نہ تو اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ اس کی کمائی، بھڑکنے والی آگ میں وہ جائے گا اور اس کی بیوی بھی جو لکڑیاں ڈھونے والی ہے۔ اس کی گردن میں پوست کھجور کی بٹی ہوئی رسی ہوگی۔''

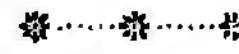
صحیح بخاری میں امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی اس پر استدلال کرتے ہوئے کعب بن اشرف یہودی کے قتل اور ابورافع کے قتل کو دلیل کے طور پر کتاب المغازي میں ذکر کیا ہے اور یہ دونوں یہودی نبی ﷺ کو شعروں میں ایذا پہنچاتے

☆ مفتی ورئیس العدالۃ الشریعۃ، جماعۃ الدعوۃ، پاکستان

تھے اور سب وشتم کرتے تھے اسی طرح خلفاے راشدین کے دور میں بھی بہت سی مثالیں ایسی موجود ہیں کہ شاتم رسول ﷺ کو اسی جرم کی پاداش میں قتل کیا گیا۔ چاہے وہ ذمی ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ کعب بن اشرف اور ابو رافع مدینہ میں غیر مسلم اقلیت اور ذمی تھے، لیکن شتم رسول ﷺ کے بعد ان کے عہد کو باطل قرار دے دیا۔

اُمت کے اسلاف سے لے کر اخلاف تک تمام قابل ذکر علما اس بات پر متفق ہیں کہ شاتم رسول مرتد اور واجب القتل ہے۔ جن ممالک کے افراد نے اس جرم کا ارتکاب کیا ہے، مسلمان ان کے خلاف اعلان جہاد کریں اور ان سے مکمل معاشی بائیکاٹ کریں اور براءت کا اعلان کریں۔

جیسا کہ نبی ﷺ نے بدر کے موقع پر قریش مکہ کے ساتھ اقتصادی مقاطعہ کے لئے قافلہ پر حملہ کیا تھا اسی طرح یہود و نصاریٰ کے جتنے خاص دن ہیں ان کی مخالفت کی جائے اور مسلمان 'جشن نوروز'، 'نیو ایئر نائٹ'، 'ویلن ٹائن ڈے'، 'بسنت' اور 'اپریل فول' جیسے یہود و نصاریٰ کے تمام تشخصات کو ختم کر کے اسلامی عقائد کی ترویج و اشاعت کریں اور دنیا کے کفار کے خلاف مسلمان ایک مسلم متحد قومیت بنائیں مسلمانوں کی الگ اسلامی فوج ہو اور مسلمانوں کی علیحدہ عدالت ہو تا کہ ایسے مواقع پر تمام مسلمان اپنی اجتماعی قوت کو بروئے کار لائیں۔



ترکِ مصنوعاتِ یورپ ہے فقط واحد علاج

یورپی اقوام کو ہے دُشمنی اسلام سے — بغض ان کو ہے محمد مصطفیٰؐ کے نام سے
خود وہ دہشت گرد ہیں الزام ہے اسلام پر — قتل وخون ریزی روا جمہوریت کے نام پر
ان کے شیطانی عزائم اور اپنی بے حسی — اس طرح نازیبا خاکے چھاپنے کی شہ ملی
جوشِ ایمانی سے ہوں یہ احتجاجی ریلیاں — توڑ دو ان کا تکبر اور یہ خرمستیاں
وہ تجارت کے بہانے ہم سے لیتے ہیں خراج — چھوڑ دو ان سے تجارت، ہو درست انکا مزاج
عیش اور فیشن کی اشیا ان کی کردیں مسترد — تم ہو غیرت مند تو مانو تقاضائے خرد
ترکِ مصنوعاتِ یورپ ہے فقط واحد علاج — جب معیشت بیٹھ جائے گی درست ہوگا مزاج
ورنہ یہ سب احتجاجی ریلیاں بیکار ہیں — اپنی دولت ضائع کرنے والے ہم نادار ہیں

[بشکریہ ماہنامہ 'فیض الاسلام'، راولپنڈی]

حافظ جاسم ادریس سلفی☆

رسول اللہ ﷺ کی نصرت وتوقیر...چند تجاویز

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد ولد آدم، محمد قائد المرسلين وإمام النبيين، وعلى آله وأصحابه أجمعين، وبعد!

ایک مؤمن ومسلم جس طرح اپنے آقا ورب تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اسی طرح اپنے مطاع ورسول کریم ﷺ سے بھی محبت کرتا ہے۔فرمان الٰہی ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا أَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ﴾ [البقرة:١٦٥]

''کہ ایمان والے اللہ تعالیٰ سے شدید محبت کرنے والے ہیں۔''

قرآن کریم ایمان والوں کی یہ صفت بھی بتاتا ہے:

﴿اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ﴾ [الأحزاب:٦]

''کہ نبی، مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ حق رکھتے ہیں۔''

یعنی جس میں بھی 'ایمان' ہوگا، وہ اپنے آپ سے بھی زیادہ رسول امین ﷺ سے محبت رکھے گا اور ان کے معاملے کو مقدم جانے گا۔ دراصل 'محبت' کے اس جذبے کے بغیر، ایمان کا تصور ہی نہیں ہے۔

حدیث مبارکہ میں ہے:

«ثلاث من كن فيه، وجد حلاوة الإيمان: من كان الله ورسوله أحب إليه مما سواهما»

''تین باتیں جس میں ہوں تو اس نے ایمان کی مٹھاس پالی: (سرفہرست) جس کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے اتنی محبت ہوگی، جتنی ان کے علاوہ کسی سے نہیں۔'' [صحيح البخاري :٢١]

ایک اور روایت میں ہے:

«لايؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من والده وولده والناس أجمعين»[صحيح البخاري:١٥]

''تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اسے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں، اس کے والد، بچے اور تمام لوگوں سے بھی زیادہ۔''

اسی محبت و ایمان کے دیگر تقاضاجات (مثلاً آپ ﷺ کی اطاعت واتباع، سنت کی پیروی اور اس سے لگاؤ، سیرت مبارکہ کا مطالعہ اور اس کو اپنانا وغیرہ) میں سے ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ آپ کے سچے اور آخری نبی ہونے پر یقین رکھا جائے، آپ ﷺ کی حمایت ونصرت کی جائے، آپ ﷺ کی عزت وتوقیر اور احترام کیا جائے، یہ آپ ﷺ کی بعثت کے اہم مقاصد میں سے ہیں۔قرآن کریم اس کی شہادت اس طرح دیتا ہے:

﴿إِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ﴾ [الفتح:٨،٩]

''ہم نے آپ ﷺ کو بشیر ونذیر بنا کر بھیجا ہے تاکہ تم سب لوگ اللہ پر ایمان لاؤ، اس کے رسول ﷺ پر یقین رکھو، اُن

☆ نائب مفتی جماعت غرباء اہل حدیث، کراچی

کی مدد وحمایت کرو اور ان کا ادب واحترام ملحوظ رکھو۔"

ہمارے پیارے نبی ﷺ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ آپ ﷺ کی حمایت ونصرت اور عزت وتکریم، ہر ایماندار ودیانتدار شخص کرتا ہے (چاہے وہ اسلام کی نعمت سے ابھی تک سرفراز نہ ہوا ہو)

ہر منصف مزاج انسان آپ ﷺ کی تعریف وحمایت کیوں نہ کرے؟ جبکہ آپ ﷺ مسلمانوں کے لئے 'رحمت' ہونے کے ساتھ ساتھ ساری انسانیت، سارے عالم، بلکہ تمام جہانوں کے لئے، پیکر رحمت وشفقت ہیں۔

[مفہوم آیات سورۃ التوبۃ:٦١، سورۃ الأنبیاء:١٠٧]

پھر آپ ﷺ کی حمایت ونصرت کا اعلان واقرار تو حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ، حضرت داؤد وسلیمان اور حضرت ابراہیم (علیہم السلام) سمیت تمام انبیاء کرام نے کیا تھا۔ [مفہوم آیت آل عمران:٨١]

اس لحاظ سے پیارے حبیب نبی آخر الزمان حضرت محمد رسول اللہ ﷺ وخاتم النبیین ﷺ کی حمایت ونصرت کرے بغیر، ہر یہودی، (حضرت) ابراہیم، اسحٰق، داؤد، سلیمان اور موسیٰ کے 'عہد' کو توڑنے والا ہے، ہر عیسائی، عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی 'بشارت' کو ٹھکرانے والا ہے، (کچھ احتمالات کے ساتھ) بدھ مت، ہندومت اور سکھ مت (وغیرہ) کا نام لینے والے اپنے (مزعومہ) انبیاء کے وعدے، 'وچن' اور تعلیمات کو مٹی میں ملا کر پامال کرنے والے ہیں۔ ان باتوں کا سراغ (باوجود تحریف وتبدیل کے) مذاہب عالم کی کتب میں موجود ہے۔ جس کی گواہی قرآن مجید، احادیث مبارکہ کے علاوہ تاریخ میں بھی ملتی ہے اور یہ گواہی دینے والے خود ان مذاہب کے علماء (اسکالرز) ومحققین ہیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آپ ﷺ تمام ادیان ومذاہب کی رو سے محترم ہیں تو پھر ایسے واقعات کیوں رونما ہوتے ہیں جن میں آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے لائے ہوئے دین کے ساتھ 'استہزاء' و'گستاخی کا پہلو ہو یا صراحۃً 'اہانت' کی کوشش کی گئی ہو۔ یقیناً اس ناکام ونامراد منصوبے میں شیطان لعین کا بہت بڑا ہاتھ ہے جو نہ صرف مسلمانوں سے بیر رکھتا ہے بلکہ ہر انسان اور بنی آدم کو وہ اپنا دشمن سمجھتا ہے۔ اس لئے قرآن حکیم نے جہاں شیطان کی دشمنی کا ذکر فرمایا، وہاں 'یاایها الناس' (اے لوگو!) کا صیغہ استعمال کیا۔ [سورۃ فاطر:٥،٦]

اس کے علاوہ بھی کچھ ایسے اسباب ہیں جن کا تدارک لازمی ہے۔ مثلاً:

① متعلقہ افراد (مجرمین) کا لاعلم وجاہل ہونا اور 'کسی' کے اکسانے پر ایسے قبیح امر میں شرکت کرنا۔ قرآن مجید نے اس بات کو بھی 'توہین' کا سبب قرار دیا ہے۔ اللہ کا فرمان: (... عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ...) [الأنعام:١٠٩]

② کسی ناداں شخص کی نادانی بھی کبھی اس کا باعث بن جاتی ہے۔ اسی لئے قرآن نے دوٹوک انداز میں یہ حکم فرمایا ہے: ﴿وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ...﴾ [حوالہ سابقہ]

"کہ یہ لوگ جن معبودان باطلہ کو اللہ کے علاوہ پکارتے ہیں، انہیں تم برا نہ کہو (گالی نہ دو) کہ پھر وہ بھی اللہ کو گالی دیں گے حد سے تجاوز کرتے ہوئے اور لاعلمی کے سبب سے۔"

رسول اللہ ﷺ کے دور میں بھی ایک مسلمان اور یہودی میں اپنے اپنے نبی سے متعلق، ان کی فضیلت اور فوقیت میں جھگڑا ہوا تو آپ ﷺ نے یہ فرمادیا: «لا تُخَيِّرُونِي مِنْ بَيْنِ الأنبياءِ» [صحیح البخاري:٣٦٢٨]

"کہ مجھے دیگر انبیاء پر مقابلۃً فضیلت نہ دو۔"

③ مسلمانوں کی مجموعی بے عملی، قرآن وحدیث سے روگردانی اور خراب حالات زار بھی ان واقعات کی اہم وجوہات

میں سے ہیں۔

④ اور اکثر ایسے حادثات کفر کی غلاظت، کفار کے نفوس و دلوں کے 'خبث' اور حسد و بغض کی وجہ سے رونما ہوتے ہیں۔
﴿قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ﴾ [آل عمران:١١٩]

⑤ یا پھر سرداری وحکمرانی (پوری دنیا کی نام نہاد ٹھیکیداری و جاگیرداری) کے چھن جانے کا خوف ہوتا ہے۔

ان باتوں کے تدارک و علاج کے لئے موثر قدم اٹھانا پڑے گا۔ جیسے شریعت کی نظر میں 'جہاد' کہا گیا ہے۔ یہ جہاد اپنے نفس 'امارہ' کے خلاف شروع ہوگا تو انتہاء "فقاتلوا أئمة الكفر" پر ختم ہوگا۔

بلا شبہ اَسباب مذکورہ میں سے آخر الذکر دو سبب بغیر 'قتال' (مسلح کارروائی) کے دور نہیں ہوسکتے۔ اس لئے رب تعالیٰ کا سچا قرآن گویا ہوتا ہے:

''اور یہ لوگ اگر اپنے عہد و پیمان کو توڑیں اور تمہارے دین میں طعنہ زنی کریں تو کفر کے سرداروں اور پیشواؤں سے لڑ پڑو۔ ان کی قسموں اور یقین دہانیوں کا کوئی اعتبار نہیں، اسی طرح یہ (اپنی مذموم حرکتوں سے) باز آجائیں گے۔'' [التوبة:١٢]

ذیل میں اس اہم مسئلے کے تدارک، طعن فی الدین اور اہانت رسول کی کوششوں کی روک تھام کچھ تجاویز اور ہر مسلمان کے لئے کچھ نصیحتیں پیش کی جارہی ہیں۔

① دین الٰہی، اسلام کی حقانیت اور رسول اکرم ﷺ کے اُسوۂ حسنہ و سیرت طیبہ کے بارے میں صحیح معلومات عام کی جائیں اور اس سلسلے میں نشر و اشاعت کو تیز تر کیا جائے۔

② پورا عالم اسلام جس طرح اس نازک معاملے میں زبانی و جذباتی اور بیانات کے لحاظ سے ایک نظر آرہا ہے، عملی طور پر بھی متحد ہو جائے۔ کیا ہم قرآن حکیم کے بیان کردہ ﴿فَاعْتَبِرُوْا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ﴾ ﴿وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُوْا الْأَلْبَابِ﴾ (وغیرہ) میں شمار ہونے کے لائق نہیں بن سکتے؟ کم از کم اسی معاملے میں کفار سے سبق حاصل کر لینا چاہئے کہ کس طرح انہوں نے ایک دوسرے کی حمایت کردی اور "الكفر ملة واحدة" کا کتنا بڑا ثبوت دے دیا ہے۔ مسلمانوں اور خصوصاً بلادِ اسلامیہ کے حکمرانوں کو چاہئے کہ ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيْعًا﴾ کا عملی مظہر بنیں۔

عالم کفر کو دوبارہ یقین آجائے «المؤمن للمؤمن كالبنيان، يشد بعضه بعضاً» [صحيح البخاري:٤٨١]
''کہ ایک مؤمن و مسلم دوسرے ساتھیوں کے لئے عمارت کی مانند ہے جو ایک دوسرے کے لئے سہارا اور قوت و مضبوطی کا باعث ہوتے ہیں۔'' یقین جانئے کہ کفار، مسلمانوں میں سے کچھ 'بندے' توڑے بغیر ان کے خلاف کچھ نہیں کرسکتے۔

③ کفار کی مصنوعات کا بائیکاٹ ضرور کیا جائے (جیسا کہ ثمامہ رضی اللہ عنہ بن اُثال نے یمامہ کی بہترین گندم کی ترسیل روک کر رسول اللہ ﷺ کی حمایت ونصرت کا اعلان کیا تھا) لیکن اس کے ساتھ ساتھ اپنی مصنوعات کو اس معیار کا بنائیں کہ وہ کفار کی ان مصنوعات سے ہر کس و ناکس کو بے پرواہ کردے۔ بائیکاٹ کا مقصد صرف ان کی درآمدات کو روکنا نہیں بلکہ برآمدات کے سلسلے میں بھی لاتعلقی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث بھی ذہن میں رکھنی چاہئے:

«لا تحدثوا حلفاً في الاسلام» [رواه الترمذي :١٥٨٨] ''کہ کفار سے مزید معاہدات نہ کرنا۔''

④ جہاد اسلامی کے لئے مجاہدین کو مربوط کیا جائے اور اس کی بے ترتیبی پر غور کیا جائے۔ نیز 'جہاد' کو قطعۂ ارض اور اس کے حصول سے منسلک کرنے کے بجائے 'اعلاء کلمة الله' کے ساتھ خاص کیا جائے۔ منظم 'جہاد' 'فلسطین یا کشمیر' کی آزادی تک نہیں، قیامت تک جاری رہنے والی کوشش وسعی کا نظریہ اجاگر کیا جائے۔

⑤ اوآئی سی (OIC) اگر واقعی اسلامی تنظیم ہے تو اسے خلافت اسلامیہ کے نہج پر چلایا جائے۔ ﴿وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ﴾ [الأنفال:٦٠] کے پیش نظر اس تنظیم کا فوجی ودفاعی شعبہ قائم کیا جائے۔ جس کے ذریعے مسلمانوں کی 'اتحادی' افواج، دنیا میں حقیقی 'امن' قائم کر کے دکھائیں۔

⑥ فی الحال بین الاقوامی طور پر اس مسئلے کا حل طلب کیا جائے (جب کہ بین الاقوامی قوانین میں بھی کسی کی دل آزاری جرم ہے)

حکمران طبقہ خصوصی طور پر اپنی ملاقاتوں میں اس مسئلے کو زیر بحث لائیں۔ افہام وتفہیم بھی کی جائے۔ مسلمانوں کے عقیدہ 'ایمان بالرسل' ﴿لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ﴾ [البقرة:٢٨٥] کو وضاحت کے ساتھ پیش کیا جائے۔ سنجیدہ افراد کو سمجھایا جائے کہ مسلمان تو اپنے نبی ﷺ کی عزت کرتا ہے اور تمہارے نبی ﷺ کی عزت کی بھی پاسداری کرتا ہے۔ (وغیرہ)

⑦ دیگر کاوشوں کے ساتھ ساتھ 'قنوت نازلہ' کا اہتمام بھی کیا جائے اور عام طور پر بھی ان ممالک وافراد متعلقہ پر اللہ کی لعنت بھیجی جائے۔

نوٹ: یہ تجاویز ایسے اسباب اور واقعات کی روک تھام کے لئے ہیں۔ وگرنہ 'شاتمین' وگستاخان رسول ﷺ وشعائر اسلام کی سزا تو صرف قتل ہے اور یہ مسئلہ مجمع علیہ ہے۔ ﴿يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ﴾ [یٰسین:٣٠]

❁……❁……❁

ہم پر گزر رہی ہیں قیامت کی ساعتیں
تہذیب شر میں حسنِ عمل کی رمق نہیں
سر ہو قلم حضور کے گستاخ کا ریاضؔ
جینے کا حق نہیں اسے جینے کا حق نہیں
[ریاض حسین چودھری]

اَہل پاکستان کا خاکوں کے خلاف احتجاج

[۱۴؍فروری ۲۰۰۸ء تا ۴؍مئی ۲۰۰۸ء]

تاریخ شاہد ہے کہ باطل قوتوں کی طرف سے اسلام کے خلاف جب بھی کوئی طوفان بدتمیزی برپا کرنے کی کوشش کی گئی تو پاکستان کے مسلمانوں نے اس کے خلاف بھرپور ایکشن لیا اور یہ ایکشن عملی طور پر افغانستان میں روسی جارحیت پر افغانی بھائیوں کی مدد کے طور پر ہو یا کشمیری مسلمانوں کے جانی و مالی تعاون پر۔ اسی طرح سلمان رشدی کی توہین آمیز کتاب 'شیطانی آیات' اور تسلیمہ نسرین کے خود ساختہ ناول اور گوانتاناموبے میں قرآن کی بے حرمتی جیسے واقعات میں بلاتفریق ومسالک ایک پلیٹ فارم پر احتجاج ریکارڈ کروایا گیا۔ ماضی کی طرح اب بھی جب کہ توہین آمیز خاکوں کی دوبارہ اِشاعت کی گئی اس موقع پر پاکستان کے سیاسی، مذہبی، تجارتی، تعلیمی گویا ہر طبقہ وشعبہ سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں نے خاکوں کی اِشاعت کے خلاف جلسے جلوس اور احتجاجی کانفرنسوں کا ملک بھر میں انعقاد کیا اور پاکستانی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ خاکے شائع کرنے والے عناصر کو قرار واقعی سزا دلوائیں۔ لہٰذا ہم مختلف طبقات کی طرف سے معروف پاکستانی اخبارات روزنامہ 'نوائے وقت' اور روزنامہ 'جنگ' میں چھپنے والے احتجاجات کی مختصر رپورٹ پیش کرتے ہیں جو کہ ۱۴؍فروری ۲۰۰۸ء سے لے کر ۴؍مئی ۲۰۰۸ء تک کی ہے۔ اس رپورٹ سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مسلمانانِ پاکستان اغیار کی طرف سے اسلام اور شعائر اسلام پر دشنام طرازی ہرگز قبول نہیں کرسکتے۔ اور ان جیسے معاملات میں ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہوسکتے ہیں۔

[روزنامہ 'نوائے وقت'، لاہور]

۱۴؍فروری ۲۰۰۸ء

ڈنمارک میں توہین آمیز خاکے بنانے والے کارٹونسٹ کے قتل کی منصوبہ بندی کے الزام میں ۳ مسلمان افراد کی گرفتاری کے بعد ڈنمارک کے ۱۷ اخبارات نے گذشتہ روز توہین آمیز متنازعہ خاکے دوبارہ شائع کرنے کی شرارت کی ہے اور ان کی دوبارہ اشاعت کو کارٹونسٹ کو قتل کرنے کی منصوبہ بندی کا ردّعمل قرار دیا جارہا ہے۔ جس پر مسلمانوں میں سخت اِضطراب کی لہر دوڑ گئی ہے۔

۱۵؍فروری ۲۰۰۸ء

ڈنمارک میں توہین آمیز خاکوں کی دوبارہ اِشاعت سے مسلم دنیا میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ کویت کے ممبران

☆ فاضل کلیۃ الشریعۃ، جامعہ لاہور الاسلامیہ، لاہور

پارلیمنٹ نے ڈنمارک کے مکمل بائیکاٹ کا مطالبہ کیا۔غزہ میں حماس نے بھی خاکوں کی دوبارہ اشاعت کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا اور کہا کہ اس کے ذمہ دار معافی بھی مانگیں۔

۱۵ر فروری ۲۰۰۸ء

ناموسِ رسالت محاذ جماعۃ الدعوۃ پاکستان سمیت مذہبی حلقوں نے ڈنمارک کے اُخبارات کی طرف سے گستاخانہ خاکوں کی دوبارہ اِشاعت پر شدید ردّعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ یورپ سوچی سمجھی سازش کے تحت مسلمانوں کے جذبات بھڑکانا چاہتا ہے۔مسلمان حکمرانوں کے کمزور رویہ کی وجہ سے ڈنمارک کے اُخبارات کو دوبارہ گستاخی رسول کی جرات ہوئی۔ناموسِ رسالت کی حفاظت کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔انہوں نے کہا کہ ایک ایسا ادارہ قائم ہونا چاہئے جو گستاخانہ خاکے شائع کرنے والے ممالک کو جواب دے سکے۔نذیر احمد چیمہ نے کہا کہ تحفظ ناموس رسالت کا ایسا پلیٹ فارم بنایا جائے۔جس کی ہر ضلع میں ایک منظم تنظیم ہو جو توہین رسالت کے مرتکب افراد کو جہنم واصل کرنے والوں کے مقدمات کی پیروی اور ان کے ورثاء کے مدد کرے۔اسی طرح جماعۃ الدعوۃ کے امیر پروفیسر حافظ محمد سعید اور تحریک حرمت رسول ﷺ کے کنوینر مولانا امیر حمزہ نے کہا ہے کہ توہین رسالت کے مرتکب اداروں اور ملکوں کو گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کا جواب دینا مسلم حکمرانوں پر فرض ہے۔

۱۶ر فروری ۲۰۰۸ء

ڈنمارک کے اُخبارات میں توہین آمیز خاکوں کی دوبارہ اشاعت کے خلاف پاکستان سمیت دنیا بھر میں احتجاج کیا گیا۔مظاہرین نے اس موقع پر ڈنمارک کے پرچم، ڈینش وزیر اعظم اور ملعون کارٹونسٹوں کے پتلے نذر آتش کئے۔ خطباتِ جمعہ میں مذمتی قرار دادیں منظور کی گئیں۔تحریک حرمت رسول جماعۃ الدعوۃ، جے یو پی، دیگر مذہب جماعتوں اور اسلامی جمعیت طلبہ کی اپیل پر گذشتہ روز ملک بھر میں توہین آمیز خاکوں کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا۔جمعیت علماء پاکستان نورانی گروپ کے سیکرٹری جنرل قاری زوار بہادر نے کہا کہ ڈنمارک اور یورپ کے اخبارات نے رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرکے بہت بڑی دہشت گردی کی ہے۔جمعیت علماء پاکستان (نفاذِ شریعت) کے زیر اہتمام انجینئر سلیم اللہ خاں، صاحبزادہ مختار رضوی، سید شاہد حسین گردیزی اور دیگر کی زیر قیادت زبردست مظاہرہ کیا گیا اور ڈنمارک کا پرچم جلایا گیا۔لاہور میں منصورہ، مسجد شہداء مال روڈ اور جامعہ مسجد پنجاب یونیورسٹی کے باہر سینکڑوں طلبہ نے احتجاجی مظاہرے کئے جس میں شریک طلبہ نے اپنے ہاتھوں میں پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے۔جس پر اس ناپاک جسارت کے خلاف نعرے درج تھے۔اسلامی جمعیت طلبہ پنجاب یونیورسٹی کے تحت تحفظ ناموس رسالت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا ہے کہ یورپی اخبارات میں گستاخانہ خاکوں کی اشاعت سے پوری اُمت مسلمہ کے دل زخمی ہیں۔تحفظ ناموس رسالت ﷺ کانفرنس سے جماعت اسلامی پنجاب کے سیکرٹری جنرل وقاص انجم جعفری، عامر چیمہ شہید کے والد گرامی پروفیسر نذیر چیمہ، اسلامی جمعیت طلبہ کے ناظم اعلیٰ عتیق الرحمٰن اور ناظم جامعہ ہذا نوید نے بھی خطاب کیا۔امیر جماعۃ الدعوۃ پاکستان پروفیسر حافظ محمد سعید نے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت پر اپنے ردعمل میں کہا ہے کہ حکمران حرمت رسول کی بجائے مغرب کے مفادات کا تحفظ نہ کریں۔مسلمان حرمت رسول کی خاطر جانیں قربان کرنے کو تیار ہیں۔تحریک حرمت رسول کے کنوینر اور جماعۃ الدعوۃ کے مرکزی رہنما مولانا امیر حمزہ

نے کہا کہ توہین رسالت کے مرتکب ملکوں کا معاشی بائیکاٹ انتہائی ضروری ہے۔

۲۲ر فروری ۲۰۰۸ء

پاکستان 'سنی کانفرنس' کے ناظم اور مرکزی نائب ناظم اعلیٰ جماعت اہل سنت ڈاکٹر حمزہ مصطفائی، جماعت اہل سنت صوبہ پنجاب کے صدر علامہ خالد محمود نقشبندی، جنرل سیکرٹری پنجاب مفتی محمد اقبال چشتی، ناظم نشرواشاعت امجد ارباب عباسی ودیگر نے کہا ہے کہ (آج) جمعۃ المبارک کوملک بھر میں توہین آمیز خاکوں کی مذمت میں 'یوم احتجاج' منایا جائے گا جب کہ ۹ر مارچ لیاقت باغ کی 'پاکستان سنی کانفرنس' میں اس سلسلہ میں ایک خصوصی قرارداد میں اسلامی ممالک کے سربراہان سے اس رویے کا تخت نوٹس لینے کا مطالبہ کیا جائے گا۔ جمعرات کو اپنے ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ تمام مغربی ممالک میں اپنے عقائد ومقدسات کی توہین کے لئے قوانین موجود ہیں، لیکن نام نہاد آزادی اظہار کے نام پر توہین آمیز خاکوں کی اشاعت مذموم ترین حرکت ہے۔

۲۲ر فروری ۲۰۰۸ء

لاہور بار ایسوسی ایشن کے ڈنمارک کی جانب سے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف ایک مذمتی قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی جس میں ڈنمارک کی اشیاء کے مکمل بائیکاٹ کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ یہ قرارداد میاں عدنان یعقوب ایڈووکیٹ نے پیش کی تھی۔ جس میں کہا گیا تھا کہ ڈنمارک کی جانب سے بار بار توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کا مقصد مسلمانوں کی دل آزاری ہے۔ اس لئے محض ڈنمارک کے ناظم الامور کو بلا کر احتجاج کرنا کافی نہیں بلکہ حکومت ڈنمارک کی اشیاء کا بائیکاٹ کرے۔

۲۳ر فروری ۲۰۰۸ء

ڈنمارک کے وزیر خارجہ پر ستج مولر نے کہا ہے کہ ڈنمارک کے شہریوں سے کہا گیا ہے کہ وہ پاکستان سفر نہ کریں اور دیگر مسلم ممالک میں جانے پر چوکنے رہیں۔ انہوں نے کہا کہ ڈنمارک کی حکومت خاکوں کی اشاعت کے بعد مسلمان ملکوں اور وہاں کے مذہبی رہنماؤں سے رابطے میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ توہین آمیز خاکوں کی اشاعت پر مسلمان ملکوں میں احتجاج پریشان کن ہے مگر اس احتجاج کی شدت ۲۰۰۶ء میں پیدا ہونے والے بحران سے کم ہے۔

ڈنمارک کے اخبارات میں توہین آمیز خاکوں کے خلاف صوبائی دارالحکومت سمیت ملک بھر میں احتجاج کا سلسلہ جاری رہا اور یوم احتجاج منایا گیا۔ احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔ ریلیاں نکالی گئیں اور ڈنمارک کے پرچم اور توہین آمیز خاکے شائع کرنے والوں کے پتلے نذر آتش کئے گئے۔

۲۵ر فروری ۲۰۰۸ء

ڈنمارک کے اخبارات میں متنازعہ خاکوں کی دوبارہ اشاعت کے خلاف ملک کے کئی شہروں میں احتجاجی مظاہرے کئے گئے، مظاہرین نے ڈنمارک کا پرچم اور ڈینش وزیر اعظم کے پتلے نذر آتش کئے۔ حکومت پاکستان نے انٹرنیٹ سروس فراہم کرنے والے کمپنیوں کو توہین رسالت اور اسلام کے خلاف اشتعال انگیز مواد پر مبنی ویب سائٹ 'یو ٹیوب' بند کرنے کا حکم دیا ہے۔

۲۶ر فروری ۲۰۰۸ء

لاہور میں تحفظ ناموس رسالت محاذ کی جانب سے لاہور پریس کلب کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرے کی قیادت محاذ کے چیئرمین ڈاکٹر سرفراز نعیمی، جے یو پی نفاذِ شریعت کے انجینئر سلیم اللہ، پیر اطہر القادری اور دیگر نے کی۔ مظاہرے میں سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔ مظاہرین نے شملہ پہاڑی چوک کے چاروں اطراف میں مارچ بھی کیا اس دوران ٹریفک کی آمدورفت بھی معطل رہی۔ سوڈان نے ڈنمارک میں توہین رسالت پر مبنی خاکوں کی دوبارہ اشاعت پر سخت احتجاج کرتے ہوئے ڈنمارک کی مصنوعات اور سرکاری وفود کے مکمل بائیکاٹ کا فیصلہ کیا ہے۔ سوڈان کے صدر عمر حسن البشیر نے ڈنمارک کے اخبارات میں گستاخانہ خاکے چھاپنے پر ڈنمارک کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کا حکم جاری کیا ہے۔ صدر عمر حسن البشیر نے حکام پر زور دیا کہ وہ ڈنمارک کے سرکاری وفود اور سفارت کاروں سے ملنے سے گریز کریں۔ انہوں نے شہریوں پر بھی زور دیا کہ وہ ڈنمارک کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں۔

۲۸ر فروری ۲۰۰۸ء

جماعۃ الدعوۃ نے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف احتجاج کو منظم کرنے کے لئے مذہبی اور سیاسی جماعتوں سے رابطے تیز کر دیئے۔ ملک بھر میں جلسوں اجتماعات اور سیمینار کا انعقاد کیا جائے گا۔ حرمت رسول ﷺ کے تحفظ کے لئے چلائی جانے والی اس تحریک کے ذریعے نئی منتخب حکومت پر بھی دباؤ بڑھایا جائے کہ وہ توہین آمیز خاکوں پر ٹھوس موقف اپنائیں۔

۲۹ر فروری ۲۰۰۸ء

تحریک حرمت رسول کی اپیل پر مذہبی جماعتیں آج جمعۃ المبارک کو ملک گیر یوم احتجاج منائیں گی۔ سینٹ میں بھی توہین آمیز خاکوں کی اشاعت پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے معاملے کو سینٹ کی قائمہ کمیٹی برائے اُمور خارجہ کے سپرد کردیا گیا۔ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ امیر تنظیم اسلامی لاہور نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ طاغوتی قوتیں پریس کی آزادی کے نام پر صحافی دہشت گردی پھیلا رہے ہیں۔ لاہور میں جماعۃ الدعوۃ پاکستان کے امیر پروفیسر حافظ محمد سعید نے ایک اجلاس کے دوران جرمنی کے وزیر داخلہ کے بیان کی سخت مذمت کرتے ہوئے کہا کہ کفار منظم سازش اور منصوبہ بندی کے تحت سرکاری سرپرستی میں خاکوں کی اشاعت کے مسئلہ کو ہوا دے رہے ہیں اور مسلم حکمران امریکہ کی خوشنودی کے لئے اب بھی خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔

یکم مارچ ۲۰۰۸ء

ڈنمارک میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف مذہبی جماعتوں کی اپیل پر لاہور، اسلام آباد سمیت ملک بھر میں یوم احتجاج منایا گیا۔ اس موقع پر مظاہرین اور دینی و مذہبی جماعتوں نے عوام سے یورپ بالخصوص ڈنمارک کی مصنوعات کے بائیکاٹ کی اپیل کی اور حکومت پاکستان سے معاملے پر شدید احتجاج کرنے، ڈنمارک سے پاکستانی سفیر کی واپسی اور ڈنمارک کے سفیر کی بے دخلی جبکہ او آئی سی کا اجلاس بلانے اور معاملے کو اقوام متحدہ میں اضافے کا مطالبہ بھی کیا۔ دینی و مذہبی جماعتوں نے واضح کیا کہ تحفظ ناموس رسالت کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کیا

جائے گا۔ اقوام متحدہ صورت حال کا نوٹس کیوں نہیں لیتی۔ نائب امیر جماعت اسلامی لیاقت بلوچ اور جمعیت علماء اسلام (ف) کے سیکرٹری جنرل مولانا عبدالغفور حیدری نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مغرب اور یورپ کے ممالک پر زور دیا جاوے کہ وہ خود بھی صورت حال کا جائزہ لیں۔ امیر جماعۃ الدعوۃ پاکستان پروفیسر حافظ محمد سعید نے کہا ہے کہ توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کافر قوتوں کو بہت مہنگی پڑے گی، تحفظ حرمت رسول ﷺ کے لئے ہر مسلمان عامر چیمہ شہید بننے کو تیار ہے۔ خاکوں کی اشاعت کے ردّعمل میں امریکہ اور یورپ میں قرآن و سیرت النبی ﷺ کی کتب کا مطالعہ بڑھ گیا۔ سعودی عرب، مصر، لبنان و دیگر اسلامی ملکوں کے چھاپہ خانوں سے ڈیمانڈ پوری نہیں ہو رہی۔

۲ر مارچ ۲۰۰۸ء

پاکستان نے ایک متعصب ڈچ سیاستدان کی طرف سے اسلام دشمن 'فلم' تیار کرنے پر ہالینڈ کے سفیر کو دفتر خارجہ میں طلب کر کے سخت احتجاج کیا گیا۔ ہفتہ وار پریس بریفنگ میں دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ ڈچ سیاستدان گیرٹ ولا رز کی طرف سے قرآن کی تعلیمات کے خلاف فلم تیار کرنا اس کی متعصب اور منافرت پر مبنی سوچ کی عکاسی کرتی ہے اور اس دل آزار اقدام کا آزادئ اظہار سے کوئی تعلق نہیں، محمد صادق نے کہا کہ آزادئ اظہار اور توہین کے لائسنس میں فرق ہونا چاہئے، ڈنمارک کے کارٹونسٹ اور گیرٹ ولا رز کی گستاخانہ حرکات یورپ میں نفرت کی سیاست اور منافرت پھیلانے کا پراپیگنڈا ہے۔ پاکستان نے اس مسئلے کو یورپی پارلیمنٹ، ویٹی کن اور یورپی یونین کے سامنے اٹھایا ہے اور آئندہ سینی گال میں او آئی سی کی سربراہ کانفرنس میں بھی آواز بلند کرے گا، یورپی یونین کو توہین آمیز فلم اور خاکوں کا سخت نوٹس لینا چاہئے۔

۳ر مارچ ۲۰۰۸ء

ڈنمارک کے اخبارات میں گستاخانہ خاکوں کی دوبارہ اشاعت کے خلاف لاہور، کراچی، گلگت سمیت ملک کے دیگر شہروں میں احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔ شاہکوٹ میں احتجاجی ریلی نکالی گئی جبکہ گوجرانوالہ میں احتجاجی جلسہ کا انعقاد کیا گیا، مظاہرین نے احتجاج کے دوران ڈنمارک کے پرچم نذر آتش کئے۔ امریکی صدر بش کے خلاف نعرہ بازی کی گئی۔

۸ر مارچ ۲۰۰۸ء

ڈنمارک کے اخبارات میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت اور ہالینڈ میں شرانگیز فلم کی تیاری کے خلاف صوبائی دارالحکومت سمیت ملک بھر میں یوم احتجاج منایا گیا اس موقع پر احتجاجی ریلیاں نکالی گئیں۔ لاہور میں عالمی تنظیم اہل سنت کے زیر اہتمام گستاخانہ خاکوں اور ہالینڈ کے رکن پارلیمنٹ گیرٹ ویلڈرز کی طرف سے شرانگیز فلم بنانے پر گزشتہ روز نماز جمعہ کے بعد احتجاجی مظاہرہ ہوا۔ مظاہرین سے علامہ سید شاہد حسین گردیزی، سید مختار رضوی، محمد حسین گوندل اور دیگر مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا ہمارے حکمران اپنی پالیسیوں پر نظر ثانی کریں۔ جماعۃ الدعوۃ کے امیر پروفیسر حافظ محمد سعید نے کہا ہے کہ گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کفار کی طرف سے شروع کی گئی صلیبی جنگوں کا حصہ ہے۔ جامع مسجد القادسیہ میں خطبہ جمعہ کے دوران خطاب کر رہے تھے۔ پاکستان علماء کونسل کے زیر اہتمام بھی یوم

احتجاج منایا گیا۔ مرکزی چیئرمین حافظ طاہر محمود اشرفی نے کہا کہ انتخابات میں کامیاب ہونے والی جماعتیں ڈنمارک ودیگر ممالک کے سفیروں کو ملک بدر کرنے کا اعلان کریں۔ جماعت اسلامی کے زیر اہتمام اسلام آباد میں توہین آمیز خاکوں کے خلاف مظاہرہ کیا گیا جس میں ڈنمارک کے خلاف نعرے بازی اور سفارتی تعلقات منقطع کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ مظاہرے کی قیادت قاضی حسین احمد نے کی۔ جماعۃ الدعوۃ نے ملک بھر میں حرمت رسول کنونشن منعقد کرنے کا اعلان کر دیا۔ اس کے علاوہ فیصل آباد، گجرات، اوکاڑا، سیالکوٹ، خوشاب، حاصل پور، ہارون آباد، جہلم، چکوال اور دیگر شہروں میں بھی زبردست احتجاجی مظاہرے اور جلوس نکالے گئے۔

۱۱ر مارچ ۲۰۰۸ء

شیخوپورہ میں توہین آمیز خاکوں اور شر انگیز فلم کے خلاف انجمن تاجران کی اپیل پر مکمل ہڑتال ہوئی۔ تمام مارکیٹیں کاروباری مراکز اور بازار بند رہے۔ مقررین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ڈنمارک کے ساتھ سفارتی تعلقات فوری طور پر ختم کیے جائیں اور ان کی برآمدات پر بھی پابندی لگائی جائے۔

۱۳ر مارچ ۲۰۰۸ء

پشاور میں اسلامی جمعیت طلبہ صوبہ سرحد نے چوک یادگار سے تحفظ ناموس رسالت ریلی نکالی۔ طلبہ گورنر ہاؤس جاکر اپنا احتجاج ریکارڈ کرانا چاہتے تھے۔ سنٹرل جیل پشاور پہنچ کر پولیس نے انہیں روکنے کی کوشش کی جس پر طلبہ مشتعل ہوگئے اور اس دوران پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے لاٹھی چارج کیا اور آنسو گیس کے شیل پھینکے جس کے باعث کئی طلبا زخمی ہوئے۔ اس موقع پر مرقس گل کونسلر رفاقت بشیر، پرویز دیوان اور ضلعی ممبر کرامت مسیح نے بھی خطاب کیا۔

۱۴ر مارچ ۲۰۰۸ء

لاہور میں سب سے بڑے احتجاجی مظاہرے کا اہتمام جماعۃ الدعوۃ نے کیا۔ ۳۵ ٹرکوں میں سوار جماعۃ الدعوۃ کے کارکنوں جنہوں نے بینر اور جھنڈے اٹھائے ہوئے تھے۔ 'حرمت رسول پر جان بھی قربان ہے' جیسے نعرے لگاتے ہوئے شہر کی مختلف سڑکوں پر گشت کرتے رہے۔ اس سے قبل لاہور پریس کلب کے باہر جماعۃ الدعوۃ نے حرمت رسول ﷺ کنونشن کا انعقاد کیا جس سے خطاب کرتے ہوئے شعبہ سیاسی اُمور کے سربراہ حافظ عبدالرحمٰن مکی، مولانا امیر حمزہ، اعجاز چودھری، لاہور بار کے سیکرٹری عبداللطیف سرا، حافظ سیف اللہ منصور اور دیگر نے کہا کہ تحریک حرمت رسول ﷺ مستقل بنیادوں پر جاری رہے گی۔ ہم پاکستانی قوم کو بیدار کریں گے کہ کفار نے نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کی ہے۔ اس کا بدلہ لینا سب مسلمانوں پر فرض ہے۔ گستاخانہ خاکے تیار کرنے والے اور ان کے سرپرست ممالک صلاح الدین ایوبی کے فرزندوں سے نہیں بچ سکتے۔ دریں اثناء جماعۃ الدعوۃ کے زیر اہتمام لاہور کے دیگر ۳۰ سے زائد مقامات پر حرمت رسول کانفرنسوں کا بیک وقت انعقاد کیا گیا۔ اس دوران عوام کا زبردست جوش و جذبہ دیکھنے میں آیا۔ لوگوں نے ڈنمارک، ہالینڈ، ناروے، جرمنی اور دیگر گستاخ ممالک کے خلاف زبردست نعرے بازی کی۔

۱۵ مارچ ۲۰۰۸ء

ڈنمارک میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت اور ہالینڈ میں قرآن مجید کے خلاف شرانگیز فلم کی تیاری کے خلاف جمعہ کے روز لاہور سمیت مختلف شہروں میں احتجاجی مظاہرے اور ریلیاں نکالی گئی، مظاہرین نے دونوں ممالک کے وزرائے اعظم کے پتلے اور پرچم نذرآتش کئے کراچی میں سنی تحریک کی اپیل پر کئی علاقوں میں ہڑتال کی گئی کئی علاقوں میں کاروبار اور ٹریفک جزوی طور پر معطل رہی، شہر میں ہوائی فائرنگ، مسلح تصادم اور جلاؤ گھیراؤ کے مختلف واقعات میں ۵/افراد جاں بحق ہوئے۔۱۲ گاڑیاں نذرآتش کردی گئیں۔ایک درجن سے زائد افراد زخمی ہوگئے۔اے این این کے مطابق نماز جمعہ کے بعد انجمن تاجران ہال روڈ نے اپنے کاروبار بند کرکے احتجاجی مظاہرہ کیا اور دھرنا دیا۔نئی اسمبلیاں ڈنمارک اور ہالینڈ کے خلاف سب سے پہلی قرارداد منظور کروائیں۔ انہوں نے کہا کہ اُمت مسلمہ آج ایک بار پھر سے صلاح الدین ایوبی کی راہ دیکھ رہی ہیں۔مختلف مساجد میں مولانا سیف الدین سیف، مولانا محب النبی، مولانا میاں عبدالرحمٰن، قاری مشتاق احمد، قاری زبیر احمد و دیگر نے اپنے خطابات میں کہا کہ گستاخان رسول کو پھانسی دی جائے۔ انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کی اپیل پر ملک بھر میں یوم احتجاج منایا گیا۔ انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے زیراہتمام جامعہ قاسمیہ فیصل آباد، مرکز ختم نبوت چناب نگر، مرکز دارالارشاد چنیوٹ، جامعہ سراجیہ ڈیرہ اسماعیل خان، جامعہ فاروقیہ لاہور میں بڑے احتجاجی پروگرام ہوئے، انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے مرکزی امیر مولانا عبدالحفیظ مکی، سیکرٹری جنرل ڈاکٹر احمد علی سراج، مولانا محمد الیاس چنیوٹی، جنرل سیکرٹری مولانا صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی، مولانا یونس حسن، مرکزی سیکرٹری اطلاعات مولانا صاحبزادہ عاصم مخدوم نے احتجاج اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت ڈنمارک کے سفیر کو ملک بدر کرکے سفارتی تعلقات فی الفور ختم کرے۔ عالم اسلام سے معافی نہ مانگی گئی تو غلامان رسول پوری دنیا میں احتجاج کریں گے۔ چھانگا مانگا سے نامہ نگار کے مطابق گستاخانہ خاکوں کے خلاف ریلی نکالی گئی جس کی قیادت مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع قصور کے امیر مولانا محمد شفیع اور اہل حدیث یوتھ فورس ضلع قصور کے صدر خلیل الرحمٰن ثاقب نے کی۔ دریں اثناء تمام اہل حدیث مساجد کا اجتماعی خطبہ مبارک مسجد اہل حدیث میں ہوا۔ جمعیت علماء اسلام (س) کے زیراہتمام ملک بھر میں خاکوں کی اشاعت کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا۔ جمعیت علماء اسلام کے سربراہ سینیٹر قائد جمعیت مولانا سمیع الحق مرکزی رہنماؤں، مولانا محمد اجمل قادری و دیگر احتجاجی اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گستاخانہ خاکے اُمت مسلمہ کے لئے بہت بڑا چیلنج ہے۔ گوجرانوالہ سے نمائندہ خصوصی کے مطابق کل جماعتی تحفظ ناموس رسالت کے زیراہتمام بعد از نماز جمعہ ۳ بجے شیرانوالہ سے زیر قیادت ضلعی رہنما تحفظ ناموس رسالت ایک بھرپور ریلی نکالی گئی۔ سابق ممبر قومی اسمبلی قاضی حمید اللہ ضلعی صدر مجلس تحفظ ناموس رسالت، مولانا محمد مشتاق چیمہ، نائب صدر بلال قدرت بٹ، جنرل سیکرٹری بابر رضوان باجوہ، ڈاکٹر عبدالمعین اور مذہبی سکالر علامہ زاہد الراشدی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اہل یورپ کے پس پردہ کچھ اور مقاصد ہیں۔ تاہم مسلمان کسی صورت بھی اپنے پیارے آقا کی توہین اور قرآن مجید کی توہین برداشت نہیں کرسکتے۔اور مرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ ان رہنماؤں نے عوام سے ایک قرارداد کے ذریعے ڈنمارک کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنے کی اپیل کی۔ مولانا زاہد الراشدی نے کہا۔ او آئی سی دنیا بھر کے مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے ہالینڈ اور ڈنمارک کے

ساتھ دنیا بھر کے مسلمانوں کی طرف مکمل بائیکاٹ کا فیصلہ کریں۔

۱۷؍مارچ ۲۰۰۸ء

فیصل آباد: انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ ورلڈ کے امیر مولانا عبدالحفیظ مکی، مولانا الیاس چنیوٹی، ایم پی اے سیکرٹری جنرل احمد علی سراج، صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی اور صدر سپاہ صحابہ مولانا محمد احمد لدھیانوی نے کہا ہے کہ ڈنمارک کے اخبارات نے توہین آمیز خاکوں کی دوبارہ اشاعت اور ہالینڈ میں شرانگیز فلم ریلیز کرنے کے خلاف بین الاقوامی سطح پر تحریک چلانے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اس سلسلے میں ۲۰ مارچ کو لندن میں سیرت کانفرنس کا انعقاد کیا جائے گا اور پھر یورپ بھر میں بھی احتجاجی آواز اٹھائی جائے گی۔

۱۷؍مارچ ۲۰۰۸ء

ڈنمارک کی جانب سے توہین آمیز خاکوں کے خلاف لاہور، اسلام آباد اور کراچی سمیت کئی شہروں میں زبردست مظاہرے کئے گئے۔ مظاہرین ڈنمارک سے سفارتی تعلقات ختم کر کے سفیر کی ملک بدری اور ڈنمارک کی اشیاء کے مکمل بائیکاٹ کا مطالبہ کر رہے تھے۔

۱۸؍مارچ ۲۰۰۸ء

مسلم لیگ (ن) کی مذہبی اُمور کمیٹی پنجاب کے زیر اہتمام پریس کلب کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرے کی قیادت شہزادی کبیر اور راحت افزا نے کی۔ مظاہرین ڈنمارک کے ساتھ سفارتی اور تجارتی تعلقات ختم کرنے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ شہزادی کبیر اور راحت افزا نے کہا کہ ڈنمارک کے اخبارات نے توہین آمیز خاکے شائع کر کے ملت اسلامیہ کے جذبات کو بھڑکایا ہے۔ لاہور میں ریلی کی قیادت اسلامی جمعیت طلبہ کے ناظم اعلیٰ عتیق الرحمن نے کی۔ ناظم لاہور عبدالباسط اور ناظم پنجاب یونیورسٹی زاہد نوید نے کہا کہ توہین آمیز خاکوں کے معاملے پر مسلم ممالک کے حکمرانوں نے مجرمانہ غفلت کا مظاہرہ کیا۔

۱۹؍مارچ ۲۰۰۸ء

ڈنمارک کے اخبارات میں توہین آمیز خاکوں اور ہالینڈ میں اسلام مخالف فلم کی نمائش کے خلاف اسلامی جمعیت طلبہ کے زیر اہتمام ہزاروں طلباء نے پنجاب یونیورسٹی سے مسجد شہدا تک احتجاجی ریلی نکالی۔ ریلی کے شرکاء نے مسجد شہدا کے باہر دھرنا دیا اور گستاخ رسول کا پتلا بھی نذر آتش کیا۔

۲۰؍مارچ ۲۰۰۸ء

لاہور توہین آمیز خاکوں کی اشاعت اور شرانگیز فلم کے خلاف ملک بھر میں احتجاج کا سلسلہ جاری ہے۔ کئی شہروں میں ریلیاں اور جلوس نکالے گئے اور دھرنے دیے گئے۔ جماعۃ الدعوۃ کے زیر اہتمام لاہور، شاہ جیونہ میں حرمت رسول ﷺ کانفرنسیں منعقد کی گئی۔ ملتان اور فیصل آباد میں اساتذہ اور انجمن طلباء اسلام نے مظاہرے کئے۔ کوئٹہ میں بولان میڈیکل کالج کے طلباء نے پریس کلب کے باہر مظاہرہ کیا۔

۲۱؍مارچ ۲۰۰۸ء

قاہرہ القاعدہ کے سربراہ اسامہ بن لادن نے کہا کہ توہین آمیز خاکوں کی اشاعت مسلمانوں کے خلاف صلیبی جنگ کا حصہ ہے اور اس سازش میں پوپ بنی ڈکٹ ملوث ہیں۔ اسامہ بن لادن نے یہ بات ویب سائٹ پر جاری کیے گئے آڈیو پیغام میں کہی۔ جو عراق جنگ کے پانچ سال مکمل ہونے پر جاری کیا گیا ہے۔

۲۳؍مارچ ۲۰۰۸ء

جماعۃ الدعوۃ پاکستان کے امیر پروفیسر حافظ محمد سعید نے کہا ہے کہ توہین آمیز خاکوں کی اشاعت اسلام اور مسلمانوں کے خلاف گہری سازشوں کا حصہ ہے، بیرونی قوتیں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جنگ کا رشتہ مذہب سے جوڑنے کی کوشش کر رہی ہیں، مسلم حکمران و عوام سیرت کے پیغام کو دنیا میں عام کریں۔ وہ جامع مسجد القادسیہ میں خطبہ جمعہ کے دوران خطاب کر رہے تھے۔

۲۴؍مارچ ۲۰۰۸ء

لاہور میں شباب ملی کے زیر اہتمام ریلی نکالی گئی۔ جس میں سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔ مظاہرین نے بینرز اور جھنڈے اٹھا رکھے تھے۔ ریلی سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے مطالبہ کیا کہ حکومت پاکستان ڈنمارک اور ہالینڈ کے سفیروں کو ملک بدر کرے ورنہ اسلام آباد میں دونوں ممالک کے سفارت خانوں کا گھیراؤ کریں گے۔

۲۵؍مارچ ۲۰۰۸ء

القاعدہ کے رہنما ایمن الظواہری نے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ غزہ کی پٹی پر اسرائیلی جارحیت کے خلاف دنیا بھر میں صیہونی اور مغربی مفادات کو نشانہ بنائیں۔

۲۹؍مارچ ۲۰۰۸ء

لاہور، اسلام آباد ہالینڈ کے رکن پارلیمنٹ گیرٹ وائلڈر کی جانب سے اسلام کے بارے میں توہین آمیز فلم کو انٹرنیٹ پر جاری کرنے اور ڈنمارک میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف لاہور سمیت کئی شہروں میں احتجاجی ریلیاں نکالی گئیں۔ پاکستان نے واقعہ پر شدید احتجاج کرتے ہوئے ہالینڈ کے سفیر کو دفتر خارجہ طلب کر کے رکن پارلیمنٹ کے اس فعل کی شدید مذمت کی ہے۔ ہالینڈ کے سفیر کو جمعہ کو دفتر خارجہ طلب کیا گیا اور فلم ریلیز کرنے کے اقدام پر اور وزارت خارجہ کے ایڈیشنل سیکرٹری برائے یورپ نے ان سے شدید احتجاج کیا۔

۳۱؍مارچ ۲۰۰۸ء

حرمت رسول ﷺ کنونشن میں علماء کرام اور قائدین نے الیکٹرانک میڈیا مالکان سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے ٹی وی چینلوں پر ناموس رسالت ﷺ پر انگلی اٹھانے والے ممالک کے معاشی اور سفارتی بائیکاٹ کے لئے مستقل مہم چلائیں۔ سابق صدر پاکستان محمد رفیق تارڑ نے علالت کے باوجود جماعۃ الدعوۃ کے حرمت رسول ﷺ میں شرکت کی اور خطاب کیا۔ سکیورٹی کے سخت انتظامات کئے گئے تھے۔ ہر شخص کو تلاشی کے بعد مرکز القادسیہ کے اندر جانے کی

اجازت دی گئی۔ علماء کنونشن میں پاس کی گئی قرارداد پر پروگرام میں شریک سبھی دینی جماعتوں کے مرکزی قائدین جید علمائے کرام شیوخ الحدیث اور مدارس دینیہ کے مہتمم حضرات نے دستخط کئے۔ مولانا امیر حمزہ نے محمد رفیق تارڑ کو خطاب کے لئے دعوت دیتے ہوئے کہا کہ گستاخانہ خاکے شائع کرنے والوں نے پرویز مشرف کو ان کی جگہ ایوان ور میں بٹھایا تھا لیکن اب وقت آ گیا ہے کہ جلد رفیق تارڑ صاحب پھر صدارت کی کرسی پر فائز ہوں گے اس پر شرکاء نے بلند آواز میں ان شاء اللہ کہا۔

۳۱ر مارچ ۲۰۰۸ء

جماعۃ الدعوۃ لاہور کے زیر اہتمام ملک گیر 'حرمت رسول ﷺ' کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا ہے کہ وزیر اعظم نے ۱۰۰ دن کی ترجیحات میں حرمت رسول ﷺ کا معاملہ شامل نہ کر کے قوم کو مایوس کیا اور اگر ناموس رسالت ﷺ حکمرانوں کی ترجیحات میں شامل نہیں تو ہمارا ان کے ساتھ چلنا مشکل ہو جائے گا۔ ڈنمارک اور ہالینڈ کے خلاف جہاد کا اعلان کیا جائے۔ پارلیمنٹ گستاخی میں ملوث ممالک سے سفارتی تعلقات منقطع کرنے کا قانون بنائے۔ محمدی کلچر عام اور مغربی کلچر کا خاتمہ کیا جائے۔ پاکستان کا ایٹم بم اور کہیں استعمال ہو یا نہ حرمت رسول ﷺ کے مسئلے پر ضرور استعمال ہونا چاہئے۔ ان خیالات کا اظہار کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے سابق صدر پاکستان محمد رفیق تارڑ، امیر جماعۃ الدعوۃ پروفیسر حافظ محمد سعید، امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پروفیسر ساجد میر، جے یو آئی کے سربراہ مولانا سمیع الحق، نائب امیر جماعت اسلامی مولانا اسلم سلیمی، جے یو آئی (ف) کے راہنما مولانا امجد خان، شیعہ پولیٹیکل پارٹی کے سربراہ علامہ نوبہار شاہ، جے یو پی نفاذ شریعت کے انجینئر سلیم اللہ خاں، جماعۃ الدعوۃ کے مرکزی رہنما پروفیسر عبدالرحمٰن مکی، جامعہ اشرفیہ کے نائب مہتمم مولانا فضل الرحیم، اتحاد العلماء کے صدر مولانا عبدالمالک اور دیگر نے خطاب کیا۔ کنونشن میں ملک بھر سے سینکڑوں علمائے کرام اور آئمہ مساجد نے شرکت کی۔ پروفیسر ساجد میر نے اپنے خطاب میں کہا کہ مغرب میں بار بار گستاخی رسول کا ارتکاب اس لئے کیا جا رہا ہے کہ رفتہ رفتہ مسلمان ان گستاخیوں کے عادی ہو جائیں اور ان کے دلوں سے محبت رسول ﷺ کا جذبہ ختم ہو جائے۔ حالانکہ یہ ان کی بھول ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئین اور پارلیمنٹ کی بالادستی ججوں کی بحالی ملک سے دہشت گردی کا خاتمہ سب انتہائی معاملات اور ترجیحات ہیں، لیکن ان میں اہم ترین مسئلہ حرمت رسول کا ہے جو نئی حکومت کی ترجیحات میں کہیں نظر نہیں آتا۔ پروفیسر حافظ عبدالرحمٰن مکی نے کہا کہ حرمت رسول ﷺ کے مسئلہ پر مسلمان حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا کردار ادا کریں۔ مولانا خورشید احمد گنگوہی نے کہا کہ مسلم حکمران و عوام موجودہ حالات کا جرأت سے مقابلہ کریں۔ حمید الدین المشرقی نے کہا کہ مسلم حکمران متحد ہو جائیں تو ڈنمارک اور ہالینڈ جیسے ملکوں کو بھی گستاخی کی جرات نہ ہو۔ مولانا فضل الرحیم اشرفی نے کہا کہ مسلم اُمہ متحد اور بیدار ہو جائیں۔ مسلمان محمد رسول اللہ ﷺ سمیت تمام انبیاء کرام کی حرمت کو اپنے ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں، لیکن رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی پر پوپ بینی ڈکٹ اور دیگر سرکردہ عیسائی علماء کی مجرمانہ خاموشی ان کے کردار پر ایک سوالیہ نشان ہے۔ انہیں چاہئے کہ اپنی پوزیشن واضح کریں۔ ورنہ مسلمان یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوں گے کہ پوپ کے اسلام مخالف ریمارکس اس منظم مہم کا حصہ ہے جو مغرب میں اسلام کے خلاف برپا ہے۔

یکم اپریل ۲۰۰۸ء

لاہور، برلن، دمشق، تہران، جرمنی کے ایک تھیٹر میں شاتم رسول مسلمان رُشدی کی توہین آمیز کتاب پر مبنی ڈرامہ چلا دیا گیا۔عرب لیگ کی جانب سے یورپ میں بڑھتے ہوئے اسلام مخالف اقدامات پر تشویش کا اظہار اُردن کے کئی ارکان پارلیمنٹ نے ہالینڈ سے سفارتی تعلقات ختم کرنے کا مطالبہ کردیا۔ جماعۃ الدعوۃ پاکستان کے امیر پروفیسر حافظ محمد سعید نے کہا ہے کہ جرمنی کی طرف سے سلمان رشدی کا توہین آمیز ڈرامہ دکھانا یورپ کی اسلام مخالف مہم کا حصہ ہے۔سوڈان کے صدر عمر البشیر نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ توہین آمیز اقدامات پر مسلمانوں کو ہالینڈ کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا چاہئے۔ہالینڈ کے وزیر خارجہ میکسیم ورسکن نے پیر کے روز مسلمان ممالک کے وزراء سے ملاقات کرکے ہالینڈ کے رکن پارلیمنٹ کی توہین آمیز فلم پر مسلمانوں کے غم و غصے کو کم کرنے کی کوشش کی اور ان سے کہا کہ وہ ہالینڈ کے شہریوں اور املاک کے تحفظ کو یقینی بنانے میں کردار ادا کیں۔

۵؍اپریل ۲۰۰۸ء

ڈنمارک میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت اور ہالینڈ میں مذہبی منافرت پر مبنی فلم کی تیاری پر لاہور بار ایسوسی ایشن نے متفقہ طور پر قراردادیں منظور کیں کہ ان ممالک کے سفیروں کو ملک بدر کرکے سفارتی تعلقات ختم کئے جائیں اور ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے۔لاہور بار نے یہ قراردادیں جنرل ہاؤس کے ایک اجلاس کے دوران منظور کیں۔

[روزنامہ ’جنگ‘، لاہور]

۲۰؍فروری ۲۰۰۸ء

پاکستان نے ڈنمارک کے ناظم الامور کو دفتر خارجہ میں طلب کرکے ڈنمارک میں توہین آمیز خاکوں کی دوبارہ اشاعت پر شدید احتجاج کیا ہے۔ وزارت خارجہ کے ایڈیشنل سیکرٹری (یورپ) اکبر زیب نے منگل کو ڈنمارک کے ناظم الامور کو دفتر طلب کیا اور اس واقعہ پر احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ خاکوں کی دوبارہ اشاعت سے دنیا بھر میں مسلمانوں کے جذبات کو شدید ٹھیس پہنچی ہے۔انہوں نے کہا کہ ہم پریس کی آزادی کو مقدم سمجھتے ہیں۔مگر اظہار رائے کی آزادی دیگر مذہب کی توہین اور انہیں بدنام کرنے کا لائسنس نہیں ہونا چاہئے۔

۲۵؍فروری ۲۰۰۸ء

سنی تحریک کے ڈویژنل کنوینر علامہ مجاہد عبدالرسول خان کی قیادت میں گذشتہ روز پریس کلب کے باہر ڈنمارک کے خلاف توہین آمیز خاکے شائع کرنے پر زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔

۲۶؍فروری ۲۰۰۸ء

نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کی شان میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف لاہور پریس کلب کے باہر علما کرام و مذہبی وسیاسی جماعتوں کے قائدین نے احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ یہودی لابی اور دیگر غیر مسلم نبی پاک کی شان میں گاہے بگاہے گستاخی کرکے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچا کر انہیں آہستہ آہستہ اپنے اقدام سے عاری

کرنے کی سازش میں مصروف ہے۔مگر وہ ایسے مذموم ارادے میں کبھی کامیاب نہیں ہوسکیں گے۔

۲۸؍فروری ۲۰۰۸ء

ڈنمارک کے اخبارات میں گستاخانہ خاکے جاری کرنے والوں کے خلاف حکومتی سطح پر سخت اقدامات کئے جائیں گے تاکہ آئندہ کسی کو ناپاک جسارت کی جرأت نہ ہوسکے۔ان خیالات کا اظہار مرکزی صدر پیغام یونین ایس ڈی ثاقب نے یونین لاہور کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

۲۹؍فروری ۲۰۰۸ء

تنظیم اسلامی لاہور کے زیراہتمام آج بعد نماز عصر پریس کلب لاہور کے باہر نبی کریم ﷺ کے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف پرامن مظاہرہ کیا گیا۔تنظیم اسلامی کے رہنما حبیب الرحمٰن، ڈاکٹر غلام مرتضیٰ نے کہا کہ توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف شدید ردعمل ہمارے ایمان کا تقاضا ہے لیکن محض احتجاج مظاہروں اور مذمتی بیان سے یہ سلسلہ رک نہیں سکتا۔

یکم مارچ ۲۰۰۸ء

یورپی ممالک ڈنمارک کی جانب سے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف ملک بھر میں دینی و مذہبی جماعتوں نے یوم احتجاج منایا۔اسلام آباد پریس کلب کے سامنے اسلامی جمعیت طلبہ کے کارکنوں نے احتجاجی مظاہرہ کیا۔جماعت اہلحدیث پاکستان ،عالمی تنظیم اہل سنت ،انجمن فدائیان مصطفیٰ تنظیم،اسلامی جمعیت علما پاکستان (نورانی گروپ) جماعت اسلامی، جمعیت علماء اسلام اور دیگر تنظیموں کی طرف سے گذشتہ روز ریلیاں نکالی گئیں اور مظاہرے کیے گئے ۔حافظ ابتسام الٰہی ظہیر نے جماعت اہلحدیث پاکستان کی طرف سے بھی گذشتہ روز جامع القدس چوک دالگراں میں حافظ عبدالغفار روپڑی کی قیادت میں مظاہرہ کیا۔

۶؍مارچ ۲۰۰۸ء

افغان صوبے لوگر میں سینکڑوں افغانیوں نے قرآن پاک سے متعلق متنازعہ فلم اور گستاخانہ خاکوں کی دوبارہ اشاعت پراحتجاجی مظاہرہ کیا اور ہالینڈ، ڈنمارک کے پرچم جلائے اور دونوں ملکوں کی فوج سے افغانستان سے نکلنے کا مطالبہ کیا۔پاکستان نے قرآن پاک سے متعلق ہالینڈ کے رکن پارلیمنٹ گیرٹ ولڈرز کی طرف سے متنازع فلم بنانے اور اس کی ممکنہ نمائش کے خلاف ہالینڈ کے سفیر کو دفتر خارجہ طلب کر کے احتجاج کیا ہے۔دفتر خارجہ کے ترجمان محمد صادق نے ہفتہ وار بریفنگ میں بتایا کہ گستاخانہ فلم اور خاکوں کے خلاف پاکستان کا اسلامی ممالک سے رابطہ ہے۔یہ مسئلہ اوآئی سی سربراہ اجلاس میں اٹھایا جائے گا۔

۷؍مارچ ۲۰۰۸ء

جماعت اسلامی کے سیکرٹری جنرل سید منور حسن نے کہا کہ تحفظ حرمت رسول ﷺ پر ملکی اور عالمی سطح پر قانون سازی کرنے کی ضرورت ہے۔حرمت رسول ﷺ سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

صرف مسلمانوں کے لیے ہی قابل احترام شخصیت نہیں ہیں بلکہ پوری انسانیت کے لئے راہبر ہیں۔ عیسائیوں اور دیگر مذاہب کے ماہرین نے نبی پاک ﷺ کی سیرت طیبہ پر شاندار کتب تحریر کی ہیں۔

۱۴ر مارچ ۲۰۰۸ء

تحفظ ناموس رسالت ﷺ محاذ کے ڈاکٹر سرفراز نعیمی، مولانا طاہر تبسم، صاحبزادہ رضاء المصطفیٰ، مولانا نعیم نوری، پیر اطہر قادری، صاحبزادہ مختار رضوی، مولانا محمد اجمل گیلانی، صاحبزادہ شاہد گردیزی، مولانا محمد علی نقشبندی، انجینئر سلیم اللہ خاں، قاری محمد خان قادری، مولانا عبدالخالق، مولانا ضیاء الحق نقشبندی نے گزشتہ روز ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ۲۰۰۶ء میں یورپی ممالک میں توہین رسالت پر مبنی خاکے شائع ہونے پر یہ خیال کیا گیا تھا کہ یہ کسی کارٹونسٹ کی ذاتی حرکت یا اخبارات کی سازش تھی لیکن ان ہی خاکوں کو دوبارہ شائع کرنا اس امر کی غمازی کر رہا ہے یہ توہین رسالت کی عالمی تحریک نو کا حصہ ہے۔

۱۵ر مارچ ۲۰۰۸ء

ڈنمارک کے اخبارات میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف ملک بھر میں احتجاج کیا گیا۔ کراچی میں کاروباری زندگی معطل رہی تمام بڑی مارکیٹیں اور بازار بند رہے۔ بسوں اور منی بسوں کو نذر آتش کیا گیا اور فائرنگ کے مختلف واقعات میں پانچ افراد زخمی ہوگئے۔

۱۶ر مارچ ۲۰۰۸ء

لاہور توہین آمیز خاکوں اور اسلام مخالف فلم کے خلاف گذشتہ روز لاہور میں تحفظ ناموس رسالت محاذ اور جمعیت طلبہ اسلام کے زیر اہتمام احتجاجی ریلی نکالی گئی۔

۲۱ر مارچ ۲۰۰۸ء

صدر اور وزیر اعظم پاکستان نے قوم پر زور دیا ہے کہ آپس میں اتفاق واتحاد پیدا کیا جائے۔ اعلیٰ انسانی اقدار کو فروغ دیتے ہوئے قانون اور اعلیٰ اخلاق کی بالادستی کو یقینی بنایا جائے۔ مسلمانان عالم شانِ رسالت میں گستاخی برداشت نہیں کریں گے۔

۷ر اپریل ۲۰۰۸ء

ڈنمارک کے اخبارات میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت اور ہالینڈ میں قرآن کی توہین پر مبنی فلم کے اجراء کے خلاف جماعت اسلامی کراچی کے تحت مزار قائد سے ٹاور تک منعقد ہونے والے 'شان مصطفیٰ مارچ' میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ مارچ کی قیادت جماعت اسلامی کے مرکزی جنرل سیکرٹری سید منور حسن نے کی۔ شانِ مصطفیٰ مارچ میں ہر وابستگی سے بالاتر ہو کر پاکستان پیپلز پارٹی، مسلم لیگ (ن) پاکستان تحریک انصاف، عوامی نیشنل پارٹی، پختون خواہ ملی پارٹی، سنی تحریک، جمعیت علماء اسلام (ف) جمعیت علما پاکستان، مرکزی جمعیت اہلحدیث، اسلامی تحریک پاکستان، مجلس تحفظ ختم نبوت بنوری ٹاؤن، جمعیت غرباء اہلحدیث اور دیگر مذہبی وسیاسی جماعتوں سے وابستہ افراد نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

۸/اپریل ۲۰۰۸ء

شیعہ رہنما علامہ سید افتخار حسین نقوی نجفی نے علامہ جاوید اکبر ساقی، علامہ کاظم رضا نقوی اور دیگر علماء کے ہمراہ گذشتہ روز ایک مقامی ہوٹل میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم ملت اسلامیہ پاکستان کی طرف سے تمام مسلم ممالک سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ڈنمارک اور تمام ایسے مغربی ممالک جو توہین آمیز خاکوں جیسی جسارت کرنے والوں کی سرپرستی کررہے ہیں ان سب کے خلاف متفقہ طور پر مسلم اُمہ کی خواہشات کے مطابق اقدامات کئے جائیں۔

۱۶/اپریل ۲۰۰۸ء

قومی اسمبلی نے ڈنمارک کے اخبارات میں گستاخانہ خاکوں اور ہالینڈ کی پارلیمنٹ کے رکن کی طرف سے متنازعہ فلم کے خلاف قرارداد مذمت متفقہ طور پر منظور کرلی۔ منگل کو مسلم لیگ (ن) کے رکن صاحبزادہ محمد فضل کریم نے قرارداد پیش کی کہ نبی ﷺ کی شان میں توہین آمیز اور گستاخانہ خاکوں کی اشاعت ایوان پرزور مذمت کرتا ہے اور اقوام متحدہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ اپنے تمام چارٹر میں تمام انبیاء کی شان میں گستاخیوں کو روکنے اور ان کی عزت وعصمت کو یقینی بنانے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔ وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات شیری رحمٰن نے ایوان میں متفقہ قرارداد پڑھی، جس میں کہا گیا ہے کہ ڈنمارک کے اخبارات میں نبی کریم ﷺ کی شان میں توہین آمیز خاکوں اور ہالینڈ کے پارلیمنٹیرین گیرٹ وائلڈر کی فلم کے اجراء سے پوری دنیا کے مسلمانوں کے جذبات کی دل آزاری ہوئی ہے۔

۴/مئی ۲۰۰۸ء

کراچی میں تحفظ ناموس رسالت ریلی میں حکومت سے ایک ماہ کے اندر ڈنمارک، ناروے، جرمنی اور ہالینڈ کے سفارت خانے بند کرنے کا مطالبہ کردیا۔ تحفظ ناموس رسالت ایکشن کمیٹی کے زیراہتمام کراچی میں مزار قائد سے تبت سنٹر تک ریلی نکالی گئی جس کی قیادت مذہبی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے علمائے کرام نے کی۔

مذکورہ بالا اخبارات کے احوال وبیانات سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ پاکستانی مسلمان ابھی اپنے دلوں میں محبت رسول ﷺ کی شمع فروزاں کیے ہوئے ہیں اور ناموسِ رسالت کے معاملہ میں کسی قسم کی مداہنت یا کمپرومائز کے لیے ہرگز تیار نہیں اور اس طرح کے معاملات جو کہ پاکستانی مسلمانوں کے مابین اشتراک کی حیثیت رکھتے ہیں ان کا اس کے دفاع میں یک زبان ہونا فرقہ واریت کے خاتمے کے لیے ایک اچھا شگون ہے اور مسلمانانِ پاکستان ہمیشہ سے اپنے مقتدر طبقہ کو توہین رسالت جیسے مسائل پر مداہنت اختیار نہ کرنے اور اپنے طرف سے جانی ومالی تعاون کی پیش کش کرتے آئے ہیں۔

............*

حافظ محمد اَحمد بھٹی☆

توہین رِسالت ﷺ اور مغربی رواداری

تمام باطل قوتیں اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ مسلمانوں کے نزدیک محمد کی ذات بابرکات مرکز ملت کی حیثیت رکھتی ہے اور ان سے محبت وعقیدت مسلمان اپنے ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں اور یہی وہ مرکز محبت ہے جس کے لیے مسلمان یہ برداشت کر لیتے ہیں کہ ان کے جسم تختہ دار پر جھولتے ہیں تو جھول جائیں، مگر یہ گوارا نہیں کرتے کہ محمد ﷺ کی ناموس وحرمت کے خلاف ایک حرف بھی بولا جائے۔

یہ پاکستان کے مسلمانوں کی آپ ﷺ سے محبت ہی تھی کہ پاکستان میں گستاخ رسول کی سزا 'موت' کا باقاعدہ قانون بنوایا گیا اور مغرب ویورپ کی طرف سے پاکستان میں اس قانون کو ختم کرنے کے لیے رواداری کے نام پر درپردہ کی جانے والی کوششیں کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں۔

آج رواداری کے نام پر اُمت کی رگوں سے جوہر غیرت اور عقیدت رسول کا خاتمہ کرنے کی بھیانک سازش ہو رہی ہے اور اُمت کو اس بات کا درس دیا جا رہا ہے کہ جس طرح اَقوام عالم اور مذاہب عالم سے رواداری مسلمانوں کا شیوہ ہے۔ اسی طرح گستاخی رسول کو بھی رواداری کی وجہ سے برداشت کر لینا چاہیے، کیونکہ یہ گستاخی آزادی تحریر وتقریر کے انسانی حق کی رو سے درست ہے کتنی عجیب منطق ہے۔ گستاخی کہیں ہو، کیسی بھی ہو اسے آج کسی بھی انسان کے لیے روا نہیں رکھا گیا۔ چہ جائیکہ وہ گستاخی ایک اَرب سے زائد انسانوں کی جان سے عزیز تر ہستی کی کی جائے۔

ہمیں بسر وچشم تسلیم ہے کہ حضور اَقدس کی حیات مبارکہ شفقت ورحمت، عفوودرگزر، محبت مؤدت، اَخلاق کریمانہ اور خصائل رحیمانہ کا بہترین نمونہ ہے، مگر ان تمام صفات مبارکہ کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ان پہلوؤں کو بنیاد بنا کر گستاخ رسول کے لیے درگزر کی راہیں تلاش کی جائیں اور آپ ﷺ کی سیرت طیبہ میں جو دینی غیرت کا روشن باب ہے اس پر بھی انصاف پسندی، وسیع النظری اور رواداری کا پردہ ڈال کر ڈھانپ دیا جائے۔

یہ بجا کہ آپ ﷺ نے اپنی ذات کے لیے عفوودرگزر کی بے پایاں مثالیں قائم فرمائیں، لیکن جب توقیر رسالت پر حملہ ہو، محرمات الٰہی پہ زد پڑے، شعائر اللہ کی بے حرمتی ہو یا حق وباطل کے خلط ملط ہو جانے کا اندیشہ ہو، وہاں آپ سے کسی قسم کی وسیع النظری یا رواداری منقول نہیں۔ بلکہ ان مقامات پر آپ نے باطل کے ساتھ ادنیٰ سا 'کمپرومائز' بھی برداشت نہ فرمایا۔ تریسٹھ سال پر محیط آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کا لمحہ لمحہ ہمارے سامنے ہے۔ آپ کی زندگی (سیرت طیبہ) کا مطالعہ یہ بتلاتا ہے کہ آپ نے ساری زندگی انتقامی رویہ اختیار نہیں کیا۔ تاریخ اس پر شاہد ہے کہ آپ ﷺ کی گستاخی ہمیشہ اسلام پر شب خون تصور کی جاتی رہی ہے اور اِسلامیان عالم نے ایسے گستاخان وقت کا ہمیشہ پوری ہمت اور جذبے سے خاتمہ کیا۔ ذیل کی سطور میں چند ایسی مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

☆ فاضل کلیۃ القرآن الکریم، جامعہ لاہور الاسلامیہ، لاہور

- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کون ہے جو کعب بن اشرف سے نبٹے؟اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ایذا دی ہے۔محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں یہ کام کروں گا اور کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں اس کو قتل کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ پھر آپ ﷺ مجھے اجازت دیں کہ میں خلاف واقعہ (بہانے کے طور پر) کچھ کہوں۔آپ ﷺ نے فرمایا: کہہ دینا۔محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کعب بن اشرف کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہمیں ایک وسق یا دو وسق غلہ قرض دے دو۔کعب نے کہا اپنی عورتیں میرے پاس گروی رکھ دو۔کہنے لگے تم عرب کے حسین ترین آدمی ہو ہم اپنی عورتیں تمہارے پاس گروی نہیں رکھ سکتے کہ وہ ایک دو وسق کے لیے گروی بنیں یہ ہمارے لیے رسوائی کی بات ہے،لیکن ہم اپنا اسلحہ گروی رکھ سکتے ہیں۔یہ وعدہ لے کر اس کے پاس سے چلے گئے،دوبارہ اس کے پاس آئے اور اسے قتل کر دیا،پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انہیں بھی اس کے قتل کی خبر دی۔'' [صحيح البخاري:٢٥١٠، ٤٠٣٧]
- ایسے ہی گستاخِ رسول ﷺ عبداللہ بن خطل کو صحابی رسول سعید بن حریث رضی اللہ عنہ نے بیت اللہ کے پردوں سے چمٹے ہوئے قتل کیا تھا۔ [صحيح البخاري:٤٠٣٧]
- ۱۹۲۰ء، ۱۹۳۰ء میں برطانوی دورِ حکومت میں ہندوؤں کی طرف سے توہین رسالت کے متعدد واقعات پیش آئے چنانچہ توہین رسالت کے مرتکبین کو مسلمانوں نے موت کے گھاٹ اُتار دیا۔قتل کرنے والے مسلمانوں پر برطانوی حکومت کی طرف سے مقدمات چلائے گئے اور انہیں تعزیرات ہند ۱۸۶۰ء کے تحت موت کی سزا دی گئی۔پھانسی پانے والے تمام مسلمانوں کو ایشیاء کے مسلمانوں نے قومی ہیروز کا درجہ دیا۔ان میں غازی علم دین شہید خاص طور پر قابل ذکر ہیں جو ایک اَن پڑھ بڑھئی نوجوان تھا۔جس نے ۶؍ اپریل ۱۹۲۹ء کو لاہور میں گستاخ رسول ہندو راج پال کو قتل کیا۔یاد رہے کہ غازی علم دین شہید کی سزائے موت کے خلاف آخری اپیل خود محمد علی جناح نے کی جب غازی کی اپیل مسترد ہوئی اور ۳۱؍ اکتوبر ۱۹۲۹ء کو تختہ دار پر لٹکایا گیا تو علامہ اقبالؒ کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ انہوں نے کہا: ''ہم محض باتیں کرتے رہ گئے جب کہ ترکھان کا بیٹا بازی لے گیا۔''

[فقیر سید وحید الدین، روزگار فقیر، لاہور، لائن آرٹ پریس، ۱۹۹۵ء، ۲/۳۰، ۳۹]

- ستمبر ۱۹۳۴ء میں کراچی کے ایک ہندو وکیل نتھو رام نے حضور ﷺ کے لیے توہین آمیز کلمات استعمال کیے تو ایک نوجوان عبدالقیوم نے بھری عدالت میں اس بدبخت کو قتل کر دیا تھا اور عبدالقیوم کو پھانسی کی سزا دی گئی۔

ان شہیدانِ ملت کے لیے اقبال نے کہا تھا:

اِن شہیدوں کی دیت اہل کلیسا سے نہ مانگ
قدر و قیمت میں خوں جن کا حرم سے بڑھ کے

آج مغرب رواداری اور وسیع النظری کی آڑ میں مسلمانوں کے ایک ایک کر کے تمام شعائر کو مٹا دینا چاہتا ہے وہ چاہتا ہے کہ دنیائے کائنات میں اُندلس کی طرح ایک بھی اسلام کا نام لیوا نہ رہے۔

مغرب کا آزادی صحافت اور رواداری کا واویلا صرف مسلمانوں کے لیے ہے جہاں اسلام کی اشاعت کی بات ہوتی ہے یہ کسی نہ کسی بہانے سے اسلام کے خلاف کوئی نہ کوئی ایشو کھڑا کر دیتا ہے اور اسے دہشت گردی کا نام دے کر

دبانے کی کوشش میں رہتا ہے جبکہ جہاں اس کے مفاد اور اسلام کو دبانے کے اقدامات ہو رہے ہوں تو وہاں گونگے شیطان کا کردار ادا کرتے ہوئے چپ سادھ لیتا ہے بلکہ در پردہ اپنے تمام لشکروں کے ساتھ میدان میں اتر آتا ہے۔ مغرب کا یہ دوہرا معیار اہلِ خرد سے ڈھکی چھپی بات نہیں ہے جس کی مثالیں تاریخ میں محفوظ ہیں ان کے دوہرے معیار کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ

⊙ ۱۹۷۷ء میں امریکی یہودیوں نے ایک فلم بنائی جس کا نام 'محمد پیغمبر خدا' تھا۔ مسلمانوں نے شدید احتجاج کیا، لیکن یہ بند نہ کی گئی تو ایک غیور مسلمان خلیفہ حماس عبدالخالص نے واشنگٹن میں چند یہودی افسروں کو یرغمال بنا کر مسلمانوں کا مطالبہ تسلیم کروایا، مگر بعد میں خلیفہ حماس ہی نہیں، بلکہ اس کی بیوی اور تین معصوم بچوں کو بھی شہید کر دیا گیا۔ کیا یہ بھی رواداری تھی؟

⊙ جولائی ۱۹۹۷ء میں ایک یہودی عورت نے نبی کریم ﷺ کی گستاخی دیواروں پر توہین آمیز پوسٹر آویزاں کر کے کی۔ جسے نیویارک سے شائع ہونے والے معروف یہودی ہفت روزہ 'جیوش ویک' نے 'مجاہدہ' قرار دیتے ہوئے اس پر طویل اداریہ تحریر کیا۔ کیا یہ بھی رواداری تھی؟

⊙ اسرائیل کے شہر 'اشدود' میں قائم یہودی ڈسکو ڈانس کلب کا نام 'مکہ' رکھا گیا، دنیا میں کتنی ایسی مساجد اور مسلمانوں کی عبادت گاہیں ہیں جن کو جلا دیا گیا اور کچھ عجائب گھروں میں تبدیل کر دی گئیں اور عریاں فلموں کے لیے کھول دی گئیں۔ گوانتاناموبے میں انسانیت کی بھلائی پر مبنی کتاب عزیز (قرآن) کو ٹشو کے طور پر استعمال کیا گیا، کیا یہ بھی انصاف پسندی اور رواداری ہے؟ اگر کسی اسلامی ملک میں قائم چرچ میں یہی کارروائی ہو تو یہی مغرب رواداری و آزادی مخالف کا واویلہ مچا دیتا ہے۔

⊙ کیا کسی قوم، ملک اور معاشرے کے مجرموں کو پناہ دینا اور انہیں اعزازات سے نوازنا بھی انصاف پسندی اور رواداری ہے؟ اگر نہیں، تو پھر مسلمانوں کے مجرم سلمان رشدی اور تسلیمہ نسرین کو کس لیے پناہ دی گئی ہے؟

⊙ سلمان رشدی کے جواب میں برطانیہ کے پاکستانی ڈاکٹر بشیر احمد نے کتاب لکھی مگر کوئی برطانوی پبلشر اسے شائع کرنے پر تیار نہ ہوا۔ بلکہ اس جرم میں اسے برطانیہ چھوڑنا پڑا، گویا کہ اسلام کے خلاف بولنے، لکھنے کی پوری آزادی اور اسلام کے حق میں لکھنے پر پابندی، کیا یہ بھی رواداری ہے؟

⊙ اسی طرح ستمبر ۲۰۰۵ء میں توہین آمیز خاکے شائع ہوئے۔ پھر فروری ۲۰۰۶ء، اگست ۲۰۰۷ء میں اور پھر اسی سال یعنی ۱۳ فروری ۲۰۰۸ء کو بھی شائع ہوئے۔ کیا مغرب اس میں رواداری کا درس بھول گیا؟

اے اہلِ مغرب!

ان سب باتوں کے باوجود بھی تم روادار ٹھہرے اور ہم متعصب اور دہشت گرد۔ تمہارا اصل چہرہ بے نقاب ہو چکا ہے تمہاری تہذیب مٹتی جا رہی ہے۔ اب دنیا کو تم ورغلا نہیں سکتے جن افراد تک اسلام کا نور پہنچ چکا وہ اس کی روشنی سے اپنے راستے ڈھونڈ رہے ہیں۔ تمہاری خود ساختہ رواداری اور مادر پدر آزادی تمہارا منہ چڑا رہی ہے اور تمہارے علاقوں میں تہذیبِ مغرب سے برگشتہ لوگ گروہ در گروہ تہذیب اسلامی کے دامن میں پناہ لے رہے ہیں اور وہ دن دور نہیں جب تمہاری دم توڑتی تہذیب آخری سانس لے اور پھر تہذیب مغرب کا سورج مغرب میں ڈوب جائے گا۔ ان شاء اللہ

محمد عمران اسلم☆

مغرب کا جرمِ مسلسل

اسلام اپنی تعلیمات کے اعتبار سے ایک کامل واکمل دین ہے۔ آج بھی اگر کسی دین پر سب سے زیادہ عمل کیا جاتا ہے تو وہ صرف اور صرف دین اسلام ہے، اوراس دین کا مرکز ومحور حضرت محمد ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ دنیا میں بسنے والے سوا ارب سے زائد محافظان ناموس مصطفیٰ ﷺ ہر چیز کے بارے میں مصالحانہ رویہ اختیار کر سکتے ہیں، لیکن وہ اسلام کی اقدار سے اپنی انتہائی مضبوط عقیدت کے بارے میں کوئی مصالحانہ رویہ اختیار نہیں کرسکتے۔

سید الانبیاء حضرت محمد ﷺ سے محبت وعقیدت مسلمان کے ایمان کا بنیادی جز اور اسلام کی بنیادی قدر ہے اور کسی بھی شخص کا ایمان اس وقت تک مکمل قرار نہیں دیا جاسکتا جب تک رسول اکرم ﷺ کو تمام رشتوں سے بڑھ کر محبوب ومقرب نہ مان لیا جائے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

«لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من والده وولده والناس أجمعين»

''تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے والد، بچوں اور تمام لوگوں سے پیارا نہ ہوجاؤں۔'' [صحيح البخاري:١٥]

توہین رسول سے مراد

توہین رسول سے مراد یہ ہے کہ کسی بھی قسم کی علامت، اشارہ، تحریر، تصویر یا قول کے ذریعے پیغمبر اسلام کی ذات وصفات اور آپ کے منصب رسالت کے مقام ومرتبہ کو بدنیتی اور توہین آمیز رویہ سے کم کرنے کی کوشش کرنا یا اس میں ایسی زیادتی کی کوشش کرنا جو شرعاً جائز نہ ہو۔

مسلمان ہونے کے ناطے سے ہم پر سب سے برتر عائد ہونے والا حق اس ذات مصطفویت کا ہے جنہیں قرآن نے رحمة للعلمین کے لقب سے نوازا ہے، لیکن یہ نادان انسان اپنے خودساختہ حقوق کے غلغلے میں ایسے دین اور ایسے شخص کے حقوق پامال کرنے پر تلا بیٹھا ہے جو انسانیت کی معراج اور اعزاز وتکریم کے اعلیٰ منصب پر فائز ہیں۔

ذاتِ نبوت ﷺ کی اہانت کی کوششوں نے ان ممالک میں بسنے والوں کی تہذیب وشائستگی کا کچا چٹھہ پوری دنیا کے سامنے کھول کر رکھ دیا ہے جو رواداری، مذہبی مفاہمت، باہمی احترام وآشتی اور وسیع النظری کے خوبصورت نعروں سے بھری پڑی ہے۔ تہذیب مغرب کا بھانڈا بیچ چوراہے میں پھوٹ چکا ہے کہ اس کی بنیادیں ایسے دیدہ زیب نعروں پر قائم ہیں جو مفہوم ومعنی سے محروم ہیں۔

☆ فاضل كلية الشريعة، جامعہ لاہور الاسلامیہ، لاہور

سلسلۂ اہانت

غیر مسلموں کی طرف سے دین اسلام پر یہ پہلا حملہ نہیں ہے بلکہ اس سے قبل بھی ایسی نازیبا حرکات کی گئیں جن پر مسلمانوں کا اشتعال میں آنا لابدی اَمر تھا۔

- ۸۰ء اور ۹۰ء کی دہائیوں میں ملعون سلمان رشدی کی کتاب 'شیطانی آیات' اور تسلیمہ نسرین کے ناول، جو سراسر دین اسلام کی توہین پر مبنی تھے کو خوب پذیرائی دی گئی۔
- جنوری ۲۰۰۸ء میں انٹرنیٹ پر ایک نیم برہنہ دوشیزہ کے سامنے مسلمانوں کو سجدہ ریز ہوتے ہوئے دکھایا گیا۔
- ستمبر ۲۰۰۰ء میں انٹرنیٹ پر قرآن کی طرف منسوب دو جعلی سورتیں پیش کی گئیں۔
- اکتوبر ۲۰۰۱ء میں نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب چھ تصاویر کے ساتھ ہتک آمیز مضامین شائع کیے گئے اور یہ دعویٰ کیا گیا کہ آپ ﷺ دنیا میں دہشت گردی کی وجہ ہیں۔ نعوذ باللہ
- نومبر ۲۰۰۴ء میں ہالینڈ میں ایک ایسی فلم ریلیز کی گئی جس میں اسلامی احکامات کا مذاق اڑایا گیا اور برہنہ فاحشہ عورتوں کی پشت پر قرآنی آیات تحریر کی گئیں۔
- جنوری ۲۰۰۵ء میں فرقان الحق نامی کتاب کو قرآن باور کروانے کی کوشش کی گئی۔
- ستمبر ۲۰۰۵ء میں جے لینڈز پوسٹن نامی ڈینش اخبار میں توہین رسالت کا ارتکاب کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کے انتہائی توہین آمیز خاکے شائع کیے گئے۔ ان سب خاکوں میں سے سب سے توہین آمیز خاکہ وہ تھا جس میں نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ انور کو نعوذ باللہ کراہت آمیز مشابہت دے کر، عمامہ مبارک میں ایک بم کو چھپا ہوا دکھایا گیا۔

یہ خاکے ان دو سالوں میں گاہے بگاہے شائع ہوتے رہے، لیکن رواں سال میں ۱۳ فروری کو ایک بار پھر نئی منصوبہ بندی اور اشتراک کے ساتھ انہی خاکوں کو دوبارہ شائع کیا گیا ہے اور ہالینڈ میں ایک ایسی فلم ریلیز کی گئی ہے جس میں نبی کریم ﷺ کا مذکورہ بالا خاکہ دکھایا گیا اور ساتھ ساتھ یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ دنیا میں قتل وغارت اور دہشت گردی کا سبب اسلام ہی ہے۔

نبی کریم ﷺ کی رحمت وشفقت

ان خاکوں کی مدد سے ایسے شخص کی توہین کا ارتکاب کیا گیا ہے جو پوری کائنات کے لیے رحمت وشفقت بن کر آیا۔ آپ ﷺ شدید خواہش کرتے کہ وہ ایک ایک شخص کو پکڑ کر گمراہی کے اندھیروں سے نکال کر کامیابی کی راہ پر چلا سکیں تاکہ وہ دنیا وآخرت میں اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ سعادتوں کو پانے میں کامیاب ہوجائیں اور جو شخص ذائقہ ایمان کو پانے سے محروم رہ جاتا آپ ﷺ اس کے لیے سخت پریشان ہوجاتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی ان الفاظ میں ڈھارس بندھوائی:

﴿لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِيْنَ﴾ [الشعراء:۳،۴]

''شاید کہ آپ ﷺ اپنے آپ کو اس بناء پر ہلاک نہ کر بیٹھیں کہ یہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے۔ تیرا رب اگر چاہے تو

آسمان سے ایسی نشانی نازل کرے کہ ان کو گردنیں جھکائے بنا چارہ نہ رہے۔''

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿أَفَأَنتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ﴾ [یونس:۹۹]

''کیا تو لوگوں کو اس قدر مجبور کرتا ہے کہ وہ ایمان لے کر ہی آئیں۔''

مزید فرمایا:

﴿أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ أَفَأَنتَ تُنقِذُ مَن فِي النَّارِ﴾ [الزمر:۱۹]

''وہ شخص جس پر عذاب کا فیصلہ ہو چکا ہے، کیا آپ اس کو عذاب سے بچانے پر مصر ہیں۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''میری اور لوگوں کی مثال اس طرح ہے کہ لوگوں نے آگ جلائی، جب آگ جلنے کے سبب اردگرد کا ماحول روشن ہوگیا تو پروانے اور کیڑے مکوڑے اس آگ کے پاس آکر گرنے لگے۔ وہ شخص ان کو اس آگ سے دور کرتا ہے، لیکن وہ پروانے اس پر غالب آجاتے ہیں اور آگ میں گرتے رہتے ہیں۔

«فأنا آخذكم بحجزكم عن النار وهم يقتحمون فيها» [صحيح البخاري:۶۴۸۳]

''لوگو! میں تمہیں تمہاری کمروں سے پکڑ پکڑ کر آگ سے باہر دھکیلتا ہوں، لیکن تم اس میں گرنے پر مصر ہو۔''

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میں روزِ محشر چلتا ہوا عرش الٰہی کے نیچے پہنچ کر رب ذوالجلال کے حضور سجدہ ریز ہوجاؤں گا۔ پھر میں اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد و توصیف کروں گا جس کی مجھ سے قبل کسی کے ہاں مثال نہ ہوگی۔ تب مجھ سے کہا جائے گا:

«يا محمد إرفع رأسك سل تعطه واشفع تشفع فأرفع رأسي فأقول: أمتي يا رب، أمتي يا رب فيقال يا محمد! أدخل من أمتك من لا حساب عليهم من الباب الأيمن من أبواب الجنة»

''اے محمد! اپنا سر اٹھا، جو مانگے گا تجھے دیا جائے گا اور جو سفارش کرے گا، تیری سفارش قبول کی جائے گی۔ تب میں کہوں گا کہ یارب! میری امت، یارب! میری امت۔ تب کہا جائے گا کہ اپنی امت میں ایسے لوگوں کو جنت کے داہنے دروازے سے داخل کرلے، جن پر کوئی حساب نہ ہو'' [صحيح البخاري:۴۷۱۲]

یہ لوگ جنت کے دروازوں میں دیگر داخل ہونے والوں کے ساتھ شامل ہوجائیں گے۔ پھر مزید فرمایا:

''واللہ جنت کے دو کواڑوں کے مابین اس قدر وسعت ہے جتنی مکہ اور حمیر یا مکہ اور بصریٰ کے مابین ہے۔''

انبیاء کی توہین کرنے والوں کا انجام

وہ لوگ کس قدر بدبخت ہیں جو اپنے قلم سے کائنات کی عظیم ہستی کی شان گھٹانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ رسولوں کی توہین ایک ایسا جرم ہے جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ﴾

''تم سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کا مذاق اڑایا جا چکا ہے، مگر میں نے ہمیشہ منکرین کو ڈھیل دی اور آخر کار ان کو پکڑ لیا، پھر دیکھ لو میری سزا کیسی سخت ہے۔'' [الرعد:۳۲]

حضور اکرم ﷺ کو ایذا پہنچانے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا﴾

''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں اللہ نے لعنت فرمائی ہے اور ان کے لیے رسوا کن عذاب مہیا کر دیا ہے۔'' [الأحزاب:٥٧]

ایک جگہ پر ارشاد فرمایا:

﴿وَإِنْ نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ تَعْقِلُونَ﴾ [التوبة:١٢]

''اور اگر عہد کر کے یہ لوگ اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے دین کی توہین کرنے لگیں تو کفر کے سرداروں سے جنگ کرو اور ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہ کرو اور ان سے قتال کرو تا کہ یہ باز آجائیں۔''

ڈنمارک اور وہ ممالک جنہوں نے آزادی اظہار رائے کے نام پر اہانت رسول کی کوشش کی، ان ممالک کے اس حوالے سے اپنے قوانین کچھ اور ہی نقشہ پیش کرتے ہیں۔

ڈنمارک کے کریمنل کوڈ میں یہ بات شامل ہے:

''ہر وہ شخص جو ملک میں قانونی طور پر مقیم کسی فرد یا کمیونٹی کے مذہب یا عبادات اور دیگر معاملات کی تضحیک کرے گا، اسے زیادہ سے زیادہ چار ماہ کی قید یا جرمانہ کی سزا دی جا سکے گی۔''

ایسے ہی ڈنمارک کے پینل کوڈ میں یہ بات درج ہے:

''ایسا کوئی بھی بیان یا سرگرمیاں جرم ہیں، جو کسی بھی کمیونٹی کے افراد کے لیے رنگ، نسل، قومیت، مذہب یا جنس کے حوالے سے دل آزار ہوں۔''

آسٹریا میں حضرت عیسیٰ کی توہین کرنے پر عدالت نے درج ذیل فیصلہ صادر کیا کہ

''دفعہ ۹ کے تحت مذہبی جذبات کے احترام کی جو ضمانت فراہم کی گئی ہے، اس کے مطابق کسی بھی مذہب کی توہین پر مبنی اشتعال انگیز بیانات کو بدنیتی اور مجرمانہ خلاف ورزی قرار دیا جا سکتا ہے۔ جمہوری معاشرے کے اوصاف میں یہ وصف بھی شامل ہے کہ اس نوعیت کے بیانات، اقوال یا افعال کو تحمل، بردباری اور برداشت کی روح کے منافی خیال کیا جائے اور دوسروں کے مذہبی عقائد کے احترام کو یقینی بنایا جائے۔''

بہرکیف کارٹونز کی اشاعت سے مغرب کا اصل چہرہ دنیا کے سامنے آچکا ہے۔ اب مسلمانوں کو جان لینا چاہیے کہ یہ لوگ ان کے خیر خواہ کبھی بھی نہیں ہو سکتے، لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ مغرب کی اندھا دھند تقلید کرنے کے بجائے تہذیب اسلامی کی طرف رخ کریں، کیونکہ اسلام ہی ایسی جائے پناہ ہے جس کے زیر عاطفت دنیا و آخرت کی بھلائیاں پنہاں ہیں اور یہی دین اکمل ہے جو شرف و کامرانی کی معراج ہے۔

❊......❊......❊

مسلمانوں میں اہانتِ رسول ﷺ کے مختلف پہلو

تمام اِسلامی عقائد ونظریات کا مرکز ومحور محمد ﷺ کی ذاتِ اَقدس ہے۔ یہی بات ہے کہ جہاں ایک طرف ہر مسلمان فطری جذبہ کے تحت ہمہ وقت حب رسول کا دم بھرتا ہے وہاں دشمنانِ اسلام ہمیشہ پیغمبر اسلام کومطعون کرنے کی کوشش میں رہتے ہیں۔ یہ سلسلہ عہد رسالت سے تا حال جاری ہے اور ستمبر ۲۰۰۵ء اور فروری ۲۰۰۸ء میں نبی کریم ﷺ کے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

ان خاکوں کی اِشاعت پر مسلمانوں کی طرف سے شدید ردعمل ایک یقینی اَمر تھا۔ چنانچہ خاکے شائع کرنے والوں (بالخصوص ڈنمارک) کے خلاف دنیا بھر میں مظاہرے کئے گئے، ہڑتالیں کی گئیں، جلوس نکالے گئے، کانفرنسز کا انعقاد کیا گیا۔ ان سے تجارتی روابط منقطع کرنے اوران کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

پاکستان میں لاہور اور اسلام آباد سمیت دیگر بیشتر بڑے شہروں میں پرزور ہڑتالیں کی گئیں۔ قومی اسمبلی اور اَراکین سینٹ نے خاموش مارچ کیا۔ طلبا نے ریلیاں نکالیں، چھ سو سے زائد تاجر تنظیموں نے ناموسِ رسالت ﷺ پر جان کی قربانی پیش کرنے کا اعلان کیا۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ ان ہڑتالوں وغیرہ کے سلسلے میں عوام الناس کے ادنیٰ ترین طبقہ سے لے کر حکام وقت تک الغرض زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق افراد نے حصہ لیا اور یہ عہد کیا کہ وہ تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کریں گے۔

دیکھنا یہ ہے کہ اِہانت رسول کے مرتکبین کے خلاف اس قدر شدید ردعمل کا اظہار کرنے والے مسلمان کہیں لاعلمی میں خودتو اِہانت رسول کے ارتکاب میں مبتلا نہیں۔ غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں بھی اِہانت رسول کے چند پہلوموجود ہیں جن کی نشاندہی کرنے اوران کی اِصلاح کی طرف توجہ مبذول کرانے کی ضرورت ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

رسول اللہ ﷺ کی بات کے مقابلے میں کسی ولی یا بزرگ کی بات کوترجیح دینا

رسول اللہ ﷺ کی بات وہ ہے جو اِرشادربانی کے بعد آپ کی زبان اُطہر سے خارج ہوتی ہے۔

جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ [النجم:۳،۴]

''آپ ﷺ اپنی خواہش نفس سے نہیں بولتے یہ تو ایک وحی ہے جو آپ ﷺ پر نازل کی جاتی ہے۔''

☆ مدیر ادارہ 'فقہ الحدیث فاؤنڈیشن'، لاہور

اور آپ ﷺ کی بات تو وہ ہے جس کے مقابلے میں کسی اور نبی کی بات کو بھی ترجیح نہیں دی جاسکتی، جیسا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو تورات کا کوئی نسخہ پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ کا چہرہ غصے سے متغیر ہوگیا اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ اگر موسیٰ علیہ السلام بھی تمہارے سامنے ظاہر ہوجائیں اور تم مجھے چھوڑ کر ان کی اِتباع شروع کردو تو تم سیدھے راستے سے بھٹک جاؤ گے اور اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوجائیں اور میرا زمانہ نبوت پالیں تو وہ بھی میری ہی اتباع کریں گے۔'' [سنن الدارمي:۴۲۱]

معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کی بات کے مقابلے میں کسی نبی کی بات بھی قابل ترجیح نہیں، لیکن اگر آج ہم نبی ﷺ کے صریح فرامین کے مقابلے میں اپنے اپنے امام، بزرگ اور پیرو مرشد کی بات کو قابل ترجیح سمجھیں تو کیا یہ اِہانت رسول کا ارتکاب نہیں؟

نبی ﷺ کی تعلیمات کو ناکافی سمجھتے ہوئے ان میں اضافے کرنا

نبی ﷺ کی تعلیمات قیامت تک کے لئے اَبدی وحتمی ہیں اور ہر دور کے انسانوں کے لئے ذریعہ ہدایت ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے کہ: ﴿قُلْ يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا﴾ [الأعراف:۱۵۸]

''(اے پیغمبر ﷺ) کہہ دیجئے کہ اے لوگو! یقیناً میں تم سب کی طرف اللہ کا پیغمبر ہوں۔''

اور ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

«بعثت إلى الناس كآفة» ''مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔'' [مسند أحمد:۶/۳۸۱]

آپ ﷺ کا لایا ہوا دین آپ کی حیاتِ مبارکہ میں ہی مکمل ہوگیا تھا جیسا کہ یہ آیت ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾ [المائدة:۳] ''میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیا ہے۔'' اس پر شاہد ہے۔

لہٰذا اب اس میں کسی قسم کی ترمیم یا اضافے کی گنجائش نہیں۔ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان بھی اس کا منہ بولتا ثبوت ہے:

«إياكم ومحدثات الأمور فإن كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة» [السلسلة الصحيحة:۲۷۳۵]

''(دین میں) نئے ایجاد کردہ کاموں سے بچو، کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

ان تمام تصریحات کے باوجود اگر کوئی آپ ﷺ کی تعلیمات کو ناکافی سمجھے اور ان میں خود ساختہ اضافے کرکے انہیں دین کا حصہ باور کرائے تو بلاشبہ یہ اہانت رسول کا کھلا اِرتکاب ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے فیصلوں کو تسلیم نہ کرنا

رسول اللہ ﷺ کے چند فیصلے یہ ہیں:

① شادی شدہ زانی کو رجم کیا جائے اور کنوارے زانی کو سو[۱۰۰] کوڑے لگائے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے۔ [سنن أبي داؤد:۴۴۱۵]

② چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ [صحیح مسلم:۴۳۷۶]

③ جو عورت بھی ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے۔ [سنن أبي داؤد:۲۰۸۵]

بلا شبہ آپ ﷺ کے درج بالا اور دیگر تمام فیصلے نہایت علم وحکمت پر مبنی ہیں جو ہر دور میں، ہر طرح کے حالات میں اور ہر طرح کے اَفراد کے لئے کافی ہیں، لیکن اگر کوئی آپ ﷺ کے ان فیصلوں کو مبنی بر تشدد، قابل ترمیم یا نا قابل عمل قرار دے اور آج کے کسی فرد یا ریاست کے فیصلوں کو آپ ﷺ کے فیصلوں کے مقابلے میں مبنی بر اعتدال اور قابل عمل سمجھے تو یقیناً وہ اہانت رسول کا مرتکب ہے۔

قانون سازی میں نبوی تعلیمات کی طرف رجوع نہ کرنا

نبوی تعلیمات تو یہ ہیں کہ قانون سازی اور جھگڑوں کے فیصلوں میں کتاب وسنت کی طرف رجوع کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ کسی بھی قانون کے خلاف کوئی قانون نہ بنایا جائے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللهِ وَالرَّسُولِ﴾ [النساء :٥٩]

''اگر کسی معاملے میں تمہارا تنازعہ ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول ﷺ کی طرف لوٹاؤ''

اور ایک دوسرا ارشاد یوں ہے کہ

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ﴾[المائدة :٤٤]

''اور جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلے نہیں کرتے وہ کافر ہیں''

لیکن اگر کوئی یہ حق پارلیمنٹ کو دے تو یقیناً وہ شخص مجرم ہے اور نبی ﷺ کی توہین کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی توہین کا بھی مرتکب ہے۔

نبی ﷺ کے چہرے کے مقابلے میں کفار کے چہرے کو پسند کرنا

نبی کریم ﷺ کا چہرہ کائنات میں ہر شخص سے زیادہ خوبصورت تھا۔ چنانچہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا چہرہ لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت تھا۔ [صحيح البخاري:٣٥٤٩]

اور حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ

''اگر تم رسول اللہ ﷺ کو دیکھتے تو ایسے معلوم ہوتا کہ سورج طلوع ہو رہا ہے۔'' (سنن الدارمي:١/٤٤)

اس میں شک نہیں کہ آپ ﷺ کا چہرہ سب سے زیادہ خوبصورت تھا اور تقریباً سب اس کے معترف بھی ہیں مگر یہ بات یاد رہے کہ آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر داڑھی موجود تھی جو نہ صرف آپ ﷺ کی سنت مبارکہ ہے بلکہ تمام انبیاء کی بھی سنت ہے اور متعدد مقامات پر آپ ﷺ نے داڑھی کو بڑھانے اور اسے معاف کرنے کا حکم بھی ارشاد فرمایا ہے۔ آپ ﷺ کے برعکس یہود ونصاریٰ داڑھیاں منڈوایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے ان کی مخالفت کا حکم دیا ہے۔

بہر حال آج اگر کوئی شخص داڑھی منڈوا کر سمجھے کہ وہ زیادہ خوبصورت ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے رسول اللہ ﷺ کے چہرے سے زیادہ یہود ونصاریٰ کا چہرہ پسند ہے اور یقیناً یہ آپ ﷺ کی توہین ہے۔

یہ تو چند اَمثلہ تھیں ان کے علاوہ بھی کئی ایسے اُمور گنوائے جاسکتے ہیں جو اہانت رسول پر مبنی ہیں مگر شب وروز خود مسلمان ہی ان کے اِرتکاب میں مبتلا ہیں۔

خلاصۂ کلام

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ کفار کی طرف سے اہانت رسول پر مسلمانوں کا شدید ردّعمل اس بات کا ثبوت ہے کہ ان میں حبِ رسول ﷺ کا جذبہ باقی ہے مگر یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ حبِ رسول ﷺ کا حقیقی تقاضا یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ادنیٰ ترین اہانت سے بھی خود کو بچایا جائے۔ آپ ﷺ کی سنت کی اِتباع کی جائے۔ آپ ﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات کو اپنی اور معاشرے کی اِصلاح وفلاح کے لئے کافی سمجھا جائے۔ ان میں کسی بھی قسم کے اضافے سے گریز کیا جائے۔ آپ کی بات کے مقابلے میں کسی کی بات کو ترجیح نہ دی جائے۔ ہر طرح کے فیصلوں میں آپ ﷺ کی تعلیمات کو ملحوظ رکھا جائے۔ اپنی جان، مال، اولاد، الغرض کائنات کی ہر چیز سے بڑھ کر آپ ﷺ سے محبت کی جائے اور آپ ﷺ ہی کو اپنا آئیڈیل اور اُسوہ سمجھا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق سے نوازے۔ آمین

❊......❊......❊

نبی مکرم ﷺ سے عقیدت ومحبت ایمان کی اولین شرط ہے اور یہ شرط معدوم ہونے پر انسان دائرہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ فرمان نبوی ﷺ ہے:

«لایومن أحدکم حتیٰ أکون أحب إلیه من والده وولده والناس أجمعین»

لیکن محبت کے برعکس اگر کوئی دریدۂ دہن شخص رسول مکرم ﷺ کی شانِ اَقدس میں ہرزہ سرائی کرتا ہے تو اس کا یہ عمل دنیا میں سزائے موت اور آخرت میں رسوا کن ہمیشگی کے عذاب کا مستوجب ہے۔ جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا... مَلْعُونِينَ أَيْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوا وَقُتِّلُوا تَقْتِيلًا﴾ [الأحزاب:۵۷،۶۱]

عہد رسالت میں بھی کوئی بدبخت اہانت کی جسارت کرتا تو حضور مکرم ﷺ اپنے جانثار صحابہ سے فرماتے «من یکفینی عدوی» ''کون ہے جو میرے اس دشمن کو کیفر کردار تک پہنچائے'' آپ ﷺ کے اس سوال کا عملی جواب دینے کے لئے صحابہ کرام ﷺ برجستہ ٹوٹ پڑتے اور ایسے ملعون گستاخ کا سرتن سے جدا کئے بغیر سکون نہ پاتے۔ ایسی بے شمار مثالیں کتب احادیث وسیر میں کعب بن اشرف، ابورافع یہودی، عصماء بنت مروان، ابن خطل، ام ولد اور دیگر گستاخان رسول کے قتل کی صورت میں ملتی ہیں۔

قرآن وسنت، اَقوال صحابہ ﷺ، آراء ائمہ وفقہاء اور اجماع اُمت کی روشنی میں واضح ہو جاتی ہے کہ مرتکب اِہانت رسول ﷺ واجب القتل ہے۔

عبدالرشید مجاہد آبادی

جامعة الدراسات الإسلامية، لاہور

آصف ہارون☆

اہانتِ رسالت مآب ﷺ کی جسارت...... کیوں؟

''اے اسرائیل! تیری حدیں نیل سے فرات تک ہیں'' یہ وہ الفاظ ہیں جو آج بھی اسرائیلی پارلیمنٹ کی پیشانی پر کندہ ہیں جو اہل یہود کے غلیظ ذہن اور خبث باطن کا کھلم کھلا اظہار کر رہے ہیں۔ ان سے یہ حقیقت بھی مترشح ہوتی ہے کہ پوری دنیا کے کافر بالعموم اور اہل یہود بالخصوص اپنے غلیظ ذہنوں کی پیداوار اور اپنے مکروہ و مذموم مقاصد کے ساتھ 'نورالٰہی' کو بجھانا چاہتے ہیں خاص کر صلیب کے پجاریوں اور صیہونت کے پیروکاروں کا یہ مقصد اوّل ہے کہ کسی نہ کسی طریقے سے اسلام کی سفید اور صاف شفاف چادر کو داغدار کر دیا جائے اور اُمت مسلمہ کا امن و سکون تہہ و بالا کر دیا جائے۔ اہل اسلام کے قلوب و اذہان سے اللہ و رسول ﷺ کی محبت کو کھرچ کر ملت اِسلامیہ کو دولت ایمان سے یکسر محروم کر دیا جائے۔ اسلام دشمن، پلید یہودیوں کی اہل ایمان کے ساتھ اس معاندانہ روش کو قرآن نے بایں الفاظ بیان کیا ہے۔ ﴿لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ﴾ [المائدۃ:۸۲]

''یقیناً اے پیغمبر! آپ اہل ایمان کی دشمنی میں سب سے زیادہ سخت یہود کو پائیں گے۔''

یہود مدینہ نے عہد رسالت مآب میں جو شورشیں اور سازشیں کی تھیں ان سے تاریخ اسلام کا ہر طالب علم بخوبی آگاہ ہے۔ یہ کوئی نیا سلسلہ نہیں بلکہ گذشتہ چودہ صدیوں سے یہ معرکۂ حق و باطل چلا آ رہا ہے یہود و نصاریٰ و دیگر اہل کفر و شرک آئے دن اہل اسلام کے خلاف نت نئے ہتھکنڈے اور پھندے تیار کرتے رہتے ہیں۔ اس سلسلے کی ایک کڑی ماضی قریب میں رسولِ اقدس ﷺ کے توہین آمیز خاکے بنا کر ناموس رسالت ﷺ اور عزت و عظمت کی مقدس و مطہر چادر کو تار تار کرنے کی ناکام جسارت ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ آنے والے وقتوں میں اہل کفر و شرک بالعموم اور اہل یہود بالخصوص اپنے پروٹوکولز کی روشنی میں پورے عالم اسلام کے لئے خطرے کی علامت ہیں۔ ان کی نظریں صرف پاکستان، افغانستان اور ایران و عراق پر نہیں بلکہ اہل اسلام کے ان مقدس مقامات پر ہیں جو مسلمانوں کو اپنی جان سے بڑھ کر عزیز ہیں۔ اس مکہ اور مدینہ پر ہیں جہاں سے انکی سرکوبی کے لئے جہادی قافلے روانہ ہوا کرتے تھے اور دنیا حرمین شریفین سے نکلنے والے قافلوں کے قدموں کی چاپ سنا کرتی تھی۔ الغرض آج پورا عالم کفر اپنے تمام تر وسائل اور ٹیکنالوجی کے ذریعے سے پرچم اسلام کو سرنگوں کرنے کی بھرپور تگ و دو میں دن رات مصروف ہے۔

اہانتِ رسول ﷺ کی جسارت کا ایک سبب مسلمانوں کی عملی کمزوری بھی ہے۔ موجودہ مسلمان اگر دولت ِایمان سے یکسر محروم نہیں تو ضعفِ ایمان کی آلائشوں میں ضرور مبتلا ہو چکا ہے۔ ایمان کی کمزوری ہی وہ واحد وجہ ہے جس کی بنا

☆ فاضل كلية الشريعة، جامعہ لاہور الاسلامیہ، لاہور

پر عالم کفر آج عالم اسلام کو خونخوار بھیڑیے اور باؤلے کتے کی طرح چیر پھاڑ رہا ہے۔ مسلمان سمجھیں نہ سمجھیں مگر عالم کفر اس کمزوری کو ضرور سمجھتا ہے کہ موجودہ مسلمان وہ نہیں جو آج سے چودہ سو برس پہلے تھا، اس کا سرسری سا اندازہ آپ اس بات سے بخوبی لگا سکتے ہیں کہ آج مغربی تہذیب وتمدن اہل اسلام کے گھروں کی زینت اور محلوں محفلوں کی سجاوٹ بن چکی ہے۔ فحاشی وعریانی کی مہلک وبا مسلم معاشروں میں اپنی آخری حدوں کو چھو رہی ہے۔ اغیار کی غلامی موجودہ مسلمان کے لئے قابل افتخار بن چکی ہے۔ کفار کی تقلید و اتباع، چال ڈھال، رہن سہن، طور اطوار اور سیرت وکردار کا زہر نہ صرف اس کی رگوں میں سرایت کر چکا ہے بلکہ اس کے جسد خاکی کا جزو لاینفک بن چکا ہے۔ جس کے نتیجے میں اس کی سوچ وفکر مسلوب، عقل وخرد مغلوب اور قلب وذہن مرعوب ہو چکے ہیں۔ موجودہ مسلمان کی اسی کمزوری کو بھانپتے ہوئے ڈنمارکی چمگادڑوں اور مغربی گیدڑوں نے اہانت رسول ﷺ کی جسارت کر ڈالی ہے۔

ایمان کا تقاضا یہ تھا کہ رسول اکرم ﷺ سے دل وجان، مال ودولت، بیوی، بچوں، والدین، عزیز واقارب، دوست واحباب الغرض پوری انسانیت سے بڑھ کر محبت کی جاتی۔ جیسا کہ فرمان نبوی ﷺ ہے:

«لا يؤمن احدكم حتى اكون أحب إليه من والده وولده والناس أجمعين»

''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والدین، اولاد اور پوری انسانیت سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔'' [صحيح البخاري:١٥]

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ مجھے ماسوائے اپنی جان کے ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔ تو نبی کریم ﷺ نے جواباً فرمایا: نہیں عمر، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب تک تم مجھے اپنی جان سے زیادہ محبوب نہ سمجھ لو اس وقت تک تمہارا ایمان کامل نہ ہوگا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی قسم اب آپ مجھے اپنی جان سے بڑھ کر پیارے اور محبوب ہیں۔ پس نبی کریم ﷺ نے کہا، اے عمر! اب تمہارا ایمان کامل ہوگیا۔ [صحيح البخاري:٦٦٣٢]

حسبِ ذیل ارشاد باری تعالیٰ بھی اسی طرف اشارہ کرتا ہے:

﴿ٱلنَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِٱلْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ﴾ [الأحزاب:٦]

''نبی کریم ﷺ اہل ایمان کے لئے اپنی جانوں سے بڑھ کر عزیز ہیں۔''

محبت رسول ﷺ کا تقاضا یہ تھا کہ تمام شعبہ ہائے زندگی میں نبی کریم ﷺ کی ذات مبارکہ کو بطور اُسوۂ حسنہ مدنظر رکھا جاتا۔ آپ ﷺ کی اطاعت وتابعداری اور اتباع وفرمانبرداری کی جاتی اور آپ کے اوامر ونواہی کا پاس رکھا جاتا۔ تب جا کر ہم نبی ﷺ کے وفادار اور جان نثار کہلوانے کے مستحق ٹھہرتے۔ ؎

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

لہٰذا اب تک ہمارا اٹھنا، بیٹھنا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا، لین دین، کاروبار وتجارت، ہماری سیاست وسیاحت، تعلیم وتربیت، ولایت وبراءت، معیشت ومعاشرت، ہمارے نظریات وتصورات الغرض ہماری طبیعت ومزاج اور ہماری

ایک ایک ادا، سنت رسول ﷺ اور اسوہ رسول ﷺ کے سانچے میں نہیں ڈھل جاتی تب تک ہم حقیقی معنوں میں محبت رسول ﷺ کے مصداق نہیں ٹھہر سکتے۔

اِک حب محمد ﷺ ہی ہے مؤمن کا اثاثہ　　بس اس کے بنا کچھ نہیں اسلام ہمارا
نبی ﷺ سے محبت جو کرے گا دل و جان سے　　جنت ہے اس کی یہ ہے ایمان ہمارا

لیکن افسوس! جب آج کے مسلمان کے شب و روز کا بنظر غائر مطالعہ کیا جاتا ہے تو اس حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے کہ اس کو ہادی و رہنما، امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے وہ والہانہ محبت و عقیدت نہیں جو ہونی چاہئے تھی یہ اپنے آپ کو بیشک پکا و سچا مسلمان سمجھتا رہے، لیکن اس کے اعمال بول بول کر اس حقیقت کا انکشاف کر رہے ہیں کہ اس کا دعویٰ ایمان کھوکھلا اور محبت رسول ﷺ بناوٹی ہے اس کو سنت رسول ﷺ سے زیادہ اپنی جان و مال، دولت، شہرت، عزت، بیوی، بچے، والدین اور دوست و احباب پیارے ہیں۔ اس کی زبانِ قال کہے نہ کہے، لیکن اس کی زبان حال یہ راز افشا کر رہی ہے:۔

ہے فضول اور رائیگاں دعویٰ تیرا ایمان کا
گر نبیؐ تجھ کو نہ اپنی جان سے پیارا ہو

اطاعت رسول ﷺ میں جتنی سستی ہوگی محبت رسول ﷺ میں اتنی ہی کمی ہوگی اور محبت رسول ﷺ میں جتنی کمی ہوگی، ایمان میں اتنی ہی کمزوری ہوگی اور ایمان میں جتنی کمزوری ہوگی عالم کفر کو اس طرح کی جسارتیں کرنے کا اتنا ہی موقع ملتا رہے گا۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم غلامی محمد ﷺ کا طوق اپنی گردنوں میں ڈالیں۔ سنت رسول ﷺ سے سچی و سُچی محبت و عقیدت رکھیں، حرمت رسول ﷺ کی خاطر جان کی بازی لگانے سے بھی دریغ نہ کریں۔ ناموس رسالت ﷺ کی حفاظت سے ہی ہم کامیابی و کامرانی کی منازل طے کر سکتے ہیں۔

ان کی عفت کی حفاظت آپ کے دین سے ہوئی　　چھین لی ابلیس نے جن پردہ داروں کی رِدا
جس نے تھا جڑ سے اکھاڑا شرک و اوہام کو　　میرا دل اور میری جان، اولاد بھی اس پر فدا

تاریخ کے اوراق اس بات پر شاہد ہیں کہ آسمان کی نیلی چھت کے نیچے ایسے بہادر لوگ بھی رہا کرتے تھے جن کا ایمان چٹانوں جیسا تھا۔ محبت رسول ﷺ میں اس قدر سچے تھے کہ اپنا تن من دھن قربان کرنے سے دریغ نہیں کرتے تھے۔ رسول معظم ﷺ کے ادب و احترام کے اس قدر خواہاں تھے کہ آپ ﷺ کی مجلس میں اس طرح بیٹھتے جیسے اُن کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہوں اور مجلس نبوی ﷺ میں بیٹھے ہوئے ان جیالوں کے جذبات یہ تھے کہ اگر کوئی بلند آواز سے یا محمد کہہ دیتا تو فوراً سے پہلے اُن کی تلواریں اپنی میانوں سے باہر نکل آتیں اور اس بات کا انتظار کرتے کہ کب رسول اللہ ﷺ اپنے ابرو سے اشارہ کریں اور وہ گستاخِ رسول کی گردن تن سے جدا کر دیں۔

دنیا میں احترام کے قابل ہیں جتنے لوگ
میں سب کو مانتا ہوں مگر مصطفیٰؐ کے بعد

قرونِ اولیٰ کے سعادت مند لوگ جب یہ نہیں برداشت کرتے تھے کہ کوئی ان کے محبوب کا نام بے ادبی سے پکارے تو پھر وہ اہانتِ رسول کو کیسے برداشت کرسکتے تھے؟ انہوں نے مظاہروں کی بجائے عملی میدان میں اتر کو محبت رسول کا ثبوت فراہم کیا۔ ان کے ایمان افروز واقعات سے تاریخ کے سنہرے اَوراق آج بھی چمک رہے ہیں۔ کاش کہ آج کے مسلمان کے پاس اتنا وقت ہو کہ وہ اپنے اَسلاف کی سیرت کا مطالعہ کرنے کے لئے تاریخ کی ورق گردانی کرسکے۔

افسوس اس بات پر نہیں کہ کفار نے اِہانت رسول کی جسارت کیوں کی؟ ان سے کیا شکایت کہ ان کا کام ہی یہی ہے کہ اللہ کے نور کو بجھا دیا جائے۔ اسلام کو ختم کردیا جائے۔ اہلیانِ اسلام کے قلوب واَذہان سے حب رسول ﷺ کو کھرچ کھرچ کر اُتار دیا جائے۔ ان کی سازشوں اور تدبیروں کے خلاف پروردگار کے حسبِ ذیل اِرشادات ہی کافی ہیں:

﴿إِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السَّاجِدِيْنَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ﴾

[الحجر: ۹۵ تا ۹۹]

''ہم تیری توہین کرنے والوں کو خوب کافی ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ بھی دوسرا اِلٰہ کھڑا کرتے ہیں عنقریب انہیں پتہ چل جائے گا۔ ہمیں خوب علم ہے کہ ان کی اس تمسخرانہ حرکتوں سے تیرا سینہ تنگ ہوتا ہے (لیکن ان کی پرواہ مت کر) اور اپنے رب کی تسبیح بیان کر اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہوجا پھر زندگی بھر اپنے رب کی عبادت کرتا رہ۔''

﴿يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِؤُا نُوْرَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ﴾ [الصَّف: ۸]

''(کافر) لوگ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں اور اللہ کا فیصلہ یہ ہے کہ وہ اپنے نور کو پورا پھیلا کر رہے گا خواہ کافروں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔''

لہٰذا ''سورج پر تھوکنے والے کا تھوک ہمیشہ اس کے چہرے پر آ گرتا ہے۔''

تاسف تو ان مسلم حکمرانوں پر ہے جو کفار کی چیرہ دستیوں سے نپٹنے کی بجائے ان کے آلہ کار بن کر ان کی انگلیوں پر ناچ رہے ہیں اور کٹھ پتلیوں ایسی زندگی بسر کر رہے ہیں شاید انہوں نے کبھی اس کہاوت پر غور نہیں کیا کہ ''شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے بہتر ہے۔'' افسوس ان مسلمانوں پر ہے جو ۵۶/اسلامی ریاستوں کے سربراہ ہونے کے باوجود احتجاج و مظاہروں کے سوا کچھ نہیں کرسکے؟ صد نغاں ہے ان مسلمانوں پر جو اس وقت سراپا احتجاج تو بنے ہوئے ہیں، لیکن ان کی عقلیں اس بات کو سمجھنے سے عاری ہوچکی ہیں کہ وہ خود اہانتِ رسول کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اُسوۂ رسول ﷺ کو چھوڑ کر اَغیار کی غلامی وچاپلوسی کیا اہانت رسول نہیں؟ والدین، اولاد، مال و متاع، دنیا و آرائشوں اور مادی خواہشوں کو محبت رسول پر ترجیح دینا کیا گستاخیٔ رسول نہیں؟ ارشاداتِ محمدیہ اور فرموداتِ نبویہ کو پس پشت ڈال دینا کیا اہانت رسول نہیں؟

اہل اسلام کی بے حسی کو دیکھ کر دلِ حزن کے آنسو روتا ہے کہ آج اُمت مسلمہ کے جسم پر ایک نہیں بلکہ بے شمار زخم لگ چکے ہیں۔ حرمت مسلم اس قدر ارزاں ہوچکی ہے کہ پاؤں کے نیچے مسلی جارہی ہے اُمت مسلمہ کا زخم خوردہ جسم

سسکیاں لے رہا ہے اور عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کے کسی روحانی فرزند کا منتظر ہے۔ کہاں ہیں وہ اہل ایمان جو مظلوم و مقہور اسلام کو ظلم و ستم سے نجات دلانے کے لئے بے قرار ہوں؟ کہاں ہیں وہ اہل اسلام جو اسلام کو پورے عالم میں پھیلانے کے لئے بے تاب ہوں۔

اے مسلم حکمرانو! خدارا اب تو سنبھل جاؤ۔ اب تو آغوش نیند سے نکل آؤ۔ اب تو ہوش کے ناخن لو، محسن انسانیت ﷺ کی اہانت کی جارہی ہے اور اسلام کی عزت و آبرو کو داغدار کیا جارہا ہے اور تم ابھی تک خواب خرگوش کے مزے لے رہے ہو؟ اللہ کی قسم اگر تم اب بھی نہ سنبھلے تو وہ دن دور نہیں جب تمہاری یہ شان و شوکت اور تمہاری یہ سلطنتیں و مملکتیں ختم اور تمہاری داستانیں عدم ہو جائیں گی اور قیامت تک تمہارا کوئی نام لیوا نہیں رہے گا۔

اے اہل اسلام! ہمیں ایک عہد کرنا ہوگا پھر عہد وفا کرنا ہوگا وہ یہ کہ ہم رسول محترم کی سچی و سُچی اتباع و اطاعت کریں گے، ایمان کی تکمیل کریں گے، نفرتوں کو دور کریں گے، فاصلوں کو مٹائیں گے، انس و محبت کی شمع جلا کر، لالچ و حرص کی آگ بجھا کر، تفرقہ بازی اور عصبیت کو بھلا کر ہم ناموس رسالت ﷺ کا تحفظ کریں گے اور اپنا تن من دھن قربان کرنے سے دریغ نہیں کریں گے جب یہ ولولہ اور جذبہ ہمارے دلوں میں جاگزیں ہوگا تب ہمارا ایمان پختہ و مستحکم ہوگا اور ہم واقعی کامل مؤمن اور محبین نبی ﷺ کہلوانے کے مستحق ٹھہریں گے۔ پھر کسی ڈنمارکی چمگادڑ اور مغربی گیدڑ کو یہ جرأت نہ ہوگی کہ اہانت رسول ﷺ کی جسارت کرے۔ ورنہ پھر گستاخانِ رسول ﷺ کو چن چن کر سولی پر چڑھا دیا جائے گا۔ اِن شاء اللہ العزیز۔

نماز اچھی، روزہ اچھا، حج اچھا، زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلمان ہو نہیں سکتا
نہ کٹ مروں جب تک خواجہ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا



ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان بھی ہو تو اس سے
برداشت نہ ہو پائے گی توہین رسالت
ناموس نبی ﷺ پر نہ ہو جو مرنے کی خواہش
بیکار ہے ہر اک عبادت
[سید عارف محمود]

بزمِ اَدب بر موضوع 'ناموس رسالت'
اور
ششماہی امتحانات کے نتائج

'جامعہ لاہور الاسلامیہ' ایک معروف تعلیمی ادارہ ہے۔ اس ادارے میں دینی اور دنیاوی تعلیم دی جاتی ہے۔ جامعہ ہذا میں ہر سال دو مرتبہ امتحانات کا انعقاد ہوتا ہے۔ پہلے امتحان کو ششماہی جب کہ دوسرے امتحان کو سالانہ امتحان کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ (۲۰۰۸ء) ۱۴۲۹ھ کے ششماہی امتحانات ۱۷ر مارچ کو شروع ہوئے جو ۱۵ر مارچ ۲۰۰۸ء تک جاری رہے۔ امتحانات کی تکمیل کے بعد ۲۹ر مارچ تک جامعہ میں چھٹیوں کا اعلان کیا گیا۔

اَساتذہ کرام کی سخت محنت اور جہد مسلسل کے باعث امتحانات کے اختتام کے فقط ۵ روز بعد ۳۰ مارچ کو رزلٹ مکمل طور پر تیار ہو چکا تھا۔ نتائج سے آگاہ کرنے کے لئے طلباء کو مسجد میں جمع ہونے کا حکم دیا گیا۔

اس پروگرام کا باقاعدہ آغاز قاری سلمان محمود صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ مدیر التعلیم جناب حافظ حسن مدنی صاحب نے شفیق مدنی صاحب کو نتائج کا اعلان کرنے کی دعوت دی۔ جب کہ جناب حافظ انس مدنی صاحب اور جناب حافظ حسین اَزہر صاحب نے ان کی معاونت کی۔

اس مرتبہ اولیٰ کلیہ کے طالب علم حافظ محمد زبیر ''کلیہ' میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے جب کہ 'ثانویہ' میں پہلی پوزیشن ثانیہ ثانوی کے طالب علم محمد اشفاق کے حصے میں آئی۔

باقی پوزیشن ہولڈرز طلباء کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

رابعہ کلیہ: میں عبدالباسط (۸۷ فیصد) سمیع اللہ (۸۸.۶۸ فیصد) اور کلیم اللہ (۷۵.۳۸ فیصد) نے بالترتیب پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی۔

ثالثہ کلیہ: آصف جاوید: ۹۳.۵۰ فیصد، ارشد کاشمیری ۹۱.۱۳ فیصد اور محمد عباس: ۸۲.۸۸ فیصد،

ثانیہ کلیہ: مقصود احمد (۸۳.۶۳ فیصد) فواد بادشاہ (۸۱.۶۳ فیصد) محمد جمیل (۸۱.۱۳ فیصد)

اولیٰ کلیہ: حافظ محمد زبیر (۹۸.۲۵ فیصد) عبدالمنان (۹۷.۵۰ فیصد) انوار الحق (۹۷.۳۸ فیصد)

رابعہ ثانوی: روحیل ظفر (۸۱ فیصد) علی رضا (۸۰.۵۶ فیصد) محمد نعیم ۷۷.۱۳ فیصد)

ثالثہ ثانوی: اظہر نذیر (۹۶.۲۵ فیصد) عبدالماجد (۹۵.۸۸ فیصد) محمد ثاقب (۹۲.۲۵ فیصد)

ثانیہ ثانوی: محمد اشفاق ۹۸.۵۰ فیصد) عبدالمجید (۹۴.۶۹ فیصد) ندیم سلامت (۹۳.۲۵ فیصد)

شعبہ اتقان: عبدالرحمن شاکر (۹۷ فیصد) اَعظم ساجد (۹۵.۶۷ فیصد) محمد زکریا (۹۵ فیصد)

☆ متعلمین ثانیۃ کلیۃ، جامعہ لاہور الاسلامیہ، لاہور

شعبہ حفظ کے کل نمبر ۱۰۰ تھے۔ پوزیشن ہولڈر کا اندراج کچھ یوں ہے:

پہلا گروپ: (نصف قرآن سے مکمل قرآن تک)

دوم: ابوبکر بٹ اور حکمت اللہ (۹۸.۹۸ نمبر)

سوم: نصیر احمد، محمد احمد، اعجاز ساجد (۹۷.۹۷ نمبر)

نوٹ: اس گروپ کی پہلی پوزیشن کا رزلٹ بعض وجوہات کی بناء پر موقوف کر دیا گیا تھا۔

دوسرا گروپ: (٦ تا ١٥ پارے)

اول: محمد انس، محمد سعید ۱۰۰، ۱۰۰ نمبر

دوم: عبدالقیوم (۹۵ نمبر) سفیان منیر (۹۲ نمبر)

تیسرا گروپ:

اول: انعام اللہ (۹٦ نمبر)

دوم: عثمان اسلم اور ابتسام امیر اختر مشترکہ طور پر دوم جبکہ عثمان مقصود (۹۴ نمبر) لے کر سوم رہے۔

اور آخر میں مہمان خصوصی محترم جناب عبدالمالک مجاہد (مدیر مکتبہ دارالسلام) نے پوزیشن ہولڈر طلباء میں اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم کئے اور اس طرح ظہر کے وقت یہ مجلس اپنے اختتام کو پہنچی۔

۱۵ر اپریل بروز منگل نتائج کے سلسلے میں ایک دوسرا پروگرام منعقد ہوا۔ اس پروگرام میں ایک یا ایک سے زائد مضامین میں فیل ہونے والے طلباء کو جسمانی و مالی سزا دی گئی تاکہ وہ آئندہ سستی اور کاہلی چھوڑ کر بھرپور محنت اور شوق کے ساتھ تحصیل علم میں مشغول ہو جائیں۔

اس پروگرام میں 'کلیہ' ٹاپ کرنے والے اولیٰ کلیہ کے طالب علم حافظ محمد زبیر اور 'ثانویہ' میں اول پوزیشن حاصل کرنے والے ثانیہ ثانوی کے طالب علم محمد اشفاق کو ایک ایک ہزار روپے کا خصوصی انعام دیا گیا۔ ان دونوں طلباء نے وکیل الجامعہ نائب شیخ الحدیث محترم استاذ جناب رمضان سلفی صاحب کے دست مبارک سے اپنا اپنا انعام وصول کیا۔

سالانہ امتحانات ۲۰۰۷ء کی طرح ان امتحانات میں بھی نمایاں اور ایک مخصوص نسبت سے زائد نمبر حاصل کرنے والے طلباء کے لئے ۳۰۰ روپے ماہانہ وظیفہ کا اعلان کیا گیا۔ اس مرتبہ شعبہ کتب میں ۲۰ جب کہ شعبہ حفظ میں ۱۷ طلباء ماہانہ وظیفے کے حق دار ٹھہرے۔

شعبہ کتب میں وظیفہ حاصل کرنے والے طلباء کی تفصیل درج ذیل ہے:

عالمیہ سے سمیع اللہ، عبدالباسط، ارشد کاشمیری، محمد عباس، امیر معاویہ، آصف جاوید، کامران ایوب

عالیہ سے حافظ محمد زبیر، عبدالمنان، انوار الحق، خضر حیات، حبیب الرحمٰن صغیر

ثانیہ خاصہ سے عبدالماجد، محمد ثاقب، اظہر نذیر اور ضیاء الرحمٰن

ثانویہ عامہ سے محمد اشفاق، عبدالرحمٰن شاکر، اعظم ساجد اور محمد زکریا۔

شعبہ حفظ سے جو طلباء ماہانہ وظیفہ کے حق دار ٹھہرے ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

قاری محمد رفیق صاحب کی کلاس سے اظہر الرحمٰن، عبدالباسط خاں، ابوبکر محمد احمد، محمد ثوبان، ابتسام امیر، عبدالقیوم،

انعام اللہ۔

قاری خلیل الرحمٰن صاحب کی کلاس سے نصیر احمد اور حکمت اللہ

قاری ابراہیم ملتانی صاحب کی کلاس سے کلیم اللہ امین اور محمد انس

قاری محمد یحییٰ صاحب کی کلاس سے احمد شاکر، اعجاز ساجد اور اسامہ قمر

قاری حسان احمد صاحب کی کلاس سے ذیشان طارق اور محمد عثمان اسلم کے نام شامل ہیں۔

اس اعلان کا بھی اعادہ کیا گیا کہ سالانہ امتحانات کے بعد ایک مثالی طالب علم کے لئے حج کے انعام کا اعلان کیا جائے گا جب کہ مزید تین طلباء کو مثالی کارکردگی کی بنا پر عمرہ کا ٹکٹ دیا جائے گا۔ اس انعام کے لئے کلیہ کی کلاسز سے دو طالب علم (ایک کلیۃ الشریعہ سے اور ایک کلیۃ القرآن سے) جبکہ ثانویہ کی کلاسز سے ایک طالب علم اس انعام کا حق دار ہوگا۔ مزید برآں جامعہ ہذا کے کسی ایک استاد کو بھی عمرہ کروایا جائے گا۔

طلبا جامعہ لاہور الاسلامیہ کا اِعزاز

جامعہ ہذا کے تین ہونہار طلباء نے اس مرتبہ وفاق المدارس السلفیہ میں پوزیشنز حاصل کیں۔

اَرشد کاشمیری نے عالیہ میں ۹۰۰ میں سے ۷۴۴ نمبر لے کر دوسری جب کہ عبدالخالق توقیر نے ۷۵۶ نمبر لے کر تیسری پوزیشن حاصل کی۔

عبدالمنان نے ثانوی خاصہ میں ۹۰۰ میں سے ۷۴۶ نمبر لے کر وفاق المدارس میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔

مذکورہ بالا تینوں طلباء نے اپنا اپنا انعام کتب کی صورت میں وصول کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل میں مزید ترقی فرمائے۔ آمین

حالات حاضرہ

ان دنوں جامعہ میں تعمیری اور تعمیراتی ہر دو سلسلے اپنے عروج پر ہیں۔ ذیل کی سطور میں اس کا ایک اجمالی خاکہ پیش کیا جاتا ہے:

تعمیراتی سرگرمیاں

① پینٹ: تعلیمی سرگرمیوں کے تسلسل کو برقرار رکھنے کے لئے صفائی ستھرائی کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ لہٰذا انتظامیہ کی طرف سے اس امر کے پیش نظر تمام کلاسز، رہائشی ہال، کھانے کے ہال، مسجد، بیت الخلاء الغرض پورے جامعہ کو خوبصورت رنگ وروغن سے مزین کیا گیا ہے۔

② فرش کی رگڑائی: جامعہ کو تعمیراتی حوالے سے جاذب نظر بنانے کے لئے خوبصورت رنگ وروغن کے ساتھ ساتھ جامعہ کے تمام فرش پر رگڑائی کا کام کروایا گیا۔

③ باورچی خانہ اور کینٹین کی تعمیر نو: مشہور مقولہ ہے کہ ''دسترخوان کی تہذیب قوم کی تہذیب کی عکاس ہوتی ہے'' اس تہذیبی روایت کی اہمیت کے پیش نظر جامعہ کی انتظامیہ نے باورچی خانہ کی اصلاح پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے نئے باورچیوں کا تقرر کیا گیا، نئے تنور لگائے گئے اسی طرح نئے چولھے لگائے گئے، باورچی خانہ کے بیرونی ہال کو

ماربل سے فرنشڈ کیا گیا اور کھانے کے لئے نئے برتنوں کا بھی انتظام کیا گیا اس طرح باورچی خانہ کو از سرنو تعمیر کیا گیا۔

اسی طرح طلباء کی سہولت کے پیش نظر کینٹین از سرنو تعمیر کی گئی تا کہ طلباء کو صاف ستھرے ماحول میں اپنی ضروریات کو پورا کرنے کا موقع فراہم کیا جاسکے۔

کلاسز کی ڈیکوریشن

تعلیمی عمل میں کلاس کا ماحول ایک اہم کردار ادا کرتا ہے لہٰذا کلاسز کے ماحول کی جاذبیت میں اضافہ کے پیش نظر تمام کلاسز میں نئے رنگ وروغن کے ساتھ ساتھ نئے کارپٹ بچھائے گئے، کتابوں کو مرتب انداز میں رکھنے کے لئے نئی الماریاں اور اساتذہ کے لئے نئے ڈیسک بنوائے گئے اور گرمی کی شدت سے بچاؤ کے لئے تمام کلاسز میں نئے ایئر کولرز کا انتظام کیا گیا تا کہ طلباء بغیر کسی احساس کمتری اور پریشانی کے اپنے تعلیمی سلسلہ کو مزید بہتر انداز میں جاری رکھ سکیں۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جامعہ میں جاری تعمیراتی کام کو خیریت سے انجام تک پہنچائے۔ (آمین)

تعلیمی سرگرمیاں

جیسا کہ قارئین کرام جانتے ہیں کہ جامعہ ہذا عصری علوم میں بھی ایک منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ اس انفرادیت کو قائم رکھنے کے لئے انتظامیہ نے اس نظام کو مزید منظم کیا ہے۔ متعدد نئے اساتذہ کرام کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ جس میں خاص طور پر بی اے کی تعلیم پر توجہ دیتے ہوئے پروفیسر ذکاللہ (Superior College) اور ان کے علاوہ سید محمد علی، محمد یٰسین صاحب، حافظ انوار الحق صاحب، عبدالرحمٰن صاحب اور انتظامی معاملات کی نگرانی کے لئے قاری محمد بابر بھٹی صاحب کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔

ان اساتذہ اور انتظامیہ کی انتھک محنتوں سے الحمدللہ ۲۰۰۸ء کے Annual Examination میں بی اے کے ۱۴ طلباء اور میٹرک کے ۵۰ طلباء نے بھرپور حصہ لیا۔ اللہ رب العزت ان کی محنتوں کو بروئے کار لائے اور دنیا و آخرت کے تمام امتحانات میں سرخرو کرے۔ آمین

دیگر سرگرمیاں

تعلیمی سلسلے کو احسن انداز میں جاری رکھنے کے لئے صحیح وقت کا تعین ایک اہم کردار ادا کرتا ہے اسی اہمیت کے پیش نظر موسمی تبدیلی کے ساتھ جامعہ کی کلاسز کے ٹائم ٹیبل میں ایک پرکشش تبدیلی کی گئی۔ فجر کی نماز کے بعد ناشتہ ہوتا ہے اور پھر ۶:۱۵ پر اسمبلی کا انعقاد کیا جاتا ہے جو ۶:۳۰ تک جاری رہتا ہے۔ جس میں ۵۰،۵۰ منٹ کے سات پیریڈز ہوتے ہیں۔ پیریڈز کے ختم ہوتے ہی دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد نماز ظہر کی ادائیگی کی جاتی ہے اور پھر ظہر سے عصر تک طلباء آرام کرتے ہیں۔

عصر کے بعد عصری تعلیم کا آغاز کیا جاتا ہے جس کا تسلسل ۵:۴۵ تک جاری رہتا ہے۔ پھر مغرب کے بعد طلباء رات کا کھانا کھاتے ہیں اور عشاء کی نماز کے بعد ۱۰:۳۰ تک مطالعہ کیا جاتا ہے۔

اس طرح پورا دن تعلیمی مصروفیت میں گزر جاتا ہے۔

◉ جیسا کہ قارئین کرام بخوبی جانتے ہیں کہ آج کل لوڈشیڈنگ کا بہت دور دورہ ہے جس کی وجہ سے دیگر اہم امور کی طرح تعلیمی سلسلہ کو احسن انداز میں جاری رکھنے کے عمل میں بہت زیادہ دقت تھی انتظامیہ نے مسئلہ ہذا کو ہنگامی بنیادوں پر حل کرتے ہوئے جامعہ میں بہترین UPS کا انتظام کیا گیا ہے۔

بزمِ اَدب

حسب سابق مورخہ ۳۰/اپریل بروز بدھ ثانیہ کلیہ کے طلبا کی طرف سے ناموس رسالت ﷺ کے عنوان پر ایک بزم کا انعقاد کیا گیا۔محترم بھائی فواد بھٹوی نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے اور اس بزم کا آغاز ان کلمات سے کیا کہ

''نبی ﷺ کی گستاخیاں مسلمانوں کا سب سے بڑا چیلنج ہے اور اس کے حل کے متعلق انہوں نے کہا کہ اگر غیر مسلم نبی کی گستاخیاں کریں تو ہمارا کام یہ ہے کہ ہم آپ کی تعریفات کرتے جائیں۔انہوں نے کہا کہ کفار کے نبی کو شاعر مجنون اور اس طرح کے کلمات کہنے سے نبی مکرم ﷺ کی حقارت نہیں ہونے لگی، کیونکہ اللہ رب العزت نے قرآن میں فرمایا کہ ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ کہ ''تیرا ذکر ہم نے بلند کیا۔''

اور اس طرح اس بزم کا آغاز تلاوت سے کرنے کے لئے قاری محمد اعظم شیرازی کو دعوت دی جنہوں نے قرآن کی آیات مبارکہ سے مجلس کو منور کیا۔اس کے بعد نعت رسول مقبول ﷺ پیش کی گئی۔

اس کے بعد محترم فواد بھٹوی نے تقاریر کا آغاز کرتے ہوئے صبر اللہ افغانی بھائی کو مدعو کیا جنہوں نے اُردو زبان میں ''کفار ہم سے کیا اور کیوں چاہتے ہیں'' کے موضوع پر گفتگو کی۔انہوں نے کہا کہ ان کی اسلام دشمنی اور کینہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت ابراہیم علیہ السلام تمام کو تکالیف دیتے رہے جب نبی ﷺ کی باری آئی تو بھی یہ سلسلہ جاری رہا اور آپ ﷺ کو بھی تکالیف سے دوچار کیا گیا اور جب دیکھا کہ آپ ﷺ اپنے مشن سے ہٹنے والے نہیں تو کہا: چند دن تم ہمارے بتوں کی پوجا کرو اور چند دن ہم تمہارے بتوں کی پوجا کرتے ہیں تو اس کا جواب نبی نے نہیں بلکہ اللہ نے دیا۔فرمایا:

﴿قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدْتُمْ وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ﴾ [سورة الكافرون]

پھر انہوں نے کہا کہ کفار چاہتے ہیں کہ تم ہمیشہ تفرقہ بازی میں مبتلا رہو۔افغانستان، عراق، کاغستان میں اور ان کے علاوہ کوئی مملکت ایسی نہیں جہاں ان کا قانون نہ چلتا ہو۔وہ چاہتے ہیں تم بھی اللہ کی جنت سے دور رہو، تمہاری کمائی حرام کی ہو جس طرح ان کی حرام کی ہے۔

آخر میں انہوں نے کہا کہ ﴿وَجَاهِدْهُمْ بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا﴾ اپنی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کو حرام سے بچاؤ۔تم قرآن و سنت کی پیروی میں زندگی کو گزار دو گے تو یہ آپ سے بھاگ جائیں گے۔

پھر دوسرے مقرر افضال ساجد صاحب کو حرمت رسول ﷺ کے عنوان پر تقریر کے لئے مدعو کیا گیا انہوں نے کہا: دین اسلام اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے اور یہ دین قیامت تک کے لئے ہے جسے نبی لے کر آئے ہیں۔انہوں نے کہا کہ یہ نبی ﷺ کی گستاخیاں وغیرہ یہ آج سے نہیں بلکہ جب سے نبوت کا اعلان کیا گیا اسی وقت سے نازیبا کلمات کہے

جاتے رہے۔ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ، کیونکہ یہودی عیسائی نبی ﷺ کے بارے میں کہتے تھے کہ یہ ہم میں سے آئیں گے اور ہمارے دین کا پرچار کریں گے مگر نبی ﷺ نے دین اسلام کی تعلیمات کا پرچار کیا جب انہوں نے یہ دیکھا تو نبی ﷺ کی گستاخیاں شروع کردیں تاکہ مسلمانوں کو تکلیف ہو۔ پھر انہوں نے گستاخ رسول کی سزا کے بارہ میں کہا کہ اللہ نے فرمایا: ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ انہوں نے کہا کہ فتح مکہ کے موقع پر عام معافی کا اعلان کیا گیا مگر گستاخ رسول ﷺ کے بارہ میں فرمایا کہ اگر یہ کعبہ کے غلاف سے بھی لپٹے ہوں تو بھی انہیں نہ چھوڑو اس پر انہوں نے ابن خطل کے واقع کی طرف اشارہ کیا۔ جس نے اپنی دو لونڈیوں کی یہ ڈیوٹی لگائی ہوئی تھی کہ وہ نبیؐ کی گستاخی میں اشعار پڑھیں۔ وہ ابن خطل کعبہ کے غلاف سے لپٹا ہوا تھا مگر اسے پھر بھی معاف نہیں کیا گیا۔

اس کے بعد فواد بھٹوی صاحب نے قاری نعیم الرحمٰن کو ''ہماری رسول ﷺ سے محبت کیسی ہے۔'' کے عنوان پر گفتگو کی دعوت دی۔ جنہوں نے کہا کہ اللہ نے آپ ﷺ کی محبت کے بارے میں بہت سی آیات اتاریں۔ فرمایا: ﴿وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ﴾ اس میں کسی پیر، مفتی یا صحابی کی طرف نہیں بلکہ جو اللہ کی طرف دعوت دے۔

اسی طرح انہوں نے کہا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمر بن عاص کو لوگوں نے روکا کہ ہر بات نہ لکھا کرو تو جب نبی ﷺ کو علم ہوا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾ تو پتہ چلا کہ اللہ کا فرمان اور آپؐ کی حدیث اس چیز کی گارنٹی دیتی ہے کہ آپؐ کی زبان سے حق کے علاوہ کچھ نہیں نکلتا۔

جو آپ ﷺ سے صحیح محبت نہیں رکھتا اس کا ایمان مکمل نہیں اور حدیث بیان کی:

''جو میرے طریقہ کو اپنائے وہ مجھ سے محبت رکھتا ہے اور جو مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔''

انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ کے حلیے کو اپنا آپ ﷺ سے محبت ہے اور نبی ﷺ سے محبت سے رکاوٹ تین چیزیں ڈالتیں ہیں: ① اپنے اباؤ اجداد کی پیروی ② معاشرے کا دباؤ ③ احساس کمتری

اس کے بعد کوئز پروگرام کا سلسلہ شروع ہوا جو احسن انداز میں اپنے اختتام کو پہنچا۔

محترم فواد بھٹوی نے کوئز پروگرام کے بعد تقاریر کا سلسلہ دوبارہ شروع کرتے ہوئے نصیر الرحمٰن کو تقریر کی دعوت دی۔ جنہوں نے پیغمبر انقلاب کے موضوع پر اپنے مخصوص انداز میں تقریر کی۔

انہوں نے کہا کہ:

''دنیا میں جتنے انقلابات بھی آئے ان کے اثرات صرف اجسام پر مرتب ہوئے۔ یہ انقلابات قلوب و اذہان کو مسخر نہیں کر سکے۔ ان انقلابات سے بالا ایک اور انقلاب بھی ہے جو صرف مادی زندگی تک منحصر نہیں بلکہ یہ سوچوں اور دلوں کا رخ بدل دیتا ہے اور انسان کا رابطہ صرف ایک اللہ سے جوڑتا ہے۔ یہ انقلاب پیدا کرنے والے پیغمبر انقلاب محمد رسول اللہ ﷺ تھے۔ جنہوں نے اخوت اور حسن اخلاق کا درس دیا۔''

اس کے بعد قاری احسان الٰہی یونس کو تلاوت کے لئے مدعو کیا گیا جنہوں نے سورہ صفات کی آیات مبارکہ سے مجلس کو معطر کیا۔ مختصر کوئز پروگرام کے بعد دوبارہ تقاریر کا سلسلہ شروع کرتے ہوئے محمد جمیل کو تقریر کی دعوت دی جن کا عنوان ''نبی کریم ﷺ بحیثیت قائد اعظم'' آپؐ دنیا میں آنے کے بعد قائد نہیں بنے بلکہ عالم ارواح میں ہی اللہ تعالیٰ نے یہ عہد لیا تھا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں تمہارا حکم نہیں بلکہ ان کا حکم چلے گا۔

اس کے بعد محمد اعظم شیرازی کو نبی ﷺ بحیثیت مصلح معاشرہ کے عنوان پر ذوفشانیاں بکھیرنے کی دعوت دی گئی۔ انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں کہا کہ اگر ہم محمد رسول اللہ ﷺ کی زندگی پر طائرانہ نظر ڈالیں تو یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ آپ ﷺ کی زندگی کا ہر پہلو روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ آپ ﷺ نے نہ صرف عرب بلکہ پوری دنیا کی کایا پلٹ دی۔ آباء پرستی عام تھی۔ نسل پرستی کے بت کو پاش پاش کر دیا۔ لسانی تعصبات کو ختم کر دیا۔ محبت کو دلوں کی گہرائیوں میں اتارنے کی مثال محمد رسول اللہ ﷺ نے پیش کی۔

اس کے بعد نصیر الرحمٰن نے فواد بھٹوی کو دعوت دی کہ وہ ''کیا نبی ﷺ دہشت گرد تھے؟'' کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

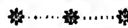
انہوں نے نہایت احسن انداز میں تاریخی حوالے سے بات کرتے ہوئے کہا کہ جب نبی کریم ﷺ دنیا میں تشریف لائے تو اس وقت درندگی کے مارے لوگ اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیا کرتے تھے۔ پانی کے پینے پلانے پر اور جانوروں کی دوڑ پر چالیس چالیس سال تک لڑائیاں جاری رہا کرتی تھیں۔ بیٹیوں کو وراثت سے محروم رکھا جاتا تھا، لیکن جب نبیٔ رحمت جناب محمد رسول اللہ ﷺ دنیا میں تشریف لائے تو امن و امان کی ایسی فضا قائم کی کہ جب بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کسی لشکر کو کسی جنگ یا معرکہ پر روانہ کرتے تو نصیحت فرماتے کہ عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو قتل نہ کیا جائے صرف ان لوگوں کو قتل کیا جائے جو مقابلہ میں آئیں۔ کفار آج اس نبی ﷺ پر دہشت گردی کا الزام لگاتے ہیں۔ جنہوں نے دہشت گردی کو ختم کیا اور امن کا گہوارہ بنا دیا۔

اس طرح سب سے آخر میں شیخ عبدالسلام فتح پوری صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کی ناصحانہ گفتگو کے ساتھ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

طالب علم کا اعزاز

آل پاکستان تقریری مقابلہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں منعقد ہوا جس میں جامعہ لاہور الاسلامیہ کی نمائندگی کے لئے دو طلباء محمد زاہد ہمدانی (رابعہ کلیہ) اور حافظ آصف جاوید (ثالثہ کلیہ) کو جامعہ میں ایک تقریری مقابلہ کے نتیجہ میں منتخب کیا گیا۔ جن میں سے محمد زاہد ہمدانی (رابعہ کلیہ) نے آل پاکستان تقریری مقابلہ منعقد فیصل آباد میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔ الحمد للہ علی ذلك

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف طالب علم کے علم و عمل میں دن دگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائے۔ (آمین)



محمد زاہد حنیف☆

حرمتِ رسول ﷺ کے متعلق رسائل وجرائد میں شائع ہونے والے مضامین کا اِشاریہ

مکتبہ رحمانیہ ماڈل ٹاؤن، جامعہ لاہور الاسلامیہ گارڈن ٹاؤن کا ملحقہ ادارہ ہے، جس میں اسلامی مصادر کی کتب کا ایک وسیع ذخیرہ موجود ہے۔اس لائبریری میں کتب مصادر کے علاوہ شعبہ رسائل وجرائد بھی مستقل طور پر موجود ہے، جس میں اندرون اور بیرون ملک سے شائع ہونے والے ۲۵۰ سے زائد اسلامی رسائل وجرائد آتے ہیں۔شعبہ میں ۱۹۰۸ء سے لے کر اب تک کے رسائل کا ریکارڈ موجود ہے۔یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے مختلف علاقوں کے تعلیمی اداروں سے خاص طور پر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، جامعہ پنجاب، بہاولپور یونیورسٹی کے ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی کے سینکڑوں طلباء مقالہ جات کی تیاری کے حوالے سے مستفید ہوچکے ہیں اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔شعبہ رسائل میں ۶۰ سے زائد اہم رسائل کی اشاریہ سازی ہوچکی ہے اور اس کے علاوہ وقتاً فوقتاً مختلف جرائد میں مخصوص موضوعات پر ادارہ کی طرف سے اشاریے شائع ہوتے رہتے ہیں۔اسی سلسلہ میں توہین آمیز کارٹونوں کی اشاعت کے تناظر میں ماہنامہ 'رشد' کے حرمت رسول نمبر کے لئے شعبہ رسائل کے معاون جناب محمد زاہد حنیف نے توہین رسالت کے موضوع پر مختلف جرائد میں شائع ہونے والے ۱۹۷۳ء سے لے کر اب تک کے ۴۰۰ کے قریب مضامین کا انتہائی عرق ریزی سے ایک جامع اِشاریہ مرتب کیا ہے تاکہ اس موضوع پر مواد حاصل کرنے والے تشنگانِ علم کے لئے راہنمائی مل سکے۔قارئین کی آسانی کے لیے اشاریہ کی ترتیب سن وار الف بائی ترتیب دیا گیا ہے۔یاد رہے کہ یہ اشاریہ صرف ان جرائد پر مشتمل ہے جو ادارہ 'محدث' کی لائبریری میں موجود ہیں۔لہٰذا شائقین مضامین کی فراہمی کے لئے المکتبة الرحمانية ۹۹/جے بلاک ماڈل ٹاؤن، لاہور سے رابطہ کرسکتے ہیں۔ [طاہر]

مصنف	عنوان	رسالہ	تاریخ	صفحات
طیب قاسمی	شانِ رسالت ﷺ	ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک	مارچ ۱۹۷۳ء	۱۷ تا ۲۲
عبدالحق	ناموس رسالت اور دشمنان اسلام کی سازشیں	ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک	جولائی ۱۹۷۵ء	....
اکرام اللہ ساجد	شان رسالت مقام رسالت ﷺ اور منصف رسالت	[illegible]	مارچ ۱۹۸۲ء	۲ تا ۱۳
اکرام اللہ ساجد	توہین رسالت کے مرتکبین کو قرار واقعی سزا دی جائے	ماہنامہ [illegible] لاہور	جولائی ۱۹۸۶ء	۱ تا ۱۱

☆ معاون شعبہ رسائل وجرائد، مکتبہ رحمانیہ، لاہور

مصنف	عنوان	رسالہ	تاریخ	صفحات
طیب شاہین لودھی	شاتم گستاخ رسول کی سزا ❶	ماہنامہ محدث لاہور	فروری ۱۹۸۶ء	۱۵ تا ۲۶
طیب شاہین لودھی	شاتم گستاخ رسول کی سزا ❷	ماہنامہ محدث لاہور	مارچ ۱۹۸۶ء	۱۱ تا ۲۳
ادارہ	شکاگو میں عالمی کانفرنس	ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ	نومبر ۱۹۸۹ء	۱۱ تا ۱۴
خلیل الرحمٰن مجاندوی	گستاخ رسول سلمان رشدی، اسلامی طرزِ فکر اور معتدل لائحہ عمل	ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک	جون ۱۹۸۹ء	۴۷ تا ۵۶
زاہد الحسینی	انبیاء کرام کی توہین۔ شیخ کبیر کے افادات	ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک	دسمبر ۱۹۸۹ء	۵۳
زاہد الحسینی	شاتم رسول کا شرعی حکم حدیث اور اجماع اُمت کی روشنی میں	ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک	اکتوبر ۱۹۸۹ء	۱۹ تا ۲۴
زاہد الراشدی	ختم نبوت کے فکری و عملی تقاضے اور ہماری ذمہ داریاں	ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ	نومبر ۱۹۹۰ء	۲۵ تا ۳۰
عبدالرشید الغازی	لاہور کا دجال	ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک	جون ۱۹۸۹ء	۴۷ تا ۴۸
محمد اقبال رنگونی	شیطانک ورسز۔ ردعمل (سلمان رشدی کے خلاف مہم)	ماہنامہ حق چاریار لاہور	ستمبر ۱۹۸۹ء	۴۵ تا ۵۴
مظہر حسین قاضی	ایک شیطان (رشدی) کی شیطانی کتاب اور دیگر گستاخان صحابہؓ	ماہنامہ حق چاریار لاہور	مارچ ۱۹۸۹ء	۲ تا ۱۳
عبدالرشید الغازی	گستاخ رسول کو عمر قید کی سزا کا حکم	ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک	ستمبر ۱۹۹۰ء	۴۳
محمد سلیم سید	توہین رسالت اور اہل مغرب کا منافقانہ رویہ	ماہنامہ افکار معلم لاہور	جون ۱۹۹۰ء	۲۴
محمد یوسف لدھیانوی	کیا پاکستان میں رشدیوں کی حکومت ہے؟	ماہنامہ حق چاریار لاہور	مئی ۱۹۹۰ء	۵۴ تا ۶۷
محمد قاسم نانوتوی	عصمت انبیاء کے بارے میں اہل اسلام کا عقیدہ	ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ	فروری ۱۹۹۰ء	۹ تا ۱۰
صادق مغل	گستاخ رسول کے لئے سزا	ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک	اگست ۱۹۹۲ء	۵۹
ابوطلحہ	قانون توہین رسالت پر مبنی پورے ڈھانچے کو بدلنے کی ضرورت	ماہنامہ الدعوۃ لاہور	جولائی ۱۹۹۴ء	۴
ادارہ	رتہ دوتھہ توہین رسالت کیس	ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ	جنوری ۱۹۹۴ء	۴۰ تا ۴۴
اداریہ	توہین رسالت کی سزا کے خلاف مہم	ماہنامہ ختم نبوت کراچی	مئی ۱۹۹۴ء	۲۱
امیر حمزہ	توہین رسالت کے سنگین مجرم قوالوں کی گستاخیاں	ماہنامہ الدعوۃ لاہور	جولائی ۱۹۹۴ء	۱۶ تا ۲۱
زاہد الراشدی	توہین رسالت اور قومی اسمبلی پاکستان کے نام عرضداشت	ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ	مئی ۱۹۹۴ء	۴۹
سرفراز خان صفدر	رسول اللہ ﷺ کی محبت ایمان کا اولین تقاضا	ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ	مئی ۱۹۹۴ء	۶ تا ۱۰
سید احمد یوسف زئی	توہین رسالت کے قانون میں تبدیلی	صحیفہ اہلحدیث کراچی	۲۶ جولائی ۱۹۹۴ء	۴
سید احمد یوسف زئی	اسلام میں توہین رسالت کی سزا	صحیفہ اہلحدیث کراچی	مئی ۱۹۹۴ء	۳ تا ۴
صاحبزادہ ابرار احمد	قانون توہین رسالت میں ترمیم	ماہنامہ شمس الاسلام بھیرہ	اگست ۱۹۹۴ء	۲ تا ۳
ضیاء الرحمٰن فاروقی	گستاخ رسول کی شرعی سزا	خلافت راشدہ فیصل آباد	اگست ۱۹۹۴ء	۲۲
عبدالرشید الغازی	پاکستان انسداد توہین رسالت کا قانون اور	ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک	اگست ۱۹۹۴ء	۵۱ تا ۵۴

	اقلیتوں کے حقوق			
عبدالمالک عرفانی	توہین رسالت کے قانون پر ماڈرن اور مغرب زدہ خواتین کا اعتراض	ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ	جون ۱۹۹۴ء	۱۲ تا ۱۴
علی ندوی ابوالحسن	رسالت محمدی ﷺ کی عظمت	ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک	اگست ۱۹۹۴ء	۲۳ تا ۳۲
غلام محمد ڈاکٹر	گستاخ رسول کے لئے موت کی سزا کا حکم (کوثر نیازی کے مکتوب کا جواب)	ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ	اپریل ۱۹۹۴ء	۳۵ تا ۳۶
کوثر نیازی	گستاخ رسول کے لئے موت کی سزا کا حکم (ڈاکٹر غلام محمد کے مکتوب کا جواب)	ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ	اپریل ۱۹۹۴ء	۳۵ تا ۳۶
محمد اسلم رانا	بائبل اور گستاخ رسول کی سزا	ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ	اگست ۱۹۹۴ء	۲۷ تا ۳۰
محمد اسلم رانا	کیا گستاخ رسول کی سزا کا قانون واقعی مسیحی حقوق کی پامالی ہے؟	ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ	اگست ۱۹۹۴ء	۳۱ تا ۳۵
محمد یاسین عابد	گستاخ رسول کے لئے سزائے موت اور بائبل	ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ	مئی ۱۹۹۴ء	۱۳ تا ۱۷
ورلڈ اسلامک فورم	توہین رسالت کا قانون اور مغربی لابیاں	ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ	جولائی ۱۹۹۴ء	۴۱ تا ۴۲
ابوالانجم برلاس	توہین رسالت پر موت کی سزا کا قانون اور....	ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ	مئی ۱۹۹۵ء	۲۴ تا ۲۵
ابوطلحہ	مسئلہ توہین رسالت (مجرموں کی رہائی کیوں)	ماہنامہ الدعوۃ لاہور	جون ۱۹۹۵ء	۳
اخبار واداء	لعنت ایسی امداد پر جس کی قیمت توہین رسالت ہو	ماہنامہ الدعوۃ لاہور	اپریل ۱۹۹۵ء	۵۵
ادارہ	توہین رسالت کے بارے گوجرانوالہ میں مجلس مذاکرہ	ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ	جون ۱۹۹۵ء	۲۳ تا ۲۶
ڈاکٹر حسن نعمانی	مسئلہ توہین رسالت	ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک	مئی ۱۹۹۵ء	۴۹ تا ۵۸
محمد طاہر نقاش	توہین رسالت کیس (حقائق وواقعات اور اکثریت کے جذبات کا خون)	ماہنامہ الدعوۃ لاہور	مارچ ۱۹۹۵ء	۱۲ تا ۱۸
محمد اظہر	یہ مسلمان ہے جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود	ماہنامہ حق چاریار لاہور	جولائی ۱۹۹۶ء	۲۹ تا ۴۷
محمد سلیم سید	ناموس رسول پر جان کا نذرانہ پیش کرنے والے جانثار	ماہنامہ افکار معلّم لاہور	اگست ۱۹۹۶ء	۹
سید احمد یوسف زئی	گستاخ رسول کون؟	صحیفہ اہلحدیث کراچی	مارچ ۱۹۹۷ء	۲۱ تا ۲۲
عبدالرحمٰن باوا	توہین رسالت کی سزا اور ملعون یوسف علی	ماہنامہ ختم نبوت کراچی	۹ مئی ۱۹۹۷ء	۴ تا ۵
عبدالرحمٰن باوا	توہین رسالت کے جرم کا ایک خطرناک رجحان	ماہنامہ ختم نبوت کراچی	۲۳ مئی ۹۷ء	۲ تا ۵
عطاءاللہ صدیقی	قانون توہین رسالت (انسانی حقوق اور امریکی مداخلت)	ماہنامہ الدعوۃ لاہور	ستمبر ۱۹۹۷ء	۱۸ تا ۲۳
محمد اظہر	ایک اور گستاخ رشدی [illegible] جاوید اقبال	ماہنامہ حق چاریار لاہور	ستمبر ۱۹۹۷ء	۲۴ تا ۲۹
عبدالاعلی	کیا حدود آرڈیننس اور قانون توہین رسالت میں تبدیلی کی ضرورت ہے؟	ماہنامہ الدعوۃ لاہور	اگست ۱۹۹۸ء	۳۳ تا ۳۵

عطاء اللہ صدیقی	اسلام کے قانون توہین رسالت پر اعتراضات کا جائزہ	ماہنامہ محدث لاہور	جولائی ۱۹۹۸ء	۲ تا ۲۴
عطاء اللہ صدیقی	قانون توہین رسالت پر اعتراضات کا جائزہ	ماہنامہ محدث لاہور	جولائی ۱۹۹۸ء	۲ تا ۲۴
عطاء اللہ صدیقی	اسلام کے قانون توہین رسالت میں تبدیلی	ماہنامہ محدث لاہور	جولائی ۱۹۹۹ء	۳۴ تا ۶۴
	محرکات و مضمرات			
یوسف طیبی	قانون توہین رسالتمآب کا تحقیقی جائزہ	ماہنامہ الدعوۃ لاہور	اگست ۱۹۹۸ء	۳۳ تا ۳۵
زاہد الراشدی	توہین رسالت پر موت کی سزا کا قانون	ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ	جون ۱۹۹۹ء	۴
ادارہ	توہین رسالت کی سزا کا قانون اور برطانوی ایم پی اے	ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ	مئی ۲۰۰۰ء	۲۱
ادارہ	توہین رسالت کی سزا کے قانون میں تبدیلی	ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ	مئی ۲۰۰۰ء	۲۳
عطاء اللہ صدیقی	ام الحقوق۔ رسالت کے حقوق	ماہنامہ محدث لاہور	جون ۲۰۰۰ء	۲۸ تا ۴۳
عطاء اللہ صدیقی	تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے بعد	ماہنامہ محدث لاہور	جون ۲۰۰۰ء	۲ تا ۴
محمد شریف	توہین رسالت کے قانون میں ترمیم	ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک	مئی ۲۰۰۰ء	۵۲ تا ۵۴
ادارہ	سزائے موت کا حکم	ماہنامہ حرمین جہلم	مارچ ۲۰۰۱ء	۶ تا ۲۶
ادارہ	ریاض گوہر شاہی کا عبرتناک انجام	ماہنامہ حرمین جہلم	جنوری ۲۰۰۲ء	۲
اسماعیل قریشی	قانون توہین رسالت کی مجوزہ ترمیم کا علمی جائزہ	ماہنامہ حرمین جہلم	مارچ ۲۰۰۲ء	۹ تا ۱۲
زاہد الراشدی	تحریک ختم نبوت کے مطالبات	ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ	مئی ۲۰۰۲ء	۲ تا ۳
زاہد الراشدی	امریکی مطالبات (قادیانیت اور توہین رسالت) اور پاکستان کی پوزیشن	ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ	مارچ ۲۰۰۲ء	۲ تا ۵
قاضی کاشف نیاز	مسلمان ناموس رسالت پر جان کیوں دیتے ہیں؟	ماہنامہ الدعوۃ لاہور	جنوری ۲۰۰۳ء	۱۴ تا ۲۲
یوسف طیبی	قانون توہین رسالت میں تبدیلی کی ضرورت ہے ❶	ماہنامہ الدعوۃ لاہور	جون ۲۰۰۳ء	۱۴ تا ۱۷
یوسف طیبی	قانون توہین رسالت میں تبدیلی کی ضرورت ہے ❷	ماہنامہ الدعوۃ لاہور	جولائی ۲۰۰۳ء	۲۲ تا ۲۵
یوسف طیبی	کیا حدود آرڈیننس اور قانون توہین رسالت میں تبدیلی کی ضرورت ہے؟	ماہنامہ الدعوۃ لاہور	جون ۲۰۰۳ء	۲۷ تا ۳۱
اداریہ	سیاسی و تہذیبی ایجنڈا	ماہنامہ الحسن لاہور	مئی ۲۰۰۵ء	۴۸ تا ۵۳
محمد اسماعیل قریشی	قانون توہین رسالت میں ترمیم کے مضمرات	ماہنامہ محدث لاہور	جنوری ۲۰۰۵ء	۲۵ تا ۳۰
محمد اسماعیل قریشی	قانون توہین رسالت میں ترمیم کے مضمرات	ترجمان القرآن لاہور	جنوری ۲۰۰۵ء	۴۱ تا ۴۶
ابرار احمد بگوی	تہذیبی یا صلیبی جنگ	ماہنامہ شمس الاسلام بھیرہ	فروری/مارچ ۰۶ء	۳ تا ۴
ابرار حسین ساقی	دشمنان اسلام سے دوستی ایک لمحہ فکریہ	دعوت تنظیم اسلام گوجرانوالہ	مارچ ۲۰۰۶ء	۱۲ تا ۱۶
ابرار حسین	ناموس رسالت کا قانون اور اقلیتوں کے حقوق	ضیائے اسلام حیدرآباد	اپریل ۲۰۰۶ء	۱۷۱ تا ۱۷۳
ابن قادر مصطفیٰ	یہود و نصاریٰ کی نبی آخر الزمانؐ سے دشمنی کی تاریخ	ماہنامہ عرفات لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	۲۱ تا ۲۸

ابوالاعلیٰ مودودی	توہین رسالت (پوپ کے نام مودودیؒ کا خط)	ماہنامہ بیدار ڈائجسٹ لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۱۶
ابوحماس	ناموس رسالتؐ پامال کرنے والے کا عبرتناک انجام	ماہنامہ ضرب طیبہ لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۲۰ تا ۲۲
ابوزید فاروقی	حرمت رسولؐ کی اہمیت	ضیائے حدیث سوہدرہ	ستمبر ۲۰۰۶ء	۵۴ تا ۵۵
ابوشراحیل	توہین اسلام توہین قرآن اور توہین رسالت کے المناک سانحات	ماہنامہ الاحرار لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۱۸ تا ۲۷
ابوعبداللہ	توہین رسالتمآب عالمی قوانین کے ترازو میں	سہ ماہی التراث غواڑی	اپریل ۲۰۰۶ء	۲۰ تا ۲۵
ابوعمر ہاشمی	دنیا کو ہے پھر معرکہ روح و بدن پیش	ماہنامہ ضرب طیبہ لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۱۸ تا ۱۹
اثر جونپوری	مت کرو مجبور ہم کو [نظم]	ماہنامہ عرفات لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	۷۸
احسان اللہ قاضی	فساد انگیز خاکے	ہفت روزہ ایشیا لاہور	۲ مارچ ۲۰۰۶ء	۳۱
احمد سرور ملک	توہین انبیاء...... یہود و نصاریٰ کا مذہبی فریضہ	ماہنامہ بیدار ڈائجسٹ لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۱۷ تا ۱۸
احمد سرور ملک	یہود و نصاریٰ اور توہین رسالت	ماہنامہ بیدار ڈائجسٹ لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۹ تا ۱۰
احمد رضا خان بریلوی	حب مصطفیؐ قرآن و حدیث کی روشنی میں	ضیائے اسلام حیدرآباد	اپریل ۲۰۰۶ء	۶ تا ۱۲
احمد سرور ملک	توہین انبیاء علیہ السلام، یہود و نصاریٰ کا مذہبی فریضہ	ماہنامہ شمس الاسلام بھیرہ	اپریل، مئی ۰۶ء	۲۱ تا ۲۶
احمد سرور ملک	گستاخان رسول کا عبرتناک انجام	صدائے اسلامک فاؤنڈیشن لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	۱۳ تا ۲۰
احمد سرور ملک	محمدؐ غیر مسلم سکالرز کی نظر میں	ماہنامہ ضرب طیبہ لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۱۵ تا ۱۷
احمد سعید کاظمی سید	توہین رسالت کی سزا	ضیائے اسلام حیدرآباد	اپریل ۲۰۰۶ء	۴۵ تا ۵۴
اداریہ روزنامہ 'دن'	کامیاب ترین مظاہرے کے امیج کو مسخ کرنے کی سازش	ماہنامہ عرفات لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	۱۱۵ تا ۱۲۱
اداریہ نوائے وقت	توہین آمیز خاکے۔ او آئی سی کا ہنگامی اجلاس کب ہوگا؟	ماہنامہ عرفات لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	۹۱ تا ۹۳
اداریہ	شان رسالتمآب میں مستشرقین کی گستاخی علماء اسلام کی خدمت میں ایک مشورہ	ماہنامہ بلاغ القرآن لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۹ تا ۱۲
اداریہ	اعراض کی ضرورت	ماہنامہ تذکیر لاہور	مئی ۲۰۰۶ء	۳۵ تا ۳۸
اداریہ	اہل صلیب کے گھٹیا ہتھکنڈوں کا مقابلہ کیا جائے	ماہنامہ بیدار ڈائجسٹ لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۵ تا ۶
اداریہ	تحریک تحفظ ناموس رسالتؐ چند حقائق	ماہنامہ عرفات لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	۵ تا ۱۲
اداریہ	توہین رسالت اور عالمی ردعمل	ماہنامہ عرفات لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۴ تا ۶
اداریہ	توہین رسالت پر یورپ کا منافقانہ طرز عمل	ضیائے اسلام حیدرآباد	اپریل ۲۰۰۶ء	۱۶۷ تا ۱۶۸
اداریہ	توہین رسالت کا دانستہ ارتکاب	ماہنامہ خطیب لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۴ تا ۷
اداریہ	توہین رسالت کا مقدمہ عوام کی عدالت میں	ماہنامہ العصر پشاور	مارچ ۲۰۰۶ء	۲ تا ۷
اداریہ	توہین رسالت کے المناک واقعات	ماہنامہ الاحرار لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۶ تا ۷
اداریہ	توہین مذاہب کے سدباب کے لئے	ماہنامہ عرفات لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	۳۹ تا ۴۱

مصنف	عنوان	رسالہ	تاریخ	صفحات
	عالمی سطح پر قانون سازی کی ضرورت			
اداریہ	توہین آمیز خاکے اور لیبیا کا ردِعمل	ماہنامہ آب حیات لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۱۵تا۱۸
اداریہ	توہین آمیز خاکے۔ جب چوٹ لگتی ہے	ماہنامہ آئین لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	۳۷تا۴۰
اداریہ	دینی و روحانی تحریکیں سیاست کی قربان گاہ	ماہنامہ ساحل کراچی	اپریل ۲۰۰۶ء	۳۱تا۳۵
اداریہ	شان رسالت مآب میں گستاخی، معافی ہی کافی نہیں، سزا بھی ضروری ہے	ماہنامہ الحسن لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۳تا۱۵
اداریہ	عالم اسلام نے مغرب کو پچھاڑنے کا سنہری موقع ضائع کر دیا	ماہنامہ ساحل کراچی	اپریل ۲۰۰۶ء	۳تا۳۰
اداریہ	کارٹون کا مسئلہ	ماہنامہ تذکیر لاہور	مئی ۲۰۰۶ء	۳۰تا۳۴
اداریہ	مسلمانوں کی دل آزاری۔ مسلم اُمہ کا افسوسناک پہلو	ضیائے اسلام حیدر آباد	اپریل ۲۰۰۶ء	۳تا۴
اداریہ	مغرب کا ردیہ	ہفت روزہ ایشیا لاہور	۹ فروری ۲۰۰۶ء	۷
اداریہ	مقدمہ توہین رسالت..... لمحہ فکریہ	ماہنامہ رضائے مصطفیٰ	مئی ۱۹۹۴ء	۱
اداریہ	نازیبا خاکے اور عالمی ذرائع ابلاغ	ضیائے اسلام حیدر آباد	اپریل ۲۰۰۶ء	۱۶۹تا۱۷۰
اداریہ	ناموس رسالت اور ہماری ذمہ داریاں	ماہنامہ تعمیر افکار کراچی	مارچ ۲۰۰۶ء	۴
اداریہ	ناموس رسالت کی حفاظت ہماری جان و مال کی حفاظت سے بڑھ کر ہے	پندرہ روزہ ترجمان دہلی	۱۶ مارچ ۲۰۰۶ء	۳تا۴
اداریہ	ناموس رسالت کے پروانوں کی گرفتاریاں	ماہنامہ سیدھا راستہ لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	۳
اداریہ	نیا جال پرانے شکاری۔ قدیم تحریک استشراق کا جدید اقدام	ماہنامہ فقہ اسلامی کراچی	مارچ ۲۰۰۶ء	۲تا۷
اداریہ	ہلاک ہوئے کارٹونوں والے	سہ ماہی ایقاظ ملتان	اپریل تا جون ۰۶ء	۲تا۴۱
اداریہ	یہ بدترین قسم کی دہشت گردی ہے	پندرہ روزہ ترجمان دہلی	۱۶ فروری ۲۰۰۶ء	۳تا۴
اداریہ	آبروئے ما ز نام مصطفیٰ ست	ہفت روزہ اہلحدیث لاہور	۳ مارچ ۲۰۰۶ء	۳
ارشاد احمد ارشد	شر شیطان رشدی	ماہنامہ الدعوۃ لاہور	جولائی ۲۰۰۷ء	۱۶تا۲۰
ارشد فارانی	تحفظ ناموس رسالت۔ ایمان کا تقاضا	ہفت روزہ ایشیا لاہور	۲ مارچ ۲۰۰۶ء	۳۳
ارشد فارانی	ڈنمارکی (نظم)	ماہنامہ آئین لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	۵۸تا۵۹
ارشد فارانی	غازی علم الدین بنو (نظم)	ہفت روزہ ایشیا لاہور	۱۶ اپریل ۲۰۰۶ء	۲۷
اسرار الحق قاسمی	اخبارات میں اہانت رسول ناقابل برداشت	ماہنامہ فیصل ہندئی دہلی	مارچ ۲۰۰۶ء	۵تا۶
اسماعیل قریشی	یورپ میں انبیاء علیہ السلام کی توہین کا قانون	ماہنامہ عرفات لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	۳۵تا۳۸
اشفاق احمد مغل	توہین رسالت پر مبنی کارٹونوں کی اشاعت	ہفت روزہ ایشیا لاہور	۹ فروری ۲۰۰۶ء	۱۲

اشفاق حسین حافظ	توہین آمیز کارٹون شائع کرنے والے اخبارات وجرائد	ضیائے اسلام حیدرآباد	اپریل ۲۰۰۶ء	۱۶۰تا۱۶۱
اطہر علی مجددی سید	توہین رسالت کے خلاف عالمی ادارہ تنظیم الاسلام کی سرگرمیاں	دعوت تنظیم اسلام گوجرانوالہ	مارچ ۲۰۰۶ء	۶۰تا۶۳
الیاس اظہر	توہین رسالت کی سزا۔تاریخ کی روشنی میں	ماہنامہ افکار معلم لاہور	مئی ۲۰۰۶ء	۳۱تا۴۲
امام کعبہ	معافی نامنظور خاکے بنانے والے اور چھاپنے والے کو سخت سزا دی جائے	ہفت روزہ اہلحدیث لاہور	۱۱فروری ۲۰۰۶ء	۵
انس مدنی حافظ	امام کعبہ کا توہین رسالت پر خطبہ جمعہ	ماہنامہ ضرب طیبہ لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	۲۰تا۲۳
انور قدوائی سید	توہین آمیز خاکے۔ایک منظم سازش	پندرہ روزہ صحیفہ اہلحدیث کراچی	۱۵مارچ ۲۰۰۶ء	۲۶تا۲۷
اوریا مقبول جان	عامر چیمہ شہید اور لاہور کی بدنصیبی	ماہنامہ افکار معلم لاہور	جون ۲۰۰۶ء	۷۹تا۸۰
ایاز محمود رضوی	ناموس مصطفیٰؐ اور غیر مسلم مصنفین	ضیائے اسلام حیدرآباد	اپریل ۲۰۰۶ء	۱۱۳تا۱۱۹
ایاز محمود رضوی	توہین آمیز خاکے، مسلمانوں کے خلاف سازش	ضیائے اسلام حیدرآباد	اپریل ۲۰۰۶ء	۱۴۶تا۱۵۰
ایاز محمود رضوی	یورپی مصنوعات کا بائیکاٹ کیوں	ضیائے اسلام حیدرآباد	اپریل ۲۰۰۶ء	۱۲۹تا۱۳۷
اے آر خان	ڈنمارک کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے	ہفت روزہ ایشیا لاہور	۲مارچ ۲۰۰۶ء	۱۵تا۱۶
اے۔آر۔خالد	احتجاج کا انداز بدلنے کی اشد ضرورت	ماہنامہ عرفات لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	۱۳۲تا۱۳۵
اُم عبدالرب	ناموس رسالت پر جان بھی قربان	ماہنامہ اہلسنت ڈی جی خان	اپریل ۲۰۰۶ء	۱۰تا۱۳
اُم عبدالرب	ناموس رسالت پر جان بھی قربان ہے	ہفت روزہ اہلحدیث لاہور	۱۰مارچ ۲۰۰۶ء	۱۱تا۱۳
بشیر عثمانی راجہ	کارٹونوں کی اشاعت مغربی دہشت گردی	ہفت روزہ ایشیا لاہور	۹مارچ ۲۰۰۶ء	۲۶تا۲۷
بلقیس سیف	مغرب کا درس رواداری کیا ہوا	ہفت روزہ ایشیا لاہور	۱۶فروری ۲۰۰۶ء	۱۸
بندہ خاکی	تف ہے ہم پر (ڈنمارک ودیگر یورپی اخبارات میں توہین رسالت	ماہنامہ افکار معلم لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	۶۳تا۶۸
محمد طاہر کاظمی	توہین رسالت کی سزا	ماہنامہ الاشرف کراچی	اپریل ۲۰۰۶ء	۲۵تا۳۲
تاثیر مصطفیٰ،سید	توہین آمیز خاکوں کی اشاعت	ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور	۱۰مارچ ۲۰۰۶ء	۱۳تا۱۵
تاثیر مصطفیٰ،سید	غلامی رسولؐ میں موت بھی قبول ہے	ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور	۳مارچ ۲۰۰۶ء	۱۰تا۱۱
تاثیر مصطفیٰ،سید	غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے	ہفت روزہ ایشیا لاہور	۲۳فروری ۲۰۰۶ء	۲۱
تنزیل الصدیق الحسنی	توہین رسالت اور مغرب کا انداز فکر	ہفت روزہ الاعتصام لاہور	۳مارچ ۲۰۰۶ء	۱۶تا۱۹
تنویر حسین مجددی	گستاخ رسول واجب القتل ہے	دعوت تنظیم اسلام گوجرانوالہ	مارچ ۲۰۰۶ء	۱۷تا۲۶
ثروت اجمال اصمعی	توہین آمیز خاکوں کا مسئلہ اور عالم اسلام کی حکمت عملی	ماہنامہ بیداری حیدرآباد	مارچ ۲۰۰۶ء	۲تا۷
ثروت جمال اصمعی	توہین آمیز خاکوں کا مسئلہ اور عالم اسلام کی حکمت عملی کیا ہو؟	ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور	۱۰مارچ ۲۰۰۶ء	۱۰تا۱۵

جان ایل ریپوزیٹو	مسلمان اور مغرب۔ کچھ مشترک بنیادیں	ماہنامہ آئین لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	۴۱ تا ۴۴
جاوید اقبال	توہین رسالت اور آزادی رائے کی حقیقت	ماہنامہ الاحرار لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	۲۱ تا ۲۲
جم لوب	کارٹون۔ بحران کے حوالے سے امریکہ میں جاری بحث	ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ	مارچ ۲۰۰۶ء	۱۰ تا ۱۲
جمیل الدین عالی	آزادی اظہار کا غلط استعمال	ضیائے اسلام حیدرآباد	اپریل ۲۰۰۶ء	۱۲۰ تا ۱۲۵
حبیب الرحمٰن حنیف	شاتم رسول کی شرعی سزا	ماہنامہ ضرب طیبہ لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۱۰ تا ۱۲
حسن مدنی حافظ	توہین آمیز خاکے اسلام اور عصری قانون	ماہنامہ محدث لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۲ تا ۲۲
حسین احمد قاضی	امریکہ کا دوہرا معیار	ہفت روزہ ایشیا لاہور	۹ مارچ ۲۰۰۶ء	۷ تا ۱۰
حشمت اللہ صدیقی	اسلام کے خلاف مغربی مورخین کا پروپیگنڈا	پندرہ روزہ صحیفہ اہلحدیث کراچی	یکم جون ۲۰۰۶ء	۱۱ تا ۱۳
حمید الدین المشرقی	توہین رسالت اور خاکوں کی چال	ماہنامہ خطیب لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	۱۸ تا ۲۳
حمید الحسن	توہین آمیز خاکے	ماہنامہ ضرب طیبہ لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۴ تا ۵
حمید اللہ قریشی	دریدہ دہن یورپ کے نام مودودی کا پیغام	ہفت روزہ ایشیا لاہور	۱۶ فروری ۲۰۰۶ء	۱۷
حمید اللہ قریشی	عالم اسلام کسی بڑے سانحے سے دوچار ہونے والا ہے	ہفت روزہ ایشیا لاہور	۲ مارچ ۲۰۰۶ء	۲۸ تا ۲۹
خالد عاربی ڈاکٹر	ڈنمارک کے کارٹون	ماہنامہ سوئے حرم لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۷ تا ۹
خالد محمود ترمذی	اہانت رسول کی مکروہ تاریخ	ہفت روزہ ایشیا لاہور	۱۶ اپریل ۲۰۰۶ء	۲۳ تا ۲۵
خالد محمود	ناموس محمدیؐ اور ناموس عیسوی	ماہنامہ الفاروق کراچی	اپریل ۲۰۰۶ء	۸ تا ۱۰
خالد بن عبداللہ	معاشی قطع تعلق۔ کارٹونوں کی اشاعت کے تناظر میں	سہ ماہی ایقاظ ملتان	اپریل تا جون ۲۰۰۶ء	۴۲ تا ۵۴
خالد رشید حافظ	توہین رسالت اور اُمت مسلمہ کی ذمہ داریاں	ماہنامہ الفاروق کراچی	جون ۲۰۰۶ء	۵۰ تا ۵۳
خرم شہزاد	حرمت رسول کا دفاع احتجاج سے نہیں جہاد فی سبیل اللہ سے ہوگا	ماہنامہ ضرب طیبہ لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۶ تا ۹
خرم مراد	فیصلہ کن مسئلہ نبوت محمدیؐ اسلام اور مغرب کی کشمکش	ترجمان القرآن لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۳۱ تا ۳۶
خلیل الرحمٰن قادری	اہل یورپ اپنے ہاں انبیاء علیہم السلام کی گستاخی پر سزائے موت رائج کریں	ماہنامہ عرفات لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	۲۹ تا ۳۴
خورشید احمد پروفیسر	شیطانی کارٹون۔ تہذیبی کروسیڈ کا زہریلا ہتھیار	ترجمان القرآن لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	۲۳ تا ۲۴
راحیل جہانگیر چودھری	ناموس رسالتؐ اور پر تشدد احتجاجی مظاہرے	ماہنامہ عرفات لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	۱۲۲ تا ۱۲۵
راشد الخالد	رحمۃ للعالمین پر توہین آمیز ظلم [مترجم: محمد اسلم صدیق]	ماہنامہ محدث لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۲۳ تا ۳۶
راشد الحق سمیع حقانی	یورپ میں رہبر انسانیت کے توہین آمیز کارٹونوں کی اشاعت	ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک	جنوری ۲۰۰۶ء	۲ تا ۶
رب نواز خان	توہین رسالت سلگتا مسئلہ	دعوت تنظیم اسلام گوجرانوالہ	مارچ ۲۰۰۶ء	۶ تا ۱۰
ربیعہ عالیہ خان	مغرب کے مذموم عزائم	ہفت روزہ ایشیا لاہور	۱۶ فروری ۲۰۰۶ء	۱۹

مصنف	عنوان	رسالہ		تاریخ	صفحات
رشید احمد انگوی	مسلمان کو مسلمان کر دیا طوفان: مغرب نے	ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک		مارچ ۲۰۰۶ء	۴۳ تا ۴۷
رشید احمد انگوی	مسلمان کو مسلمان کر دیا۔ ڈنمارک و دیگر	ماہنامہ افکار معلم لاہور		مئی ۲۰۰۶ء	۴۳ تا ۴۷
رشید احمد مرتقائی	توہین رسالت...... شیطانی چوکور	ماہنامہ عرفات لاہور		اپریل ۲۰۰۶ء	۱۰۱ تا ۱۰۶
رضا زیدی	توہین رسالت اور ہماری بے بسی	سبیل ہدایت لاہور		مارچ ۲۰۰۶ء	۱۸
رضی الدین سید	اسلام کے خلاف مستشرقین کی گستاخیاں	خواتین میگزین لاہور		اپریل ۲۰۰۶ء	۳۶ تا ۳۷
رضی الدین سید	اسلام کے خلاف مستشرقین مغرب کی گستاخیاں	۱۵ روزہ صحیفہ اہلحدیث کراچی		یکم اپریل ۲۰۰۶ء	۲۲ تا ۴۴
روح اللہ توحیدی	گستاخانہ خاکے عملی کردار	ماہنامہ سیرۃ السلف پشاور		اپریل ۲۰۰۶ء	۴ تا ۱۶
ریاض حسین چودھری	احتجاجی قطعات	ماہنامہ عرفات لاہور		اپریل ۲۰۰۶ء	۱۰۶
زاہد الراشدی مولانا	مغرب توہین رسالت اور اُمت مسلمہ	ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ		مارچ ۲۰۰۶ء	۲ تا ۳
ساجد میر، پروفیسر	شاتم رسول کی سزا اور اس کی معافی	ہفت روزہ اہلحدیث لاہور		۱۰ مارچ ۲۰۰۶ء	۹ تا ۱۰
ساجد میر، پروفیسر	شاتم رسول کی سزا اور اس کی معافی	ماہنامہ سیرۃ السلف پشاور		اپریل ۲۰۰۶ء	۱۷ تا ۲۰
سدھیر احمد فریدی	توہین آمیز کارٹون اور مسلمانوں کا ردعمل	ہفت روزہ ایشیا لاہور		۲ مارچ ۲۰۰۶ء	۳۰
سرور سہارنپوری حکیم	تم نے کس ذات اقدس کی توہین کی ہے [نظم]	ماہنامہ عرفات لاہور		اپریل ۲۰۰۶ء	۱۹ تا ۲۰
سعودی علمائے کرام	ڈنمارک اور ناروے گستاخانہ کارٹون کی اشاعت پر معافی مانگے	۱۵ روزہ صحیفہ اہلحدیث کراچی		یکم مارچ ۰۶ء	۲۸
سعید الرحمن، مولانا	توہین رسالت پر صرف احتجاج نہیں عملی قدم اٹھانے کی ضرورت ہے	ماہنامہ السعید اوگی		جنوری ۲۰۰۶ء	۲ تا ۴
سعید احمد چنیوٹی	توہین رسالت پر مبنی خاکوں کی اشاعت	ہفت روزہ اہلحدیث لاہور		۲۱ اپریل ۲۰۰۶ء	۷ تا ۸
سلیم اللہ صفدر	حرمت رسول پر جان بھی قربان ہے [تربیتی نشست]	ماہنامہ ضرب طیبہ لاہور		مارچ ۲۰۰۶ء	۳۰ تا ۳۳
سمیحہ راحیل قاضی	توہین رسالت یا تہذیبی تصادم	ماہنامہ عرفات لاہور		اپریل ۲۰۰۶ء	۸۳ تا ۸۶
سیف الرحمن ربانی	ملعون اخبارات جنہوں نے کارٹون شائع کئے	ماہنامہ شمس الاسلام بھیرہ		اپریل/مئی ۰۶ء	۲۷ تا ۳۰
سیف اللہ مغل	عالمی امن کے قاتل۔ کارٹون	ماہنامہ البنات ڈی جی خان		مارچ ۲۰۰۶ء	۹
شارابہ اسلام	یورپی یونین اور عالم اسلام	ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ		مئی ۲۰۰۶ء	۶ تا ۸
شاہد حسن صدیقی	توہین آمیز خاکوں کی اشاعت اور امت مسلمہ کا اقتصادی ہتھیار	ہفت روزہ ایشیا لاہور		۱۶ اپریل ۲۰۰۶ء	۲۲ تا ۲۳
شاہدہ عین	مسلمانوں کے دشمن اور گستاخ رسول کا صحیح علاج	۱۵ روزہ صحیفہ اہلحدیث کراچی		۱۳ جون ۲۰۰۶ء	۱۵ تا ۱۶
شریف شیوہ	گستاخانہ خاکے [قطعہ]	ماہنامہ عرفات لاہور		اپریل ۲۰۰۶ء	۸۶
شفیق الرحمن حافظ	ناموس رسالت محاذ کا اعلان۔ ہم زندہ قوم ہیں	ماہنامہ عرفات لاہور		اپریل ۲۰۰۶ء	۱۱۰ تا ۱۱۴
شفیق خان پسروری	ناموس رسالت اور ہماری ذمہ داریاں	ہفت روزہ اہلحدیث لاہور		۲۷ مئی ۲۰۰۶ء	۷ تا ۱۰

صادق علی زاہد	ناموس رسالت کی اہمیت	ماہنامہ فقہ اسلامی کراچی	اپریل ۲۰۰۶ء	۱۵تا۲۰
صلاح الدین سعیدی	ناموس رسالت [نظم]	ماہنامہ جہان رضا لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	۶۳
طاہر القادری ڈاکٹر	توہین آمیز خاکے اور مغرب کا دوغلا پن	ماہنامہ عرفات لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	۷۱تا۷۸
طاہر القادری ڈاکٹر	دنیا کو تہذیبی تصادم سے بچایا جائے	ضیائے اسلام حیدرآباد	اپریل ۲۰۰۶ء	۱۳۸تا۱۴۵
طاہر عبدالرزاق	ناموس رسالت پر فتنہ وحید الدین کی یلغار	ماہنامہ الحقیقہ شکرگڑھ	فروری ۲۰۰۶ء	۴۸تا۵۴
طلحہ سعید حافظ	گستاخ رسول کی شرعی سزا ❶	ماہنامہ الدعوۃ لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۲۸تا۳۱
طلحہ سعید حافظ	گستاخ رسول کی شرعی سزا ❷	ماہنامہ الدعوۃ لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	....
ظفر حجازی	ناموس رسالت اور نصاب تعلیم	ماہنامہ افکار معلّم لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۵۱تا۵۴
ظفر علی راجا	توہین تنقید [قطعہ]	ماہنامہ عرفات لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	۹۰
ظفر علی راجا	کب بھلا۔ [قطعہ]	ماہنامہ عرفات لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	۸۲
عابد مسعود ڈوگر	توہین رسالت کے واقعہ پر احتجاج مذہبی جماعتیں ابھی تک منتشر ہیں	ماہنامہ الاحرار لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۳۴تا۳۵
عارف محمود سید	ناموس رسالت پر چلو سر کٹائیں [نظم]	ماہنامہ عرفات لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	۴۲
عبدالجبار سلفی	توہین آمیز خاکوں پر مشترکہ اعلامیہ	ماہنامہ محدث لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	۵۵تا۵۸
عبدالجبار شاکر	توہین نبی کے مرتکب لوگ [نظم]	ہفت روزہ اہلحدیث لاہور	۶ مئی ۲۰۰۶ء	۶
عبدالرحمٰن خلیق	شاتم رسول کی سزا	ضیائے حدیث سوہدرہ	جون ۲۰۰۶ء	۱۵تا۱۶
عبدالرحمٰن سلفی	توہین رسالت ایک ناقابل معافی جرم	۱۵ روزہ الارشاد کراچی	یکم مارچ ۲۰۰۶ء	۱۳تا۱۸
عبدالرحمٰن سلفی	توہین رسالت ایک ناقابل معافی جرم ہے	۱۵ روزہ صحیفہ اہلحدیث کراچی	۱۵ مارچ ۲۰۰۶ء	۱۵تا۱۶
عبدالرحمٰن	یورپ سے سفارتی تعلقات ختم کیے جائیں	ہفت روزہ ایشیا لاہور	۱۶ فروری ۲۰۰۶ء	۲۲
عبدالرزاق اختر	یہود و نصاریٰ اور شعائر اسلام کی توہین	ضیائے اسلام حیدرآباد	اپریل ۲۰۰۶ء	۱۶۲تا۱۶۶
عبدالرشید ارشد	توہین رسالت اور مغرب	ماہنامہ خطیب لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۱۷تا۲۱
عبدالرشید اعوان	شیطان کا پیغام اپنے چیلوں کے نام	ہفت روزہ ایشیا لاہور	۱۶ فروری ۲۰۰۶ء	۱۶
عبدالرشید ارشد	توہین رسالت اور مغرب	سبیل ہدایت لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۱۴تا۱۷
عبدالرشید ارشد	توہین رسالت	ماہنامہ افکار معلّم لاہور	جون ۲۰۰۶ء	۴۵تا۵۱
عبدالرشید ارشد	توہین آمیز خاکوں کی اشاعت	ہفت روزہ ایشیا لاہور	۱۶ فروری ۲۰۰۶ء	۱۴
عبدالرشید اظہر	پیغمبر اسلام کی توہین کفار کا قدیم حربہ ہے	ترجمان الحدیث فیصل آباد	اپریل ۲۰۰۶ء	۹تا۱۱
عبدالرشید اظہر	پیغمبر اسلامؐ کے خلاف توہین آمیز حرکات	ہفت روزہ اہلحدیث لاہور	۳۱ مارچ ۲۰۰۶ء	۷تا۸
عبدالروف سکھروی	توہین رسالت و گستاخان رسول کا عبرتناک انجام	ماہنامہ الحسن لاہور	مئی ۲۰۰۶ء	۱۸تا۳۹
عبدالروف سکھروی	توہین رسالت اور گستاخان رسول کا عبرتناک انجام	سکون و احسان کراچی	اپریل ۲۰۰۶ء	۳۳تا۴۳

عبدالرؤف مفتی	توہین رسالت اور گستاخان رسول کا بدترین انجام ❶	ماہنامہ الصیانہ لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	۲۸ تا ۳۱
عبدالرؤف، مفتی	توہین رسالت اور گستاخان رسول کا بدترین انجام ❷	ماہنامہ الصیانہ لاہور	مئی ۲۰۰۶ء	۳۸ تا ۴۳
عبدالسلام، سید	گستاخ رسول کے متعلق فتویٰ	ماہنامہ سیرۃ السلف پشاور	اپریل ۲۰۰۶ء	۲۳ تا ۲۴
عبداللطیف حلیم	تحفظ ناموس رسالتؐ	ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور	۳ مارچ ۲۰۰۶ء	۳ تا ۵
عبدالعظیم عمری	اس جرم ناروا کی آخر سزا ملے گی	ماہنامہ راہ اعتدال عمرآباد	مارچ ۲۰۰۶ء	۲۰ تا ۲۴
عبداللہ خان	ناموس رسالت کے پروانوں کا احتجاج	ہفت روزہ ایشیا لاہور	۲۳ فروری ۲۰۰۶ء	۱۹
عبدالمالک مجاہد	محبت رسولؐ کے روح پرور نظارے ❶	ہفت روزہ اہلحدیث لاہور	۱۰ مارچ ۲۰۰۶ء	۱۵ تا ۱۷
عبدالمالک مجاہد	محبت رسولؐ کے روح پرور نظارے ❷	ہفت روزہ اہلحدیث لاہور	۲۴ مارچ ۲۰۰۶ء	۱۰
عبدالمعید علی	اَلم انگیز حادثات	پندرہ روزہ ترجمان دہلی	۱۶ مارچ ۲۰۰۶ء	۱۳ تا ۱۴
عبدالوھاب خان	توہین رسالت اور امت مسلمہ کی ذمہ داریاں	سہ ماہی التراث غواڑی	اپریل ۲۰۰۶ء	۱ تا ۱۱
عبیداقبال قاسم	توہین رسالت ناقابل برداشت	ماہنامہ فیصل ہندئی دہلی	مارچ ۲۰۰۶ء	۴
عبیداللہ عفیف، مفتی	گستاخی رسول کی شرعی سزا کے متعلق چند سوال اور جواب	تنظیم اہلحدیث لاہور	۱۰ مارچ ۲۰۰۶ء	۶ تا ۸
عتیق الرحمٰن سنبھلی	اے خاصہ خاصان رسلؐ وقت دعا ہے	ماہنامہ الفرقان لکھنؤ	مارچ ۲۰۰۶ء	۳ تا ۷
عرفان صدیقی	جنگ تو شروع ہے	ہفت روزہ اہلحدیث لاہور	۳ مارچ ۲۰۰۶ء	۱۴
عرفان صدیقی	متعفن سوچ کے مکروہ مظاہر	ماہنامہ عرفات لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	۹۸ تا ۱۰۰
عرفان صدیقی	ہے یہی بہتر	ماہنامہ عرفات لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	۱۰۷ تا ۱۰۹
عطاالرحمٰن	توہین رسالت کا واقعہ نئے عالمی قانون کی ضرورت	ہفت روزہ ایشیا لاہور	۹ مارچ ۲۰۰۶ء	۲۹
عطاء الرحمٰن	خفیہ ہاتھ	ماہنامہ عرفات لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	۱۲۹ تا ۱۳۱
یوسف القرضاوی	شان رسولؐ میں گستاخی اور پیروان رسول کا موقف	ہفت روزہ ایشیا لاہور	۲ مارچ ۲۰۰۶ء	۲۴ تا ۲۷
عمرفاروق سید	تحفظ ناموس رسالت کیسے کریں گے؟	۱۵ روزہ صحیفہ اہلحدیث کراچی	۱۳ جون ۲۰۰۶ء	۱۹ تا ۲۰
غلام رسول سعیدی	گستاخ رسول کی شرعی سزا	ماہنامہ بیدار ڈائجسٹ لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۱۹ تا ۲۱
غلام رسول سعیدی	گستاخ رسول کی شرعی سزا	ماہنامہ شمس الاسلام بھیرہ	اپریل، مئی ۰۶ء	۱۵ تا ۱۹
فردوس جمال	آخری سہارا	سہ ماہی التراث غواڑی	اپریل ۲۰۰۶ء	۳۳ تا ۳۴
فریحہ نذیر	توہین رسالت پر خواتین کا رد عمل کیا ہو	صدائے اسلامک فاؤنڈیشن لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	۴۳ تا ۴۴
فریداللہ عادل	ہم بے بس ہیں۔ بے حس نہیں	ماہنامہ العصر پشاور	اپریل ۲۰۰۶ء	۳۵ تا ۳۸
فہیم ترمذی محترمہ	خاکوں کی خاک [نظم]	ماہنامہ السعید اوگی	مئی ۲۰۰۶ء	۱۹
فیض رسول فیضان	منقبت ناموس رسالت [نظم]	دعوت تنظیم اسلام گوجرانوالہ	مارچ ۲۰۰۶ء	۱۱
قریب اللہ رحمانی	اظہار رائے کی آزادی یا توہین رسالت	ماہنامہ العصر پشاور	اپریل ۲۰۰۶ء	۴۰ تا ۴۶
کاشف نیاز قاضی	ڈنمارک ڈھٹائی پر کیوں اترا؟	ماہنامہ الدعوۃ لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۱۶ تا ۲۱

مصنف	عنوان	رسالہ	تاریخ	صفحات
کاشف نیاز قاضی	رحمۃ للعالمین ۱۰۰ غیر مسلم دانشوروں کا خراج عقیدت ❶	ماہنامہ الدعوۃ لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۳۴ تا ۳۹
کاشف نیاز قاضی	رحمۃ للعالمین ۱۰۰ غیر مسلم دانشوروں کا خراج عقیدت ❷	ماہنامہ الدعوۃ لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	....
گوہر ملسیانی	توہین رسالت کرتے ہو [نظم]	ہفت روزہ ایشیا لاہور	۱۶ اپریل ۲۰۰۶ء	۲۳
لیاقت علی خان نیازی	توہین رسالت کا قانون مذاہب عالم کی نظر میں	ضیائے اسلام حیدرآباد	اپریل ۲۰۰۶ء	۵۵ تا ۶۳
مجاہد الحسینی	توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے بعد کیا صلیبی جنگ کا خطرہ بڑھ گیا؟	ماہنامہ الاحرار لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۳۶ تا ۳۷
محسن فارانی	یورپی پارلیمنٹ میں صلیبی جنگ کی بازگشت	'البنات' ڈی جی خان	اپریل ۲۰۰۶ء	۱۴ تا ۱۶
محمد ابراہیم نفیس	احتجاج ہمارا حق	ہفت روزہ اہلحدیث لاہور	۱۰ مارچ ۲۰۰۶ء	۱۴
محمد ابراہیم نفیس	توہین رسالت اور اُمہ کی بیداری	ہفت روزہ اہلحدیث لاہور	۲۴ فروری ۲۰۰۶ء	۶
محمد اسماعیل قریشی	شاتم رسول کے بارے میں دربار نبوت کے فیصلے	ماہنامہ خطیب لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	۲۴ تا ۲۶
محمد افضل شمسی	قانون توہین رسالت اور حدود آرڈیننس؛ ازسرنو جائزہ	ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک	اکتوبر ۲۰۰۶ء	۱۷ تا ۱۹
محمد اکرم فضل	سازشوں سے اسلام کا چراغ بجھایا نہ جاسکے گا	ہفت روزہ ایشیا لاہور	۲۳ فروری ۲۰۰۶ء	۲۳
محمد بلال حمادؔ	محبت رسولؐ کے تقاضے	ہفت روزہ اہلحدیث لاہور	۱۴ اپریل ۲۰۰۶ء	۱۲
محمد حمید اللہ جمیل	انتہا پسند اصل میں کون ہے؟	ماہنامہ الاحرار لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	۳۶ تا ۳۷
محمد حنیف جالندھری	تہذیبی تصادم کی راہ کون ہموار کررہا ہے	ماہنامہ الخیر ملتان	مارچ ۲۰۰۶ء	۳ تا ۶
محمد حنیف جالندھری	پیغمبر اسلام کے توہین آمیز خاکے	ماہنامہ الخیر ملتان	مئی ۲۰۰۶ء	۱۷ تا ۲۰
محمد رمضان سلفی	دردل مسلم مقام مصطفیٰ است	ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور	۱۰ مارچ ۲۰۰۶ء	۳ تا ۵
محمد زاہد	کیا یہ محض آزادی اظہار کا مسئلہ ہے؟	ماہنامہ الصیانۃ لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۴ تا ۷
محمد سرور ملک	توہین آمیز خاکے۔ چرچ کی منصوبہ بندی	ماہنامہ بیدار ڈائجسٹ لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۱۱ تا ۱۲
محمد سرور ملک	گستاخان رسول کا عبرتناک انجام	ماہنامہ بیدار ڈائجسٹ لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۱۳ تا ۱۵
محمد شہباز حافظ	گستاخ رسول ❶	ہفت روزہ الاعتصام لاہور	۲۳ جون ۲۰۰۶ء	۸ تا ۲۰
محمد شہباز حافظ	گستاخ رسول ❷	ہفت روزہ الاعتصام لاہور	۳۰ جون ۲۰۰۶ء	۱۵ تا ۱۹
محمد شہباز حافظ	گستاخ رسول ❸	ہفت روزہ الاعتصام لاہور	۲۷ جولائی ۲۰۰۶ء	۱۰ تا ۱۳
محمد صدیق	حضور اکرمؐ کی توہین کرنے والا دہشت گرد ہے	ماہنامہ الخیر ملتان	اپریل ۲۰۰۶ء	۱۹ تا ۲۱
محمد علی جانباز	توہین رسالت اور احادیث نبویہ ﷺ	ماہنامہ محدث لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۳۷ تا ۵۷
محمد علی جانباز	توہین رسالت اور احادیث نبویہ ﷺ	ماہنامہ صدائے ہوش لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	۹ تا ۲۱
محمد عمران	مغرب کی منافقت	ترجمان الحدیث فیصل آباد	مارچ ۲۰۰۶ء	۴۲ تا ۴۴
محمد فضل الرحیم	اسلامی دنیا کے بارے میں مغرب کا سیاسی اور تہذیبی ایجنڈا	ماہنامہ الصیانۃ لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	۳۲ تا ۳۷
محمد قاسم حمدان	یکجہتی کشمیر سے تحریک حرمت رسول تک	ماہنامہ الدعوۃ لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۱۱ تا ۱۴

محمد قاسم	اسلام اور مستشرقین اور ان کے اعتراضات	ترجمان الحدیث فیصل آباد	اپریل ۲۰۰۶ء	۲۷ تا ۳۱
محمد متین خالد	شہیدان ناموس رسالتؐ	ماہنامہ الاحرار لاہور	جون ۲۰۰۶ء	۱۹ تا ۲۷
محمد منشا تابش	گستاخانہ رسول انام اور ان کا انجام ❶	ماہنامہ الجامعہ جھنگ	مارچ ۲۰۰۶ء	۳۳ تا ۳۶
محمد منشا تابش	گستاخانہ رسول انام اور ان کا انجام ❷	ماہنامہ الجامعہ جھنگ	اپریل ۲۰۰۶ء	۳۹ تا ۴۱
محمد منشا تابش	گستاخانہ رسول انام اور ان کا انجام ❸	ماہنامہ الجامعہ جھنگ	مئی ۲۰۰۶ء	۲۴ تا ۲۷
محمد یاسین ظفر	ناموس مصطفیؐ...... اور ہماری ذمہ داریاں	ترجمان الحدیث فیصل آباد	مارچ ۲۰۰۶ء	۴ تا ۵
محمد ابراہیم نفیس	توہین رسالت اور مسلم اُمہ کی بیداری	ہفت روزہ الاعتصام لاہور	۳۱ مارچ ۲۰۰۶ء	۲۹ تا ۳۰
محمد احمد حافظ	کیا ذات مآبؐ پر تنقید برداشت کی جاسکتی ہے	ماہنامہ الاحرار لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	۳۴ تا ۳۵
محمد ادریس سلفی	حرمت رسولؐ اور اہل کتاب کا طرز عمل	ترجمان الحدیث فیصل آباد	مارچ ۲۰۰۶ء	۱۰ تا ۱۴
محمد ارسلان	گستاخانہ خاکے اور مسلم اُمت کی ذمہ داریاں	ماہنامہ العصر پشاور	مارچ ۲۰۰۶ء	۴۵ تا ۴۷
محمد اسرار الحق قاسمی	کارٹونوں کی اشاعت اسلام کے خلاف ایک منصوبہ بند مہم	ماہنامہ راہ اعتدال عمر آباد	مارچ ۲۰۰۶ء	۱۷ تا ۱۹
محمد اقبال ثاقب	تہذیبوں کا تصادم اور اُمت مسلمہ کی ذمہ داریاں	ماہنامہ البنات ڈی جی خان	اپریل ۲۰۰۶ء	۲ تا ۴
محمد انیس الرحمان	توہین آمیز خاکے، عرب میڈیا کے آئینے میں	ماہنامہ الدعوۃ لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۲۴ تا ۲۷
محمد حفیظ اللہ خان	یورپ کے رواداری کہاں گئی	ماہنامہ صراط مستقیم برمنگھم	فروری ۲۰۰۶ء	۵ تا ۶
محمد سعید حافظ	شاتم رسول کی کم از کم سزا موت ہے	ماہنامہ ضرب طیبہ لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۱۳ تا ۱۴
محمد سعید شاہد مفتی	تکریم انبیاء علیہ السلام	ماہنامہ ضرب طیبہ لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۲۳ تا ۲۵
محمد سعید شیخ	اے مسلم اُمہ جاگ ذرا	ماہنامہ عرفات لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۳۵ تا ۳۶
محمد شفیق پسروری	ناموس رسالت اور ہماری ذمہ داریاں	ترجمان الحدیث فیصل آباد	اپریل ۲۰۰۶ء	۱۲ تا ۱۵
محمد شہباز حسن حافظ	گستاخ رسول کی اخروی سزا	دعوۃ التوحید اسلام آباد	جون ۲۰۰۶ء	۴۲ تا ۴۶
محمد شہباز حسن حافظ	گستاخ رسول کی دنیوی سزا	دعوۃ التوحید اسلام آباد	مئی ۲۰۰۶ء	۳۵ تا ۴۲
محمد صدیق	مسلم حکمران اور تحفظ ناموس رسالتؐ	ماہنامہ القاسم نوشہرہ	اپریل ۲۰۰۶ء	۱۳ تا ۱۷
محمد ظہور الحسن مظہر	زمانہ منتظر ہے پھر نئی شیرازہ بندی کا	ماہنامہ حق چار یار لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۳ تا ۵
محمد فرید الخادم	مسئلہ توہین رسالت کا مستقل حل	ماہنامہ عرفات لاہور	اپریل ۲۰۰۶ء	۸۷ تا ۹۰
محمد فضل اللہ سلفی	واقعہ اہانت رسول۔ اظہار رائے کی آزادی یا گستاخی	پندرہ روزہ ترجمان دہلی	۱۶ مارچ ۲۰۰۶ء	۱۵ تا ۱۶
محمد معاویہ بخاری	توہین آمیز کارٹون اور نقلی وعقلی دلائل	ماہنامہ الاحرار لاہور	جون ۲۰۰۶ء	۲۳ تا ۲۶
محمد معاویہ بخاری	گستاخ رسول کا عبرتناک انجام	ماہنامہ الاحرار لاہور	جولائی ۲۰۰۶ء	۲۹ تا ۳۰
محمد معاویہ بخاری	ڈنمارک میں توہین آمیز خاکے شائع کرنے والے کا انٹرویو	ماہنامہ الاحرار لاہور	مارچ ۲۰۰۶ء	۲۹ تا ۳۳
محمد یحییٰ گرگزلوی	بائبل اور توہین انبیاء علیہم السلام	ماہنامہ صدائے ہوش لاہور	مئی ۲۰۰۶ء	۹ تا ۱۶

محمد یحییٰ گوندلوی	موجودہ بائبل اور توہین انبیاء	ہفت روزہ اہلحدیث لاہور ۲۸اپریل ۲۰۰۶ء	۷تا۱۱
محمد یسین ظفر	حرمت رسولؐ اور اس کے تقاضے	ترجمان الحدیث فیصل آباد اپریل ۲۰۰۶ء	۷تا۸
محمد یوسف سالک	توہین رسالتمآب کفار کا قدیم حربہ ہے	سہ ماہی التراث غواڑی اپریل ۲۰۰۶ء	۲۸تا۳۲
محمد یونس	توہین رسالت اور یہود کا کردار	ترجمان الحدیث فیصل آباد مارچ ۲۰۰۶ء	۶تا۹
محمود احمد سروسہانپوری	دشمن کی نت نئی سازشیں اور ہماری ذمہ داریاں	فیض الاسلام راولپنڈی اپریل ۲۰۰۶ء	۴۵تا۴۸
محمود احمد مفکر	توہین آمیز خاکے	سہ ماہی التراث غواڑی اپریل ۲۰۰۶ء	۲۶تا۲۷
محمود الرشید حدوٹی	توہین آمیز خاکے اور احتجاج کی عالمگیر تحریک خانہ کعبہ کی آواز سنو	ماہنامہ آب حیات لاہور مارچ ۲۰۰۶ء	۷تا۱۰
مرزا محمد الیاس	پیغمبر انسانیت۔ یورپی اخبار کی گستاخی پر احتجاج	ہفت روزہ ایشیا لاہور ۹ فروری ۲۰۰۶ء	۸تا۱۱
مسرت شہزادی	تحفظ ناموس رسالتؐ کی اہمیت	فیض الاسلام راولپنڈی مئی ۲۰۰۶ء	۱۸تا۱۹
مسز اختر سعید	گستاخانہ خاکوں کی اشاعت پر [نظم]	فیض الاسلام راولپنڈی جون ۲۰۰۶ء	۲۳
مسلمہ بتول	مغرب کا آزادی اظہار	ماہنامہ پکار ملت لاہور اپریل ۲۰۰۶ء	۱۸تا۲۰
مصباح عبدالکریم	مسلمان جاگ ذرا تیرے اٹھنے کا وقت آیا	ماہنامہ البنات ڈی جی خان مارچ ۲۰۰۶ء	۲۳
مظفر وارثی	وزیر اعظم ڈنمارک سے [قطعہ]	ماہنامہ عرفات لاہور اپریل ۲۰۰۶ء	۱۰۹
مقصود احمد حافظ	شاتم رسول کا عبرتناک انجام	دعوۃ التوحید اسلام آباد جولائی ۲۰۰۶ء	۴تا۶
منظور احمد شاہ	توہین رسالت	ماہنامہ انوار الفرید ساہیوال اپریل ۲۰۰۶ء	۲۳تا۲۵
منظور عالم ڈاکٹر	سالار کارواں ہے میر حجاز اپنا	ماہنامہ راہ اعتدال عمرآباد مارچ ۲۰۰۶ء	۱۴تا۱۶
منیب الرحمٰن مفتی	تحرک تحفظ ناموس رسالتؐ چند گذارشات	ماہنامہ عرفات لاہور اپریل ۲۰۰۶ء	۷۹تا۸۲
منیب الرحمٰن مفتی	تحریک تحفظ ناموس رسالتؐ	ضیائے اسلام حیدرآباد اپریل ۲۰۰۶ء	۸۹تا۹۳
میگزین رپورٹ	عالم اسلام کے عالمگیر احتجاج نے یورپی ممالک کے ہوش اُڑا دیئے	ضیائے اسلام حیدرآباد اپریل ۲۰۰۶ء	۱۵۱تا۱۵۹
ندیم اقبال احمدانی	خاکے اور کارٹون۔ اصل مقاصد کیا ہے	ماہنامہ البنات ڈی جی خان اپریل ۲۰۰۶ء	۲۰تا۲۱
نورالواجد جدون	مغرب فساد انگیزی سے باز رہے	ہفت روزہ ایشیا لاہور ۱۶فروری ۲۰۰۶ء	۲۰تا۲۱
یاسر احمد زیرک	ایک ناپاک جسارت	ماہنامہ العصر پشاور مارچ ۲۰۰۶ء	۴۸تا۵۲
یوسف علی سید	میں نے خاکے کیوں شائع کئے۔ ملعون ایڈیٹر فلیمنگ روز کی ہرزہ سرائی	ضیائے اسلام حیدرآباد اپریل ۲۰۰۶ء	۱۲۶تا۱۲۸
آغا شاہی	نسلی و مذہبی منافرت اور یورپی و عالمی قوانین	ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ مارچ ۲۰۰۶ء	۵تا۹
ابن صدیق	محسن انسانیت اور یورپی بھیڑیئے	ماہنامہ کنزالایمان لاہور جون ۲۰۰۷ء	۳۸تا۴۰
اجمل نیازی، ڈاکٹر	ناموس رسالتؐ کے لئے مظاہرہ یا پولیس مقابلہ	ماہنامہ کنزالایمان لاہور جون ۲۰۰۷ء	۱۳۳تا۱۳۵

اجمل نیازی، ڈاکٹر	قافلہ حجاز میں حسینی جذبوں کا طوفان	ماہنامہ کنزالایمان لاہور جون ۲۰۰۷ء	۱۰۹تا۱۱۱
ارشاد محمود	کارٹونوں کی اشاعت	ماہنامہ کنزالایمان لاہور جون ۲۰۰۷ء	۱۰۴تا۱۰۵
ارشاد احمد حقانی	مغربی تہذیب۔ اسلام دشمنی کے عمیق اسباب	ماہنامہ کنزالایمان لاہور جون ۲۰۰۷ء	۲۵۹تا۲۶۲
اظہار الحق	توہین آمیز خاکوں کے خلاف احتجاج کب شروع ہوا	ماہنامہ کنزالایمان لاہور جون ۲۰۰۷ء	۷۴تا۷۸
افضال احمد قریشی	توہین رسالت اور مغربی مفکرین کا فکری انتشار	ماہنامہ کنزالایمان لاہور جون ۲۰۰۷ء	۲۴۱تا۲۴۴
الطاف حسن قریشی	آتش گل بھڑک اٹھی ہے	ماہنامہ کنزالایمان لاہور جون ۲۰۰۷ء	۱۳۰تا۱۳۲
انور قدوائی سید	توہین آمیز خاکے.....ایک منظم سازش	ماہنامہ کنزالایمان لاہور جون ۲۰۰۷ء	۸۷تا۸۹
اوریا مقبول جان	آبروئے ماز نام مصطفیٰ است	ماہنامہ کنزالایمان لاہور جون ۲۰۰۷ء	۱۱۷تا۱۱۹
اے کیو نعیمی	اسیران بسنت و ناموس رسالتؐ	ماہنامہ کنزالایمان لاہور جون ۲۰۰۷ء	۱۶۶تا۱۶۸
اے آر خالد، ڈاکٹر	احتجاج کا انداز بدلنے کی اشد ضرورت	ماہنامہ کنزالایمان لاہور جون ۲۰۰۷ء	۱۷۹تا۱۸۲
جمیل الدین عالی	آزادی اظہار کا غلط استعمال، کچھ تاریخ، کچھ تجاویز	ماہنامہ کنزالایمان لاہور جون ۲۰۰۷ء	۲۷۹تا۲۸۳
چوہدری وقار احمد	پاکستان میں قانون توہین رسالت کا پس منظر	ماہنامہ الحقیقہ شکر گڑھ مارچ ۲۰۰۷ء	۱۴۶تا۱۴۹
حمید الدین المشرقی	توہین رسالتؐ اور کارٹونی چال	ماہنامہ کنزالایمان لاہور جون ۲۰۰۷ء	۸۲تا۸۶
رفعت قادر حسن	ناموس رسالتؐ کے پس منظر	ماہنامہ کنزالایمان لاہور جون ۲۰۰۷ء	۱۷۶تا۱۷۸
ریحان اظہر	جسارت توہین رسالت دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے لمحہ فکریہ	ماہنامہ کنزالایمان لاہور جون ۲۰۰۷ء	۲۲۸تا۲۳۰
زاہد حسین صدیقی	توہین آمیز خاکے، مذموم مقاصد اور امن کا لائحہ عمل	ماہنامہ کنزالایمان لاہور جون ۲۰۰۷ء	۲۱۳تا۲۱۸
سبط الحسن ضیغم	حضورؐ کے بارے میں توہین آمیز خاکے	ماہنامہ کنزالایمان لاہور جون ۲۰۰۷ء	۱۰۶تا۱۰۸
سجاد علی شاہ جسٹس	غازی علم دین شہید اور حالیہ خاکے	ماہنامہ کنزالایمان لاہور جون ۲۰۰۷ء	۲۲۳تا۲۲۷
سعید نوابی	مسلمانوں ہمارے نبی کی توہین ہوئی تھی	ماہنامہ کنزالایمان لاہور جون ۲۰۰۷ء	۲۲۰تا۲۲۲
سفیر صدیقی	توہین آمیز خاکوں کی اشاعت اور مغرب کا ردیہ	ماہنامہ کنزالایمان لاہور جون ۲۰۰۷ء	۹۶تا۱۰۱
سلیم یزدانی	ڈنمارک کے اخبار کی اشتعال انگیزی	ماہنامہ کنزالایمان لاہور جون ۲۰۰۷ء	۶۶تا۶۹
شفیق الرحمان حافظ	ناموس رسالتؐ محاذ کا اعلان ہم زندہ قوم ہیں	ماہنامہ کنزالایمان لاہور جون ۲۰۰۷ء	۱۲۵تا۱۲۸
شفیق الرحمٰن حافظ	توہین رسالت اور ایک کرائم منسٹر کے بلیو آئیڈ بوائز	ماہنامہ کنزالایمان لاہور جون ۲۰۰۷ء	۱۹۸تا۲۰۵
شفیق الرحمٰن حافظ	توہین رسالت، ڈالر، پاسپورٹ اور مغربی شہرت پانے کا حربہ	ماہنامہ کنزالایمان لاہور جون ۲۰۰۷ء	۱۹۰تا۱۹۷
شمس الحق قاضی	توہین رسالت ایک منظم سازش	ماہنامہ کنزالایمان لاہور جون ۲۰۰۷ء	۲۳۱تا۲۴۰
شوکت جنجوعہ	تہذیبوں کا تصادم یا قیامت کی آمد	ماہنامہ کنزالایمان لاہور جون ۲۰۰۷ء	۲۶۷تا۲۶۹
ضیا الحق قاسمی	شرمناک مظاہرے	ماہنامہ کنزالایمان لاہور جون ۲۰۰۷ء	۱۴۳تا۱۴۴

مصنف	عنوان	رسالہ	تاریخ	صفحات
عابدہ سلطان	مغرب کی اسلام دشمنی	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۲۵۴تا۲۵۵
عارف محمود سید	زندہ نہ رہے دہر میں گستاخ کوئی بھی [نظم]	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۱۲۹
عارف محمود سید	غیرت دینی کا پھر احیاء کریں۔[نظم]	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۱۱
عارف محمود	ناموس رسالتؐ پر چلو سر کو کٹائیں [نظم]	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۲۱۹
عائشہ چودھری	اسلام مخالف قوتوں کے مذموم عزائم	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۲۶۳تا۲۶۶
عباس مہکری	مغربی ملکوں کی دورخی پالیسی	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۲۵۶تا۲۵۸
عبدالستار الغادری	پرتشدد مظاہروں کی حقیقی وجوہات کے ادراک کی ضرورت	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۱۶۹تا۱۷۲
عبدالستار الغازی	چراغ مصطفویؐ سے شرار بولہبی کی آویزش	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۲۴۵تا۲۵۳
عبدالقادر حسن	ناموس رسالتؐ اور پیغام رسالتؐ	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۳۱تا۳۳
عبدالقدیر رشک	تہذیبوں کا ٹکراؤ	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۲۶۹تا۲۷۱
عبدالقیوم ساجد	ناموس رسول کی دولت اور مغرب کی تہی دامن تہذیب	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۴۱تا۴۳
عرفان صدیقی	متعفن سوچ کے مکروہ مظاہرے	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۴۸تا۵۰
عرفان صدیقی	یہ پٹاری بند ہی رہنے دیں	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۲۱۰تا۲۱۲
عرفان صدیقی	یہ دہشت گرد	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۱۵۷تا۱۵۹
عطاء الرحمٰن	اے اہل مغرب	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۶۳تا۶۵
عطاء الرحمٰن	قانون کی عملداری	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۱۷۳تا۱۷۵
علی کیانی	توہین آمیز مواد کی اشاعت اور برطانیہ	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۹۳تا۹۵
فواد حسین چوہدری	میں نے لاہور جلتے دیکھا	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۱۴۱تا۱۴۲
فیضی	کچھ تو سمجھے خدا کرے کوئی	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۱۸۳تا۱۸۵
کلثوم رانجھا	ناموس رسالتؐ کا مسئلہ ہمارے ایمان کی آزمائش	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۳۴تا۳۷
کوکب نورانی ڈاکٹر	آزادی اظہار کی آڑ میں	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۵۳تا۵۵
کے ایم اعظم	مغرب اور اسلام کا تصادم	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۲۷۲تا۲۷۵
مبین رشید	دنیا تقسیم ہو رہی ہے	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۵۱تا۵۲
مجاہد منصوری	آزادی صحافت کی آڑ میں غیر ذمہ داری کی انتہا	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۷۰تا۷۳
محبوب الرسول قادری	گستاخان رسول کا عبرتناک انجام [قرآن وحدیث اور تاریخ کی روشنی میں]	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۲۱تا۳۰
محمد نواز کھرل	تحفظ ناموس رسالتؐ۔ایک روح پرور دستاویز	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۱۷تا۲۰
محمد اشرف شریف	آزادی اظہار کے نام پر مغرب کا تجاوز	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۲۸۴تا۲۸۵
محمد نعیم طاہر رضوی	اپنی بات	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۸تا۹

مریم گیلانی	اگر سلمان رشدی کو مار دیا ہوتا	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۱۰۲تا۱۰۳
مصطفیٰ کامل قاضی	۱۴فروری کی احتجاجی ریلی اور گرفتار شدگان	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۱۵۴تا۱۵۶
مقصود احمد تبسم	محبت اور مذمت (نظم)	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۱۱۹
منو بھائی	کوئی حیرت نہیں ہوتی	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۱۱۲تا۱۱۳
موسیٰ خان جلوئی	توہین آمیز کارٹون، توڑ پھوڑ اور سازشیں	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۱۵۱تا۱۵۳
نصرت مرزا	تیس سالہ صلیبی جنگ یا عالمی جنگ	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۲۷۶تا۲۷۸
نصرت مرزا	امریکہ یورپ کشمکش اور دل آزار کارٹون	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۹۰تا۹۲
ہمراز	سبق	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۱۴۵تا۱۴۶
آصف محمود ایڈووکیٹ	کیا رسول اللہؐ صرف مولویوں کے رسول ہیں	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۱۱۴تا۱۱۶
آصف محمود	Holocaust اور مغرب کی سول سوسائٹی	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۱۲۳تا۱۲۴
آصف محمود	Holocaust اور مغرب کی آزادئ صحافت	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۲۰۰۷ء	۱۲۰تا۱۲۲
ابن حارث	ڈنمارک کی تازہ ناپاک جسارت	ہفت روزہ ایشیا لاہور	۶ مارچ ۲۰۰۸ء	۱۶تا۱۸
ابوبکر صدیق حسینوی	گفتار کے غازی۔ کردار کے غازی کہاں ہے	ماہنامہ الاخوۃ لاہور	اپریل ۲۰۰۸ء	۲۲تا۲۳
احسان الحق ابوسعد	محمد ﷺ فرق بین الناس	ماہنامہ ضرب طیبہ لاہور	مارچ ۲۰۰۸ء	۲۸تا۳۱
ادارہ	جہلم میں تحفظ ناموس رسالت کارواں کا شاندار استقبال	ماہنامہ حرمین جہلم	مئی ۲۰۰۸ء	۴۷
اداریہ	توہین رسالت اور مسلم اُمہ کی ذمہ داریاں	ہفت روزہ اہلحدیث لاہور	۱۱مارچ ۲۰۰۸ء	۳
اداریہ	محمد ﷺ کے گستاخانہ خاکے	ماہنامہ الدعوۃ لاہور	مارچ ۲۰۰۸ء	۲تا۵
اداریہ	یہود و نصاریٰ کے معاندانہ عزائم اور اُمت مسلمہ کی بیداری	ماہنامہ الحسن لاہور	مئی ۲۰۰۸ء	۳تا۱۱
اسرار احمد ڈاکٹر	اسلام دشمنی مغرب کے اہداف کیا ہے	ہفت روزہ ندائے خلافت لاہور	۲۴اپریل ۰۸ء	۸تا۹
اشتیاق بیگ	گستاخ رسول کے لئے کوئی جائے پناہ نہیں	ماہنامہ ندوۃ العلم کراچی	جنوری ۲۰۰۸ء	۲۰تا۲۱
اظہر منظور الماني	مغرب کا اظہار آزادی اس قدر پراگندہ کیوں	ہفت روزہ ایشیا لاہور	۳اپریل ۲۰۰۸ء	۱۶
اکرم فضل	گستاخ ممالک سے بائیکاٹ کیا جائے	۱۵روزہ صحیفہ اہلحدیث کراچی	۲۳مئی ۲۰۰۸ء	۱۱تا۱۲
اللہ دتہ مفتی	ڈنمارک۔ رائے کے اظہار کی آزادی	ماہنامہ بلاغ القرآن لاہور	اپریل ۲۰۰۸ء	۱۲تا۱۴
امجد عباسی	توہین آمیز خاکوں کی مکروہ اشاعت	ترجمان القرآن لاہور	اپریل ۲۰۰۸ء	۱۹تا۲۲
انور غازی	توہین آمیز خاکوں کی اشاعت اور یورپ	ماہنامہ محدث لاہور	مارچ ۲۰۰۸ء	۷۶تا۸۰
این خان	توہین قرآن پر مبنی فلم	ہفت روزہ ایشیا لاہور	۲۸فروری ۲۰۰۸ء	۲۴تا۲۸
بابر فاروق حافظ	گستاخ۔ ہمارے جذبات سے نہ کھیلیں	ہفت روزہ اہلحدیث لاہور	۱۲اپریل ۲۰۰۸	۱۹تا۲۰
برق التوحیدی	گستاخانہ خاکے اور ہماری منافقت	التوحید ٹوبہ ٹیک سنگھ	مارچ ۲۰۰۸ء	۱تا۳

تنزیل الصدیق الحسینی	دربار رسالت ﷺ کے مجرم	جامعہ ابی بکر اسلامیہ کراچی	مئی ۲۰۰۸ء	۲ تا ۳
حامد الرحمن	حرمت رسول ﷺ پر جان بھی قربان ہے	ماہنامہ ہمقدم لاہور	اپریل ۲۰۰۸ء	۲
حامد کمال الدین	ناموس رسالت ﷺ اور مغرب کے اوباش	ماہنامہ ضرب طیبہ لاہور	مئی ۲۰۰۸ء	۴ تا ۷
حامد کمال الدین	ہلاک ہوئے کارٹونوں والے	ماہنامہ ضرب طیبہ لاہور	مئی ۲۰۰۸ء	۱۶ تا ۱۹
حذیفہ وستانوی	جانور بھی گستاخی رسول کو برداشت نہ کرسکا	ماہنامہ الفاروق کراچی	جون ۲۰۰۸ء	۲۴ تا ۲۵
حسن مدنی حافظ	احادیث میں توہین رسالت کے واقعات	ماہنامہ محدث لاہور	مارچ ۲۰۰۸ء	۶۱ تا ۷۵
حسن مدنی حافظ	رحمۃ للعالمین ﷺ کی توہین اور ہمارا فرض	ماہنامہ محدث لاہور	مارچ ۲۰۰۸ء	۲ تا ۱۹
حشمت اللہ صدیقی	توہین آمیز خاکے	۱۵ روزہ صحیفہ اہلحدیث کراچی	۱۰ مارچ ۲۰۰۸ء	۱۳ تا ۱۴
خالد ارشد شیخ	حرمت رسول ﷺ	ضیائے حدیث سوہدرہ	مارچ ۲۰۰۸ء	۳۸ تا ۴۵
خلیل الرحمن قادری	گستاخی رسول۔ وسیع البنیاد و بین الاقوامی قانون سازی کی ضرورت	ماہنامہ سوئے حجاز لاہور	اپریل ۲۰۰۸ء	۲ تا ۵
راشد الحق سمیع	یورپ کا دوبارہ توہین رسالت کا ارتکاب	ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک	اپریل ۲۰۰۸ء	۲ تا ۳
رپورٹ	ناموس رسالت ﷺ کنونشن	منہاج القرآن لاہور	اپریل ۲۰۰۸ء	۴۰ تا ۴۳
رعایت اللہ فاروقی	قانون توہین رسالت ﷺ	ماہنامہ الاحرار لاہور	اپریل ۲۰۰۸ء	۲۰ تا ۲۷
رفیق احمد بالاکوٹی	گستاخ رسول کی شرعی سزا اور حکومت کی ذمہ داری	ماہنامہ بینات کراچی	جون ۲۰۰۸ء	۳۰ تا ۳۳
زبیر احمد	حرمت رسول ﷺ کا تحفظ	ماہنامہ ضرب طیبہ لاہور	مئی ۲۰۰۸ء	۱۲ تا ۱۵
زیب النساء	اے کشتہ ستم تیری غیرت کو کیا ہوا؟	ماہنامہ فکر لاثانی علی پور	مارچ ۲۰۰۸ء	۷۳ تا ۷۹
ساجد میر، پروفیسر	گستاخ رسول کی شرعی سزا اور اس کی معافی	ہفت روزہ اہلحدیث لاہور	۱۹ اپریل ۲۰۰۸ء	۷ تا ۸
سعید احمد جلالپوری	قانون توہین رسالت ﷺ میں کمزوریاں	ماہنامہ بینات کراچی	مارچ ۲۰۰۸ء	۳ تا ۱۷
ضیاء الحق نقشبندی	تحفظ ناموس رسالت ﷺ ریلی	ماہنامہ فکر لاثانی علی پور	اپریل ۲۰۰۸ء	۵۵ تا ۵۶
طیب قاسمی قاری	شان رسالت ﷺ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر	ماہنامہ الحسن لاہور	فروری ۲۰۰۸ء	۱۸ تا ۲۳
عاکف سعید حافظ	توہین رسالت ﷺ پر مبنی خاکوں کی اشاعت	ماہنامہ میثاق لاہور	اپریل ۲۰۰۸ء	۳ تا ۶
عبدالجبار شاکر	توہین رسالت ﷺ اور مغرب	ترجمان الحدیث فیصل آباد	مئی ۲۰۰۸ء	۱۱ تا ۲۳
عبدالجبار شاکر	توہین رسالت ﷺ اور مغرب	ہفت روزہ اہلحدیث لاہور	۱۷ مئی ۲۰۰۸ء	۷ تا ۱۱
عبدالجبار عبدالغنی	تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے تقاضے	ہفت روزہ اہلحدیث لاہور	۲۹ مارچ ۲۰۰۸ء	۷ تا ۹
عبدالحق الحدیدی	اُمت مسلمہ ایک اور عامر چیمہ کی منتظر	جامعہ ابی بکر اسلامیہ کراچی	اپریل ۲۰۰۸ء	۲۲ تا ۲۳
عبدالحمید عامر حافظ	خاک کا ڈھیر	ماہنامہ حرمین جہلم	مئی ۲۰۰۸ء	۳ تا ۶
عبدالرؤف سکھروی	توہین رسالت اور گستاخان رسول کا بدترین انجام	ماہنامہ المعہد کراچی	مئی ۲۰۰۸ء	۷۰ تا ۹۴
عبدالستار شاقی	ملعون اکبر رشدی	ماہنامہ نور العرفان لاہور	اپریل ۲۰۰۸ء	۲۳
عبدالقدوس مفتی	اسلام اور پیغمبر اسلام کی توہین کے خلاف قانون	ماہنامہ الحقانیہ سرگودھا	اپریل ۲۰۰۸ء	۳ تا ۶

سازی کی ضرورت

عبدالوحید سلیمان	حرمت رسول ﷺ پر صیہونی حملے	ماہنامہ خطیب لاہور	مئی ۲۰۰۸ء	۵ تا ۱۳
عبیداللہ عفیف	گستاخ رسول کی شرعی سزا کے متعلق چند سوال چند جواب	تنظیم اہلحدیث لاہور	۹ مئی ۲۰۰۸ء	۵ تا ۹
عبیداللہ عفیف	گستاخ رسول کی شرعی سزا	ہفت روزہ الاعتصام لاہور	۹ مئی ۲۰۰۸ء	۱۳ تا ۱۸
عبیداللہ لطیف	توہین رسالت پر احتجاج	ہفت روزہ الاعتصام لاہور	۱۴ اپریل ۲۰۰۸ء	۱۷ تا ۱۸
عبیداللہ لطیف	توہین رسالت پر احتجاج	صحیفہ اہلحدیث کراچی	۲۳۔اپریل ۰۸ء	۲۰ تا ۲۱
عظیم سرور	یہ ڈنمارک والے کون ہیں	ماہنامہ عرفات لاہور	اپریل ۲۰۰۸ء	۶۱ تا ۶۴
علماء اکرام	گھناؤنی سازش کے سدباب کے لئے ٹھوس لائحہ عمل	پندرہ روزہ المعبر فیصل آباد	۷ مئی ۲۰۰۸ء	۹ تا ۱۰
عمران احمد قاضی	ناموس رسالت ﷺ کا تحفظ	ماہنامہ ندوۃ العلم کراچی	اپریل ۲۰۰۸ء	۷ تا ۱۲
فارش اے نور	امریکہ یورپ اور عالم اسلام	ماہنامہ روح بلند لاہور	مئی ۲۰۰۸ء	۲۴ تا ۲۷
فضل ربی مولانا	گستاخ رسول ﷺ کی سزا	پندرہ روزہ صحیفہ اہلحدیث کراچی	۲۳ مئی ۲۰۰۸ء	۱۳ تا ۱۶
قاسم رسول ڈاکٹر	آزادی اظہار یا کچھ اور؟	ہفت روزہ ایشیا لاہور	۳ جنوری ۲۰۰۸ء	۱۹ تا ۲۱
کریم الدین عمر	روشن خیالی اور توہین رسالت	ماہنامہ عرفات لاہور	مئی ۲۰۰۸ء	۱۸ تا ۲۲
کلیم یونس حافظ	نبی اکرم ﷺ کی شان اور گستاخ رسول کا انجام اور سزا	ماہنامہ ندا السلفیہ فیصل آباد	مئی ۲۰۰۸ء	۱۴ تا ۲۳
محمد اسلم رضوی	توہین آمیز خاکے اور وقت کی پکار	ماہنامہ راہ فلاح لاہور	اپریل ۲۰۰۸ء	۹ تا ۱۱
محمد اسلم رضوی	توہین آمیز خاکے	ماہنامہ ضیائے حرم لاہور	اپریل ۲۰۰۸ء	۴۰ تا ۴۳
محمد اکرم فضل	تحفظ ناموس رسالت کانفرنس ریاض	ہفت روزہ ایشیا لاہور	۱۷ اپریل ۲۰۰۸ء	۲۶ تا ۲۸
محمد امجد سعید	تورات اور انجیل میں توہین انبیاء	الفکرۃ الاسلامیہ گجرات	جنوری ۲۰۰۸ء	۳۱ تا ۳۲
محمد تقی عثمانی مفتی	گستاخانہ خاکے+فلم فتنہ	تدریس القرآن کراچی	مئی ۲۰۰۸ء	۷ تا ۱۰
محمد زبیر آل محمد	گستاخ رسول کی سزا اور اس کا انجام	ہفت روزہ الحدیث لاہور	۱۱ مارچ ۲۰۰۸ء	۷ تا ۹
محمد سمیع	نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والو	ہفت روزہ ندائے خلافت لاہور	۳ اپریل ۰۸ء	۸
محمد طفیل	گستاخانہ خاکوں پر حکومت کا فیصلہ	صحیفہ اہلحدیث کراچی	۷ مئی ۲۰۰۸ء	۱۴ تا ۱۵
محمد طفیل	گستاخانہ خاکوں کی اشاعت	صحیفہ اہلحدیث کراچی	۲۵ مارچ ۰۸ء	۱۹ تا ۲۱
محمد عمر عثمانی	ناموس رسالت پس منظر اور پیش منظر	ماہنامہ آب حیات لاہور	مارچ ۲۰۰۸ء	۱۳۷ تا ۱۴۱
محمد نور الحق	گستاخانہ خاکے اسباب اور ہماری ذمہ داریاں	ماہنامہ المعہد کراچی	مئی ۲۰۰۸ء	۳ تا ۷
محمد نور الحق	دشمنان دین وملت کا موثر جواب	ماہنامہ المعہد کراچی	جنوری ۲۰۰۸ء	۳ تا ۶
محمد توقیر حفیظ	توہین آمیز خاکے اور اُمت مسلمہ کا کردار	ماہنامہ الاخوۃ لاہور	اپریل ۲۰۰۸ء	۳۳ تا ۳۴
محمد ظہور الحسین اظہر	توہین آمیز خاکے	ماہنامہ حق چاریار لاہور	مئی ۲۰۰۸ء	۳ تا ۴
محمد محب اللہ نوری	تحفظ ناموس رسالت ﷺ	ماہنامہ نور الحبیب بصیر پور	مارچ ۲۰۰۸ء	۵ تا ۷

محمود الرشید حدوٹی	ہندو راہنما اور رسالت مآب ﷺ	ماہنامہ آب حیات لاہور	مارچ ۲۰۰۸ء	۷۳تا۷۶
مسز محمد فیصل	غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے	ماہنامہ ندوۃ العلم کراچی	مئی ۲۰۰۸ء	۳۹تا۴۰
مصطفی راسخ رنعیم الرحمن	گستاخانہ خاکے رفلم فتنہ	ماہنامہ رشد لاہور	مارچ راپریل ۰۸ء	۲تا۱۰
منظور احمد نعمانی	ناموس رسالت ﷺ اور سرفروشان اسلام	ماہنامہ آب حیات لاہور	مارچ ۲۰۰۸ء	۶۹تا۷۲
نذیر احمد اسد	تحفظ ناموس رسالت ﷺ کارواں لمحہ بہ لمحہ	ہفت روزہ اہلحدیث لاہور	۱۹اپریل ۲۰۰۸ء	۲۳تا۲۴
نذیر الحسن	تحفظ ناموس رسالت کے لئے بچوں کا سب سے بڑا مظاہرہ	خواتین میگزین لاہور	اپریل ۲۰۰۸ء	۱۵
نذیر الحسن	ناموس رسالت ﷺ کے لئے ریلیاں	ہفت روزہ ایشیا لاہور	۱۳مارچ ۲۰۰۸ء	۹تا۱۰
نور محمد اعوان ڈاکٹر	گستاخانہ خاکے اور مغرب کی فکری پسماندگی	ماہنامہ ہمقدم لاہور	اپریل ۲۰۰۸ء	۱۶تا۱۸
وسیم	ڈنمارک اور ہالینڈ کی گستاخی	ماہنامہ ندوۃ العلم کراچی	مئی ۲۰۰۸ء	۳۱تا۳۲
یاسر حبیب اللہ	توہین رسالت ﷺ کی جرات کیوں	ماہنامہ بینات کراچی	اپریل ۲۰۰۸ء	۴۶تا۵۲
یاسر ریاض	آزادی اظہار اور مغرب کا دوغلا پن	خواتین میگزین لاہور	اپریل ۲۰۰۸ء	۱۳تا۱۴
یاسر ریاض	آزادی اظہار رائے اور مغربی رویہ	ماہنامہ پکار ملت لاہور	اپریل ۲۰۰۸ء	۲۳تا۲۵
....	قرآن اور محمد عربی ﷺ کی شان میں گستاخی	تذکرہ دارالعلوم خانیوال	مئی ۲۰۰۸ء	۲۹تا۳۲





قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ

طالبانِ علم کا علمی وفکری مجلّہ

ماہنامہ رُشد لاہور

جون ۲۰۰۸



حرمتِ رسول ﷺ نمبر

سرپرست

حافظ عبدالرحمن مدنی

نگران

مولانا محمد رمضان سلفی









يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

یہ چاہتے ہیں کہ بجھا دیں اللہ کے نور کو اپنے منہ سے، اور اللہ کو پورا کرنا ہے اپنا نور، خواہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار ہو۔

سورة الصف آیت 8

قیمت خصوصی اشاعت 30 روپے